ردِ قادیانیت

رسائل

- مولانا صوفی سید عبدالرحمٰن گیلانی مجددی
- جناب مہر عبدالرحیم جوجہ چشتی
- جناب منشی اللہ دتہ بہاولپوری
- جناب سید محمد غلام احمد پوری
- حضرت مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی
- جناب پروفیسر سید محمود علی کپورتھلوی
- حضرت مولانا محمد چراغ حبیب
- حضرت مولانا مشتاق احمد ہوتوی
- حضرت مولانا قاری حضرت گل پنیالی
- حضرت مولانا عبدالحق رحیم یار خان
- حضرت مولانا عبدالرحمٰن فیصل آباد
- حضرت مولانا محمد سمیع الحق
- جناب پروفیسر ایم بے آغا خان
- حضرت مولانا علم دین حافظ آباد

احتسابِ قادیانیت

جلد ۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

نام کتاب : احتساب قادیانیت جلد باون (۵۲)

مصنفین : مولانا صوفی سید عبدالرحمٰن گیلانی مجددی

جناب منشی اللہ دتہ بہاولپوری

حضرت مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی

حضرت مولانا محمد چراغ صاحب

حضرت مولانا قاری حضرت گل بنوں

حضرت مولانا عبدالرحمٰن فیصل آباد

جناب پروفیسر ایم. جے آغا خان

جناب مہر عبدالرحیم جوہر جہلمی

جناب سید محمد غلام احمد پوری

جناب پروفیسر سید محمود علی کپورتھلوی

حضرت مولانا مشتاق احمد ہوتوی

حضرت مولانا عبدالحق رحیم یارخان

حضرت مولانا محمد مطیع الحق

حضرت مولانا علم دین حافظ آباد

صفحات : ۵۳۶

قیمت : ۳۵۰ روپے

مطبع : ناصر زین پریس لاہور

طبع اوّل : مارچ ۲۰۱۳ء

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست رسائل مشمولہ......احتساب قادیانیت جلد ۵۲

☆......	عرض مرتب	حضرت مولانا اللہ وسایا	۴
۱......	ختم نبوت المعروف ایٹم بم رحمانی بر عنق قادیانی	مولانا صوفی سید عبدالرحمٰن گیلانی مجددی	۹
۲......	حالات قادیانی خلاف آیات آسمانی (۱۹۰۱ء)	جناب منشی اللہ دتہ بہاول پوری	۲۹
۳......	خنجر براہین ختم نبوت، برگلوئے قادیانیت	مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی	۱۱۵
۴......	چراغ ہدایت	حضرت مولانا محمد چراغ صاحب	۱۲۷
۵......	قادیانی تحریک......اسلام کے خلاف ایک سازش	حضرت مولانا قاری حضرت گل بنوں	۳۹۷
۶......	تحفہ نعمانی لفرقۃ القادیانی	حضرت مولانا عبدالرحمٰن فیصل آباد	۴۲۵
۷......	ختم نبوت پر ایک نظر	جناب پروفیسر ایم۔جے آغا خان	۴۳۳
۸......	چار سو بیس نبی یعنی مرزا قادیانی کی فریب کاریاں	جناب مہر عبدالرحیم جوہر جہلمی	۴۴۵
۹......	مجموعہ کفریات مرزا غلام احمد قادیانی واحکام مرتبہ قرآن رحمانی وربانی	جناب سید محمد غلام احمد پوری	۴۵۳
۱۰......	احمدیہ (اسلامی محاکمہ)	جناب پروفیسر سید محمود علی کپور تھلوی	۴۶۱
۱۱......	مرزا کا چہرہ اپنے آئینہ میں	حضرت مولانا مشتاق احمد ہوتوی	۴۸۳
۱۲......	فرنگی سیاست کے برگ وبار	حضرت مولانا عبدالحق رحیم یار خان	۴۹۹
۱۳......	چیستان مرزا	حضرت مولانا محمد مطیع الحق	۵۰۵
۱۴	چودھویں صدی کا دجال کون؟ بجواب چودھویں کا چاند	حضرت مولانا علم دین حافظ آباد	۵۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

عرض مرتب

الحمدللہ و کفٰی و سلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء ۰ امابعد!

قارئین کرام! لیجئے محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے احتساب قادیانیت کی جلد باون(۵۲) پیش خدمت ہے۔اس میں کل ۱۴رسائل وکتب جمع ہوئے ہیں،جن کی تفصیل یہ ہے:

۱...... ختم نبوت المعروف ایٹم بم رحمانی بر عنق قادیانی:

یہ رسالہ جناب مولوی صوفی سید عبدالرحمٰن خان گیلانی مجددی کا مرتب کردہ جو۱۹۴۵ء میں شائع ہوا۔اڑسٹھ سال بعددوبارہ یہ اس جلد میں شائع ہورہا ہے۔سید،گیلانی،مجددی اور خان کا اجتماع مؤلف کے نام میں سمجھ میں نہیں آرہا۔موصوف مالیرکوٹلہ بھارتی پنجاب کے رہائشی تھے۔ اس پمفلٹ کے علاوہ بھی ان کی کتب ہیں۔

۲...... حالات قادیانی خلاف آیات سمانی(۱۹۰۱ء):

اس کا دوسرا نام۔

غلام احمد قادیانی کے اصلی حالات(۱۹۰۱ء):

اس کا تیسرا نام۔

مختلف اعتقاد قادیانی(۱۹۰۲ء):

اس کے ٹائٹل پر یہ دوشعر بھی درج ہیں۔

اگر حق کی تجھے ہے چاہ پیارے خدا سے ڈر تعصب چھوڑ پیارے
نہ مانے جو حدیث مصطفٰے کو اسی کو آگ ہے درگور پیارے

پہلے دو ناموں سے سن تالیف ۱۹۰۱ء نکلتا ہے۔تیسرے نام۱۹۰۲ء سن اشاعت ظاہر ہوتا ہے۔اس کے مصنف جناب منشی اللہ دتہ صاحب تھے جو یتیم خانہ ریاست بہاول پور میں ملازم تھے۔ایک سو بارہ سال بعد اب دوبارہ اس جلد میں یہ کتاب شائع ہورہی ہے۔

۳...... خنجر براہین ختم نبوت بر گلوئے قادیانیت:

مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی کی مرتب کردہ ہے۔موصوف جمعیت علماء پاکستان کراچی کے نائب ناظم تھے۔

۴...... چراغ ہدایت:

مؤلفہ حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ، موصوف حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے مایہ ناز شاگرد تھے۔ آپ نے اپنے استاذ کی تقریر ترمذی کو العرف الشذی کے نام سے تحریر کیا جو اس وقت ہر ترمذی پڑھانے والے کے لئے چراغ راہ کا کام دیتی ہے۔

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کا فتنہ قادیانیت کے خلاف جو جذبہ جہاد تھا۔ وہ نسبت حضرت مولانا محمد چراغ مرحوم میں بھی منتقل ہوئی۔ آپ ردقادیانیت کے اپنے وقت کے امام تھے۔ ان کی خوبی یہ تھی کہ وہ مرزا قادیانی کی تکذیب اس کی اپنی تحریرات سے کرتے تھے۔ ہمارے استاذ محترم فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ، حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ کے ردقادیانیت پر شاگرد اور جانشین تھے۔ حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے ایک کاپی ردقادیانیت پر مرتب کی تھی۔ جس میں ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام اور کذب مرزا تینوں موضوعات پر جاندار مناظرانہ مباحث کو دریا بکوزہ بند کیا گیا تھا۔ عرصہ تک وہ کاپی نقل درنقل ہوتی رہی۔ حضرت مولانا محمد حیات اسی کو سامنے رکھ کر تیاری کرنے کا اپنے شاگردوں کو حکم دیتے تھے۔ مولانا محمد چراغ گوجرانوالہ میں جامعہ عربیہ کے بانی تھے۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد انور صاحب نے فروری ۱۹۹۰ء میں اس کاپی کو کتابی شکل میں ”چراغ ہدایت“ کے نام پر شائع کیا۔ حضرت مولانا محمد چراغ صاحب کی کاپی پر اکثر حوالے مرزا قادیانی کی کتب کے لاہوری ایڈیشن کے تھے۔ کاپی کو جب کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ ہوا تو مولانا محمد انور صاحب کے حکم پر ان کے دو نمائندے ملتان دفتر مرکزیہ آئے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کی معاونت سے انہوں نے قادیان و چناب نگر ایڈیشنوں کے حوالہ جات اس پر لگائے۔ اب ایڈیشن میں الحمدللہ! کہ دجال قادیان کی کتب کے مجموعہ خزائن کے حوالہ جات بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ ہمارے ہاں علمی حلقوں میں ایک لفظ ”جامع“ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ واقعہ میں ردقادیانیت کے لئے یہ کتاب جامع کا درجہ رکھتی ہے۔ ربع صدی بعد جدید ایڈیشن کی اشاعت عالمی مجلس کے لئے اعزاز کی بات ہے۔ ہمارے دادا استاذ حضرت مولانا محمد چراغؒ اتحاد العلماء کے بھی بانی تھے جو جماعت اسلامی پاکستان کا ذیلی ادارہ ہے۔ مولانا محمد چراغ سے جناب مودودی صاحب کا جوڑ بجا طور پر ہمارے خیال میں ریشم میں ٹاٹ کے پیوند کے مترادف ہے اور اس سے بہتر تعبیر کرنی کم از کم فقیر کے لئے ممکن نہیں۔ کتاب کی اشاعت بہرحال ہمارے لئے ڈھیروں خوشیاں لئے ہوئے ہے۔ اس کتاب کی احتساب میں شمولیت گویا فقیر راقم کی اپنے دادا استاذ سے ایک نسبت قائم ہوجانے کی خوشخبری اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ فالحمدللہ!

۵...... قادیانی تحریک......اسلام کے خلاف ایک سازش:

مدرسہ تجوید القرآن مسجد حق نواز بنوں کے مہتمم جمعیت علماء اسلام کی مرکزی شوریٰ کے رکن، فدائے ختم نبوت قاری حضرت گل صاحب نے رد قادیانیت پر کتاب تحریر کی۔ اب اس کو احتساب کی اس جلد میں شامل کرنے پر بہت خوشی ہو رہی ہے۔ حضرت قاری ''حضرت گل'' خوب مجاہد ختم نبوت تھے۔ فقیر راقم کے مہربان تھے ہر سال چنیوٹ و چناب نگر ختم نبوت کی کانفرنسوں میں شریف ہوتے۔ اپنے ایک مہربان کی کتاب کو احتساب کی اس جلد میں محفوظ کرنے کی سعادت پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر بجالاتا ہوں۔

۶...... تحفہ نعمانی، لفرقۃ القادیانی:

جامعہ اشرف المدارس گردنا نک پورہ فیصل آباد کے مہتمم مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے مولانا محمد منظور نعمانی کے متفرق مضامین جو تحذیر الناس پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل تھے اور مختلف کتب و رسائل میں منتشر تھے۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے اس نام پر ان کو جمع کر کے شائع کر دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ!

۷...... ختم نبوت پر ایک نظر:

جناب پروفیسر ایم۔ جے آغا خان، ایم۔ اے کا مرتب کردہ ہے۔ جو ۵ راگست ۱۹۶۰ء میں پہلی بار تبلیغی مرکز ریلوے روڈ لاہور سے شائع ہوا۔ نصف صدی بعد اسے دوبارہ اس جلد میں شامل کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق سے سرفراز فرمایا۔

۸...... چارسوبیس نبی یعنی مرزا قادیانی کی فریب کاریاں:

جہلم مجلس احرار الاسلام کے صدر مہر عبدالرحیم جوہر جہلمی تھے۔ انہوں نے یہ رسالہ ترتیب دیا۔ اس کے ٹائٹل پر موصوف نے یہ تعارف شائع کیا۔

''اہل سنت والجماعت کے بعض عقائد کے متعلق مرزائی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ باتیں سنت اللہ کے خلاف ہیں۔ اس ٹریکٹ میں ان کے لغو اور بیہودہ اعتراضوں کا جواب پر لطف پیرایہ میں دیا گیا ہے۔''

۹...... مجموعہ کفریات مرزا غلام احمد قادیانی واحکام مرتبہ قرآن رحمانی وربانی:

اس کے مؤلف سید محمد غلام خلیفہ شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں۔ یہ صاحب احمد رپور شرقیہ ضلع بہاول پور کے مقیم تھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی سے مراد حضرت بغدادی نہیں بلکہ اوچ شریف کے ان کے ہمنام کوئی بزرگ مراد ہیں۔ صادق الانوار بہاول پور مطبع سے اولاً یہ شائع ہوا۔

۱۰...... احمدیہ (اسلامی محاکمہ):

پروفیسر سید محمود علی صاحب کا مرتب کردہ یہ رسالہ ہے۔ لاہوری مرزائی جماعت کے سربراہ مولوی محمد علی لاہوری ایم اے نے ”ہمارے عقائد اور ہمارا کام“ کے نام پر رسالہ مرتب کر کے تقسیم کیا۔ جہاں اور حضرات کو یہ رسالہ بھجوایا ہوگا وہاں سید محمود علی صاحب کو بھی یہ رسالہ بھجوایا۔ آپ نے اس پر محاکمہ قائم کیا تھا جو اس پمفلٹ کی شکل میں شائع ہوا۔ پروفیسر سید محمود علی، راندھیر کالج کپورتھلہ سے ریٹائرڈ تھے۔ آپ نے ستمبر ۱۹۳۶ء میں یہ رسالہ تحریر کیا۔ رسالہ کیا ہے، مرزا قادیانی کے متبعین لاہوریوں کی تردید میں تیر بہدف نسخہ اتنا شستہ اور دلنشیں انداز کہ جی خوش ہوجائے۔ ستتر (۷۷) سال بعد دوبارہ اشاعت کی سعادت پر دل مارے خوشی کے بلیوں اچھل رہا ہے۔ فالحمدللہ تعالیٰ!

۱۱...... مرزا کا چہرہ اپنے آئینہ میں:

مولانا مشتاق احمد ہوتوی اس کے مرتب ہیں۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے یہ شائع ہوا۔ بعد میں حضرت مولانا مختار احمد، جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال اور پھر جامعہ حنفیہ بورے والا میں صدر مدرس رہے۔ جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل تھے۔ صحیح معنی میں یادگار اسلاف اور عالم ربانی تھے۔ ملنے کے دوسرا پتہ میں آپ کا نام بھی درج ہے۔ اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی مرصع گالیاں، سیاہ جھوٹ، غیر محرم عورتوں سے اختلاط ایسے مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس جلد میں اسے محفوظ کرنے پر خوشی ہورہی ہے۔

۱۲...... فرنگی سیاست کے برگ وبار:

حضرت مولانا عبدالحق مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان کے رہنما کا یہ مرتب کردہ رسالہ ہے جو مارچ ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا۔ اب چوالیس سال بعد دوبارہ یہ اشاعت خوشی کا موجب ہے۔

۱۳...... چیستان مرزا:

حضرت مولانا محمد مطیع الحق صاحب جو جمعیت علماء اسلام پنجاب کے ممتاز رہنما تھے۔ آپ نے یہ رسالہ مرتب کیا۔ اس کے ٹائٹل پر مصنف نے خود یہ تعارف لکھا۔

”ہم تو تب جانیں کہ کوئی ان ارشادات کی تلاوت کر کے یہ بتادے کہ مرزاجی بندہ تھے یا خدا؟ امتی تھے یا نبی؟ عورت تھے یا مرد؟ ماں تھے یا باپ؟ مسلمان تھے یا کافر؟ انسان تھے یا پتھر؟ پاکستان بننے سے قبل کا شائع شدہ ہے۔ جمعیت علماء اسلام سے مراد حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی قائم کردہ جمعیت مراد ہے۔ یہ راقم کا اندازہ ہے۔“

۱۴...... چودھویں صدی کا دجال کون؟ بجواب چودھویں کا چاند:

قادیانیوں نے ”بدر کامل یعنی چودھویں کا چاند“ رسالہ لکھ کر یہ چاند چڑھایا کہ مرزا قادیانی بدر کامل تھا۔ جامع مسجد اہل حدیث حافظ آباد کے خطیب مولانا علم دین صاحب نے جواب میں ”چودھویں صدی کا دجال کون؟“ نامی یہ رسالہ جواباً تحریر فرمایا۔

غرض احتساب قادیانیت کی جلد ہذا (یعنی باون ۵۲ جلد) میں ۱۴ حضرات کے ۱۴ رسائل وکتب محفوظ ہوگئے ہیں جن کی فہرست پر ایک بار پھر نظر ڈالیں۔

۱......	مولانا صوفی سید عبدالرحمٰن گیلانی مجددی	کا	۱	رسالہ
۲......	جناب منشی اللہ دتہ بہاول پوری	کی	۱	کتاب
۳......	مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی	کا	۱	رسالہ
۴......	حضرت مولانا محمد چراغ صاحب	کی	۱	کتاب
۵......	مولانا قاری حضرت گل بنوں	کا	۱	رسالہ
۶......	مولانا عبدالرحمٰن فیصل آباد	کا	۱	رسالہ
۷......	پروفیسر ایم۔ جے آغا خان	کا	۱	رسالہ
۸......	مہر عبدالرحیم جوہر جہلمی	کا	۱	رسالہ
۹......	سید محمد غلام احمد پوری	کا	۱	رسالہ
۱۰......	پرفیسر سید محمود علی کپورتھلوی	کا	۱	رسالہ
۱۱......	مولانا مشتاق احمد ہوتوی	کا	۱	رسالہ
۱۲......	مولانا عبدالحق رحیم یار خان	کا	۱	رسالہ
۱۳......	مولانا محمد مطیع الحق	کا	۱	رسالہ
۱۴......	مولانا علم دین حافظ آباد	کا	۱	رسالہ

....

گویا ۱۴ حضرات کے کل ۱۴ رسائل وکتب

احتساب قادیانی کی جلد (۵۲) میں شامل اشاعت ہیں۔ حق تعالیٰ شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین ۰ بحرمة خاتم النبیین!

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا!

۱۸ر جمادی الاوّل ۱۴۳۴ھ، بمطابق ۳۰ر مارچ ۲۰۱۳ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ختم نبوت

المعروف

ایٹم بم رحمانی بر عنق قادیانی

مولانا صوفی سید عبدالرحمٰن گیلانی مجددی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد۔ واضح ہو کہ اتباع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہر مسلمان کلمہ گو پر فرض عین ہے۔ جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم (آل عمران: ۳۱)" ﴿ کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ اللہ تم کو پیار کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ﴾

جاننا چاہئے کہ اتباع حکم کے لئے عظمت وحرمت کا پیدا ہونا ایک لازمی امر ہے اور عظمت وحرمت بھی معرفت اور محبت سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے جب کسی کے دل میں حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت پیدا ہوگی تو لازمی طور سے وہ عظمت وحرمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اتباع حکم کے لئے مستعد ہو جائے گا۔ مگر عظمت ومحبت پیدا کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ کی سوانح حیات، اقوال اور اعمال کا بہ نظر غائر مطالعہ ضروری ہے اور اگر بہ نظر غائر مطالعہ نہیں ہوگا تو معرفت ومحبت پیدا نہیں ہو سکتی اور جس کے مطالعہ میں جس قدر کمی ہوگی اور جس کے دل میں معرفت ومحبت کی کمی ہوگی۔ اس کے دل میں نبی علیہ السلام کی عزت وحرمت پیدا نہیں ہو سکتی اور جب دل میں عزت وحرمت نہیں تو وہ شخص حکم کی فرمانبرداری سے محروم ہوتا چلا جائے گا اور جب نبی ﷺ کے حکم کی فرمانبرداری سے محروم ہوا تو خدا تعالیٰ کی محبت زائل ہونی شروع ہوگی اور جب خدا تعالیٰ کی محبت میں کمی واقع ہوگئی تو لازمی طور سے اس شخص کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی معرفت ومحبت کے لئے نبی ﷺ کی معرفت ومحبت کا حاصل ہونا ایک لازم وملزوم امر ہے۔ جس کے بغیر نجات ابدی ناممکن ہے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ "فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ نہیں ہو سکتا مومن تم میں سے کوئی، یہاں تک کہ ہوں میں پیارا اس کی طرف اس کے باپ اور اس کی اولاد اور تمام دوسرے آدمیوں کی نسبت" (بخاری ومسلم)

اس زمانہ میں یعنی چودھویں صدی کے اندر عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو حضرت محمد ﷺ کے ساتھ اصلی محبت نہیں رہی۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ مسلمانوں میں رسول ﷺ کے احکام کی فرمانبرداری کا شوق بالکل زائل ہو رہا ہے۔ جیسا کہ نقشہ مندرجہ ذیل سے بخوبی واضح ہوگا۔

نبی علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ مسلمانو! ڈاڑھی رکھا کرو اور مونچھیں کٹوایا کرو اور حکم کے علاوہ خود رسول علیہ السلام نے مدت العمر کبھی ڈاڑھی استرے سے نہیں منڈوائی۔ لیکن کیا بوڑھے اور کیا جوان، کیا امیر اور کیا غریب، اکثر اہل اسلام نے ڈاڑھی کا صفایا بڑے حوصلہ کے ساتھ شروع کر رکھا ہے اور اپنے پیغمبر ﷺ کے حکم و عمل کو ٹھکرا کر عیسائی اور ہندوؤں کے فیشن کی تقلید اختیار کر رکھی ہے۔ تہ بند اور پاجامے ہیں کہ خلاف حکم رسول ﷺ ٹخنوں سے نیچے رکھے جاتے ہیں اور بڑے ذوق وشوق سے بے ملک نواب کی طرح اتراتے ہوئے سڑکوں اور گلیوں کی صفائی کی جاتی ہے اور اس بات کی پرواہ تک نہیں کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کا اس بارہ میں کیا حکم صادر ہوا ہے۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جس گھر میں تصویر ہوگی۔ اس گھر میں رحمت کا فرشتہ داخل نہیں ہوتا۔ لیکن آج کون سا گھر ہے جس میں تصویر نہیں۔ لواطت اور زنا کاری سے اپنی امت کو منع کیا تھا۔ مگر مسلمانوں میں اس کا اس قدر رواج ہے کہ دوسری قومیں ان کے مقابلہ میں شرماتی ہیں۔ باہمی اتحاد اور ہمدردی کی تاکید فرمائی تھی۔ مگر بجائے اتحاد و ہمدردی کے تفریق وتشتت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ علماء ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے احکام سے روگردانی، صاف اور صریح احکام نبوی کو تاویلات کے ذریعہ سے یہود ونصاریٰ کی طرح ٹھکرا دیتے ہیں اور باقی دیگر جاہلوں کا تو کیا ذکر ہے۔ سوتیلی دادی، نانی کے ساتھ نکاح جائز کیا گیا۔ چاچی، مامی کے ساتھ نکاح حلال قرار دیا اور اس کے ساتھ قسم قسم کی شرابیں بھی مباح حلال قرار دی گئیں، وغیرہ وغیرہ۔ (معاذ اللہ)

غرضیکہ ہر طرح ہر جگہ اور ہر معاملہ میں نبی ﷺ کے حکم اور منشاء کے خلاف اپنی نفسانی خواہشات اور رسم و رواج کی پیروی کی جاتی ہے اور پھر دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور محبّ رسولؐ۔ ان سب حرکات کا باعث یہی ہے کہ بعد زمانہ کی وجہ سے نبی علیہ السلام کی معرفت اور محبت میں کمی واقع ہوگئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جس کے سبب عام مسلمانوں کے دلوں میں عظمت و حرمت نبوت باقی نہیں رہی اور جب عظمت و حرمت نبوت زائل ہوئی تو عظمت و حرمت دینی خود بخود مفقود ہوتی چلی گئی۔

قرآن وحدیث سے لوگوں نے اعراض کر لیا اور علمائے وقت کے فتاویٰ پر عمل درآمد شروع کر دیئے گئے اور جب دینی عظمت و حرمت مفقود ہوئی تو الٰہی غضب کے آثار بھی نمودار ہونا

شروع ہو گئے۔ اسلامی حکومتیں ناپید ہونے لگیں۔ لاکھوں مسلمان مرتد ہو کر آریہ اور عیسائی بن گئے۔ اس گرم بازاری کو دیکھ کر جگہ بہ جگہ مدعیان نبوت بھی پیدا ہونے لگے۔ چنانچہ ایران میں علی محمد باب نے کعبہ اور قرآن کو منسوخ قرار دے کر اس کے بجائے البیان جاری کر دیا اور کعبہ کے بجائے بہاء اللہ کی قبر کو فخر حاصل ہو گیا اور ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کا جامہ پہنا کر محسن نسل انسانی حضرت محمد ﷺ کے پہلو بہ پہلو کھڑا کر دیا گیا۔ علوم دینیہ و معارف شرعیہ سے نابلد لوگ اور خاص کر انگریزی تعلیم یافتہ فرقہ اس مصنوعی نبوت کے حامی بن کر ایک جماعت کی شکل میں قائم ہو گئے اور لاکھوں روپے کے چندے جمع کر کے اپنی اپنی جماعت کو ترقی دینے کی غرض سے ہر دو فریق ایرانی اور ہندوستانی نے اپنی اپنی نبوت کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔

بابی نبوت کا یہ اعلان ہے کہ قرآن منسوخ، سود حلال، مکہ کے بجائے قبر بہاء اللہ مسجود، پانچ نمازوں کے بجائے تین نمازیں، رمضان کے روزے بالکل معاف، تقیہ (دھوکے بازی) جائز وغیرہ وغیرہ۔

ہندوستان کی مرزائی نبوت کا یہ اعلان ہے کہ جہاد منسوخ، حج معاف، مکہ کے بجائے قادیان ام القریٰ قرار دیا گیا۔ چنانچہ تحریر ہے کہ:

۱...... ”قادیان تمام بستیوں کی ام ہے اور قادیان ام القریٰ ہے۔ جو قادیان سے تعلق نہ رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ ہمارا سالانہ جلسہ ایک قسم کا ظلی حج ہے۔“ (الفضل یکم دسمبر ۱۹۲۱ء)

۲...... ”اب حج کا مقام صرف قادیان ہے۔“ (برکات خلافت ص ۵)

۳...... ”جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟“ (حقیقت الرؤیا ص ۴۶، ملائکۃ اللہ ص ۵۶)

اس کے سواء امت محمدیہ کے کلمہ گو مسلمانوں کی نسبت فتویٰ ہے کہ:

۱...... ”مرزا قادیانی کے نہ ماننے والے تمام مسلمان کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔“

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

۲...... ”نماز میں مسلمان کی اقتداء حرام ہے۔“

(الحکم ۷ر فروری ۱۹۰۳ء، انوار خلافت ص ۹۰، آئینہ صداقت ص ۸۹)

۳...... ''مسلمانوں سے رشتہ ناتہ جائز نہیں۔'' (انوار خلافت ص۹۴، برکات خلافت ص۷۵)

۴...... مسلمان کے جنازہ کی نماز احمدی کو ناجائز ہے۔ غیر احمدی چونکہ مسیح موعود کی نبوت کے منکر ہیں لہٰذا ان کا جنازہ ان کو نہ پڑھنا چاہئے۔'' (انوار خلافت ص۹۱ تا۹۳)

محسن نسل انسانی محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی نسبت اعلان ہے:

۱...... ''مسیح موعود کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔''

(مضمون ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی، رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان، مئی ۱۹۲۹ء)

۲...... ''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمدؐ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔'' (ڈائری خلیفہ قادیان، الفضل قادیان ص۵ نمبر۵ ج۱۷، جولائی ۱۹۲۲ء)

۳...... ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا۔ بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کر کھڑا کر دیا۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۱۳)

ہندوستان کی مرزائی نبوت کے یہ چند اعلانات اختصاراً ہدیہ ناظرین ہیں۔ ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مرزائی جماعت کے اندر حضرت محسن نسل انسانی سردار دوجہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کو کیسا اور کتنا مرتبہ ودرجہ حاصل ہے۔ امت محمدیہ کے کلمہ گو مسلمان تو کس گنتی وشمار میں ہو سکتے ہیں۔

حضرت محسن نسل انسانی وبزرگ ترین ہستی ہے کہ جس کی نسبت قرآن مجید میں ذکر آیا ہے کہ: ''ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی، یایھاالذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما (الاحزاب:۵۶)'' ﴿یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس پر درود وسلام بھیجتے رہا کرو۔﴾

اور اس کے علاوہ خود خدا تعالیٰ حدیث قدسی کے ذریعے فرماتا ہے:

''لو لاک لماخلقت الافلاک'' ﴿اگر تو (اے محمدؐ) نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا ہی نہ کرتا۔﴾ اور اسی فرمان خداوندی کے متعلق کیا خوب ایک شاعر نے کہا ہے:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یعنی خدا کے بعد بزرگی کا مرتبہ تجھی کو حاصل ہے۔ عامۃ المسلمین کا ابتدائے اسلام سے

یہی اعتقاد چلا آتا ہے اور اجماع امت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد بزرگ ترین ہستی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہستی ہے۔ اس کے بعد کوئی درجہ بزرگی باقی نہیں۔ اس سے اوپر الوہیت اور ربوبیت کا ہی مرتبہ ہے۔ لیکن مرزائی نبوت کے اعلانات سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا اور ہر شخص ترقی کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمدؐ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

ہر خاص و عام جانتے ہیں کہ ترقی کا دارومدار ہر جگہ دین اور دنیا میں عمل اور کارگزاری پر ہوتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی کارگزاری اور سرگذشت سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ حضرت محمدؐ نے یتیمی اور لاوارثی کی حالت میں غیر ذی ذرع پہاڑی، ریگستانی اور جنگجو علاقہ کے اندر بغیر تعلیم حاصل کیے جب کہ عامہ عرب پتھروں، درختوں اور سیاروں کی پوجا میں گرفتار تھے، تن تنہا توحید باری تعالیٰ کی آواز بلند کر کے تمام ملک عرب کو بت پرستی اور دیگر جملہ بد رسومات سے بالکل پاک وصاف کر دیا اور بالآخر قسم قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے بعد ایک قلیل عرصہ کے اندر تمام ملک عرب کی بادشاہت پر متمکن ہو گئے اور بعد ازیں ملک عرب کی حکومت اپنی امت کے حوالہ کر کے اور نسل انسانی کی ترقی کے لئے قرآن اور اپنا اسوۂ حسنہ چھوڑ کر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

اور پھر آنحضرت ﷺ کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے مطابق امت نے بھی وہ ترقی حاصل کی کہ آٹھ دس سال کے قلیل عرصہ میں مسلمان تین براعظموں کے مالک تھے اور بائیس لاکھ مربع میل پر حکومت چلاتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم اور اسوۂ حسنہ نے کروڑہا انسانوں کو معرفت الٰہی کا جام پلا کر اوج ترقی پر پہنچا دیا۔ اس کے برخلاف مرزا غلام احمد قادیانی کی سرگذشت یہ ہے کہ متمول زمیندار گھرانے میں والد کی نگرانی کے اندر ایک شیعہ عالم سے تعلیم حاصل کر کے شہر سیالکوٹ کی کچہری میں گورنمنٹ کے ملازم ہو گئے۔ ملازمت کے دوران میں مختاری کے امتحان کی تیاری کی۔ مگر اس امتحان میں فیل ہو گئے اور والد کے انتقال کے بعد ملازمت سے علیحدہ ہو کر خانہ نشین ہو گئے اور رد عیسائیت میں علمائے متقدمین کی طرح کتابیں تحریر کرنی شروع کر دیں اور پھر بعد شہرت بسیار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ ثابت کر کے خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت امن وامان کا زمانہ تھا۔ انگریزی تعلیم عام رائج تھی۔ اس

دعوے کی پکار پر انگریزی والوں کی ایک جماعت قائم ہوگئی اور چندہ جمع ہونا شروع ہوگیا اور پھر بعد ازاں رفتہ رفتہ تحریرات میں نبوت کا چرچا شروع ہوتا چلا گیا اور بالآخر ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی یکدم شہر لاہور میں انتقال فرما گئے۔

مرزا قادیانی کی زندگانی میں گورداسپور کا ضلع برطانیہ حکومت کے قبضہ میں تھا اور بعد انتقال اب تک اسی عیسائی گورنمنٹ کے ماتحت چلا آتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی فی الواقعہ نبی ہوتے تو ضرور تھا کہ قرآنی فیصلہ کے مطابق اور حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ضلع گورداسپور کے مالک ہوتے ورنہ کم از کم اپنے مریدین کو موضع قادیان کی حکومت تو دے کر جاتے۔ مرزا قادیانی بوقت انتقال جو کچھ اپنے مریدین کو عطا فرما کر گئے ہیں۔ وہ صرف زبانی بحث نبوت ہے۔ جو ہر وقت اور ہر آن مرزائی ممبران کے اندر جاری وساری رہتی ہے اور باقی لین دین کو کچھ نہیں۔ کھاؤ، پیو، گھر اپنے۔ رہو ہمارے پاس، مگر ہاں اتنا تحریر فرما گئے ہیں کہ بغیر چندہ دیئے جماعت احمدیہ کا داخلہ ناممکن ہے اور جو شخص چندہ نہ دے اس کو خارج از جماعت کر دیا جائے۔

یہ چندہ ایک عام چندہ ہے اور اس کے علاوہ بہشتی مقبرے کی قبر فروشی کا چندہ خاص الخاص ہے۔ لیکن اس تمام چندہ کی رقم پر قبضہ وتصرف خلیفہ اور امیر جماعت کا ہوتا ہے اور یہی ہر دو صاحبان ڈلہوزی وغیرہ کی ہوائیں کھاتے رہتے ہیں۔ مرید تو بطور مہمانی چند روز روٹی ٹکڑا کھا سکتے ہیں اور باقی بس۔

یاد رہے کہ عہدہ نبوت ایک نعمت عظمیٰ ہے اور خدائی منصب محض خواب اور الہام کا ہونا کوئی نبوت کی نشانی نہیں۔ خواب ہر مومن وکافر سب دیکھتے ہیں۔ کچھ سچے ہو جاتے ہیں اور کچھ جھوٹے۔ اسی طرح الہامات کا حال ہے۔ الہامات رحمانی اور شیطانی بھی ہوتے ہیں۔ وحی زمین و آسمان کو ہوتی ہے۔ وحی مرد وعورت کو ہوتی ہے۔ وحی حیوانات اور شہد کی مکھی کو بھی ہوتی ہے۔ وحی درخت اور نباتات کو بھی ہوتی ہے۔ اس سے کسی کو نبوت حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے معیار کے لئے قرآنی فیصلہ کے مطابق ہر مدعی نبوت کو کتاب اور حکم وحکومت کا حاصل ہونا ایک لازمی امر ہے۔ مگر مرزا قادیانی کتاب اور حکومت جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم رخصت ہوتے ہیں۔ اس واسطے نبوت کے مستحق قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ فیصلہ قرآنی حسب ذیل ہے۔

اوّل...... نبوت اور حکومت کے متعلق نعمت عظمیٰ ہونے کا ثبوت: ’’یاقوم اذکروا نعمت اللّٰہ

علیکم اذجعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکاو آتاکم مالم یؤت احدا من العٰلمین (المائدہ:۲۰)'' ﴿اے قوم (بنی اسرائیل) یاد کرو اللہ کی نعمت کو جب کہ تم میں انبیاء مبعوث ہوئے اور تم کو بادشاہت بخشی اور تم کو وہ نعمتیں بخشیں جو دنیا کے دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں تھیں۔﴾

یہ آیت قرآنی صاف پتہ دیتی ہے کہ دنیا میں کسی قوم کی سرفرازی کے لئے دو بڑی نعمتیں ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے موہبت عطاء ہوتی ہیں۔ باقی سب دوسری نعمتیں ان کے ذیل میں آتی ہیں اور وہ نبوت اور بادشاہت ہیں۔ باقی اور سب نعمتیں ان سے نیچے۔

دوم...... ایمانداروں کو حکومت دیئے جانے کے متعلق قرآنی وعدہ:

''وعداللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (النور:۵۵)'' ﴿وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ بیشک ضرور ہم ان کو زمین پر بادشاہت بخشیں گے۔ جیسا کہ ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بادشاہت بخشی تھی۔﴾

اس آیت قرآنی سے صاف عیاں ہے کہ امت محمدیہ کے ان لوگوں سے جو ایمان لائیں اور ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی کرتے رہیں۔ خدا کا حتمی وعدہ ہے کہ دنیا میں ان کو حکومت اور بادشاہت بخشی جائے گی۔ جیسا کہ پہلی قوموں کے نیک افراد کو بادشاہت اور حکومت بخشی گئی تھی۔ یہ خدائی وعدہ ہے جو کسی صورت میں جھوٹا نہیں ہوسکتا اور دنیا میں اس کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔

سوم...... اس بات کا ثبوت کہ جس قدر انبیاء قرآن کے اندر مذکور ہوئے ہیں۔ ان سب کو کتاب، حکومت اور نبوت درگاہ ایزدی سے عطاء ہوئی تھی۔

سورۂ انعام رکوع نمبر۹ کے اندر خدا تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، نوح علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، یسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کے نام بنام مسلسل ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''اولٰئك الذين اتينٰهم الكتٰب والحكم والنبوة وان يكفربها هؤ لاء فقد وكّلنا بها قوما ليسوا بها بكفرين (الانعام:۸۹)'' ﴿یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب، حکومت اور نبوت بخشی۔ پس اگر یہ (کافر لوگ) ان باتوں کو نہ مانیں تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کئے ہیں جو ان باتوں کا انکار نہیں کریں گے۔﴾

یہ آیت قرآنی صاف ظاہر کر رہی ہے کہ انبیاء کے منصب پر مامور ہونے والے اور نبی کے لقب سے ممتاز ہونے والے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ کتاب، حکومت اور نبوت کے نشانات کے ساتھ دنیا میں تشریف فرما ہوتے رہے ہیں۔ اگرچہ ابتداء میں ان کو سخت سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آخر میں حکومت جیسی نعمت عظمیٰ سے سرفراز کئے گئے اور یہ ان کی صداقت کا معیار تھا۔ جیسا کہ دنیاوی حکام بھی جب کسی کو پولیس وغیرہ کے عہدے پر ممتاز کرتے ہیں تو ان کو بھی تین چیزیں بطور نشانات گورنمنٹ کی طرف سے عطاء ہوتی ہیں۔ اول وردی، دوم ڈنڈا اور تیسرے عہدہ۔

اگر کسی ملازم سرکار کے پاس یہ تین نشانات کسی موقعہ پر موجود نہ ہوں تو اس کو پبلک سرکاری ملازم تصور نہیں کر سکتی اور بصورت خلاف ورزی پبلک پر کوئی جرم بھی عائد نہیں کیا جاسکتا۔ فیصلہ قرآنی جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے، ناطق ہے۔ اب ضرورت اس بات کی باقی رہتی ہے کہ خاتم النّبیین کے مسئلہ کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان کیا جائے۔ اول

''واذاخذالله ميثاق النّبيين لما اتيتكم من الكتب وحكمة ثم جاء كم رسول مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرنه، قال ءاقررتم واخذتم على ذلكم اصرى، قالوا اقررنا، قال فاشهدوا وانامعكم من الشاهدين، فمن تولىٰ بعد ذالك فاولئك هم الفاسقون (آل عمران:۸۱، ۸۲)'' ﴿اور جس وقت اللہ تعالیٰ نے کل انبیاء سے عہد لیا اور کہا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں اور پھر تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری نبوتوں کی تصدیق کرے گا آئے تو تم ضرور اس کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا۔ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور مجھ سے عہد کرتے ہو۔ سب نے کہا ہم نے اقرار کیا (خدا نے) کہا کہ تم سب گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اس گواہی میں شامل ہوں اور جو شخص اس عہد و اقرار کے بعد اس سے پھر جائے گا، وہ فاسقوں میں سے ہوگا۔﴾

یہ آیت قرآنی صاف ظاہر کر رہی ہے کہ عالم ارواح میں جس وقت کہ خدا تعالیٰ نے تمام ارواح عالم سے اپنی ربوبیت کا عہد لیا تھا۔ اس وقت کل انبیاء سے بھی الرسول کی نبوت کے متعلق اقرار لیا تھا کہ وہ نبی معہود جو سارے نبیوں کا مصدق ہے اور سب کی تصدیق پر مہر ثبت کرنے والا ہے۔ اگر تمہارے پاس آئے تو تم ضرور اس کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا۔ تمام ارواح انبیاء نے اس عہد واقرار کو اپنے ذمہ لیا۔ بس یہی وہ اقرار ہے جس کے مطابق تمام انبیاء اپنے اپنے زمانے میں اس نبی معہود کی بشارت دیتے چلے آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور بشارت کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا ذکر توریت میں درج ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت انجیل میں پائی جاتی ہے اور قرآنی آیت ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (الصف: ٦)'' اس کی شہادت دیتی ہے۔

جاننا چاہئے کہ تمام انبیاء کی تصدیق کرنے والا وہی پیغمبر ہو سکتا ہے۔ جو سب سے آخر میں تشریف آور ہو۔ پس حضرت محمد ﷺ ہی سب انبیاء کے آخر میں آنے والے نبی ہیں اور سب کی نبوت پر مہر تصدیق لگانے والے ہیں۔ اس نظریہ سے صاف عیاں ہے کہ خاتم النّبیین کے معنی آخر الانبیاء ہیں اور آپ ؐ کے بعد کوئی اور نبی ہرگز نہیں آئے گا۔ آیت مذکورہ بالا کے آخر میں خدائے تعالیٰ نے تمام انبیاء کو خبردار کر دیا کہ اس عہد واقرار کے خلاف اگر کسی نے کوئی کارروائی کی اور اس آخر الانبیاء پر ایمان نہ لایا تو وہ فاسقین کے زمرہ میں شامل کر دیا جائے گا۔

دوم...... ''ماکان محمد ابااحدمن رجالکم ولٰکن رسول الله وخاتم النّبیین، وکان الله بکل شی علیما (احزاب:٤٠)'' ﴿محمد کسی کے (جسمانی) باپ نہیں اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبوت کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر شے کا عالم ہے۔﴾

اس آیت قرآنی کا مفہوم صاف ہے۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے متعلق نفی ابوت جسمانی بیان کرنے کے بعد ابوت روحانی کو بہ لفظ ''خاتم النّبیین'' فرما کر قیامت تک کے لئے قائم کر دیا ہے۔ نبی ہمیشہ امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی اور نبی یا رسول آجائے تو پھر حضرت محمد ﷺ امت موجودہ کے روحانی باپ نہیں رہ سکتے۔ بلکہ دوسرا آنے والا نبی موجودہ امت کا باپ بن جائے گا۔ اس لئے لامحالہ ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور خاتم الرسول۔

آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور جو آئیں گے وہ امام کی حیثیت سے آئیں گے۔ نبی کا لقب پانے کے مستحق نہیں ہوں گے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے سب انبیاء کی تصدیق فرمائی ہے اور آخر الانبیاء ہی سب کا مصدق ہوسکتا ہے۔ پہلے آنے والا تو مبشر ہوتا ہے اور ہر نبی مبشر ہوتا ہے اپنے مابعد کا اور مصدق ہوتا ہے اپنے ماقبل کا۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے صاف عیاں ہے کہ انبیاء سابقین کو جھٹلایا گیا، تہمتیں لگائی گئیں۔ خاص کر قوم یہود نے حضرت لوط علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت مریم علیہ السلام وغیرہ پر بدکاری کی تہمتیں لگائیں اور دیگر انبیاء کو جھٹلا کر ان کے ساتھ قتال کیا۔

قرآن مجید نے سب انبیاء کو ''کل من الصلحین (الانعام:۸۰)'' بتا کر مہر تصدیق ثبت کی۔ قرآنی الفاظ بتاتے ہیں کہ خاتم النبیین کے آخر الانبیاء ہی معنی ہیں اور سب کے سب مفسرین یہی معنی لکھتے چلے آئے ہیں۔ جو حضرات اجماع امت کے خلاف خاتم النبیین کے معنی ''اجرائے نبوت'' کرتے ہیں۔ وہ یہود و نصاریٰ کی طرح تاویلات سے کام لے کر حضرت محمد ﷺ کی اور آپ ﷺ کے منصب کی سخت توہین کرتے ہیں اور بموجب آیت قرآنی فاسقین کے گروہ میں شامل ہیں۔ ایسے لوگوں کی جھوم جھام کر نمازیں پڑھنی اور لمبی لمبی دعائیں سب فضول جاتی ہیں۔ انہی لوگوں کے متعلق حضرت رسول ﷺ کی پیشین گوئی ہے کہ آخیر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی۔ جو قرآن کو پڑھے گی مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ (بخاری، مسلم)

سوم...... ''وما ارسلنك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا ولكن اكثر الناس لايعلمون (سبا:۲۸)'' ﴿ہم نے تجھ کو (اے محمد ﷺ) نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔﴾

اس آیت کے اندر ''الناس'' کلی کی صورت میں ہے اور قیامت تک آنے والے کل افراد انسانی کو شامل کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں تک انسان کا وجود قائم ہے اور قائم رہے گا۔ وہاں تک محمد ﷺ کی نبوت ہوگی اور آپ ﷺ کا روحانی فیض قیامت تک بنی نوع انسان تک پہنچتا رہے گا اور آنحضرت ﷺ ہی خاتم النبیین ہیں۔

چہارم...... ''تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده ليكون للعلمين نذيرا (الفرقان:۱)'' ﴿بڑی برکت والا ہے وہ ذات پاک جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا

تا کہ وہ تمام عالمین کیلئے نذیر ہو۔﴾

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت محمد ﷺ کل کائنات کے لئے نذیر ہیں۔یعنی آنحضرت ﷺ کی نبوت تا قیامت قائم رہے گی۔جس کی تائید حدیث ذیل سے بروایت حضرت انسؓ بخوبی ہوتی ہے۔

"انا والساعة کھاتین" ﴿یعنی میں (محمد ﷺ) اور قیامت ایسے ہیں جیسے دو ملی ہوئی انگلیں (بخاری ومسلم)﴾ یعنی محمد ﷺ اور قیامت آپس میں ملے ہوئے ہیں کہ درمیان میں کسی تیسرے کی گنجائش نہیں۔یہ حدیث صاف ظاہر کرتی ہے کہ آنحضور ﷺ نبی آخر الزمان اور خاتم النبیین ہیں۔قیامت تک آپ کا دین جاری رہے گا۔اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔نہ ظلی نہ بروزی اور جو مدعی نبوت ہوں گے اور لقب نبوت سے اپنے آپ کو ملقب کریں گے وہ فاسقین کے درجہ میں ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے گمراہ، بروز قیامت خداتعالیٰ کے روبرو ان کا حساب وکتاب ہوگا۔

احادیث نبوی کی روشنی میں خاتم النبیین کے معنی

۱...... "عن جابر بن سمرةؓ قال سمعت النبی یقول ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروھم" ﴿حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ سنا میں نے رسول ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق قیامت آنے سے پہلے جھوٹے پیدا ہوں گے پس پرہیز کرنا ان سے (مسلم)﴾

۲...... "عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا لعاقب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی"

﴿حضرت جبیرؓ بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ سنا میں نے رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے میں محمدؐ ہوں۔میں ماحی ہوں۔خدا مجھ سے کفر کو مٹائے گا۔میں حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا۔میں عاقب ہوں اور عاقب سے مراد یہ ہے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔(بخاری ومسلم)﴾

۳...... "عن ثوبان قال قال رسول اللہ ﷺ اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھا الی یوم القیمة و لا تقوم الساعة حتیٰ تلحق قبائل من امتی

بالمشركين وحتىٰ تعبد قبائل من امتى الا وثان وانه سيكون فى امتى كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبى الله وانا خاتم النّبيين لا نبى بعدى ولا تزال طائفة من امتى على الحق ظاهرين لايضرهم من خالفهم حتى يأتى امر الله"

﴿حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائے گی وہ اس سے قیامت تک، اور نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کتنے قبیلے میری امت میں سے مشرکین کے ساتھ مل جائیں اور بتوں کی عبادت کرنے لگ جائیں گے اور تحقیق حال یہ ہوگا کہ عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کی طرف سے نبی ہو کر آیا ہے اور بات یہ ہے کہ میں خاتم النّبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت حق پر قائم رہے گی اور غالب رہے گی۔ نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ حکم خدا آ جاوے۔ (ابوداؤد و ترمذی)﴾

۴...... "عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ مثلى ومثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظّار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة ختم بى البنيان و ختم بى الرسل و فى رواية فانا اللبنة وانا خاتم النّبيين"

﴿حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے میری مثال اور مثال انبیاء سابقین کی ایسی ہے۔ جیسے کہ ایک محل ہے کہ اچھی بنائی گئی ہو اس کی دیوار باقی چھوڑ دی گئی ہو۔ اس محل میں سے ایک اینٹ کی جگہ۔ پس ناظرین اس محل کے اردگرد پھرنے لگے اس حالت میں کہ تعجب کرتے تھے اس دیوار کی خوبی سے بہ سبب اس اینٹ کی جگہ کے۔ پس میں ہوں کہ بند کیا میں نے اس اینٹ کی جگہ کو۔ ختم کی گئی میرے ساتھ وہ دیوار اور ختم کئے گئے میرے ساتھ رسول۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں مثال اس اینٹ کے ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں۔ (بخاری مسلم)﴾

۵...... "عن ابى هريرة ان رسول الله ﷺ قال فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لى الغنائم وجعلت لى الارض مسجدا وطهوراً وارسلت الى الخلق كافة وختم بى النبيون"

﴿حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ بیشک فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ایک تو یہ کہ مجھے جوامع الکلم عطاء کئے گئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ رعب دیا گیا ہے۔تیسرے یہ کہ میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں اور زمین میرے لئے پاک اور سجدہ گاہ بنائی گئی اور میں تمام مخلوقات کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت۔(مسلم)﴾

یہ ہر پنج عدد احادیث نبوی ﷺ مذکورہ بالا بخوبی ثابت کرتی ہیں کہ خاتم الانبیاء سے مراد آخرالانبیاء حضرت محمد ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ظلی یا بروزی نہیں آ سکتا اور جو نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کریں گے وہ جھوٹے اور کاذب ہوں گے۔تیس کی تعداد سے مراد کثیر جماعت کذابین ہے۔ایک دوسری حدیث میں ستر کذابین کی تعداد کا ذکر ہے۔اس لئے ان سے مراد صرف کثرت ہی ہے۔یہ ضرور نہیں کہ اسی قدر تعداد بھی ہو۔اس قسم کی احادیث اور بھی بہت ہیں مگر اختصاراً انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اب جو امر بحث طلب باقی رہ گیا ہے۔وہ یہ ہے کہ آیا آخرالانبیاء حضرت محمد ﷺ نے بھی اپنے مابعد کسی آنے والے کی خوشخبری دی ہے یا نہیں۔قبل ازیں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ہر نبی اپنے مابعد کا مبشر ہوتا ہے۔اسی نظریہ کے مطابق آنحضرت ﷺ نے اپنے مابعد آنے والوں کے متعلق خوشخبریاں دی ہیں۔جو حسب ذیل ہیں:

۱...... ”عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ ﷺ کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی، و سیکون خلفاء فیکثرون“ ﴿حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ بنی اسرائیل پر انبیاء حکمرانی کیا کرتے تھے۔جب ایک نبی مر جاتا تھا تو اس کے بعد دوسرا نبی آ جاتا تھا اور تحقیق میرے بعد کوئی نبی نہیں اور عنقریب خلفاء ہوں گے جو بہت کثرت سے ہوں گے۔(بخاری)﴾

اس حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کیونکہ آپ کی نبوت کا سلسلہ قیامت تک جاری ہے اور آپ حیات النبی ہیں۔قرآن اور سنت آپ کے جانشین حکمران ہیں اور جو آئیں گے وہ آنحضرت ﷺ کے خلفاء کی حیثیت سے آئیں گے۔نبی کے لقب سے ملقب نہیں ہوں گے۔کیونکہ حضور ﷺ کا فیضان کثیر ہے۔جو عام خلفائے

امت کو تا قیامت حاصل ہوگا اور ان سے کرامتیں اور کشف ظہور میں آئیں گے اور اگر نبی آنا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کا یہی فیضان کسی ایک نبی کے لئے محدود ہو جاتا اور امت مرحومہ میں ضرور چھانٹ ہوتی اور نبی کے منکرین کافر کہلاتے۔ مگر کسی خلیفہ، مجدد یا امام کے انکار سے کوئی مسلمان امتی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوسکتا۔ لیکن روحانی ترقیات سے محروم ضرور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک دولت مند بھائی اپنے غریب بھائی کو جدی گھر سے نہیں نکال سکتا۔ صرف فیضان بند کرسکتا ہے۔

۲...... ''عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله يبعث لهذه الامة على راس كل مائة سنة من يجددلها دينها'' ﴿حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک شخص اس امت کے لئے مبعوث کیا کرے گا جو اس کے لئے دین کی تجدید کیا کرے گا۔ (ابوداؤد، سنن بیہقی، مستدرک حاکم)﴾

اس حدیث سے صاف عیاں ہے کہ بعد وفات حضور علیہ السلام امت مرحومہ کے لئے روحانی ترقی کا دروازہ بند نہیں۔ بلکہ دین اسلام میں جو خوبیاں واقع ہوں۔ ان کی تجدید اور اصلاح کی غرض سے ہر صدی کے سر پر آتے رہیں گے۔

چنانچہ اس پیشین گوئی کی تائید و تصدیق میں آج تک حسب ضرورت مختلف مقامات میں مجدد ہوتے چلے آئے۔ اس ملک ہندوستان میں بھی تین مشہور و معروف مجدد تین صدیوں کے سر پر گذر چکے ہیں۔ ان کے دعاوی ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔

مختصراً ان ہر سہ مجددین کے حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

اوّل...... حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبدالاحد سرہندی جو گیارھویں صدی کے مشہور مجدد گزرے ہیں۔ بادشاہ جہانگیر کے زمانے میں تجدید دین کے لئے کھڑے ہوئے۔ علماء زمانہ کے فتاویٰ کے بموجب دربار جہانگیر میں آپ کی ریش مبارک کھینچی گئی اور ایک عرصہ تک گوالیار کے قلعہ میں مقید رکھا گیا۔ مفصل حالات آپ کی کتاب مکتوبات سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں۔ اس جگہ پر...... صرف آپ کا ایک دعویٰ درج کیا جاتا ہے جو حسب ذیل ہے۔

''یہ علوم نبوت کے انوار کے طاق سے حاصل ہوتے ہیں۔ جو دوسرے ہزار کی تجدید کے بعد وراثت کے طور پر تازہ ہوگئے ہیں اور تر و تازگی سے ظہور پایا ہے۔ ان علوم اور معارف کا

پانے والا اس ہزار کا یہ مجدد ہے اور جاننا چاہئے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد گزرا ہے۔ ہاں مجدد صدی کا اور ہے اور مجدد ہزار کا اور ہے۔ جیسا کہ سو اور ہزار میں فرق ہے۔ اسی کے مطابق صدی اور ہزار کے مجددوں میں فرق ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اور مجدد وہ ہوتا ہے کہ اس کے زمانہ میں جس قدر فیض امتوں کو پہنچتا ہے۔ وہ اسی مجدد کے توسط سے پہنچتا ہے۔ خواہ اس زمانے کے قطب، ابدال، اوتار اور نجیب بھی موجود ہوں۔" (مکتوبات مجدد صاحب جلد ۲ ص ۱۴)

دوم...... حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ آپ بارھویں صدی کے مجدد ہیں۔ کتاب (تفہیمات الٰہیہ ص ۴۰) میں آپ کا دعویٰ مجددیت بہ تفصیل ذیل موجود ہے۔ "جب دور حکمت (یعنی گیارھویں صدی) انتہاء تک پہنچ چکا تو اللہ تعالیٰ نے خلعت مجددیت سے مجھے سرفراز فرمایا اور جب حقانیت کا خلعت مجھے پہنایا گیا اور ہر نظری اور فکری علم مجھ سے زائل کر دیئے گئے۔ تو میں حیرت کے جنگل میں سرگرداں رہا کہ کیونکر میں مجددیت کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں گا۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ایک طریق ایسا واضح کیا کہ جس سے مجددیت وحقانیت کو باہم ملا دیا گیا۔ جس میں اب نہ علم نظری کی ضرورت ہے اور نہ علم فکری کی حاجت۔"

سوم...... حضرت سید احمدؒ صاحب بریلوی۔ آپ تیرھویں صدی کے مجدد گزرے ہیں۔ مولوی عبدالحئی صاحب دہلوی اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب آپ کی بیعت میں داخل تھے۔ آپ کی سعی مبارک سے کثیر التعداد مخلوق شرک اور قبر پرستی وغیرہ بدرسومات سے بیزار ہو کر خالص توحید کی شیدائی ہوگئی۔ پنجاب میں مسلمانوں پر سکھوں کے ظلم وستم دیکھ کر جناب ممدوح نے سکھوں پر چڑھائی کر دی۔ چنانچہ پٹنہ وغیرہ نواح سے فوج جمع کر کے پشاور فتح کر لیا۔ لیکن درمیان میں پٹھان لوگ غداری کر کے سکھوں کے ہمراہ ہو گئے۔ اس لئے مولوی محمد اسمٰعیل شاہ صاحب اور حضرت مجدد صاحب کافروں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے پشاور کے قریب مقام بالاکوٹ پر شہید ہو گئے۔

معزز قارئین!

ملک ہندوستان کے ہر سہ مجددین کے حالات آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ان بزرگان دین کو بارگاہ رب العزت میں وجاہت اور قرب حاصل تھا۔ سینکڑوں کرامتیں ان سے ظہور میں آئیں۔ مگر ان میں سے کسی نے لقب نبوت سے اپنے آپ کو ممتاز کرنے کی کوشش نہیں کی۔

برخلاف اس کے مرزائی صاحبان ہیں کہ ہر وقت اور ہر آن مرزا قادیانی کو نبوت کے بام پر چڑھانے کے لئے ناحق سرتوڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تمام مسلمان مرید یا غیر مریدان مجددین مذکورہ بالا کا ذکر خیر کرتے وقت اوبا ان کے نام کے آخیر میں ''رحمۃ اللہ'' کا دعائیہ فقرہ زائد کردیتے ہیں۔

مگر مرزائی صاحبان اپنے پیر کی عزت افزائی میں غلو کرتے ہیں اور اس کے نام کے آخیر میں فقرہ ''علیہ السلام'' کو زائد کر کے اپنی گستاخی کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔ فقرہ متذکرہ بالا ابتدائے اسلام سے قرآنی انبیاء علیہم السلام کے لئے مخصوص چلا آیا ہے اور اسی پر تا حال اجماع امت ہے۔ مگر یہ لوگ گستاخ ہیں۔ ان کو انبیاء علیہم السلام کی عزت و مرتبہ سے کیا سروکار۔

یہی گستاخی ہے کہ ان کے کسی قول و فعل میں برکت نہیں ہوتی اور ہمیشہ مسلمان ان سے متنفر رہتے ہیں۔ نماز کے اوقات کا احترام ان کے اندر نہیں۔ مساجد کا احترام ان کو نہیں۔ ٹھیک نماز کے وقت پر مسجد کے اندر ان کی خوب گپ شپ جاری رہتی ہے۔ نماز کے وقت میں تاخیر ہو کچھ پرواہ نہیں۔ رسول علیہ السلام کے احکام کی کچھ پروا نہیں۔ ننگے سر ننگے گھٹنے نماز پڑھتے ہیں۔ نمازیوں کے آگے سے گزرتے رہتے ہیں۔ کوئی خوف نہیں۔

رسول ﷺ کے ارشاد کے خلاف جمعہ کا خطبہ لمبا اور نماز مختصر پڑھتے ہیں اور خطبہ کے اندر مرزا قادیانی کی نبوت کا ذکر یا چندے کا مطالبہ جاری رہتا ہے۔ تقویٰ اور طہارت کا ذکر تک نہیں۔ قرآن شریف کے غلط الٹ پلٹ معنی صرف مطلب نکالنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ مگر کوئی خوف خدا نہیں۔ احادیث نبوی سے کوئی واقفیت نہیں اور نہ شوق ہے۔ ہر وقت مرزا قادیانی کی کتابوں کا درس جاری رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کوئی نمونہ ان کے اندر نہیں پایا جاتا۔ صرف ایک غلط تبلیغ واشاعت کا ڈھونگ رچا کر دنیا اسلام کی آنکھوں میں خاک ڈالی جاتی ہے۔ کتب فروشی اور چندہ وغیرہ سے روپیہ جمع کر کے مزے اڑائے جاتے ہیں اور باقی بس۔ خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔

۳...... ''عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم'' ﴿حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لوگو! تمہارا حال کیا ہوگا کہ جب تم میں ابن مریم نزول کرے گا اور حال یہ ہے کہ وہ تم ہی میں سے تمہارا ایک امام ہوگا۔ (بخاری، مسلم)﴾

ناظرین! حضرت محمد ﷺ نے اپنے مابعد آنے والوں کے لئے جو پیشین گوئیاں فرمائی

ہیں۔ان کا حال آپ پر روشن ہے۔آنحضورﷺ نے اپنے مابعد آنے والوں کے لئے جو بشارات دی ہیں۔وہ خلفاء کے نام کی دی ہیں۔مجددین کے نام کی دی ہیں اور آنے والے مسیح ابن مریم کے لئے اور باقی بس۔

مگر مرزائی صاحبان ہیں جو خلاف قرآن مجید، احادیث نبویہ اور اجماع امت دیدہ دلیری سے کام لے کر مشکوک اور ظنی وفرضی حوالہ جات کے ساتھ اجرائے نبوت کے لئے ہر وقت ہاتھ پاؤں مارتے رہتے ہیں۔کہیں حضرت عائشہؓ کے قول سے استنباط کرتے ہیں۔کہیں سلف صالحین ابن عربیؒ وغیرہ کے اقوال سے اپنے دلائل کو تقویت دیتے ہیں اور کہیں علماء کرام مولانا رومؒ کی تحریرات سے آڑ پکڑتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ جملہ اقوال جو نص قرآنی اور احادیث نبویہ کے صریح خلاف ہوں۔سب ناقابل تسلیم ہوتے ہیں۔سب سے اول قرآنی فیصلہ ناطق ہوتا ہے اور اس کے بعد حدیث نبوی۔

اگر کسی حدیث نبوی کا مفہوم قرآنی آیت کے خلاف ہو تو وہ حدیث نبوی بھی متروک سمجھی جائے گی۔کیونکہ حدیث علم ظنی ہے اور قرآن ناطق اور نص یقینی۔یاد رکھنا چاہئے کہ امام ہمام حضرت ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا سب سے پہلا قائم کردہ زریں اصول یہ ہے کہ:"جو حدیث قرآن کے مضمون کے خلاف ہوگی،اس کی وقعت اس حدیث کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہوسکتی۔جو قرآن کے موافق ہو۔بلکہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہوگی وہ متروک سمجھی جائے گی اور ہر حدیث کی صحت قرآن کی مطابقت پر موقوف ہے۔صحیح حدیث پر عمل کرنا میرا ہی مذہب ہوگا۔اگر میرا قول کسی حدیث نبوی کے خلاف پایا جاوے تو اس کو دیوار پر مار چھوڑو۔"

(عقد الجید مطبوعہ فاروقی دہلی ص۶۶،۶۷ روضۃ العلماء)

یہ زریں اصول مذکورہ بالا عین مطابق فرمان نبوی کے ہے۔جو درج ذیل ہے:
"حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خداﷺ نے میرا کلام منسوخ نہیں کرسکتا اللہ کے کلام کو اور اللہ کا کلام منسوخ کرسکتا ہے میرے کلام کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہے بعض اس کا بعض کو۔"(دارقطنی)

پس ثابت ہوا کہ جب ختم نبوت قرآن اور حدیث سے صاف صاف واضح ہے۔تو پھر اقوال صحابہ اور اقوال سلف وصالحین اور اقوال علماء کرام سے استنباط کرنا اور اجرائے نبوت کے لئے

ہاتھ پاؤں مارنا ایک فضول امر ہے اور دنیائے اسلام کو مغالطہ دینے کے مترادف ہے ذیل میں یہ فقیر ناچیز صرف دو احادیث نبوی درج کرتا ہے۔ جن کی رو سے صاف صاف پتہ چلے گا کہ جناب مرزا قادیانی کسی صورت میں بھی نبی کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ وہ یہ ہیں:

۱...... ''ابن سعد ابو ملیکہؓ سے راویت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی نبی کو وفات دی ہے تو اس کو بجز اسی جگہ کے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے، کسی اور جگہ دفن نہیں کیا گیا۔'' (کنز العمال ج ٦ ص ١١٩)

۲...... ''حضرت فاطمہ الزہراؓ روایت کرتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو نبی بعد میں ہوتا رہا وہ اس نبی سے جو اس سے پہلے گزرا نصف عمر پاتا رہا اور عیسیٰ بن مریم ١٢٠ برس تک زندہ رہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میں ٦٠ برس کے سرے پر دنیا کو ترک کر دوں گا۔'' (حاکم طبرانی بحوالہ کنز العمال ج ٦ ص ١٢٠ حلیہ ابو نعیم بحوالہ کنز العمال ج ٦ ص ١١٩، مواہب الدنیہ قسطلانی ج اول ص ٤٢)

ناظرین کرام! یہ ہر دو احادیث آپ صاحبان کے روبرو پیش ہیں۔ یہ بات روز روشن کی طرح سب کو معلوم ہے کہ جناب مرزا قادیانی موصوف ٤٠، ١٨٣٩ء میں مرزا غلام مرتضیٰ صاحب رئیس قادیاں کے گھر بمقام موضع قادیان تولد ہوئے اور تمام عمر قادیان میں گزار کر ٢٦ر مئی ١٩٠٨ء کو بمقام لاہور یکدم انتقال فرمایا۔ جناب مرزا قادیانی موصوف کا مدفن قادیان میں موجود ہے۔ مرزا قادیانی موصوف کی عمر پہلے سال کے حساب سے ٦٩ برس کی ہوتی ہے اور دوسرے سال کے حساب سے ٦٨ برس۔ اگر جناب مرزا قادیانی کی عمر تیس برس کی ہوتی اور بمقام لاہور آنجناب کا مدفن ہوتا تو بموجب ہر دو احادیث مذکورہ بالا ان کی نسبت نبوت کا دعویٰ تسلیم کیا جاسکتا تھا۔ جب یہ ہر دو باتیں موجود نہیں تو پھر مرزا قادیانی کو کس طرح نبی منوایا جاسکتا ہے اور جائے انصاف ہے کہ قرآن حکیم اور احادیث نبوی کے مقابلہ میں تکملہ مجمع البحار والے محمد طاہر صاحب اور حضرت محیی الدینؒ عربی وغیرہ کے اقوال کیا وقعت رکھ سکتے ہیں۔

اگر ان بزرگان دین نے اپنے اجتہاد سے ظلی اور بروزی، تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کا مسئلہ ایجاد کیا ہے تو یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے۔ صاف اور صریح قرآنی مفہوم کے مقابلہ میں قابل پذیرائی نہیں ہوسکتا۔ بقول فرمان نبوی مجتہد کا اجتہاد درست بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی۔ بناء علیہ اسی طرح اگر کوئی امام یا مجدد یا خلیفہ کسی قسم کا اجتہاد کرے۔ اگرچہ بذریعہ الہام ہو۔ مگر قرآنی مفہوم کے صریح خلاف پایا جائے۔ تو وہ بھی اہل اسلام کے نزدیک مردود ہے اور تقلید کے قابل نہیں۔

مسلمان کے لئے صرف قرآن اور سنت رسول کے اتباع کا حکم ہے۔ کیونکہ انہی ہر دو کا سکہ قیامت تک جاری رہے گا اور کلمہ شہادت: ”لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کا یہی مفہوم ہے۔ قرآن اور سنت رسول کے بعد کسی اولی الامر خلیفہ یا امام یا مجدد کی اطاعت ہو سکتی ہے۔ اہل کتاب یہود و نصاریٰ جب اپنی کتاب اللہ کو چھوڑ کر اپنے علمائے وقت اور صوفیاء کرام کی پیروی کرنے لگ گئے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعہ ان کو تنبیہ فرمائی: ”اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ (توبہ: ۳۱)“ ﴿یعنی انہوں نے اپنے عالموں اور صوفیوں کو اللہ کو چھوڑ کر اپنا رب بنالیا ہوا ہے۔﴾

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت نبوی سے ثابت کیا جاچکا ہے کہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کی رسالت کا سکہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اسی لئے آپ حیات النبی کہلانے کے مستحق ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی ظلی ہو یا بروزی تشریعی ہو یا غیر تشریعی قیامت تک نہیں آسکتا اور جو حضرت محمد ﷺ کو آخر الانبیاء اور خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے وہ بروئے قرآن حکیم فاسقین کے گروہ میں شامل ہوں گے۔ اگرچہ وہ مسلمان کہلائیں۔ نماز روزے کے پابند ہوں۔ ہوا میں اڑ کر دکھلائیں۔ دنیاوی کامیابی کے سہرے سر پر باندھیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر قرآنی فیصلہ کے مطابق فاسقین کے گروہ سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔

یہ مضمون چونکہ اب بہت طوالت پکڑ چکا ہے۔ اس لئے بندہ ختم نبوت کے مضمون کو ختم کر کے اپنے ابتدائی مضمون کی طرف عود کرتا ہے اور مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہے کہ محسن نسل انسانی حضرت محمد ﷺ کو آخر الانبیاء تسلیم کر کے اطاعت نبوی پر کاربند رہیں۔ جیسا کہ ایک عاشق اپنے معشوق کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ باہمی ہمدردی اور اتحاد کا سبق یاد رکھیں اور اس کے مطابق عملدرآمد کرتے رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے فیشن کو ترک کر کے نصاریٰ اور کرزن فیشن کی تقلید میں داڑھی منڈوانا اور یہود اور سکھوں کی تقلید میں داڑھی کو حد سے زیادہ طویل کرنا چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس سے مخالفت رسول اللہ ﷺ پائی جاتی ہے اور مخالفت سے محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔

ذیل میں آنحضور سرور دو جہاں سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک حدیث درج کی جاتی ہے۔ جسے ہر مسلمان کو ہر وقت یاد رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اس میں آخیر زمانہ کے متعلق پیشین گوئی ہے۔

حالات قادیانی

خلاف آیات آسمانی (۱۹۰۱ء)

اس کا دوسرا نام

غلام احمد قادیانی کے اصلی حالات (۱۹۰۱ء)

اس کا تیسرا نام

مختلف اعتقاد قادیانی (۱۹۰۲ء)

جناب منشی اللہ دتہ بہاول پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

احقر العباد، بندہ اللہ دتا ولد میاں احمد یار ساکن شہر جھنگ حال ملازم نہر عبدالحکیم علاقہ ضلع ملتان۔ بخدمت تمام اہل اسلام عرض کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اکثر کتابیں میرے پاس موجود ہیں اور اکثر اوقات میں ان کو پڑھتا ہوں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ (ازالہ اوہام ص ۱۸۵، خزائن ج ۳ ص ۱۹۰، ۱۸۹) میں تحریر فرماتے ہیں:

’’مجھے کشفی طور سے اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ تیرھویں صدی کے پورا ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے ہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ نام ہے ’’غلام احمد قادیانی‘‘ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔‘‘

اے بھائیو! جس دن میں نے ازالہ اوہام میں عبارت مرقومہ بالا کو پڑھا تو میں نے بھی خداوند تعالیٰ کی طرف یہ التجا کی کہ اے میرے رب تو کاشف القلوب ہے۔ اپنی خاص مہربانی سے میرے دل پر بھی اعداد وحروف کے ذریعہ سے حق بات کو ظاہر کردے۔ تو اسی دن مورخہ ۵ر اپریل ۱۹۰۱ء کو میرے دل پر الفاظ ذیل ظاہر ہوئے۔

الفاظ	بنتا	ہے	مسیح	موعود	اس کا	تو	والد	موجود	کل عدد
اعداد	۴۵۳	۱۵	۱۱۸	۱۲۶	۸۲	۴۰۶	۴۱	۵۹	۱۳۰۰ھ

اور مورخہ ۲۳ر اپریل ۱۹۰۱ء کو میرے دل پر الفاظ ذیل القاء ہوئے:

الفاظ	غلام احمد قادیانی کو	مسیح	موعود	کہنا	بھی	حق	نہیں	ہے	اس عبارت کے کل عدد
اعداد	۱۳۲۶	۱۱۸	۱۲۶	۷۶	۱۷	۱۰۸	۱۱۵	۱۵	۱۹۰۱ء

اور مورخہ ۱۹ر مئی ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۹ھ کو میں نے (ازالہ اوہام ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۰۹) میں دیکھا جہاں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’اس عاجز کا نام مسیح ابن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام میں فرمادیا ’’جعلناك المسيح ابن مريم‘‘

اے بھائیو! الہام مرقومہ بالا کے پڑھنے کے بعد میں نے پھر خداوند تعالیٰ کی طرف

التجاء کی کہ اے کاشف القلوب اپنی خاص مہربانی سے میرے دل پر ظاہر کردے کہ قادیانی کا یہ الہام تیری طرف سے ہے یا نہیں۔ تو خداوند تعالیٰ نے میرے دل پر جو کچھ القاء کیا نقل کرتا ہوں۔

الفاظ	جس	شخص کی	والدہ	بی بی	مریم	نہو	کیا	وہ	ابن	مریم	ہوا	اس عبارت کے کل عدد
اعداد	۶۳	۱۰۲۰	۴۶	۲۴	۲۹۰	۶۱	۳۱	۱۱	۵۳	۲۹۰	۱۲	۱۹۰۱ء

الفاظ	خدا	نے	قادیانی کو	مسیح	یا عیسیٰ	بھی	نہیں	کہا	ہے	اس عبارت کے کل عدد
اعداد	۶۰۵	۶۰	۲۰۲	۱۱۸	۱۶۱	۱۷	۱۱۵	۲۶	۱۵	۱۳۱۹ھ

جن سے سن ہجری نکلتا ہے۔ میں نے پھر التجاء کی کہ اے میرے رب تو میرے دل پر ایسے الفاظ ڈال جو میرے سوال کا جواب بھی اور جن کے اعداد ملانے سے سن عیسوی بھی پورا ہو۔ یعنی مطابق سن ہجری کے ہو۔ تو خداوند تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے میرے دل پر الفاظ ذیل القاء کر دیئے۔ ''شیطانی الہام نے بھلا دیا ہوا'' کل عدد ۵۸۲ ہوئے۔ پس ۱۳۱۹ جمع ۵۸۲ کل عدد ۱۹۰۱ بن گیا۔ یعنی سن عیسوی بھی پورا ہوگیا۔ پھر میں نے ''جعلناك المسيح ابن مريم'' کے عدد نکالے تو کل ۶۶۶ ہوئے۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف التجاء کی تو میرے دل پر عبارت ذیل القاء ہوئی۔ ''تمیں دجالوں سے بھی ہے۔'' عدد نکالے تو کل ۶۶۶ ہوئے۔ ''ذلك من فضل الله''

میرا یہ دعویٰ ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ میں ملہم ہوں۔ لیکن اس بات سے بھی ہرگز ہرگز انکار نہیں ہے کہ جو کچھ خداوند تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے میرے دل پر القاء کیا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ چنانچہ مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۱ء کو میں نے خداوند تعالیٰ کی طرف پھر التجاء کی کہ اے کاشف القلوب اگر قادیانی کے دعووں کی بنا تیری مرضی کے خلاف پر ہے تو اس کو کس واسطے ہلاک نہیں کرتا؟ تو جواب کے طور پر میرے دل میں ذیل عبارت القاء ہوئی۔

''اے انسان خداوند تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور ہر ایک کام کی خدا کے نزدیک میعاد مقرر ہوتی ہے۔ اس کا ابتداء اور انتہا خدا کو معلوم ہوتا ہے۔ قادیانی جماعت کے باعث خدا ان لوگوں کا امتحان کر رہا ہے جو زبان سے کہتے تھے کہ ہم محقق ہیں۔ ہم غیر مقلد ہیں۔

ہم راہ مستقیم پر ہیں اور ہم قرآن اور حدیث کے موافق اور مطابق چلیں گے اور قرآن کی آیات اور صحیح حدیث کے خلاف اگر کسی کا قول یا فعل ہوگا ہرگز نہ مانیں گے۔ بیشک خدا کے نزدیک بھی سیدھا اور پکا راستہ یہی تھا۔ خود قادیانی اور اس کے مرید بھی زبان سے یہی کہتے تھے کہ ہم قرآن اور صحیح حدیث کے موافق اور مطابق عمل کرتے رہیں گے۔ لیکن خدا پر ان کے دل کا حال پوشیدہ نہ تھا اور نہ اب ہے۔ قادیانی اپنے الہام کو اب آیات قرآنی اور احادیث پر مقدم خیال کرتا ہے اور اس کے مرید اس کے کہنے کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ جن آیات یا احادیث کے جس طرح قادیانی معنی کردیوے، وہی معنی وہ صحیح جانتے ہیں اور جس حدیث کو قادیانی غیر صحیح کہہ دے اس کو غیر صحیح مان لیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کو کہہ دے کہ ان آیات یا احادیث کے معنی علمائے سابقہ نے تو اس طرح سے نہیں کئے ہیں جس طرح اب تم کرتے ہو۔ جواب یہ دیتے ہیں کہ علمائے سابقہ نے ان آیات اور احادیث کے اصلی معنی کو نہیں سمجھا۔ لیکن اب غلام احمد قادیانی پر بذریعہ الہام یا کشف وہ معنی کھل گئے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو زبان سے کہتے تھے کہ بجز قرآن وحدیث ہمارا کوئی امام نہیں ہے۔ اب قادیانی کو اپنا امام بلکہ رسول بنالیا ہے۔ حالانکہ اس کے تمام دعوؤں کی بناء خلاف آیات آسمانی، الہام شیطانی پر ہے۔ اے انسان تو میری توفیق سے لوگوں پر قادیانی کتابوں سے ظاہر کردے کہ قادیانی کے عقائد خداوند تعالیٰ کی آیات کے بالکل خلاف ہیں۔ پہلے میری کلام سے آیات کو لکھ کر اور پھر قادیانی کی کتابوں سے اصل عبارت نقل کر، تاکہ جو شخص اس رسالہ کو پڑھے یا سنے اور پھر حق کی طرف رجوع نہ کرے تو آگاہ رہے کہ خدا تعالیٰ شدید العذاب ہے۔''

پہلا باب ...... خداوند تعالیٰ کی تعریف میں، حصہ اول

قولہ تعالیٰ ''قل فمن یملك من الله شیئا ان اراد ان یهلك المسیح ابن مریم وامه ومن فی الارض جمیعا'' ﴿ کہہ پس کون اختیار رکھتا ہے اللہ کے کام سے کچھ اگر چاہے ہلاک کر ڈالے، مسیح بیٹے مریم کو اور اس کی ماں کو اور ان لوگوں کو کہ بیچ زمین کے ہیں سارے۔﴾

قولہ تعالیٰ ''لیس کمثله شی وهو السمیع البصیر'' ﴿ نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔﴾

قولہ تعالیٰ ''وجعلوا له من عباده جزءً، ان الانسان لكفور مبین'' ﴿ اور مقرر کیا انہوں نے واسطے حق تعالیٰ کے بندوں اس کے ایک جز، تحقیق آدمی البتہ کافر ہے ظاہر۔﴾

قولہ تعالیٰ ’’انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ‘‘ ﴿سوائے اس کے نہیں کہ حکم اس کا جب چاہے پیدا کرنا۔ کسی چیز کا یہ کہ کہتا ہے واسطے اس کے ہو۔ پس ہو جاتا ہے۔﴾

قولہ تعالیٰ ’’ واللّٰہ یحکم لا معقب لحکمہ ‘‘ ﴿اور اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے نہیں کوئی موڑنے والا واسطے حکم اس کا۔﴾

اے بھائیو! خداوند تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات سے نرالا ہے۔ یعنی کسی چیز کو اس کی ذات میں اور صفات میں ہرگز ہرگز شراکت نہیں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کے حکم کو کوئی نہیں موڑ سکتا۔

مرزا غلام احمد کا اعتقاد خدا تعالیٰ کی نسبت، حصہ دوم

فتح الاسلام (ص۱۵، خزائن ج۳ ص۱۱) میں مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’خداوند تعالیٰ نے ہمیشہ استعاروں سے کام لیا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک نام دوسرے پر وارد کرتا ہے۔‘‘

ف...... جائے تعجب ہے کہ وہ خداوند جو قادر اور قہار اور غالب ہے۔ بقول مرزا قادیانی ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہو۔ باوجودیکہ اس کو کسی چیز کا ہرگز خوف بھی نہیں ہے۔ بعید از عقل ہے۔

توضیح المرام (ص۲۱، خزائن ج۳ ص۶۱) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ’’اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل میں بارادہ الٰہی پیدا ہو کر رب کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہے۔ ایک مستحکم رشتہ اور ایک شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے۔ ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔‘‘

ف...... اس عبارت میں اہل انصاف کے لئے چند فقرے غور طلب ہیں۔

۱...... بندہ کی محبت رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

۲...... خدا تعالیٰ اور بندہ کی محبت درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہے۔

۳...... خداوند تعالیٰ اور بندہ کی محبت کے مل جانے سے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کا نام روح القدس ہے۔

توضیح المرام (ص۷۵، خزائن ج۳ ص۹۰) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم

ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر، ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہاء عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔ جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ یہ وہی اعضاء ہیں۔ جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔ جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء میں حرکت کا پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہوگا اور وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا نہ کسی اور طرح سے۔"

ف...... مرزا قادیانی کی اس تحریر میں بھی چند فقرات غور طلب ہیں۔

۱...... خداوند تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ اور بے شمار پیر ہیں۔

۲...... خداوند تعالیٰ عرض اور طول رکھتا ہے۔

۳...... خداوند تعالیٰ کی تندوے جانور کی طرح تاریں بھی ہیں۔

۴...... خداوند تعالیٰ اپنے تمام ارادوں کو انہی اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا نہ کسی اور طرح سے۔

ف ثانی...... مرزا قادیانی کا اس خداوند تعالیٰ کی نسبت جو مثل اور مانند سے پاک ہے اور جو بلا اسباب کن کہنے سے جو چاہے پیدا کر سکتا ہے اور اپنے تمام ارادوں کو بغیر کسی ذریعہ کے طرفۃ العین میں ظہور میں لا سکتا ہے۔ یہ تحریر کرنا کہ وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا۔ نہ کسی اور طرح سے۔ "**انما امرہ اذا اراد شیأ ان یقول لہ کن فیکون**" کے خلاف ہے۔

توضیح المرام (ص۷۶، خزائن ج۳ ص۹۰) میں مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں: "پس درحقیقت یہی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ یہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضاء کے واقع............!

ف...... مرزا قادیانی کی اس تحریر سے صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ درحقیقت یہ بالکل سچ ہے کہ یہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضاء کے واقع ہے۔ آیت "**لیس کمثلہ شیٔ**" اور نیز آیت "**وجعلوا لہ من عبادہ جزء ان الانسان لکفور مبین**" کے صاف خلاف ہے۔

ضمیمہ انجام آتھم (ص۲، خزائن ج۱۱ ص۲۸۶) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: "براہین احمدیہ میں خدا نے مجھے کہا ہے "**انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی**" (حقیقت الوحی ص۱۶۶، خزائن ج۲۲ ص۱۷۰ حاشیہ) یعنی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

ف...... اس الہام سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی توحید اور تفرید کا مرتبہ تو رکھتے ہیں۔ لیکن پورا خدا ہونے کے واسطے ابھی کچھ دیر لگو ہوگی۔ معاذ اللہ عاجز انسان ہوکر ایسا دعویٰ کرنا فرعونیت نہیں تو اور کیا ہے؟

ضمیمہ انجام آتھم کے (ص ۷۱، خزائن ج۱۱ص۳۰۱) میں لکھتے ہیں: ''مجھے یہ الہام ہوا'' ان اللہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت ''یعنی خدا تیرے ساتھ ہے۔ خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔

ف...... بے جا فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔ آپ ہی مدعی اور آپ ہی گواہ۔ کیا عمدہ ثبوت ہے۔

دیکھو (اخبار الحکم نمبر۸ ج۵ مورخہ ۳؍مارچ ۱۹۰۰ء ص۱۴) میں عبدالکریم مرزا قادیانی سے روایت کرتے ہیں ''ایک روز کاسر الصلیب فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر جوش مجھے نصرانی مذہب کے استیصال[۲] کے لئے ہے۔ پس میں اس کو ان لفظوں میں ہی ادا کر سکتا ہوں کہ مجھے اس اعتقاد کی تباہی کے لئے اتنا ہی جوش ہے جتنا خود خدا کو ہے۔''

ف...... سبحان اللہ! کیا عجیب مرزا قادیانی کا یہ فقرہ ہے کہ نصاریٰ مذہب کی تباہی کے لئے اس خداوند قادر اور قہار کو بھی جو طرفتہ العین میں تمام جہان کو ہلاک کر سکتا ہے۔ بقول مرزا قادیانی نصاریٰ مذہب کی بیخ کنی کے لئے مرزا قادیانی کے مساوی جوش ہو۔ شرم، شرم، شرم ایسے اعتقاد پر۔

دیکھو (اخبار نمبر۵ ج۵ مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۱ء ص۱۲) میں عبدالکریم لکھتا ہے: ''ہاں رب محمد نے احمد قادیانی پردہ تجلی ظاہر کی کہ وہ خدا جو دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہو چکا تھا۔ وہ خدا جس کی کرسی پر ایک عورت کے بچے کو ظلم وزور کی راہ سے بٹھایا گیا۔ مردوں میں سونے والے کو جس کی صفات سے متصف قرار دیا گیا۔ اس نے غلام احمد قادیانی کے وجود میں اپنی چکار دکھائی۔ وہ اس روشنی سے منور ہوکر میدان میں نکلا اور اس نے دنیا کو پکار کر کہا:

---

[۱] دیکھو اس باب کے اخیر عبارت کو جو مرزا قادیانی نے ۲۳؍اپریل ۱۹۰۲ء کو تحریر کیا ہے۔ وہاں نقل موجود ہے۔ خدا سے برابر ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔

[۲] مرزا قادیانی کا عجیب مذہب ہے۔ (تحفہ قیصریہ ص۱۴، خزائن ج۱۲ص۲۶۶) میں لکھتے ہیں اے قیصرہ ملکہ معظمہ ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں۔'' کجا عیسویت کی بیخ کنی اور کجا دعا۔

آں خدائے کہ از واہل جہاں بیخبر اند
برہمن جلوہ ہنود است اگر اہلی بپذیر

اس نے چلا چلا کر خواب گراں میں سونے والوں کو جگایا اور بتایا کہ میں نے ایک بیش قیمت ہیرا پایا ہے اور وہ ہیرا خدا ہے۔ اب اس وقت اسی رنگ میں اس نے للکار کر کہا کہ ''ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم ''یعنی میری اطاعت کرو محبوب الٰہی بن جاؤ گے۔ گناہ سوز فطرت تمہیں دی جائے گی۔ احمد کی اطاعت اور محمد کی اطاعت ایک ہی ہے۔ اس وقت اسم احمد کی تجلی ہو رہی ہے۔''

ف...... اس عبارت میں اہل انصاف کے لئے چند امور غور طلب ہیں۔

۱...... خدا دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہو چکا تھا۔

۲...... وہ خدا جو علی کل شی قدیر ہے۔ آدمیوں نے ظلم اور زور کی راہ سے اس کی کرسی پر ایک عورت کے بچے کو بٹھا دیا۔

۳...... خدا نے اپنی چمکار غلام احمد کے وجود میں دکھائی۔

۴...... غلام احمد نے ایک بیش قیمت ہیرا پایا۔ وہ ہیرا خدا ہے۔

۵...... بقول عبدالکریم اگر کوئی شخص خدا کا دوست بننا چاہے تو مرزا غلام احمد کی اطاعت کرے۔

۶...... غلام احمد اور محمد کی اطاعت ایک ہی ہے۔

۷...... اس وقت اسم احمد کی تجلی ہو رہی ہے۔

بے جا تعریف اور نکما فخر تو ایسا ہی ہو اور اپنے کہنے کی آپ ہی تصدیق کرنا کیا عمدہ ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو غلط فہمی سے بچاوے۔ آمین۔ ثم آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ایک اور عجیب حال سنو اور توبہ کرو۔ دیکھو رسالہ (دافع البلاء مورخہ ۲۳؍اپریل ۱۹۰۲ء ص۸، خزائن ج۱۸ ص۲۲۸) میں مرزا قادیانی اپنے عربی الہام کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اصل عبارت نقل کرتا ہوں:

''یہ دن خدا کی مدد اور فتح کے ہوں گے۔ میں نے تجھ سے ایک خرید و فروخت کی ہے۔ یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔ تو بھی

اس خرید وفروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید وفروخت کی۔تو مجھ[1] سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد،تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے[2] ہوں۔''

ف...... اس عبارت سے بقول مرزا قادیانی چند امور ثابت ہیں۔

۱...... مرزا قادیانی کے پاس کوئی ایسی چیز تھی جس کا خدا مالک نہ تھا۔یا وہ چیز خدا کے پاس نہ تھی۔اس واسطے مرزا قادیانی سے تبادلہ کیا۔

۲...... خدا نے مرزا کو کہا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔

۳...... خدا نے مرزا کو کہا کہ تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔

اہل انصاف غور فرمائیں کہ ان سے زیادہ اور کیا کلمات کفر ہوں گے۔دیکھو قرآن مجید میں تو ''لم یلد ولم یولد'' موجود ہے اور ''ولم یتخذولدا'' بھی موجود ہے اور ''لله ما فی السمٰوت والارض'' بھی موجود ہے اور ''یاایهاالناس انتم الفقراء الی الله، والله هو الغنی الحمید'' ﴿اے لوگو تم محتاج ہو طرف اللہ کے اور اللہ وہ ہے بے احتیاج تعریف کیا گیا۔﴾

مرزا قادیانی کا ہی حوصلہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی نسبت یہ تحریر کرنا کہ مجھ سے خدا نے تبادلہ کیا جس چیز کا وہ پہلے مالک نہ تھا۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام مسلمانوں کو ایسے شخص کے شر سے بچاوے۔آمین۔

دوسرا باب ...... اس بات کے ثبوت میں کہ خداوند تعالیٰ واحد ہے۔نہ وہ اولاد رکھتا ہے اور نہ جورو، حصہ اول

قولہ تعالیٰ ''الذی له ملك السمٰوت والارض ولم یتخذولدا ولم یکن له شریك فی الملك وخلق كل شی فقدره تقدیرا'' ﴿اللہ وہ ہے جس کی ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور نہیں پکڑا اس نے بیٹا اور نہیں ہے کوئی اس کا شریک بیچ ملک کے اور پیدا کی ہر چیز اور ٹھیک کیا اس کو ماپ کر۔﴾

---

[1] اصل عبارت جو رسالہ میں درج ہے ''انت منی بمنزلة اولادی انت منی وانا منك''

[2] اس شخص کے قول وفعل کا کوئی اعتبار نہیں۔کہیں خدا بنتا ہے۔کہیں خدا کا باپ اور کہیں خدا کا بیٹا۔معاذ اللہ

’’ولا تقولوا ثلثة انتهوا خیر الکم انما اللہ الٰہ واحد سبحنہ ان یکون لہ ولد ‘‘﴿اور مت کہو تین ہیں باز رہو بہتر ہوگا واسطے تمہارے سوا اس کے نہیں معبود اکیلا ہے پاکی ہے اس کو اس سے کہ ہووے واسطے اس کے اولاد۔﴾

’’لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثة وما من الٰہ الا الٰہ واحد وان لم ینتھوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منھم عذاب الیم ‘‘﴿البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں کوئی معبود مگر معبود ایک اور اگر باز نہ رہیں گے اس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ لگے گا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے ان میں سے عذاب درد دینے والا۔﴾

’’وقالوا اتخذ الرحمن ولدا لقد جئتم شیئا ادا تکاد السموت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا ‘‘﴿اور کہا انہوں نے پکڑی ہے رحمٰن نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری نزدیک ہے کہ آسمان پھٹ جاویں اس سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انہوں نے واسطے رحمٰن کے اولاد کا۔﴾

ان آیات سے چند امور صاف طور پر ظاہر ہیں۔

۱...... اللہ تعالیٰ نے کسی کو بیٹا نہیں پکڑا ہے۔
۲...... اللہ تعالیٰ کا کوئی اس کے ملک میں شریک نہیں ہے۔
۳...... اللہ تعالیٰ نے تین کہنے سے لوگوں کو منع کیا۔
۴...... اللہ تعالیٰ اکیلا معبود ہے۔
۵...... اللہ تعالیٰ اس بات سے بھی پاک ہے کہ اس کے لئے اولاد ہو۔
۶...... وہ لوگ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا۔
۷...... جو لوگ تین کہنے سے باز نہ آویں گے تو ان کافروں کو دردناک عذاب ہوگا۔
۸...... جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پکڑی ہے رحمٰن نے اولاد یہ ایسا کلمہ ہے کہ اس کے سننے سے نزدیک ہے کہ پھٹ جاویں آسمان اور زمین شق ہو جاوے اور پہاڑ گر پڑیں کانپ کر۔

مرزا قادیانی اپنے آپ کو بطور استعارہ، ابن اللہ کہتے ہیں۔ حصہ دوم

توضیح المرام (ص۲۲، خزائن ج۳ ص۶۲) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ’’اس مقام اور اس مرتبہ کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی

روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا تولد بخشتی ہے۔ اس وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے، استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے۔ جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے۔ جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔''

ف...... مرزا قادیانی نے اس جگہ بالکل نصاریٰ کی تقلید کی ہے۔

(دیکھو خط اول یوحنا باب ۵ آیت ۷)''تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔'' اور نیز باب ۲ آیت ۱۔'' دیکھو کیسے محبت باپ نے ہم سے کی ہے کہ ہم خدا کے فرزند کہلاویں۔''

ف ثانی...... جیسے نصاریٰ محبت کے ذریعہ سے خدا کے فرزند ہونے کے دعوے دار ہوئے ہیں۔ ویسے ہی مرزا قادیانی بھی ہیں۔ اگر کچھ فرق ہے تو چال بدلنے کا ہے۔ ورنہ دعویٰ دونوں کا ایک ہی ہے کہ ہم محبت کے باعث خدا کے فرزند ہیں۔

(توضیح المرام ص ۲۷، خزائن ج ۳ ص ۶۴) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ'' مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔''

ف...... مرزا قادیانی یہاں بطور استعارہ ابنیت کے مدعی ہوئے ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۶۵۹، خزائن ج ۳ ص ۴۵۶) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:''پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ بن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہاری سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے۔ پھر اگر ابن مریم نہیں تو کون ہے۔''

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی نے بغیر باپ کے پیدا ہونا خود تسلیم کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اکثر جگہ لکھتے ہیں کہ''میرے والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔'' پھر بغیر باپ کے پیدا ہونے کا مدعی ہونا بعید از عقل ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۶۷۴، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ'' پھر جب انسانیت پر فنا طاری ہونے کے وقت میں ایک ایسے ہی انسان کی ضرورت تھی۔ جس کا محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے تولد ہوتا جس کا آسمان پر ابن مریم نام ہے تو کیوں خدا تعالیٰ کی قادریت اس ابن مریم کے پیدا کرنے سے مجبور رہ سکتی۔ سو اس نے محض اپنے فضل سے بغیر وسیلہ کے زمینی والد

کے اس ابن مریم کو روحانی پیدائش اور روحانی زندگی بخشی۔ جیسا کہ اس نے خود اس کو الہام میں فرمایا: ”ثم احیناك بعد مااھلکنا القرون الا ولی وجعلنا المسیح ابن مریم“

ف...... اس جگہ مرزا قادیان نے صاف طور پر لکھا ہے کہ خدا نے مجھے بغیر وسیلہ کسی زمینی والد کے پیدا کیا اور پھر اپنے آپ کو ابن مریم بھی تسلیم کیا ہے۔ مرزا قادیانی کا زمینی والد سے انکار کرنا یہ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اس کی پیدائش کا ذریعہ انسانی نطفہ سے نہیں ہے۔ مگر جائے تعجب ہے کہ اکثر جگہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ میرے والد کا نام مرزا غلام مرتضٰی ہے۔ کیا معنی رکھتا ہے؟ اور نیز میں نے معتبر لوگوں سے سنا ہے کہ مرزا قادیانی کی والدہ صاحبہ کا نام بھی مریم نہیں ہے۔ پھر مریم کا بیٹا کہلانا بھی خلاف قرآن مجید ہے۔ قولہ تعالیٰ ”ان امھتھم الا الی ولدنھم“ یعنی نہیں مائیں ان کی مگر جنہوں نے جنا ہے ان کو۔ اگر یہاں یہ سوال ہو کہ انبیاء علیہم السلام کی عورتیں مومنوں کی مائیں ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ اگرچہ تمام انبیاء علیہم السلام کی عورتیں بلحاظ ادب تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

لیکن جو حکم قرآن دیتا ہے وہ یہ ہے۔ قولہ تعالیٰ ”وازواجه امھتھم“ یعنی محمد ﷺ کی عورتیں تمہاری مائیں ہیں اور جائے تعجب تو یہ امر ہے کہ زمینی والد سے تو صاف انکار اور مریم کے بیٹا کہلانے کے اور خدا کو باپ کہنے کے بھی مدعی ہیں۔ اس جگہ بھی مرزا قادیانی نے نصاریٰ کی تقلید کی ہے۔ دیکھو (انجیل متی باب ۲۳ آیت ۹) ”کسی کو اپنا باپ زمین پر مت کہو۔ کیونکہ ایک تمہارا باپ ہے جو آسمان پر ہے۔“ چنانچہ قرآن میں ان کے اسی قول کی حکایت موجود ہے۔ ”نحن ابناء الله“ یعنی ہم اللہ کے بیٹے ہیں۔

(اخبار الحکم نمبر ۴۴ ج ۴ ص ۶ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ”خدا نے ۴ دسمبر ۱۹۰۰ء کو مجھے یہ الہام کیا“ انت منی بمنزلة اولادی“

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی صاف طور پر خدا کے بیٹا ہونے کے مدعی ہوئے ہیں۔ اگر یہ سوال ہو کہ خدا نے بذریعہ الہام مرزا قادیانی کو کہا ہے تو جواب دو طرح پر ہے۔ اوّل یہ کہ مرزا قادیانی کا الہام ایسا ہے جیسا کوئی اپنے دعویٰ کا آپ ہی گواہ بن جائے۔

دوسرا کوئی عقلمند مسلمان مرزا قادیانی کے ایسے الہام کو جو خلاف آیات قرآن مجید ہوگا۔ ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کو شیطانی یا بناوٹی ضرور خیال کرے گا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماوے ”لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد“ اور نیز فرماوے ”لم

یتخذولدا ''اور نیز فرماویں''لاتقولوا ثلثة ''اور نیز فرماویں''لقد کفر الذین قالوا ان الله ثالث ثلثة ''یعنی البتہ کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا۔

نیز فرماویں''وقالوا اتخذالرحمن ولدا لقد جئتم شیئاادا تکاد السموت یتفطرن منه وتنشق الارض و تخرالجبال هدا ان دعو اللرحمن ولدا '' ﴿اور کہا انہوں نے پکڑی ہے رحمٰن نے اولاد۔البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری نزدیک ہے کہ آسمان پھٹ جاویں اس سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انہوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا۔﴾

ف ثانی...... خداوند تعالیٰ قرآن میں تو ایسا بیان فرماویں جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا اور بقول مرزا قادیانی وہی خدا مرزا قادیانی کو یہ الہام کرے''انت منی بمنزلة اولادی ''بعید از عقل ہے۔ بلکہ جو شخص مرزا قادیانی کے اس الہام کو سچا جانے۔وہ شخص قرآن شریف پر ہرگز ایمان نہیں لایا ہے۔

دیکھو مدعی بھول گیا اور ہار گیا۔خدا نے حق ظاہر کر دیا

(فتح مسیح ص۴۳،خزائن ج۹ص ۳۳۴) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:''یہ بات خود غلط ہے کہ خدا کو باپ قرار دیا جائے اور اس سے زیادہ تر نادان اور بے ادب کون ہوگا کہ باپ کا لفظ خدا تعالیٰ پر اطلاق کرے۔''

ف...... افسوس تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنا پہلا لکھا ہوا یاد نہیں رہتا۔اس باب میں جو کچھ مرزا قادیانی کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ نقل کر چکا ہوں۔اہل انصاف پر ہرگز پوشیدہ نہیں رہا ہوگا اور اگر یہ سوال ہو کہ مرزا قادیانی نے یہاں ایسا کیوں لکھا۔تو جواب یہ ہے کہ پادری فتح مسیح کو جواب کے طور پر یہ لکھا۔ چنانچہ اسی رسالہ فتح مسیح کے (فتح مسیح ص۳۱،خزائن ج۹ص ۳۳۱) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

''اگر کہو کہ انجیل نے یہ سکھلا کر کہ خدا کو باپ کہو محبت ذاتی کی طرف اشارہ کیا۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ خیال سراسر غلط ہے۔''

ف...... مرزا قادیانی کا عجیب حال ہے۔(توضیح المرام ص۲۲،خزائن ج۳ص۶۲) میں لکھتے ہیں ''اس وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے۔استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہو جاتا ہے اور(توضیح المرام ص۲۷،خزائن ج۳ص۶۴) میں یہ لکھا ہے:

''اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔''

اب آخر ماہ دسمبر ۱۹۰۰ء میں اخبار الحکم میں یہ الہام لکھ دیا کہ خدا نے مجھے کہا ہے ''انت منی بمنزلة اولادی'' اور فتح المسیح میں لکھ دیا کہ جو شخص باپ کا لفظ خدا تعالیٰ پر اطلاق کرے وہ نادان اور بے ادب ہے۔ شرم، شرم، شرم۔

اے پروردگار! جہاں اپنے فضل سے ہم سب مسلمانوں کو کج فہمی سے بچا اور ایسے شخص کے شر سے اور لوگوں کو بھی نجات دے جو اس کے دام میں آ گئے ہیں۔ آمین ثم آمین۔

تیسرا باب ...... ختم نبوت کے ثبوت میں۔ حصہ اول

''ماکان محمد اباأحد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النّبیین وکان الله بکل شیٔ علیما (احزاب:۴۰)'' ﴿نہیں ہے محمد باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے ولیکن رسول اللہ کا اور ختم کرنے والا پیغمبروں کا اور ہے اللہ ہر چیز کا جاننے والا۔﴾

مرزا غلام احمد قادیانی کھلے طور پر نبوت اور وحی کے مدعی ہیں۔ حصہ دوم

(ازالہ اوہام ص ۵۳۳، خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔''

ف...... بقول مرزا قادیانی براہین احمدیہ خدا کی کتاب ہوئی اور اس میں خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ یہ کیا عمدہ ثبوت ہے کہ اپنے قول کی آپ ہی تصدیق کر دی۔ مگر افسوس ہے کہ ایسے شخص کی عقل پر کہ اپنے دعویٰ کی آپ ہی مرزا قادیانی تکذیب کرتے ہیں۔ دیکھو مدعی بھول گیا اور ہار گیا اور خدا نے حق ظاہر کر دیا۔

(آسمانی فیصلہ ص ۳، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳) میں لکھتے ہیں: ''میں نبوت کا مدعی نہیں۔ بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

برخلاف اس تحریر کے پھر بھی مرزا قادیانی نبوت کے کھلے طور پر مدعی ہیں۔

(دافع البلاء ص ۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷) میں مورخہ ۲۳ ر اپریل ۱۹۰۲ء کو لکھتے ہیں: ''خدا نے مجھے کہا ہے میرے رسول کو میرے پاس کچھ خوف اور غم نہیں۔ میں نگاہ رکھنے والا ہوں۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔'' اور اسی رسالہ کے (ص ۱۰، خزائن ج ۱۰ ص ۲۳۰) میں تحریر کرتے ہیں ''خدا قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔''

ف...... کیا اب بھی کوئی مرزائی یہ کہہ سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کے مدعی نہیں ہے اور بقول خود دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہیں؟

(ازالہ اوہام ص ۱۶۲، خزائن ج ۳ ص ۱۹۳) میں تحریر کرتے ہیں: ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ انا انزلناہ قریبا من القادیان‘‘

یہ پیشین گوئی ہے جو پہلے سے قرآن مجید میں انہیں دنوں کے لئے لکھی گئی ہے۔‘‘

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی بشہادت قرآن، رسول اور ہادی ہونے کے مدعی ہوئے ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) میں لکھتے ہیں: ’’اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور عیسیٰ اور احمد اپنے جلالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی طرف اشارہ ہے ’’مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ‘‘ مگر ہمارے حضرت نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں۔ بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال اور جمال ہیں۔ لیکن آخر زمانہ میں برطبق پیشین گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے، بھیجا گیا۔‘‘

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی کھلے طور پر مبشر رسول ہونے کے جس کا نام احمد ہے، اب بھی مدعی ہوئے۔ مگر افسوس کہ مرزا قادیانی کو اپنا پہلا لکھا ہوا بھول جاتا ہے۔ چنانچہ (اخبار الحکم نمبر ۲ ج ۵ ص ۴ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء) میں لکھتے ہیں ’’غرض اس قسم کے بہت وجوہ ہیں جن سے آپ کا نام محمد رکھا گیا۔ پھر آپ کا ایک اور نام بھی رکھا گیا وہ احمد ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح نے اسی نام کی پیش گوئی کی تھی ’’مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد‘‘ ۔

ف...... امام الزمان ایسا ہی ہو جس کو اپنا پہلا لکھا ہوا یاد نہ رہے۔

(ازالہ اوہام ص ۸۵۵، خزائن ج ۳ ص ۵۶۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’اور جو الہام آج تک اس بارہ میں ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں ’’اذا عزمت فتوکل علی اللہ واصنع الفلک باعیننا ووحینا الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم ‘‘یعنی جب تو نے اس خدمت کے لئے قصد کر لیا تو خدا پر بھروسہ کر اور یہ کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے۔ وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کریں گے۔ خدا کا ہاتھ ہوگا جو ان کے ہاتھ پر ہوگا۔‘‘

ف...... اہل انصاف غور کریں۔ یہ صاف طور پر نبوت اور وحی کا دعویٰ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟
لعنت اللہ علی الکاذبین

(آسمانی فیصلہ ص ٹائٹل بار اوّل، خزائن ج۴ ص۳۰۹) کے شروع ہی کے ورق پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''یحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن '' اے حسرت بندوں پر ایسا کوئی رسول ان کے پاس نہ آیا جس سے انہوں نے ٹھٹھا نہ کیا ہو۔''

ف...... اس جگہ رسول ہونے کا کھلا دعویٰ نہیں تو اور کیا ہے؟

اور (ضرورۃ الامام ص۲۴، خزائن ج۱۳ ص۴۹۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں ''امام الزمان میں ہوں اور یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں۔

ف...... اہل انصاف غور کریں۔ یہ نبی اور رسول ہونے کا کھلے طور پر دعویٰ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اب بھی کوئی مرزائی انکار کر سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کے مدعی نہیں ہیں؟

(توضیح المرام ص۱۸، خزائن ج۳ ص۶۰) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں ہوتی۔ مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطانی سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے۔ اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجائے اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔''

ف...... اہل انصاف کے لئے اس عبارت بالا سے چند فقرات غور طلب ہیں۔ جن سے مرزا قادیانی کا مدعی نبوت ہونا صاف ظاہر ہو رہا ہے۔

۱...... یہ عاجز اس امت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے محدث ہو کر آیا ہے۔
۲...... محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔
۳...... وہ خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف رکھتا ہے۔

۴...... امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔
۵...... رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطانی سے منزہ کیا جاتا ہے۔
۶...... مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔
۷...... بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔
۸...... اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے۔
۹...... اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔
۱۰...... نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔

ف ثانی...... کیا اب بھی کوئی مرزائی جس کو طرفداری کا خیال نہ ہو اور حق بات پر چلنا منظور ہو اور خدا کا خوف دل میں ہو، انکار کرسکتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت اور وحی کے مدعی نہیں ہیں؟ کیونکہ بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آنا اور رسولوں کی وحی کی طرح اپنی وحی کو دخل شیطانی سے منزہ سمجھنا یعنی مرزا قادیانی کا اپنی نسبت تحریر کرنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ نبوت اور وحی کے کھلے طور مدعی ہیں۔ خدا سے ڈر کر تعصب اور طرف داری چھوڑ کر حق کی جانب رجوع کرو۔

(الحکم نمبر ۲۳ ج ۴ ص ۴ مورخہ ۲۴ رجون ۱۹۰۰ء) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''خدا تعالیٰ کی کلام میں مجھ سے یہ محاورہ نہیں ہے مجھ کو حضرت خداوند کریم محض اپنے فضل سے صدیق کے لفظ سے یاد کرتا ہے اور نیز دوسرے لفظوں سے جن کی سننے کی آپ کو برداشت نہیں ہوگی اور حضرت خداوند کریم نے مجھ کو اس خطاب سے معزز فرما کر ''انی فضلتك علی العلمین قل ارسلت الیکم جمیعا'' یہ بات بخوبی کھول دی کہ اس ناکارہ کو تمام عالمین یعنی زمین کے باشندوں پر فضیلت بخشی گئی ہے۔ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنے دعویٰ پر آپ ہی گواہی دے اور پھر یہ لکھنا بھی کہ خدا نے مجھے کہا ہے ''قل ارسلت الیکم جمیعا'' نبوت کا دعویٰ نہیں تو اور کیا ہے؟

(اخبار الحکم ج ۴ نمبر ۴۱ مورخہ ۱۷ رنومبر ۱۹۰۰ء ص ۴) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے۔ بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی مانو۔ پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں۔ ایک دم میں طے ہوسکتی ہیں۔ جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر حکم بن کر آیا ہے۔ جو معنی قرآن شریف کے وہ کرے گا وہی صحیح ہوں گے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا وہی صحیح ہوگی۔''

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی نے اپنی تعریف کرنے میں چند باتوں پر فخر کیا ہے۔

۱...... میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے۔

۲...... میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔

۳...... میں سماوی ہوں۔

۴...... مسلمانوں کے تمام جھگڑے اور نزاعیں میں ایک دم میں حل کرسکتا ہوں۔

۵...... میں خدا کی طرف سے ماموراور حکم بن کر آیا ہوں۔

۶...... جومعنی قرآن شریف کے میں کروں گا، وہی معنی صحیح ہوں گے۔

۷...... جس حدیث کو میں صحیح کہوں گا، وہی صحیح ہوگی۔

ف ثانی...... سبحان اللہ! اپنی زبان سے اپنی تعریف کی تصدیق کرنا بے جا فخر نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ''ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا'' ﴿تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہے تکبر کرنے والا، شیخی کرنے والا۔﴾

(اخبار الحکم نمبر۱۰ص۸ مورخہ ۱۷ر مارچ ۱۹۰۱ء) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اور اس میں سب ہمارے شریک ہیں۔''

ف...... یہ نبوت کا دعویٰ نہیں تو اور کیا ہے؟

(اخبار الحکم نمبر۴۴ ج۴ ص۵ مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۰ء) میں عبدالکریم لکھتا ہے: ''آج سے ۲۰ برس پیشتر خدا نے اس کو ابراہیم کہہ کر پکارا اور وہی وحی جو ابراہیم پر ہوئی تھی۔ اس مسیح موعود پر ہوئی۔'' واتخذوا من مقام ابراھیم مصلے''

(الحکم نمبر۳۰ ج۴ ص۱۰ مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۰ء) میں عبدالکریم تحریر کرتا ہے ''فلا وربك'' مسیح موعود کا الہام ہے اور اس کے اسرار اگر اس امر کے لئے کوئی اور ثبوت نہ بھی ہو جب مامور و مرسل ہونا اس کے لئے کافی دلیل ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ یہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ الہام ہوئی۔ جس سے خدا کا منشاء ہے جو ایمان نبی کریم ﷺ پر مطلوب ہے۔ وہ ہی یہاں بھی مطلوب ہے۔'' (کالم۳ میں) ہمارا ایمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال اور اعمال وافعال کی نسبت ویسا ہی ہو جیسا ہم پر فرض ڈالا گیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ پر رکھیں۔''

(الحکم نمبر۱۸ ج۴ ص۹ مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۰۰ء) میں عبدالکریم لکھتا ہے: ''یہ مزکی اور مطہر انسان حضرت سید عالم ﷺ کی خو، بو اور قوت اور نشان کے ساتھ آیا۔ بلکہ بعینہ وہی آیا۔ کیونکہ اس میں احیاء اور اماتت کی وہی قدرت ہے یہ ویسا ہی بشیر ونذیر ہے۔ یہ حجۃ اللہ اور آیۃ اللہ ہے۔''

ف...... اہل انصاف خدا سے ڈر کر اس عبارت کے الفاظ ذیل پر خوب غور کریں۔ خو، بو، قوت، نشان، احیا، اماتت، قدرت، بشیر، نذیر، حجۃ اللہ، آیۃ اللہ ہونے میں مرزا قادیانی بقول عبدالکریم پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے برابر ہیں۔ لیکن عبدالکریم کی عقل اور علم دانی پر حیف ہے کہ اس نے رحمت اللعالمین کے تمام اوصاف میں ایسے شخص کو موصوف کر دیا کہ جس کے نام کی اول بقدرت خداوند حکیم غلام کا لفظ موجود ہے۔

(اخبار الحکم نمبر۲ ج۵ مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۱ء) میں عبدالکریم لکھتا ہے: ''میں راستی سے کہتا ہوں کہ میں اس برگزیدہ امام کے وجود میں رسول کریم کی چال کو ایسا زندہ دیکھتا ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ دوبارہ خود رسول کریم تشریف لے آئے ہیں۔''

ف...... عبدالکریم کی دونوں تحریروں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ تناسخ کا مسئلہ قادیانیوں کے نزدیک صحیح ہے اور نیز (تحفہ قیصرہ ص۲۰، خزائن ج۱۲ ص۲۷۲) میں مرزا قادیانی کی تحریر جس سے تناسخ کا مسئلہ بقول مرزا قادیانی درست معلوم ہوتا ہے۔ وہ عبارت یہ ہے: ''اور چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا اور طور اور طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے میں رکھی تھی۔''

(الحکم نمبر۸ ج۴ مورخہ ۳ر مارچ ۱۹۰۰) میں عبداللہ کشمیری کہتا ہے:

ہمیں ست آں غلام احمد کہ ے باشد محمد ہم
ہمیں مہدی ہمیں عیسیٰ ہمیں آں تاجدار آمد
کلیم اللہ ہمیں باشد ہمیں آدم صفی اللہ
ہمیں خاتم ولایت را بمہر نقش دار آمد

لعنت اللہ علی الکاذبین

(الحکم نمبر۴۲ ج۴ ص۲ مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۰ء) میں حامد شاہ سیالکوٹی، مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں لکھتا ہے:

کلام خدا ان پہ نازل نہ ہوتا
تو بار گراں یہ اٹھائے نہ ہوتے
نہ پاتے اگر خلعت انبیائی
تو جرأت وہ ایسی دکھائے نہ ہوتے

نہ ہوتے اگر مرسل حق مسیحا
کلام ایسے منہ پر وہ لائے نہ ہوتے

دیکھو (اخبار الحکم نمبر ۸ ج ۵ ص ۹ کالم ۲ مورخہ ۳ر مارچ ۱۹۰۱ء) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ”خدائے رحیم قدوس نے مجھے وحی کی ”انی انا الرحمن دافع الاذی “ اور پھر وحی ہوئی ”انی لا یخاف لدی المرسلون “

ف...... اہل انصاف خدا سے ڈر کر مرزا قادیانی کی تحریر بالا مرقومہ میں غور کریں کہ مرزا قادیانی نبوت اور وحی کے کھلے طور پر مدعی ہیں یا نہیں۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ حق کے طالبوں کے لئے اس باب کے پڑھنے یا سننے سے ہرگز ہرگز پوشیدہ نہیں رہا ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت اور وحی کے صاف طور مدعی ہیں اور اس کے اکثر مرید اس کو ویسا ہی خیال کرتے ہیں۔

خداوند تعالیٰ تمام اہل اسلام کو ایسے چال باز کے شر سے بچائے۔ دیکھو لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے وہی مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ سچ ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔

(فیصلہ آسمانی ص ۱۵، خزائن ج ۴ ص ۳۳۵) میں لکھتے ہیں: ”اے لوگو! مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النّبیین کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔“

ف...... اب کوئی مرزا قادیانی سے پوچھے کہ اے مرزا جی اب سوائے آپ کے اور کون ہے جو وحی اور نبوت کا سلسلہ جاری کر رہا ہے؟ شاید اور مسلمانوں کے لئے ایسے دعوے کرنے کے لئے خدا سے شرم کرنا چاہئے۔ لیکن آپ کے لئے شرم کرنا درست نہیں ہے۔ واہ صاحب! کیا عمدہ آپ کی یادداشت ہے۔ ایک زبان اور کئے مختلف بیان۔ اپنے قول کی آپ ہی تکذیب کرنا اور لعنت اللہ علی الکاذبین کا خیال نہ کرنا، افسوس اور حیف ہے ایسی عقل پر۔

چوتھا باب...... قرآن کی تعریف میں۔ حصہ اول

”یاایھاالناس قد جاء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا“
﴿اے لوگو تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے اور اتاری ہم نے طرف تمہاری روشنی ظاہر۔﴾

”الحمدللہ الذی انزل علی عبدہ الکتٰب ولم یجعل لہ عوجا “
﴿سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے اتاری اوپر بندے اپنے کے کتاب اور نہیں کی واسطے اس کے کجی۔﴾

''ان هذا القرآن يقص على بنى اسرائيل اكثر الذى هم فيه يختلفون، وانه لهدى ورحمة للمؤمنين '' ﴿تحقیق یہ قرآن بیان کرتا ہے اوپر بنی اسرائیل کے اکثر اس چیز کا کہ وہ بیچ اس کے اختلاف کرتے ہیں اور تحقیق یہ قرآن البتہ ہدایت ہے اور رحمت واسطے ایمان والوں کے۔﴾

''هوالذى انزل عليك الكتٰب منه ايت محكمٰت هنّ ام الكتٰب واخر متشبهٰت، فاما الذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون ماتشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تلاويله،ومايعلم تاويله الا الله والراسخون فى العلم يقولون امنا به كل من عندربنا وما يذكرالا اولوالباب،يايهاالذين امنو لاتقولوا راعنا و قولو انظرناواسمعو وللكفرين عذاب اليم، '' ﴿اللہ وہ ہے جس نے اتاری اوپر تیرے کتاب بعض اس کی آیتیں محکم ہیں وہ جڑ ہیں کتاب کی اور دوسری متشابہ ہیں۔ پس وہ لوگ کہ بیچ دلوں ان کے کجی ہے پس پیروی کرتے ہیں اس چیز کی کہ شبہ ڈالتی ہے اس میں سے واسطے چاہنے فتنہ کے اور واسطے چاہنے حقیقت اس کی اور نہیں جانتا حقیقت اس کی کو مگر اللہ اور مضبوط لوگ بیچ علم کے کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ اس کے ہر ایک نزدیک رب ہمارے سے ہے اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر صاحب علم کے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو مت کہو راعنا اور کہو انظار کرو ہمارا اور سنو اور واسطے کافروں کے عذاب درد دینے والا۔﴾

''قل لئن اجتمعت الانس والجن على ان يأتوا بمثل هذاالقرآن لا يأتون بمثله ولوكان بعضهم لبعض ظهيرا'' ﴿کہہ اگر جمع ہوویں آدمی اور جن اوپر اس بات کے کہ لادیں مانند اس قرآن کے ہرگز نہ لاویں گے ایسا قرآن اور اگرچہ ہوویں بعضے ان کے واسطے بعضوں کے مددگار۔﴾

مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن شریف کی نسبت۔ حصہ دوم

(ازالہ اوہام ص۳۰۲،خزائن ج۳ص۲۵۵) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں ''قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔''

ف...... مرزا قادیانی کا ایسا اعتقاد قرآن کی نسبت غیر مذہب کے لئے ہی موقعہ اعتراض کا نہیں ہے بلکہ خداوند کے ساتھ بھی مقابلہ کرنا ہے۔ جیسے فرمایا ہے کہ قرآن کی آیات بینات ہیں۔

اور جیسے فرمایا"ولم یجعل له عوجا" ﴿اور نہیں کی واسطے اس کے کجی﴾ اور جیسے فرمایا"کتٰب انزلنه الیك لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور" ﴿یہ کتاب ہے ہم نے اتاری تیری طرف تو کہ نکالے تو لوگوں کو اندھیروں سے طرف نور کے﴾ اور جیسے فرمایا"ولقد یسرنا القرآن للذکر" ﴿اور تحقیق ہم نے آسان کیا قرآن کو واسطے نصیحت کے۔﴾ اور جیسے فرمایا"لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا" ﴿مت کہو راعنا اور کہو انظرنا﴾

ف...... اے بھائیو! خداوند کریم تو قرآن شریف کی ایسی تعریف کریں اور مرزا قادیانی فرماویں قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ آفرین ہے ایسے حوصلہ پر اور حیف ہے ایسے اعتقاد اور ایمان پر۔

(توضیح المرام ص۱۴، خزائن ج۳ ص۵۸) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:"بلاغت کا مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کی کلام نے بھی جو ابلغ الکلم ہے۔ جس قدر استعارات کو استعمال کیا ہے اور کسی کلام میں یہ طرز لطیف نہیں ہے۔ اب ہر جگہ اور ہر محل میں ان پاکیزہ استعارات کو حقیقت پر حمل کرتے جانا گویا اس کلام معجزہ نظام کو خاک میں ملا دینا ہے۔"

ف...... اہل انصاف کے لئے دو امر غور طلب ہیں۔ اول بقول مرزا قادیانی قرآن میں استعارات کا اس قدر استعمال کیا گیا ہے کہ کسی اور کلام میں نہیں ہے۔ دوسرا امر مرزا قادیانی کا یہ فقرہ قرآن مجید وفرقان حمید کی نسبت جیسے لکھا ہے (اس کلام معجزہ نظام کو خاک میں ملا دینا ہے) کیا عمدہ فصیح ہے۔

(ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:"جس روز الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے، ہوا تھا۔ اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا میرے بھائی صاحب مرحوم غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا"انا انزلناه قریبا من القادیان" تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا ہاں واقعی طور پر قادیاں کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیاں۔

ف...... مرزا قادیانی کی اس تحریر سے چند امور صاف ظاہر ہوتے ہیں۔

۱...... قرآن مجید دو ہیں۔ ایک یہ قرآن جس کو زندہ لوگ پڑھتے ہیں اور جس میں قادیاں کا نام اور یہ عبارت ''انا انزلناہ قریبا من القادیان'' درج نہیں ہے۔

۲...... وہ قرآن جس کو مردے پڑھتے ہیں[1] اور جس میں یہ عبارت بقول مرزا قادیانی موجود ہے۔ یعنی فی الحقیقت دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر۔

۳...... بقول مرزا واقعی طور پر اس قرآن میں تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیاں۔ اے مرزائیو! تم کو چاہئے کہ اب واسطے ثابت کرنے اس امر کے مرزا غلام احمد کی قبر سے یا کسی اور شخص کی قبر سے اس قرآن کو نکالو جس میں مرزا قادیانی کے نزول کا ثبوت اور قادیاں کا نام لکھا ہوا موجود ہے۔ کیونکہ تمہارے نزدیک مرزا قادیانی کا الہام بھی نص صریح ہے اور نص صریح کے منکر کو تم نے کافر لکھا ہے۔ دیکھو (اخبار الحکم نمبر۴۲ ج۳ ص۵ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۸۹۹ء) میں حضرت اقدس کا الہام نص صریح ہے اور نص کا منکر کافر ہوتا ہے۔

ف...... معاذ اللہ مرزائیوں نے مرزا قادیانی کا الہام قرآن جیسا بنا دیا۔

(ازالہ اوہام ص۲۵، خزائن ج۳ ص۱۱۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔''

ف...... مرزا قادیانی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف ایسے قسم کا سخت زبان اور سخت گالی دینے والا ہے کہ جس سے نہایت درجہ کا جاہل بھی بے خبر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ اعتراض قرآن پر نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہے۔ کیونکہ قرآن شریف خداوند تعالیٰ کا کلام ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمام مسلمانوں کو کج فہمی سے بچائے۔

(ازالہ اوہام ص۲۷، خزائن ج۳ ص۱۱۶) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں ''قرآن میں ولید مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کئے گئے ہیں۔''

---

[1] یہ قرآن سواء قادیاں کے اور کہیں نہیں ہے اور یہ منارۃ المسیح کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو تو کیا عجب۔ لعنت اللہ علی الکاذبین، کہو مرزائیو، آمین۔

ف...... مرزا قادیانی نے اس جگہ بڑی دلیری سے خداوند قہار کا خوف دل سے دور کر کے خدا کی پاک کلام کی نسبت یہ لکھ دیا کہ اس میں ایسے سخت الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ افسوس ہے مرزا قادیانی نے انسان کی صورت اور مسلمان ہو کر قرآن پر یا خداوند تعالیٰ پر یہ اعتراض کر دیا۔ کاش اگر مرزا قادیانی جن بھی ہوتے تو قرآن کی نسبت ان کے منہ سے یہ تو نکلتا قولہ تعالیٰ ''فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنّابه'' یعنی پس کہا انہوں نے (جنوں نے اپنی قوم کو) تحقیق سنا ہم نے قرآن عجیب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے۔ پس ایمان لائے ہم ساتھ اس کے اور خود اللہ تعالیٰ قرآن کی تعریف میں یوں ارشاد فرماتا ہے ''اللّٰہ نزّل احسن الحدیث کتٰبا'' یعنی اللہ تعالیٰ نے اتاری بہتر بات کتاب۔

احسن بمعنی بہت خوب۔ اللہ پاک تو فرمادیں میری کتاب احسن الحدیث ہے اور مرزا قادیانی کہیں قرآن میں ایسے الفاظ ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالی معلوم ہوتی ہیں۔ پھر ایسے شخص کو امام الزمان ماننا بعید از عقل ہے اور اگر یہاں یہ سوال ہو کہ مرزا قادیانی نے ایسا کیوں لکھا ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی پر سخت الفاظ اپنی تالیفات میں تحریر کرنے کے باعث لوگوں نے اعتراض کیا تھا۔ تو مرزا قادیانی نے اپنی سخت زبانی کے الزام رفع کرنے کے لئے یہ لکھ دیا یا بجہت ثبوت اصل عبارت نقل کرتا ہوں۔

(ازالہ اوہام ص۱۲، خزائن ج۳ ص۱۰۸) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''پہلی نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔''

ف...... لیکن چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ بیشک مرزا قادیانی اپنی سخت زبانی کے باعث عنداللہ اور عندالناس بھی ملزم ہیں اور خداوند تعالیٰ کا معاملہ جو مخلوق کے ساتھ ہے۔ وہ واقعی اور ٹھیک طور پر ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ جیسے اکیلا تمام اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ تمام اشیاء کا اکیلا ہی مالک بھی ہے اور اس کو اپنی تمام مخلوق اور مملوک میں ہر طرح سے کرنے اور کہنے کا حق ہے۔

مخلوق میں سے کسی کی کیا مجال ہے کہ اس پر اعتراض کرے یا اس سے پوچھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا یا ایسا کیوں کہا۔ چنانچہ اس نے اپنی تعریف میں فرمایا ہے: ''لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون'' ﴿نہیں سوال کیا جاتا اس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ سوال کئے جاتے ہیں۔﴾ اب میں مرزائیوں سے دریافت کرتا ہوں کہ اے مرزائیو! تم ہی ایمان سے سچ کہو کہ اگر

کوئی شخص کہے کہ قرآن ایسا سخت زبان ہے کہ جس سے غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی بے خبر نہیں ہے اور نیز قرآن میں ایسے سخت الفاظ موجود ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ تو ایسے شخص کو تم مسلمان کہو گے یا کچھ اور ہی کہو گے۔ اے بندگان خدا خداوند قہار سے ڈر جاؤ اور ہر نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگو۔ ہم تو کہتے ہیں: ''لعنت اللّٰہ علی الکاذبین'' کہو اے مرزائیو آمین۔

(ازالہ اوہام ص ۵۳۸، خزائن ج ۳ ص ۳۸۹) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''اقوال سلف اور خلف درحقیقت کوئی مستقل حجت نہیں۔''

ف...... سبحان اللہ اقوال سلف اور خلف تو حجت نہوں اور اپنی تعریف میں یوں لکھیں۔ دیکھو (الحکم نمبر ۴۱ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۰ء) میں یوں تحریر کریں کہ ''جس حدیث کو میں صحیح کہوں گا وہی صحیح ہوگی اور جو معنی قرآن شریف کے میں کروں گا وہی صحیح ہوں گے۔'' بے جا فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔

(ازالہ اوہام ص ۵۹۷، خزائن ج ۳ ص ۴۲۲) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''یہ کیا جہالت ہے کہ صحابی کو کلی غلطی اور خطا سے پاک سمجھا جاوے۔''

ف...... سبحان اللہ! اپنی تعریف میں مرزا قادیانی (توضیح المرام ص ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۶۰) میں یوں تحریر کریں کہ ''میرا الہام دخل شیطانی سے منزہ ہے۔'' بیجا فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔

اور (ازالہ اوہام ص ۷۲۶، خزائن ج ۳ ص ۴۹۲) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''اس زمانہ میں بلاشبہ کتاب الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے۔ کیونکہ حال میں جن تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے، وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کر سکتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر نیک اثر ڈالتی ہیں۔ بلکہ فطرتی سعادت اور روشنی کی مزاحم ہو رہی ہیں۔''

ف...... اہل انصاف پر اب یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا ہوگا کہ مرزا قادیانی کا یہ مطلب ہے کہ تمام تفسیریں اعتبار کے لائق نہیں ہیں اور نہ ان کے پڑھنے سے ایمانی اور اخلاقی حالت درست ہوتی ہے۔ بلکہ ان کے پڑھنے نقصان ہوتا ہے اور جو نئی تفسیر میں بیان کروں گا۔ وہ اعتبار کے لائق ہو گی۔ فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔

(الحکم نمبر ۳۸ ج ۴ ص ۱۱ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۰ء) میں عبدالکریم لکھتا ہے: ''آج سے ۲۵ سال پہلے حضرت مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ کی ہمکلامی اور مورد الہامات الٰہیہ ہونے کا دعویٰ کیا اور اسی طرح اپنے الہامات کو مدون اور مشتہر کیا۔ جس طرح قرآن کریم مدون اور مرتب اور مشتہر ہوا۔

پھر خدا تعالیٰ کی وہ باتیں جو اس نے اپنے بندہ غلام احمد کے مونہہ میں ڈالیں۔ اس طرح پوری ہوئیں جس طرح اس کی وہ باتیں پوری ہوئیں جو اس نے اپنے بندہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے منہ میں ڈالی تھیں۔ جس طرح قرآن کریم کے مکی آیتوں میں کے وعدے اپنے منطوق ومفہوم کے موافق پورے ہوکر اس امر کا قطعی ثبوت ٹھہر گئے کہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ اسی نمونہ پر براہین احمدیہ کے مندرجہ الہامات اپنے منطوق ومفہوم کے مطابق نکل کر اس امر کا قطعی ویقینی ثبوت ٹھہر گئے کہ لاریب وہ بھی اسی طرح خدا تعالیٰ کا کلام ہیں۔"

ف...... اہل انصاف پر بقول عبدالکریم اب بخوبی ظاہر ہوگیا ہوگا کہ مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کو ایسا خیال کرتے ہیں۔ جیسے قرآن شریف، بلکہ عبدالکریم نے صاف لکھا ہے کہ لاریب مرزا غلام احمد کی کتاب براہین کے الہام ایسے ہیں۔ جیسے قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ "لعنت اللہ علی الکاذبین"

(اخبار الحکم نمبر ۲ ج۵ ص۹ مورخہ ۱۰/جنوری ۱۹۰۱ء) میں عبدالکریم لکھتا ہے: "سو میں درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح قرآن کی تلاوت کرتے ہو۔ اسی طرح اس آیت اور مسیح موعود کے کمالات وصفات میں تدبر کرو۔ یہ قرآن کا نمونہ ہے۔ یہ حجۃ اللہ ہے۔ یہ عظیم الشان آیۃ اللہ ہے۔ اس مونہہ سے بار دگر خدا کا مونہہ نظر آیا۔ جو صدیوں سے نہاں ہوگیا تھا۔

ف...... عبدالکریم نے اس تحریر میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں جو کچھ لکھا ہے۔ اہل انصاف پر ہرگز پوشیدہ نہیں رہا ہوگا۔ اس عبارت میں ہر ایک فقرہ ایسا بیہودہ درج ہے کہ جنہوں نے جھوٹ کو سچ بنا کر آسمان پر چڑھا دیا ہے۔ مگر عقلمند ہرگز ہرگز جھوٹ کی طرف اپنا رخ نہیں کرتے۔ اس واسطے کہ دروغ گو کے لئے یہ خطاب احکم الحاکمین کی طرف سے موجود ہے۔ جیسے فرمایا لعنت اللہ علی الکاذبین!

(کرامات الصادقین ص۱۹، خزائن ج۷ ص۶۱) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: "پس یہ خیال کہ گویا جو کچھ آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا ہے۔ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں، بدیہی البطلان ہے۔"

ف...... اہل انصاف مرزا قادیانی کی اس تحریر پر غور کریں جس سے مرزا قادیانی کا مطلب صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف کے بارہ میں جو کچھ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا ہے میں اس سے زیادہ بیان کرسکتا ہوں۔ مگر حیف صد حیف ہے ایسے فخر پر، جس کی نسبت خداوند کریم

یوں ارشاد فرمائیں: "الم نشرح لك صدرك" اس کی نسبت تو یہ خیال اور اپنی تعریف یہ کہ جو معنی قرآن کریم کے میں کروں گا وہی معنی صحیح ہوں گے۔ دیکھو (الحکم نمبر ۴۱ ج ۴ ص ۲ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۰ء) اور نیز اسی کتاب کے تیسرے باب میں تمام عبارت درج ہو چکی ہے۔ وہاں سے طالب حق دیکھ کر انصاف کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔ ضد اور تعصب کی مرض تو لا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام مسلمانوں کو کج فہمی سے اور ایسے شخص کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

پانچواں باب پیغمبر ﷺ کے جسمانی معراج کے ثبوت میں۔ حصہ اوّل

قولہ تعالیٰ "سبحن الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی برکنا حوله لنریه من ایتنا انه هو السمیع البصیر" ﴿پاک ہے وہ ذات کہ لے گیا بندے اپنے کو ایک رات مسجد حرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے، جو برکت دی ہم نے گرد اس کے کو تو کہ دکھاویں نشانی اپنی۔ تحقیق وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔﴾

ف..... ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک رات میں پیغمبر ﷺ کو مکہ سے مسجد اقصیٰ تک کا سیر کرایا۔ یعنی پیغمبر خدا ﷺ ایک ہی رات میں مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک گئے اور حالت بیداری میں گئے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو آنکھ سے دیکھا اور اسریٰ بعبدہ سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ جسم کے ساتھ دیکھا اور نیز عبد کا لفظ جسم اور روح دونوں پر دلالت کرتا ہے اور اگر یہ دیکھنا خواب کی حالت میں ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ ہرگز نہ فرماتے "سبحن الذی اسریٰ بعبده" اور نیز کفار مکہ کو بھی اس کے سننے سے انکار ہرگز نہ ہوتا۔ کیونکہ خواب کی حالت میں تو اکثر مومن اور کافر ہمیشہ قسم قسم کے عجائبات دیکھتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ حدیثوں میں یہ لکھا ہے کہ کفار مکہ نے مسجد اقصیٰ کے نشان اور پتے آنحضرت ﷺ سے طلب کئے تو پیغمبر خدا ﷺ نے ان کو پورے طور پر نشان بھی بتادیئے۔

قولہ تعالیٰ "ولقد راه نزلة اخریٰ عند سدرة المنتهیٰ عندها جنة الماویٰ، اذ یغشی السدرة مایغشیٰ مازاغ البصر وما طغیٰ لقد رایٰ من ایٰت ربه الکبریٰ"

﴿اور البتہ تحقیق دیکھا اس نے اس کو ایک بار اور نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے، نزدیک اس کے ہے جنت الماویٰ جس وقت کہ ڈھانک رہا تھا بیر کو جو کچھ ڈھانک رہا تھا نہیں کجی کی نظر نے اور نہ زیادہ بڑھ گئی البتہ تحقیق دیکھا اس نے نشانیوں پروردگار اپنے کی سے بڑی کو۔﴾

ف..... ان آیات سے چند امور ظاہر ہیں۔ جن سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت جبرائیل فرشتہ کو نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے دیکھا اور سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک جنت الماویٰ ہے۔ یہ سب کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے آنکھ سے دیکھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”مازاغ البصر و ماطغی لقد رای من ایات ربه الکبریٰ“ ﴿نہیں کجی کی آنکھ نے اور نہ زیادہ بڑھ گئی۔ البتہ تحقیق دیکھا اس نے نشانیوں پروردگار اپنے کی سے بڑی کو۔﴾

اگر یہ سوال ہو کہ جسم خاکی کا آسمان پر جانا ممکن نہیں ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ اول تو آنحضرت ﷺ کا جسم مبارک لطیف اور نوری ہی تھا اور دوسرا کوئی کام ایسا ہرگز نہیں ہے کہ جس کا کرنا خداوند تعالیٰ پر بھی ناممکن ہو۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی ذات ”علی کل شی قدیر“ ہے۔

مرزا غلام احمد، جسمانی معراج سے بالکل انکاری ہیں۔ حصہ دوم

(توضیح المرام ص۹، خزائن ج۳ ص۵۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ”اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت ﷺ کے لئے جو افضل الانبیاء تھے، جائز نہیں اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا۔ وہ حضرت مسیح کے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص۴۷، ۴۸، خزائن ج۳ ص۱۲۶) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ”اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔“

ف..... اہل انصاف اور اہل ایمان مرزا قادیانی کی اس عبارت میں غور کریں کہ علاوہ انکار معراج جسمانی پیغمبر خدا ﷺ کے نوری جسم کو کثیف بھی لکھ دیا۔ لعنت ایسی دلیری پر اور پھر اسی (ازالہ ص۴۸، خزائن ج۳ ص۱۲۶ حاشیہ) میں لکھتے ہیں: ”اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔“

ف ثانی..... اس عبارت سے بقول مرزا قادیانی صاف ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کو صرف ایک دفعہ یہ کشفی معراج ہوا۔ مگر خود بدولت یعنی مرزا قادیانی تو تجربہ کار ہیں۔ بیشک فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔ مگر حیف ہے ایسے بیجا فخر پر کہ اپنے دعویٰ کی آپ ہی تصدیق کرنا۔ علاوہ اس بے جا فخر کے ایک اور مقام نقل کرتا ہوں۔

دیکھو(ازالہ اوہام ص۶۹۱،خزائن ج۳ص ۴۷۳) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: "اسی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصلی کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی ہو اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشابہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے۔ اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔"

ف...... سبحان اللہ جس شخص کی نسبت خداوند تعالیٰ یوں ارشاد فرماویں "وما ینطق عن الهوىٰ ان هو الا وحی یوحیٰ" ﴿اور نہیں بولتا وہ اپنی خواہش سے، نہیں وہ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے﴾ اور نیز فرمایا "الم نشرح لك صدرك" ﴿کیا نہ کھولا ہم نے واسطے تیرے سینہ تیرا۔﴾ پھر بڑا تعجب ہے کہ جو شخص اپنی خواہش سے بھی کلام نہ کرے اور خداوند کاشف القلوب اس کا سینہ بھی کھول دیوے اس پر تو ابن مریم اور دجال اور دجال کے ستر باع کے گدھے کی اور یاجوج ماجوج کی اور دابۃ الارض کی اصلی حقیقت اور کیفیت نہ کھلے یعنی پوری معلوم نہ ہو اور جو کچھ ان کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ یعنی حدیثیں جس قدر ہیں معاذ اللہ وہ سب کی سب اٹکل پچو ہوں اور اس زمانہ میں ابن مریم اور دجال وغیرہ کی اصلی حقیقت اور کیفیت مرزا غلام احمد قادیانی پر کھولی گئی ہو، بعید از عقل ہے۔

مرزا قادیانی کی عالی ہمت پر آفرین ہے کہ کہاں تک اپنے فخر کو بڑھایا ہے۔ بجز مرزا قادیانی کے ایسا کوئی گستاخ ہرگز نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ جس کو ایسے ناجائز کلمہ کے کہنے کی جرأت ہوگی کہ میں پیغمبر خدا ﷺ سے قرآن زیادہ سمجھ سکتا ہوں۔ یا ابن مریم اور دجال و دابۃ الارض وغیرہ کی اصلی حقیقت جو ان پر نہ کھلی تھی، وہ مجھ پر کھولی گئی ہے۔ خداوند تعالیٰ تمام مسلمانوں کو کج فہمی سے اور ایسے شخص کے شر سے بچاوے۔ آمین ثم آمین۔

چھٹا باب ...... قرآن شریف سے بحکم خدا مردہ زندہ ہونے کا ثبوت

حصہ اوّل

"اوکالذی مرّعلی قریة وهی خاویة علی عروشها، قال انّی یحی هذه الله بعد موتها فاماته الله مائة عام ثم بعثه، قال کم لبثت قال لبثت یوما اوبعض یوم، قال بل لبثت مائة عام فانظر الی طعامك وشرابك لم یتسنّه وانظر الی حمارك ولنجعلك اية للناس وانظر الی العظام کیف ننشزها ثم

نکسوھا لحما فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شی قدیر"

﴿یا مانند اس شخص کی کہ گزرا اوپر ایک گاؤں کے اور وہ گرا ہوا تھا اوپر چھتوں اپنی کے، کہا کیونکر زندہ کرے گا اس کو اللہ پیچھے موت اس کی کے پس مار ڈالا اس کو اللہ نے سو برس، پھر جلایا اس کو کہا کتنی مدت رہا تو کہا رہا میں ایک دن یا تھوڑا دن سے، کہا بلکہ رہا تو سو برس پس دیکھ طرف کھانے اپنے کے اور پینے اپنے کی کہ نہیں سڑا اور دیکھ طرف گدھے اپنے کی اور تو کہ کریں ہم تجھ کو نشانی واسطے لوگوں کے اور دیکھ طرف ہڈیوں کی کیونکر چڑھاتے ہیں ہم ان کو پھر پہناتے ہیں ہم ان کو گوشت، پس جب ظاہر ہوا واسطے اس کے کہا جانتا ہوں میں، تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔﴾

ف..... ان آیات سے چند امور صاف طور پر ظاہر ہیں۔

۱..... ایک ویران بستی دیکھ کر ایک شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کیونکر زندہ کرے گا۔

۲..... اللہ تعالیٰ نے اس کو اسی جگہ ۱۰۰ برس کے عرصہ تک مار رکھا۔

۳..... بعد سو برس کے زندہ کر کے اس سے سوال کیا کہ کتنی مدت تو مرا رہا۔

۴..... اس نے جواب دیا کہ ایک دن یا دن سے بھی کم عرصہ۔

۵..... اسے جواب ملا کہ تو پورا سو برس تک مرا رہا ہے۔

۶..... اسے حکم ہوا کہ دیکھ ہم نے اپنی قدرت کاملہ سے تیرے کھانے اور پینے کو متغیر نہیں کیا۔

۷..... اللہ پاک نے اس کے روبرو اس کے گدھے کو زندہ کیا۔ جیسے اسے کہا گیا دیکھ ان ہڈیوں پر ہم گوشت چڑھا کر زندہ کرتے ہیں۔

۸..... اس شخص نے ان عجائبات کو دیکھنے کے بعد یہ کہا کہ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔ یہ سب امور مردے کے زندہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

"واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی، قال اولم تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی، قال فخذ اربعة من الطیر فصرھن الیك ثم اجعل علی کل جبل منھن جزء ثم ادعھن یاتینك سعیا واعلم ان اللہ عزیز حکیم"

﴿اور جب کہا ابراہیم نے اے رب میرے دکھا مجھ کو کیونکر زندہ کرتا ہے مردوں کو، کہا کیا نہیں ایمان لایا تو کہا لایا ہوں میں لیکن تو کہ آرام پکڑے دل میرا کہا پس لے چار جانوروں

سے پس صورت پہچان رکھ ان کی طرف اپنی پھر کر دے اوپر ہر پہاڑ کے ان میں سے ایک ٹکڑا۔ پھر بلا ان کو چلے آ ویں گے تیرے پاس دوڑتے اور جان یہ کہ اللہ غالب ہے حکمت والا۔ ﴾

ف...... ان آیات سے چند امور ثابت ہوتے ہیں۔

۱...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے اللہ مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔

۲...... جواب ملا کہ کیا تو اس بات پر ایمان نہیں لاتا ہے؟

۳...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ایمان تو لاتا ہوں لیکن دل کی تسلی چاہتا ہوں۔

۴...... اللہ پاک نے حکم دیا کہ چار جانور پکڑ اور ان میں سے ایک ایک ٹکڑا جدا جدا کر کے پہاڑوں پر رکھ۔ پھر ان کو اپنی طرف بلا وہ تیرے پاس دوڑتے آ ویں گے اور جان یہ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

مرزا قادیانی کا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن کی کسی آیت سے مردہ کا زندہ ہونا ثابت نہیں ہے ...... حصہ دوم

(ازالہ اوہام ص ۴۷۹، خزائن ج ۳ ص ۵۰۳) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ”قرآن شریف کی کسی عبارت سے نہیں نکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ کیا گیا تھا اور واقعی کسی قالب میں جان پڑ گئی تھی۔“

ف...... حضرت عزیر علیہ السلام کا ۱۰۰ سال کے بعد زندہ ہونا تو قرآن شریف سے آفتاب روشن کی مانند ظاہر ہے۔ جیسے ”فاماته الله مائة عام ثم بعثه“ ﴿پس مارا اس کو اللہ نے ۱۰۰ برس پھر زندہ کیا اس کو۔﴾ اور (ازالہ اوہام ص ۶۶۶، خزائن ج ۳ ص ۴۵۹) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

”جو عزیر کے قصہ میں ہڈیوں پر گوشت چڑھانے کا ذکر ہے۔ درحقیقت ایک الگ بیان ہے۔ جس میں یہ جتلانا منظور ہے کہ رحم میں خدا تعالیٰ ایک مردہ کو زندہ کرتا ہے اور اس کی ہڈیوں پر گوشت چڑھاتا ہے اور پھر اس میں جان ڈالتا ہے۔“

ف...... اہل انصاف مرزا قادیانی کی اس تاویل کو غور سے دیکھیں کہ اس آیت یعنی ”فانظر الی حمارك ولنجعلك اية للناس وانظر الی العظام كيف ننشزها ثم نكسوها لحما“ ﴿اور دیکھ طرف گدھے اپنے کی اور تو کہ کریں ہم تجھ کو نشانی واسطے لوگوں کے۔ اور دیکھ طرف ہڈیوں کے کیونکر چڑھاتے ہیں ہم ان کو پھر پہناتے ہیں ان کو ہم گوشت۔﴾

یہاں رحم میں ہڈیوں پر گوشت چڑھانا مراد لینا مرزا قادیانی کی سینہ زوری ہے اور اپنی تاویلات سے قرآن مجید کو رد کرنے پر زور لگاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں عنقریب دربار الٰہی میں گرفتار ہو کر مار کھائیں گے۔

اور (ازالہ اوہام ص۷۵۲، خزائن ج۳ ص۵۰۶) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''اور یاد رکھنا چاہئے کہ جو قرآن شریف میں چاروں پرندوں کا ذکر لکھا ہے کہ ان کو اجزائے متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے چار پہاڑوں پر چھوڑا گیا تھا اور پھر بلانے سے آگئے تھے۔ یہ عمل الترب کی طرف اشارہ ہے۔''

ف...... اہل انصاف ایمانا خیال فرماویں کہ پیغمبر تو سوال کرنے والا ہے'' رب ارنی کیف تحی الموتیٰ '' ﴿اے رب میرے دکھادے مجھ کو کیونکر جلاتا ہے تو مردوں کو۔﴾ اور خداوند تعالیٰ جواب دینے والا ہے۔ بقول مرزا قادیانی خداوند قادر اس کے دل کی تسلی عمل الترب سے کریں، بعید از عقل ہے۔ کیونکہ سائل کی تسلی تب ہی ہوتی ہے کہ جب اس کو اس کے سوال کے موافق جواب دیا جائے۔ اگر اس کا سوال اور ہو اور جواب اور ہو تو سائل کی تسلی ہرگز نہیں ہوتی۔ جو شخص خداوند قادر پر یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مردہ جانور کو زندہ کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی تسلی نہیں کی۔ بلکہ عمل الترب سے کی ہے۔ تو ایسے شخص کی عقل پر حیف اور افسوس ہے۔

اس واسطے کہ عزیر علیہ السلام کا سو سال کے بعد زندہ ہونا یا چار جانوروں کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے زندہ ہونا خدا کے حکم سے تھا۔ صرف خدا تعالیٰ کے اس بات پر قادر ہونے کا ثبوت ہے کہ بیشک خداوند تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ مجھے مرزا قادیانی کے انکار کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ شاید ان کے نزدیک خداوند تعالیٰ مردوں کے زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے۔ میرا تو اس بات پر ایمان ہے کہ خداوند تعالیٰ ایسی قدرت رکھتا ہے کہ ایک آن میں تمام مخلوق کو مردہ کر کے پھر زندہ کر سکتا ہے۔

ساتواں باب...... کہ فرشتوں نے خدا کے حکم سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا

حصہ اوّل

''واذقلنا للملئکة اسجدوا لاٰدم فسجدوا الا ابلیس ابیٰ واستکبر و کان من الکٰفرین '' ﴿اور جب کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو واسطے آدم کے پس سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ مانا اور تکبر کیا اور تھا کافروں سے۔﴾

’’واذ قال ربك للملئكة انی خالق بشرا من صلصال من حما مسنون، فاذا سویته ونفخت فیه من روحی فقعواله، سٰجدین، فسجد الملئکةکلهم اجمعون الا ابلیس ابیٰ ان یکون مع السٰجدین ‘‘﴿اور جس وقت کہا رب تیرے نے واسطے فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے۔ پس جب درست کروں میں اس کو اور پھونک دوں میں بیچ اس کے روح اپنی سے پس گر پڑو واسطے اس کے سجدہ کرتے ہوئے پس سجدہ کیا فرشتوں نے سب نے اکٹھے مگر ابلیس نے نہ مانا یہ کہ ہو ساتھ سجدہ کرنے والوں کے۔﴾

ف...... ان ہر دو آیات سے چند امور صاف ظاہر ہیں۔

۱...... تمام فرشتوں نے اللہ کے حکم سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔

۲...... اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ خبر بطور حکم کی تھی کہ تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے۔ پس جب درست کروں میں اس کو اور پھونک دوں میں بیچ اس کے روح اپنے سے پس گر پڑو واسطے اس کے سجدہ کرتے ہوئے۔ پس سجدہ کیا فرشتوں نے سب نے اکٹھے۔ مگر ابلیس نے نہ مانا یہ کہ ہو ساتھ سجدہ کرنے والوں کے۔

اب مرزا قادیانی کا اعتقاد کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا

حصہ دوم

(توضیح المرام ص۴۹، خزائن ج۳ ص۷۶) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ’’یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدال انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے۔ تو اس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کرو۔ یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوٰۃ بھیجو۔‘‘

ف...... اہل انصاف مرزا قادیانی کی اس عبارت کی طرف ایمانا غور کریں کہ (یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے) یہ نص صریح کے صاف خلاف ہے۔ دیکھو ’’فاذا سویته و نفخت فیه من روحی فقعواله سٰجدین فسجد الملئکة کلهم اجمعون الا ابلیس ‘‘ کے ترجمہ کو حصہ اول میں یا کسی مترجم قرآن شریف سے۔

آٹھواں باب ...... فرشتوں کے ثبوت میں ...... حصہ اوّل

"الحمدلله فاطر السمٰوٰت والارض جاعل الملئكة رسلا اولیٰ اجنحة مثنیٰ وثلث وربع یزید فی الخلق مایشاء ان الله علی کل شی قدیر" ﴿سب تعریف واسطے اللہ کے پیدا کرنے والا آسمان وزمین کا کرنے والا فرشتوں کا پیغام لانے والے پروں والے دودو اور تین تین اور چار چار زیادہ کرتا ہے بیچ پیدائش کے جس کو چاہتا ہے تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔﴾

"هل اتك حديث ضيف ابراهيم المكرمين، اذدخلوا عليه فقالوا سلما قال سلم قوم منكرون، فراغ الى اهله فجاء بعجل سمين، فقربه اليهم قال الا تاكلون، فاوجس منهم خيفه، قالو الا تخف وبشر وه بغلٰم عليم، فاقبلت امراته فى صرة فصكت وجها وقالت عجو ز عقيم، قالوا كذلك قال ربك انه هو الحكيم العليم، قال فما خطبكم ايها المرسلون، قالوا انا ارسلنا الى قوم مجرمين، لنرسل عليهم حجارة من طين"

﴿کیا آئی تیرے پاس بات مہمانوں ابراہیم کی حرمت کئے گیوں کی۔ جس وقت کہ داخل ہوئے اوپر اس کے پس کہا انہوں نے سلام ہے۔ کہا سلام ہے اے قوم ناپہچان۔ پس پھر آیا طرف لوگوں اپنے کی پس لے آیا گائے کا بچہ تلا ہوا گھی میں۔ پس نزدیک کیا اس کو طرف ان کے کہا آیا نہیں کھاتے ہو تم۔ پس چھپایا ان سے ڈر، کہا انہوں نے مت ڈر اور خوشخبری دی اس کو ساتھ ایک لڑکے علم والے کے۔ پس آئی بی بی اس کی بیچ حیرت کے پس ہاتھ مارا مونہہ اپنے کو اور کہا میں بوڑھی بانجھ ہوں۔ کہا انہوں نے اسی طرح کہا ہے رب تیرے نے، تحقیق وہ ہے حکمت والا جاننے والا۔ کہا پس کیا مہم ہے تمہاری اے بھیجے ہوؤ۔ کہا انہوں نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم گنہگار کے تو کہ بھیجیں ہم اوپر ان کے پتھر مٹی سے۔﴾

ف...... ان آیات سے چند امور ظاہر ہیں۔

۱...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آدمیوں کی شکل میں آئے اور سلام کہا اور حضرت ابراہیم نے ان کو سلام کا جواب دیا۔

۲...... حضرت ابراہیم کو یہ بات معلوم نہ ہوئی کہ یہ فرشتے ہیں۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے گائے کے بچے کا گوشت گھی میں بھون کر ان کے آگے واسطے کھانے کے رکھ دیا۔

۳۔۔۔۔ انہوں نے جب اس گوشت کو نہ کھایا تب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل ڈر پیدا ہوا کہ مبادا ایسے میرے دشمن ہوں۔

۴۔۔۔۔ فرشتوں نے کہا مت ڈر اور اس کو اس بات کی خوشخبری دی کہ تیرے گھر میں نیک علم والا لڑکا پیدا ہوگا۔

۵۔۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی یہ خبر سن کر مارے تعجب کے موتھ پہ ہاتھ مار کر کہنے لگی کہ میں بوڑھی بانجھ ہوں۔ مجھ سے کس طرح لڑکا پیدا ہوگا؟

۶۔۔۔۔ فرشتوں نے کہا اسی طرح کہا ہے رب تیرے نے تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا ہے۔

۷۔۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے دریافت کیا کہ تم اور کس کام کے واسطے آئے ہو؟ فرشتوں نے کہا ہم مٹی کے پتھروں سے قوم گنہگار کو ہلاک کریں گے۔

"واذکر فی الکتب مریم اذانتبذت من اھلھا مکلنا شرقیاہ فاتخذت من دونھم حجابا فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویاہ قالت انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیاہ قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلما زکیاہ قالت انی یکون لی غلم ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیاہ قال کذلک قال ربک ھو علی ھین، ولنجعلہ ایۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیاہ فحملتہ فانتبذت بہ مکانا قصیا"

﴿اور یاد کر بیچ کتاب کے مریم کو جب جا پڑی لوگوں اپنے سے مکان شرقی میں۔ پس پکڑا اور ے ان سے پردہ، پس بھیجا ہم نے طرف اس کی روح اپنے کو پس صورت پکڑی واسطے اس کی آدمی تندرست کی۔ کہنے لگی تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمن کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیز گار۔ کہا سوائے اس کے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں رب تیرے کا تا کہ بخش جاؤں تجھ کو لڑکا پاکیزہ۔ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار کیا اسی طرح کہا رب تیرے نے اوپر میرے آسان ہے اور تا کہ کریں ہم اس کو نشانی واسطے لوگوں کے اور مہربانی اپنی طرف سے اور ہے کام مقرر کیا ہوا۔ پس حاملہ ہوگئی ساتھ اس کے پس جا پڑی ساتھ اس کے مکان دور یعنی جنگل میں۔﴾

ف۔۔۔۔ ان آیات سے چند امور ظاہر ہیں۔

۱۔۔۔۔ بی بی مریم علیہا السلام کے پاس فرشتہ تندرست آدمی کی شکل میں آیا۔

۲...... بی بی مریم علیہا السلام نے جو شہر سے دور ایک اکیلی جگہ میں تھی۔ جب ایک جوان آدمی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ کہا میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمٰن کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیز گار۔

۳...... فرشتہ نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ میں تیرے رب کا تیری طرف بھیجا ہوا آیا ہوں کہ تجھ کو ایک پاکیزہ لڑکا بخش جاؤں۔

۴...... بی بی مریم علیہا السلام نے فرشتہ کو کہا کہ مجھے لڑکا کیونکر ہوگا کہ مجھ کو اب تک نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ میں بدکار رہوں۔

۵...... فرشتہ نے جواب دیا کہ اسی طرح سے تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے۔ تاکہ سب لوگوں کے لئے تیرے لڑکے کا بلا باپ پیدا ہونا میری عجیب قدرت کی نشانی ہو۔

۶...... پس بی بی مریم علیہا السلام کو حمل ہو گیا۔

"اذقالت الملئكة يمريم ان الله يبشرك بكلمة منه اسمه المسيح عيسىٰ ابن مريم وجيها فى الدنيا والاخرة ومن المقربين ويكلم الناس فى المهد وكهلا ومن الصلحين، قالت رب انى يكون لى ولد ولم يمسسنى بشر، قال كذلك الله يخلق مايشاء اذاقضىٰ امرا فانما يقول له كن فيكون"

﴿جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجھ کو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے نام اس کا مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیک کئے گیوں سے اور باتیں کرے گا لوگوں سے بیچ جھولے کے اور ادھیڑ عمر میں اور صالحوں سے ہے۔ کہا اے رب میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے بیٹا اور نہیں لگایا ہاتھ مجھ کو کسی آدمی نے۔ کہا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جب مقرر کرتا ہے کچھ کام پس سوائے اس کے نہیں کہ کہتا ہے اس کو ہو، پس ہو جاتا ہے۔﴾

ف...... ان آیات سے بھی چند امور ظاہر ہوتے ہیں۔

۱...... فرشتوں نے بی بی مریم علیہا السلام کے پاس آکر کہا کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ایک بات کی بشارت دیتا ہے کہ تجھ سے ایک لڑکا ہوگا۔ جس کا نام مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہوگا۔

۲...... وہ لڑکا دنیا اور آخرت میں آبرو والا اور نیک بختوں میں سے ہوگا۔

۳...... وہ تیرے جھولے میں یعنی پیدا ہونے کے بعد ہی لوگوں سے باتیں کرے گا اور جس وقت اس کے کچھ بال سیاہ اور کچھ سفید ہوں گے۔ تب بھی لوگوں سے کلام کرے گا۔

۴...... وہ لڑکا صالحوں میں سے ہوگا۔

۵...... بی بی مریم علیہا السلام نے یہ سب کچھ سن کر دریافت کیا کہ اے میرے رب کیونکر ہوگا واسطے میرے بیٹا کہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا۔

۶...... جواب ملا کہ اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جب اللہ مقرر کرتا ہے کچھ کام، پس سوائے اس کے نہیں کہ کہتا ہے ہو، پس ہو جاتا ہے۔

''اذتستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملئکة مردفین'' ﴿جب لگے تم فریاد کرنے اپنے رب سے پس پہنچا تمہاری پکار کو کہ میں مدد بھیجوں گا تمہاری ہزار فرشتے جن کے پیچھے لگے آویں۔﴾

''اذیوحی ربك الی الملئکة انی معکم فثبتوا الذین امنو سالقی فی قلوب الذین کفرو الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوامنهم کل بنان، ذلك بانهم شاقوا الله ورسوله ومن یشاقق الله ورسوله فان الله شدید العقاب''

﴿جب حکم بھیجا تیرے رب نے طرف فرشتوں کی کہ میں ساتھ ہوں تمہارے سو تم ثابت کرو دل مسلمانوں کے میں ڈال دوں گا دل میں کافروں کے دہشت سو مارو اوپر گردنوں کے اور مارو ان کے ہر پور پور پر اس واسطے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور رسول اس کے اور جو کوئی مخالف ہوا اللہ کا اور رسول اس کے کا پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔﴾

مرزا غلام احمد فرشتوں کے نزول سے انکاری ہیں۔ حصہ دوم

دیکھو (توضیح المرام ص۲۹، خزائن ج۳ ص۶۶) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائکہ اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بالبداہت باطل ہے۔''

ف...... اس عبارت میں دو سفید جھوٹ ہیں۔

۱...... اہل اسلام کو ناحق مرزا قادیانی اپنے ساتھ گمراہی میں شامل کرتے ہیں۔

۲...... کہ ملائکہ شخصی وجود سے زمین پر نہیں چلتے۔

اہل انصاف پر ہرگز پوشیدہ نہیں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جو مہمان آئے تھے۔ وہ فرشتے ہی تھے۔ آدمیوں کی شکل میں تھے۔ جن کے کھانے کے واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام گائے کے بچہ کا گوشت بھون کر لائے تھے۔ مگر انہوں نے نہ کھایا۔ کیونکہ فرشتوں کو کھانے کی حاجت نہیں ہوتی۔ خدا کی بندگی ہی ان کی غذا ہے اور نیز بی بی مریم کے پاس

فرشتہ تندرست آدی کی شکل میں آیا تھا۔ جس کو بی بی مریم علیہا السلام نے اپنی طرف چل کر آتے دیکھ کر پناہ مانگی تھی اور نیز حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان فرشتہ ہی تھے جنکو اس کی بدکار قوم دیکھ کر پکڑنے کے لئے دوڑی آئی تھی۔ دیکھو اس قصہ کو قرآن شریف میں سورۂ ہود کے ساتویں رکوع میں۔ باوجود اس قدر ثبوت کے پھر انکار کرنا مرزا قادیانی کا ہی حوصلہ ہے۔

(توضیح المرام ص ٦٨، خزائن ج ٣ ص ٨٦) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''سو فرشتہ اگر چہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو۔ نزول کی کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے، نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہئے۔''

ف...... مرزا قادیانی نے اس تحریر میں اپنی پہلی چال بدل دی۔ یعنی اس جگہ لکھتے ہیں کہ نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر۔ صریح قرآن کو اپنی تاویل کر کے رد کرتے ہیں۔

(توضیح المرام ص ٧٠، خزائن ج ٣ ص ٨٧) میں تحریر کرتے ہیں: ''اس وقت جبرائیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل پر ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے۔ تب اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے۔ تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے۔ بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینۂ قلب میں نمودار ہوتا ہے۔''

کیا ان باتوں سے ایمان والے لوگ قرآن صریح کو چھوڑ کر آپ کے دام میں آجائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کچھ لوگ اگر آ گئے تو کیا ہوا۔

(توضیح المرام ص ٣٢، خزائن ج ٣ ص ٦٧) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''سو اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق کواکب سے ان کو نامزد کریں۔ یا سدھی اور موحدانہ طریق سے ملک اللہ کا ان کو لقب دیں۔ درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر ہے۔

گمراہی اور ہدایت کو ایک بتانا بھی آپ ہی کا کام ہے۔

(توضیح المرام ص ٣٢، خزائن ج ٣ ص ٦٧) میں یوں لکھتے ہیں: ''فرشتے اپنے اصلی مقامات سے جو ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ ایک ذرہ برابر بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے۔''

(توضیح المرام ص ۸۵، خزائن ج ۳ص ۹۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’کہ جبریلی نور آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تمام معمورہ عالم پر حسب استعداد اثر ڈال رہا ہے۔‘‘

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی نے جبریل کے نزول سے صاف انکار کیا اور آفتاب کی طرح اس کا ہیڈ کوارٹر قرار دیا ہے۔ لیکن اہل انصاف پر یہ بات ہرگز پوشیدہ نہیں ہے کہ جبرئیل فرشتہ انبیاء علیہم السلام کے پاس خداوند تعالیٰ کے حکم سے آتے رہے ہیں اور ان کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے پیغام پہنچاتے رہے ہیں۔ تمام قرآن اس بات کا گواہ ہے اور حدیثیں تو اس قدر ہیں اگر تمام لکھوں تو ایک بڑا رسالہ بن جاوے۔

صرف سات حدیثوں کا ترجمہ جو بخاری شریف اور صحیح مسلم کی ہیں، یہاں نقل کرتا ہوں اور میں نے صحیح بخاری یا صحیح مسلم سے اس واسطے حدیثوں کو نقل کرنا پسند کیا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی یہ دونوں صحیح ہیں۔ دیکھو (اخبار الحکم نمبر ۸ ج ۵ ص ۱۲ مورخہ ۳ رمارچ ۱۹۰۱ء) میں مسمی صادق مرزائی بیان کرتا ہے کہ ’’۲۴ رفروری ۱۹۰۱ء کو صحیح بخاری کے متعلق مرزا قادیانی نے فرمایا یہی ایک کتاب ہے جو دنیا کی تمام کتابوں میں سے قرآن شریف کے بہت مطابق اور سب سے افضل اور صحیح ہے۔ اس کی دوسری بہن گویا مسلم ہے۔‘‘

پہلی حدیث کا ترجمہ جو بخاری کی ہے

مشکوٰۃ کے باب المعجزات ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبرئیل ہیں پکڑے ہوئے ہیں سر اپنے گھوڑے کا۔ جبرئیل پر ہے اسباب لڑائی کا۔

دوسری حدیث کا ترجمہ جو بخاری اور مسلم سے ہے

مشکوٰۃ کے باب المعجزات میں سعد ابن ابی وقاص سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے داہنی طرف پیغمبر خدا ﷺ کے اور بائیں طرف ان کے دن احد کے دو شخصوں کو کہ ان پر تھے کپڑے سفید۔ لڑتے تھے وہ لڑنا سخت ترین لڑنے آدمیوں کو۔ نہیں دیکھا میں نے ان دونوں کو پہلے اس سے نہ پیچھے اس سے۔ یعنی جبرائیل اور میکائیل۔ متفق علیہ۔

تیسری حدیث کا ترجمہ جو بخاری اور مسلم سے ہے

مشکوٰۃ کے باب المعجزات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا جب کہ پھرے رسول اللہ ﷺ غزوہ خندق سے اور رکھے ہتھیار اور غسل کیا آئے حضرت کے پاس جبرائیل اس حالت میں کہ آنحضرت ﷺ جھاڑتے تھے سر اپنا گرد سے پس کہا جبرائیل نے

حضرت محمد ﷺ کو کہ تحقیق آپ نے تو رکھے ہتھیار قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں رکھے ہتھیار۔ نکلو طرف ان کافروں کی۔ پس فرمایا نبی ﷺ نے پس کہاں پس اشارہ کیا جبرائیل نے طرف بنی قریظہ کی۔ پس نکلے نبی ﷺ طرف بنی قریظہ کی۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے گویا میں دیکھتا ہوں طرف غبار کے کہ اٹھا تھا بیچ کوچہ بنی غنم کے سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرائیل علیہ السلام کے تھے۔ جس وقت چلے رسول خدا ﷺ طرف بنی قریظہ کی۔

چوتھی حدیث کا ترجمہ جو بخاری اور مسلم کی ہے

مشکوٰۃ کے باب بدءالخلق و ذکرالانبیاء میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا خدا کے رسول ﷺ نے آیا فرشتہ موت کے پاس موسیٰ بن عمران کے پاس کہا فرشتہ نے موسیٰ کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا۔ فرمایا حضرت نے پس طمانچہ مارا موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ۔ فرمایا حضرت ﷺ نے پس پھر گیا۔ فرشتہ طرف اللہ کی اور کہا بھیجا تو نے مجھ کو طرف بندے اپنے کی کہ نہیں چاہتا مرنا اور پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت نے پس پھیر دی اللہ نے طرف اس کی آنکھ اس کی اور فرمایا پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی چاہتا ہے تو پس اگر چاہتا ہے تو زندگانی پس رکھ ہاتھ اپنا بیل کی پیٹھ پر۔ پس اس چیز کو کہ ڈھانکے ہاتھ تیرا بالوں سے پس تحقیق تو زندہ رہے گا۔ بیشار ان کے اتنے ہی برس، کہا موسیٰ علیہ السلام نے پھر بعد اس زندگی کے کیا ہے۔ کہا فرشتہ پھر مرے گا تو کہا موسیٰ علیہ السلام نے پس اختیار کی میں نے موت ابھی ہاے پروردگار میرے نزدیک کر مجھ کو زمین پاک کی گئی سے مقدار ایک سنگ انداز کے۔ فرمایا رسول خدا ﷺ نے قسم اللہ کی اگر ہوتا میں نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا میں تم کو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کے میں نزدیک تودے سرخ کے۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

پانچویں حدیث کا ترجمہ جو مسلم کی ہے

مشکوٰۃ کے کتاب الایمان میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس وقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا ﷺ کے ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ تھے بال۔ نہیں معلوم ہوتا تھا اس پر نشان سفر کا اور نہیں پہچانتا تھا اس کو ہم میں سے کوئی یہاں تک کہ آ بیٹھا روبرو حضرت محمد ﷺ کے۔ پس لگا دیئے دونوں زانو اپنے طرف دونوں زانوں حضرت ﷺ کے۔ اور رکھے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دو زانوں آپ کے اور کہا اے محمدؐ خبر دے مجھ کو اسلام سے فرمایا حضرت نے اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو نہیں کوئی معبود سوا

اللہ کے اور محمدؐ بھیجے ہوئے ہیں اللہ کے اور قائم کرے نماز کو اور دوے زکوٰۃ اور رکھے تو روزے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اس کی راہ کی۔

کہا اس شخص نے کہ سچ کہا تو نے۔ پس تعجب کیا ہم نے واسطے اس کے کہ پوچھتا ہے حضرت سے اور تصدیق کرتا ہے اس کو۔ کہا اس شخص نے خبر دو مجھ کو ایمان سے، فرمایا ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اس کے اور کتاب اس کی کے اور رسولوں اس کے اور قیامت کے اور ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے بھلائی اس کی کے اور برائی اس کی کے۔

کہا سچ کہا تو نے۔ پس کہا خبر دو مجھ کو احسان سے فرمایا یہ کہ بندگی کرے تو اللہ کی، گویا کہ تو دیکھتا ہے اس کو پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو اس کو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھ کو۔ کہا خبر دو مجھ کو قیامت سے۔ فرمایا نہیں وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے۔ کہا خبر دو مجھ کو علامتوں اس کی سے۔ فرمایا کہ جنے گی لونڈی مالک اپنی کو اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پاؤں والوں کو ننگے بدن والوں کو، مفلسوں کو، چرانے والوں کو بکریوں کے فخر کریں گے بیچ عمارتوں کے۔ کہا راوی نے پھر چلا گیا وہ شخص پھر ٹھہر ارہا میں دیر تک پھر فرمایا واسطے میرے اے عمر کیا جانتا ہے تو کون تھا پوچھنے والا؟ کہا اللہ اور رسول اللہ کا زیادہ جاننے والا ہے۔ فرمایا تحقیق وہ جبرائیل تھا۔[1] آیا تمہارے پاس سکھلاتا تھا تم کو تمہارا دین۔ روایت کی ہے یہ حدیث مسلم نے۔

چھٹی حدیث کا ترجمہ جو بخاری اور مسلم کی ہے

مشکوٰۃ کے باب المواقیت کے فصل ثالث میں روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق عمرو بن عبدالعزیز نے دیر کی عصر کو کچھ پس کہا واسطے اس کے عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرائیل اترے۔ پس نماز پڑھی آگے رسول خدا ﷺ کے۔ پس کہا واسطے عروہ کے عمرؓ کہتا ہے تو اے عروہ پس کہا عروہ نے سنا میں نے بشیر بیٹے ابی مسعود کے سے کہ کہتا تھا سنا میں نے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جبرائیل اترے پس امامت کی میری۔ پس نماز پڑھی میں نے ساتھ اس کے۔ پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اس کے۔ پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اس کے۔ پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اس کے۔ پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اس کے۔ حساب کرتے تھے ساتھ انگلیوں اپنی کے پانچوں نمازوں کا۔ روایت کی بخاری اور مسلم نے۔

---

[1] کیا اب بھی کوئی دشمن دین وایمان اس حدیث کی رو سے انکار کرسکتا ہے کہ فرشتے دنیا میں نہیں آتے۔ مگر متعصب ہاں جس کے دل میں انصاف ہے۔ اس کے لئے تو دلیل صاف ہے لیکن ضد کا مرض لاعلاج ہے۔

ساتویں حدیث کا ترجمہ جو بخاری اور مسلم کی ہے

مشکوۃ کے باب فضائل الصلوۃ میں ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آتے ہیں فرشتے بیچ تمہارے رات کو اور فرشتے دن کو جمع ہوتے ہیں نماز فجر میں اور نماز عصر میں۔ پھر چڑھتے ہیں وہ فرشتے کہ رہتے ہیں بیچ تمہارے۔ پس پوچھتا ہے ان سے رب ان کا اور حال یہ ہے کہ وہ خوب جانتا ہے حال ان کا۔ کس طرح چھوڑا تم نے میرے بندوں کو۔ پس کہتے ہیں وہ چھوڑا ہم نے ان کو اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے۔ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے۔

ف...... اہل انصاف پر چند آیات سے اور نیز ان سات حدیثوں کے پڑھنے سے بخوبی روشن ہو گیا ہوگا کہ بیشک فرشتے آسمان سے زمین پر آتے اور جاتے ہیں اور بعض اوقات آدمیوں کی شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کا یہ تحریر کرنا کہ فرشتے اپنے مقامات مقررہ سے ذرہ برابر نہیں ہلتے اور ان کا نزول اثر اندازی کے طور پر ہے۔ نہ واقعی طور پر بالکل قرآن اور احادیث کے خلاف ہے اور یہ بات جو لوگوں میں مشہور ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے بالکل سچ ہے۔ دیکھو مدعی بھول گیا اور ہار گیا اور خدا تعالیٰ کی قدرت نے مدعی سے کچھ تو اقبال کرا ہی لیا۔

(دیکھو اشتہار ۴ رنومبر ۱۹۰۰ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۶۱) کے پر مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ”جب آنحضرت ﷺ شکم آمنہ عفیفہ میں تھے۔ تب فرشتہ نے آمنہ پر ظاہر ہو کر کہا تھا کہ تیرے پیٹ میں ایک لڑکا ہے جو عظیم الشان نبی ہوگا۔ اس کا نام محمد رکھنا۔“

اور نیز (اخبار الحکم نمبر ۶ ج ۵ مورخہ ۱۷ رفروری ۱۹۰۱ء) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ”حضرت ابراہیم کو جب کفار نے آگ میں ڈالا۔ تو فرشتوں نے آ کر حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ”بلی ولکن الیکم لا“

ف...... الحمد للہ مرزا قادیانی نے بہت ہی مدت کے بعد فرشتوں کے زمین پر آنے کا اقرار کچھ تو کر ہی دیا۔ مارا ایں ہم غنیمت ست۔ اور نیز دیکھو مرزا قادیانی کے خاص مرید یا معاون محمد احسن امروہی اپنی کتاب (شمس البازغہ ص ۹۵) میں لکھتے ہیں: ”وہ یہ ہے ”وقتل الخنزیر“ سے یہ مراد ہے کہ اس کی دعا اور الہام و پیش گوئی سے قتل خنزیر واقع ہوگا۔ جس کا مصداق قتل غیبی لیکھرام کا ہے۔ جو بذریعہ تمثیل فرشتہ قاتل کے بصورت انسان قاتل واقع ہوا۔“

ف...... اے میرے خدا اپنی مہربانی سے مرزائیوں کو ضد اور کج فہمی سے بچا اور راست پر لا۔ آمین ثم آمین۔

نواں باب ...... قرآن مجید سے لیلۃ القدر کا ثبوت۔ حصہ اوّل

''انا انزلناه فی لیلة القدر، وما ادرک مالیلة القدر،لیلة القدر خیر من الف شهر، تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلم، هی حتیٰ مطلع الفجر '' ﴿تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کی اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی۔ رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح پاک بیچ اس کے ساتھ حکم اپنے رب کے واسطے ہر کام کے۔ سلامتی ہے وہ طلوع ہونے فجر تک۔﴾

ف...... مذکورہ بالا آیات سے صاف ظاہر ہے کہ لیلۃ القدر ایک ایسی بابرکت رات ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے اور اس میں فرشتے اور جبرائیل نازل ہوتے ہیں اور طلوع فجر تک رہتے ہیں اور بلوغ المرام میں بخاری اور مسلم سے یہ حدیث مرقوم ہے۔ (ترجمہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ کو لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی۔ پچھلی سات راتوں میں تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں تمہاری خوابوں کو دیکھتا ہوں کہ موافق ہوئیں آخر سات تاریخوں میں۔ پھر تلاش کرنے والو ہو اس کا تو وہ تلاش کرے اس کو اخیر کی سات راتوں میں۔

مرزا قادیانی لیلۃ القدر کی رات ہونے سے بالکل انکاری ہیں۔ حصہ دوم

دیکھو (ازالہ اوہام ص۱۲۳، خزائن ج۳ ص۱۶۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''یہ آخری لیلۃ القدر کا نشان ہے جس کی بناء ابھی ڈالی گئی ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اس عاجز[۱] کو بھیجا ہے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا ''انت اشد مناسبة من ابن مریم واشبه الناس به خلقا وخلقا وزمانا '' مگر یہ تاثیرات اس لیلۃ القدر کی اب بعد اس کے کم نہیں ہوں گی۔ بلکہ بالاتصال کام کرتی رہیں گی۔ جب تک وہ سب کچھ پورا نہ ہولے جو خدا تعالیٰ نے آسمان پر مقرر کیا ہے۔'' دیکھو (فتح اسلام ص۵۴، خزائن ج۳ ص۳۲) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو۔ جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔''

---

[۱] مرزا قادیانی کو اس کے خدا نے اس واسطے دنیا میں بھیجا ہے تاکہ وہ لوگوں کو گمراہی میں ڈالے۔

ف...... اہل انصاف اس فقرہ کی طرف غور کریں کہ درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ ایک زمانہ ہے اور نیز اس آیت کی طرف بھی خیال کریں: ''وما ادرٰك ماليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر ''اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی۔ رات قدر کی ہزار مہینہ سے بہتر ہے اور پیغمبر ﷺ نے اپنے صحابہ کو فرمایا کہ لیلۃ القدر کو ماہ رمضان کے چاند کی اخیر سات راتوں میں تلاش کرو۔

اور جناب شیخ عبدالقادر گیلانیؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں جو کچھ لیلۃ القدر کی بابت تحریر فرماتے ہیں۔ اس کی عین عبارت کا ترجمہ نقل کرتا ہوں۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا تا..... قول کریم! اس رات میں فرشتے اور روح اترتے ہیں یعنی شب قدر میں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو زمین کی طرف اترنے کا حکم کرتا ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ زمین کی طرف اترتے ہیں۔ تو جبرائیل علیہ السلام اپنا جھنڈا گاڑ دیتا ہے اور پھر فرشتے بھی جھنڈے گاڑ دیتے ہیں۔ چار جگہ کعبہ کے پاس اور حضرت ﷺ کی قبر کے پاس اور بیت المقدس کی مسجد کے پاس اور طور سینا کی مسجد کے پاس۔ پھر جبرائیل کہتے ہیں فرشتوں سے کہ پھیل جاؤ۔ وہ پھیل جاتے ہیں۔ سو کوئی مکان باقی نہیں رہتا اور نہ کوئی حجرہ اور نہ کوئی گھر اور نہ کوئی کشتی جس میں کوئی مرد مومن یا عورت مومن ہو مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں۔ لیکن اس گھر میں فرشتے نہیں جاتے۔ جس میں کتا ہو۔ یا سور یا جنب ہو حرام سے یا کوئی تصویر[1] ہو۔ سو تسبیح اور تقدیس کہتے ہیں اور ''لا الٰہ الا اللہ '' کہتے ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی امت کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ جب فجر کا وقت ہوجاتا ہے۔ آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔''

مرزا قادیانی کا تحریر کرنا کہ لیلۃ القدر رات نہیں بلکہ ظلمانی ہے سینہ زوری ہے۔ خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو گمراہی اور ضلالت سے بچاوے۔ آمین ثم آمین۔

---

[1] بیشک اس بات میں ذرہ بھر شک نہیں کرنا چاہئے جو مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ فرشتے زمین پر نہیں آتے۔ مرزا کے بیت الفکر اور بیت الذکر میں تصویریں موجود رہتی ہیں۔ وہاں فرشتوں کا کیا کام؟

دسواں باب ...... دابۃ الارض کے بیان میں۔ حصہ اوّل

"واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون" ﴿اور جس وقت آن پڑے گی بات ان پر ان کے نکالیں گے ہم واسطے ان کے ایک جانور زمین سے۔ بولے گا ان سے یہ کہ لوگ تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے نہیں یقین لاتے۔﴾

ف...... قریب قیامت ایک جانور زمین سے نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا۔

مرزا قادیانی کا اعتقاد دابۃ الارض کی نسبت۔ حصہ دوم

(ازالہ اوہام ص۵۱۰، خزائن ج۳ ص۳۷۳) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: "ایسا دابۃ الارض یعنی وہ علماء واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتداء سے چلے آتے ہیں۔ لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔"

ف...... اہل انصاف کے لئے یہ امر غور طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ تو فرماویں: "اخرجنا لھم دابۃ الارض تکلمھم" یعنی نکالیں گے ہم واسطے ان کے ایک جانور زمین سے جو بولے گا ان سے۔ جبکہ مرزا قادیانی کہیں دابۃ الارض سے علماء واعظین مراد ہیں۔ اگر بقول مرزا قادیانی دابۃ الارض سے مراد علمائے واعظین ہیں تو خداوند تعالیٰ کا یہ فرمانا "تکلمھم" یعنی وہ جانور ان سے باتیں کرے گا، کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ آدمیوں سے آدمیوں کا کلام کرنا کوئی عجیب اور انوکھی بات نہیں ہوتی اور نیز کسی جانور کا خدا کے حکم سے آدمیوں سے کلام کرنا بھی مشکل اور ناممکن امر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو ضد اور فخر اور کج فہمی سے بچاوے۔ آمین ثم آمین۔

گیارھواں باب ...... یاجوج ماجوج کے بیان میں۔ حصہ اوّل

"حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون" ﴿یہاں تک کہ جب کھولے جاویں یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوں گے۔﴾

"قالوا یاذا القرنین ان یاجوج و ماجوج مفسدون فی الارض فھل نجعل لک خرجا علی ان تجعل بیننا وبینھم سدا قال ما مکنی فیه ربی خیر فاعینونی بقوۃ اجعل بینکم وبینھم ردما اتونی زبر الحدید حتیٰ اذا ساویٰ بین الصدفین قال انفخوا حتیٰ اذا جعله نارا قال اتونی افرغ علیه قطرا فما

اسطاعوان ان یظهروہ وما استطاعوا له نقبا، قال هذا رحمة من ربی فلذاجاء وعد ربی جعله دکاوکان وعد ربی حقا"

﴿کہاانہوں نے اے ذوالقرنین تحقیق یاجوج ماجوج فساد کرنے والے ہیں بیچ زمین کے پس آیا کردیویں ہم واسطے تیرے کچھ مال اوپراسبات کے کہ کردیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان ان کے ایک دیوار کہا جو کچھ قدرت دی تھی مجھ کو بیچ اس کے رب میرے نے بہتر ہے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کی کروں میں درمیان تمہارے اور درمیان ان کے دیوار موٹی، لاؤ میرے پاس ٹکڑے لوہے کے یہاں تک کہ جب برابر کردیا درمیان دو پہاڑوں کے کہا پھونکو یہاں تک کہ جب کردیا اس کو آگ کہا لے آؤ میرے پاس ڈالوں اس پر تانبا گلا ہوا پس نہ کرسکے یہ کہ چڑھ آویں اوپر اس کے اور نہ کرسکے واسطے اس کے سوراخ کہا یہ مہربانی ہے پروردگار میرے سے پس جب آوے گا وعدہ پروردگار کا کردیوے گا اس کو ریزہ ریزہ اور ہے وعدہ رب میرے کا سچا۔﴾

ف...... ان آیات سے چند امور ظاہر ہوتے ہیں جو اہل انصاف کے لئے غور طلب ہیں۔

۱...... یاجوج ماجوج مفسد قوم ہے۔ جیسے ان یاجوج ماجوج مفسدون فی الارض سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲...... یاجوج ماجوج دو پہاڑوں کے درمیان بند ہیں جیسے حتیٰ اذا ساوی بین الصدفین سے واضح ہوتا ہے۔

۳...... وہ دیوار ایسی بنی ہوئی ہے کہ جس پر یاجوج ماجوج نہ چڑھ سکتی ہیں اور نہ اس میں سوراخ کر سکتے ہیں۔ جیسے "فما اسطاعوان یظهروہ وما استطاعوا له نقبا" سے روشن ہوتا ہے۔

۴...... جب اللہ تعالیٰ کو یاجوج ماجوج کا نکالنا منظور ہوگا تو اس دیوار کو ریزہ ریزہ کردے گا۔ یہ وعدہ اللہ کا سچا ہے جیسے "فاذاجاء وعد ربی جعله دکا وکان وعد ربی حقا" سے ثابت ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کا اعتقاد یاجوج وماجوج کی نسبت۔ حصہ دوم

(ازالہ اوہام ص۵۰۲، خزائن ج۳ ص۳۶۹) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: "اور یاجوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے کہ دنیا کی دو اقبال مند قومیں ہیں۔ جن میں ایک انگریز اور دوسری روس ہیں۔ پھر دونوں قومیں بلندی سے نیچے کی طرف حملہ کر رہی ہیں یعنی اپنی خدا داد صلاحیتوں کے ساتھ فتح یاب ہوتی جارہی ہیں۔ مسلمانوں کی بدچلنیوں نے مسلمانوں کو نیچے گرادیا اور ان کی نہایت تہذیب اور کفایت شعاری اور ہمت اور اولوالعزمی اور معاشرے کے اعلیٰ اصول

نے بحکم و مصلحت قادر مطلق ان کو اقبال دے دیا۔ان دو قوموں کا بائبل میں ذکر ہے۔"
ف...... اہل انصاف مرزا قادیانی کی اس تحریر میں غور کریں کہ یاجوج ماجوج انگریز اور روس کو اپنے خیال میں مقرر کر کے کس قدر ان کی تعریف کرتے ہیں اور یاجوج ماجوج کو قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ "ان یاجوج ماجوج مفسدون فی الارض "ہیں اور مسلمانوں کو مرزا قادیانی نے بدچلن قرار دیا ہے۔جن کو قرآن کریم "کنتم خیرامة" کی خوشخبری دیتا ہے۔مگر افسوس ہے کہ مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص۱۴۶، خزائن ج۳ ص۱۷۴) میں یوں تحریر کرتے ہیں:"ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا اون کا یہی ریل ہو۔" اہل انصاف کی خدمت میں عرض ہے کہ پیغمبر صاحب ﷺ کے وقت بھی دونوں قومیں یعنی روس اور انگریز موجود تھے اور بہت ہی شہروں پر ان کی حکومت بھی تھی۔ پھر خداوند تعالیٰ کا قرآن میں بھی خبر دینا کہ یاجوج و ماجوج دو پہاڑوں کے درمیان بذریعہ دیوار ایسے ایک وعدہ تک بند ہیں کہ وہ وعدہ سے پہلے اس پر نہ چڑھ سکتی ہیں اور نہ اس دیوار میں سوراخ کر سکتی ہیں۔کیا ضرورت تھی؟ پس قرآن شریف صاف مرزا قادیانی کی خلاف شہادت دے رہا ہے کہ یاجوج اور ماجوج انگریز اور روس ہیں۔اللہ تعالیٰ کم فہمی سے بچاوے۔آمین ثم آمین۔

بارھواں باب ...... قیامت کے قائم ہونے کے ثبوت میں

یعنی تمام مخلوقات قیامت کے دن خداوند تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اپنا اپنا بدلہ بموجب اعمال پاوے گی۔نیک اعمال والے بہشت میں جاویں گے اور بد اعمال والے دوزخ میں۔حصہ اول:"اللہ لا الٰہ الا ھو لیجمعنکم الی یوم القیامة لا ریب فیہ و من اصدق من اللہ حدیثا" ﴿اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ البتہ اکٹھا کرے گا تم کو طرف دن قیامت کے نہیں شک بیچ اس کے اور کون شخص بہت سچا ہے اللہ سے بات میں۔﴾

"ونضع الموازن القسط لیوم القیامة فلا تظلم نفس شیئا" ﴿اور رکھیں گے ہم ترازوئیں عدل کی دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاوے گا کوئی جی کچھ۔﴾

"وتنذر یوم الجمع لاریب فیہ فریق فی الجنة وفریق فی السعیر" ﴿اور تحقیق قیامت آنے والی ہے نہیں شک بیچ اس کے اور تحقیق اللہ اٹھاوے گا جو بیچ قبروں کے ہیں۔﴾

"ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون، قالوا یویلنا من بعثنا من مرقدنا،ھذا ما وعدالرحمن وصدق المرسلون" ﴿اور

پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پس نا گہاں وہ قبروں سے طرف رب اپنے کے دوڑیں گے کہیں گے ہم کو کس نے اوٹھایا ہم کو خواب گاہ ہماری سے یہی وعدہ کیا تھا رحمٰن نے اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے۔﴾

''یوم یدع الداع الی شی نکر خشعا ابصارهم یخرجون من الاجداث کانهم جراد منتشر، مهطین الی الداع یقول الکفرون هذا یوم عسر'' ﴿اس دن کہ پکارے گا ایک پکارنے والا طرف ایک چیز ناپہچان کی نیچی ہوں گی آنکھیں ان کی نکلیں گے قبروں میں سے گویا کہ وہ ٹڈیاں ہیں پریشان دوڑتے ہوئے طرف پکارنے والے کو کہیں گے کافر یہ دن ہے سخت۔﴾

''فذرهم یخوضوا ویلعبو احتیٰ یلقوا یومهم الذی یوعدون، یوم یخرجون من الاجداث سراعا کانهم الی نصب یوفضون خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة،ذلك الیوم الذی کانوا یوعدون'' ﴿پس چھوڑ وان کو جھگڑیں اور کھیلیں یہاں تک کہ ملاقات کریں دن اپنے سے وہ جو وعدہ دیئے گئے ہیں جس دن نکلیں گے قبروں میں سے دوڑتے ہوئے گویا کہ وہ طرف تھانوں بتوں کی دوڑتے ہیں نیچے ہوں گے، آنکھیں ان کی دیکھنی ہوگی ان کو ذلت یہی دن وہ ہے جو تھے وعدہ دیئے جاتے۔﴾

''افلایعلم اذابعثر مافی القبور و حصل ما فی الصدور ان ربهم بهم یومئذلخبیر'' ﴿کیا پس نہیں جانتا جب اٹھایا جاوے گا جو کچھ بیچ قبروں کے ہے اور حاصل کیا جائے گا جو کچھ بیچ سینوں کے ہے۔ تحقیق ان کے رب کو ان کی اس دن سب خبر ہے۔﴾

''فلا تحبسن الله مخلف وعده رسله ان الله عزیز ذوانتقام، یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت وبرزوالله الواحد القهار، وتری المجرمین یومئذ مقرنین فی الاصفاد، سرابیلهم من قطران وتغشیٰ وجوههم النار، لیجزیٰ الله کل نفس ملکسبت ان الله سریع الحساب'' ﴿پس مت گمان کر اللہ کو برخلاف کرنے والا وعدے اپنے کا پیغمبروں اپنے سے۔ تحقیق اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا اس دن بدلی جائے گی زمین سوائے زمین کے اور بدل جاوے گا آسمان اور روبرو ہوں گے سب لوگ واسطے اللہ واحد قہار کے اور دیکھے گا تو گنہگاروں کو اس دن جکڑے ہوئے بیچ زنجیروں کے کرتے اون کے گندھک کے ہوں گے اور ڈھانک لے گی مونہہ ان کے کو آگ تا کہ جزا دیوے اللہ ہر جی کو جو کچھ کمایا تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے ہر حساب کو۔﴾

"یوم یقوم الروح والملئکة صفا لایتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا، ذلك الیوم الحق فمن شاء اتخذالی ربه مابا" ﴿جس دن کھڑا ہوگا روح یعنی جبرائیل اور فرشتے صف باندھ کر نہ بولیں گے مگر جو کوئی کہ اذن دیوے واسطے اس کے رحمٰن اور کہے گا اچھا یہی ہے دن برحق پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف رب اپنے کی جگہ پھر جانے کی۔﴾

"ویوم نسیرالجبال وترالارض بارزة وحشرنھم فلم نغادر منھم احدا وعرضوا علیٰ ربك صفا، لقد جئتمونا کما خلقناکم اوّل مرة بل زعمتم الن نجعل لکم موعدا" ﴿اور جس دن چلاویں گے ہم پہاڑوں کو اور دیکھے تو زمین کو صاف نکلی ہوئی اور اکٹھا کریں گے ہم ان کو پس نہ چھوڑیں گے ہم ان میں کسی کو اور روبرو لائیں گے اوپر رب تیرے کی صف باندھ کر تحقیق آئے ہم تمہارے پاس جیسا کہ پیدا کیا ہے تم کو پہلی بار بلکہ گمان کیا تم نے یہ کہ نہ کریں گے ہم واسطے تمہارے وعدہ گاہ۔﴾

"فاذ انفخ فی الصور نفخة واحدة وحملت الارض والجبال فد کتا دکة واحدة، فیومئذ وقعت الواقعة،وانشقت السماء فیھی یومئذ واھیة،والملك علی ارجائھا، ویحمل عرش ربك فوقھم یومئذ ثمانیة، یومئذ تعرضون لا تخفیٰ منکم خافیة، فاما من اوتی کتبه بیمینه فیقول ھاؤم اقرا واکتبیه، انی ظننت انی ملٰق حسابیه، فھو فی عیشة راضیة،فی جنة عالیة، قطوفھا دانیة،کلو واشربوھنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیة واما من اوتی کتبه، بشماله فیقول یلیتنی لم اوت کتبیه، ولم ادرماحسابیه یلیتھا کانت القاضیة، ماغنی عنی مالیه، ھلك عنی سلطنیه، خذوه فغلوه ثم الحجیم صلوه ثم فی سلسلة ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوه، انه کان لایومن باالله العظیم، ولا یحض علی طعام المسکین، فلیس له الیوم ھھنا حمیم، ولا طعام الا من غسلین،لایاکله الا الخاطئون"

﴿پس جب پھونکا جاوے گا بیچ صور کی پھونکنا ایک بار اور اٹھائی جائے زمین اور پہاڑ پس توڑے جاویں توڑنا ایک بار پس اس دن ہو پڑے گی ہو پڑنے والی یعنی قیامت اور پھٹ

جاوے گا آسمان پس وہ اس دن سست ہوگا اور فرشتے جو اوپر کناروں اس کے کے اور اٹھاویں گے تخت رب تیرے کا اوپر اپنے اس دن آٹھ شخص اس دن روبرو لائے جاؤ گے تم نہ چھپی رہے گی تم میں سے کوئی بات چھپی ہوئی پس جو کوئی دیا گیا اعمال نامہ اپنا بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پس کہے گا لو پڑھو عمل نامہ میرا تحقیق میں جانتا تھا یہ کہ میں ملوں گا حساب اپنے سے پس وہ بیچ زندگانی خوش کی ہے بیچ بہشت بلند کے کہ میوے اوس کے نزدیک ہیں کھاؤ اور پیو ہنستا بدلے اس کے جو کر چکے ہو تم بیچ دنوں گزرے ہوؤں کے اور جو کوئی دیا گیا عمل نامہ اپنا بیچ بائیں ہاتھ اپنے کے پس کہے گا اے کاش کہ میں نہ دیا گیا ہوتا عمل نامہ اپنا اور نہ جانتا میں کیا ہے حساب میرا اے کاش کے یہ موت ہوتی تمام کرنے والی نہ کفایت کیا مجھے مال میرے نے جاتی رہی مجھے سلطنت میری پکڑو اس کو پس طوق پہناؤ اس کے پھر دوزخ میں لے جاؤ اس کو پھر بیچ زنجیر کے کہ پیائش اس کی ستر ہاتھ ہے پس داخل کرو اس کو تحقیق وہ تھا نہیں ایمان لاتا ساتھ اللہ بڑے کے اور نہ رغبت دلاتا تھا اوپر کھانے فقیر کے پس نہیں واسطے اس کے آج اس جگہ کوئی درست اور نہ کھانا مگر دھوون دوزخیوں کے سے نہیں کھاویں گے اس کو مگر گنہگار۔﴾

”فوقه الله سيات مامكرو اوحاق بال فرعون سوء العذاب النار يعرضون عليها غدواوعشياء ويوم تقوم الساعة ادخلوا ال فرعون اشد العذاب“ ﴿پس بچالیا اس کو اللہ نے بری اس چیز سے کہ کر کرتے تھے اور گھیر لیا فرعون کو بڑے عذاب نے وہ آگ ہے کہ حاضر کئے جاویں گے اوپر صبح اور شام اور جس دن کہ قائم ہوگی قیامت کیا جائے گا کہ داخل کرو لوگوں فرعون کے کو۔﴾

”وما قدروالله حق قدره والارض جميعا قبضته يوم القيٰمة والسمٰوٰت مطويّٰت بيمينه، سبحنه وتعلىٰ عمايشركون، ونفخ فى الصور فصعق فى السموت و من الارض الا من شاء الله، ثم نفخ فيه اخرىٰ فاذ اهم قيام ينظرون، و اشرقت الارض بنور ربها ووضع الكتٰب وجايئ النّبيين والشهداء وقضى بينهم بالحق وهم لايظلمون، ووفيت كل نفس ما عملت وهوا علم بما يفعلون، وسيق الذين كفرواالى جهنم زمرا، حتىٰ اذاجاء ها فتحت ابوابها وقال لهم خزنتها الم ياتكم رسل منكم يتلون عليكم ايت ربكم

وینذرونکم لقاء یومکم هذا قالوا بلیٰ ولکن حقت کلمة العذاب علی الکفرین، قیل ادخلوا ابواب جهنم خٰلدین فیها فبئس مثوی المتکبرین، وسیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة زمرا، حتیٰ اذا جاء وها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها سلٰم علیکم طبتم فادخلوها خٰلدین، وقالو الحمد لله الذی صدقنا وعده واورثنا الارض"

﴿اور نہیں قدر کی اللہ کی جتنا کچھ وہ ہے اور زمین ساری ایک مٹھی ہے اس دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں وہ پاک ہے اور بہت اوپر ہے اس سے کہ شریک بناتے ہیں اور پھونکا گیا بیچ صور کے پھر بیہوش ہو کر پڑا جو کوئی ہے بیچ آسمانوں کے اور جو کوئی ہے بیچ زمین کے مگر جس کو چاہا اللہ نے پھر پھونکا گیا بیچ اوس کے دوسری بار پس تب ہی وہ ہیں دیکھتے اور چمکی زمین رب کے نور سے اور لا دھر دفتر، اور حاضر آئے پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہوا ان میں انصاف سے اور ان پر نہ ہوگا ظلم اور پورا ملا ہر جی کو جو کیا اور اس کو خوب خبر ہے جو کرتے ہیں اور ہانکے گئے جو کافر بنے، طرف دوزخ کے گروہ گروہ یہاں تک کہ جب آئے اس پر پس کھولے گئے دروازے اس کے اور کہنے لگے ان کو داروغہ اس کے کیا نہ آئے تھے پاس رسول پڑھتے تم پر باتیں رب تمہارے کی اور ڈراتے تم کو اس تمہارے دن کی ملاقات سے بولے کیوں نہیں ولیکن ثابت ہوا حکم عذاب کا اوپر کافروں کے، حکم ہوا کہ داخل ہو دروازوں میں دوزخ کے، ہمیشہ رہو گے بیچ اس کے پس بری ہے جگہ رہنے کی غرور والوں کو اور ہانکے گئے جو ڈرتے رہے تھے رب اپنے سے طرف جنت کے گروہ گروہ یہاں تک کہ جب پہنچے اس پر اور کھولے گئے اس کے دروازے اور کہنے لگے واسطے ان کے داروغہ اس کے سلام ہے اوپر تمہارے تم لوگ پاکیزہ ہو پس رہو اس میں سدا رہنے کو اور بولے شکر اللہ کا جس نے سچ کیا ہم سے وعدہ اپنا اور وارث کیا ہم کو اس زمین کا گھر پکڑ لیں جنت میں سے جہاں چاہیں پس کیا خوب بدلہ ہے محنت کرنے والوں کا اور تو دیکھے فرشتے گھیر رہے ہیں گرد عرش کے پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور فیصلہ ہوا ہے درمیان ان کے انصاف کا اور یہی بات ہوئی سب خوبی اللہ کو جو رب ہے۔﴾

ف...... ان آیات مرقومہ بالا سے چند امور ظاہر ہیں۔ یعنی نمبر ا سے نمبر ۱۴ تک۔ اب دوبارہ بطور خلاصہ اہل انصاف کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں۔

۱۔ اس بات میں ہرگز شک نہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا جیسے "لیجمعنّکم الی یوم القیمة لا ریب فیه" سے ثابت ہے۔

۲۔ قیامت کے دن اعمال تولے جاویں گے کسی پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔ جیسے "ونضع الموازین القسط لیوم القیمة فلاتظلم نفس شیئا" سے روشن ہے۔

۳۔ جو لوگ قبروں میں ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ان کو دن قیامت کے اٹھاوے گا جیسے "ان اللہ یبعث من فی القبور" اور جیسے "ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون، قالوا یویلنا من بعثنا من مرقدنا" اور جیسے "یخرجون من الاجداث کانھم جراد منتشر" اور جیسے "یوم تخرجون من الاجداث سراعا" اور جیسے "اذا بعثر ما فی القبور" سے یعنی ان آیات سے صاف صاف ظاہر ہے کہ لوگ قبروں سے قیامت کے دن نکلیں گے۔

۴۔ جس وقت صور پھونکا جائے گا یعنی زمین اور پہاڑ سب جاتے رہیں گے۔ قیامت ہو پڑے گی۔

۵۔ زمین اور آسمان بدلے جاویں گے۔

۶۔ سب لوگ اللہ واحد قہار کے روبرو ہوں گے۔

۷۔ اور گنہگار پیچ زنجیروں کے جکڑے ہوئے ہوں گے۔

۸۔ کرتے ان کے گندھک کے ہوں گے۔

۹۔ گنہگاروں کے منہ کو آگ ڈھانک لے گی۔

۱۰۔ جبرائیل اور دوسرے فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔

۱۱۔ بغیر حکم اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں بولے گا۔

۱۲۔ اور دن قیامت کے اللہ تعالیٰ کا عرش آٹھ فرشتے اٹھاویں گے۔

۱۳۔ اس دن کوئی بات چھپی نہ رہے گی۔

۱۴۔ جس شخص کو اپنا عملنامہ داہنے ہاتھ میں مل جاوے گا وہ خوشی سے لوگوں کو اپنا عملنامہ دکھائے گا اور کہے گا لو پڑھو یہ میرا عملنامہ ہے اور تحقیق میں جانتا تھا کہ قیامت کے دن عملنامے تولے جاویں گے۔

۱۵۔ پس وہ شخص بہشت میں خوشی سے بہشت کے میوے کھائے گا اور شراب طہور پیوے گا۔

۱۶...... جس شخص کواس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا پس وہ افسوس کرے گا کہ مجھ کو نہ دیا جاتا یہ عملنامہ اور میں نہ جانتا۔ کیا ہے حساب میرا کاش کہ آج موت ہوتی اور نہ کفایت کیا مال میرے نے اور جاتی رہی مجھ سے سلطنت میری۔

۱۷...... خداوند کریم حکم فرماوے گا کہ اس کو طوق پہناؤ اور پھر اس کو دوزخ میں لے جاؤ اور ستر ہاتھ لمبے زنجیر سے اس کو جکڑ دو۔

۱۸...... یہی وہ شخص ہوگا جو اللہ کے ساتھ ایمان نہ لایا ہوگا اور فقیروں کو کھانا دینے پر رغبت نہیں دلاتا تھا۔

۱۹...... ایسے شخص کا وہاں کوئی دوست نہ ہوگا۔

۲۰...... ایسے شخص کو کوئی کھانا نہ کھلایا جائے گا مگر غسلین۔

۲۱...... قیامت کے دن ہر جی کو اپنے اعمال کے موافق بدلہ دیا جائے گا۔

۲۲...... کافر گروہ گروہ کر کے دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

۲۳...... جب دوزخ کے دروازے پر پہنچیں گے دوزخ کے دروازے کھولے جائیں گے۔

۲۴...... ان کو داروغہ دوزخ کے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول نہ آئے تھے جو تم پر اللہ کی آیات پڑھ کر اس سے ڈراتے۔

۲۵...... اقرار کریں گے ہاں آئے تھے۔

۲۶...... پس ان کو کہا جائے گا اس میں داخل ہو جاؤ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

۲۷...... اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں وہ بھی گروہ گروہ کر کے جنت کی طرف ہانکے جائیں گے۔

۲۸...... جب جنت کے دروازہ پر پہنچیں گے تو ان کے لئے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے۔

۲۹...... داروغہ جنت کے ان پر سلام کہیں گے اور ان کو جنت میں ہمیشہ رہنے کی خوشخبری سنا دیں گے۔

۳۰...... بہشتی اپنے بہشت میں ہمیشہ رہنے کی خوشخبری سن کر اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

مرزا قادیانی کا اعتقاد قیامت کے دن کے متعلق۔ حصہ دوم

(ازالہ اوہام ص ۱۴۵، خزائن ج ۳ ص ۳۲۶) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ”جو قبر کے عذاب کی نسبت حدیثوں میں بکثرت یہ بیان پایا جاتا ہے کہ ان میں گناہ گار ہونے کی حالت میں بچھو ہوں گے اور سانپ ہوں گے اور آگ ہوگی۔ اگر ظاہر پر ان حدیثوں کو حمل کرنا ہے تو ایسی چند قبریں کھودو اور ان میں سانپ، بچھو دکھلاؤ۔“

ف...... اہل انصاف ایماناً غور کریں کہ قبر کے عذاب سے یہ صاف انکار نہیں تو اور کیا ہے؟

(ازالہ اوہام ص۳۵۰، خزائن ج۳ ص۲۷۹) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''اور قیامت کے دن بحضور رب العالمین ان کا حاضر ہونا ان کو بہشت سے نہیں نکالتا کیونکہ یہ تو نہیں کہ بہشت سے باہر کوئی لکڑی یا لوہے یا چاندی کا تخت بچھایا جائے گا اور خدا تعالیٰ مجازی حکام اور سلاطین کی طرح اس پر بیٹھے گا اور کسی قدر مسافت طے کر کے اس کے حضور میں حاضر ہونا ہوگا تا کہ یہ اعتراض لازم آوے کہ اگر بہشتی لوگ بہشت میں داخل شدہ تجویز کئے جائیں تو طلبی کے وقت انہیں بہشت سے نکلنا پڑے گا اور لق ودق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا گیا ہے، حاضر ہونا پڑے گا ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہے۔''

ف...... اہل انصاف مرزا قادیانی کی اس تحریر میں غور کریں کیسی عمدہ مخول سی قیامت کے دن میدان قیامت میں اللہ تعالیٰ کے آگے خلقت کے حاضر ہونے سے انکار کرتے ہیں اور نیز تخت رب العالمین کی نسبت کیسے ہی مخول سے لکھتے ہیں لکڑی کا ہوگا یا لوہے کا چاندی کا تخت بچھایا جائے گا۔ پھر لکھتے ہیں لق ودق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا جائے گا، حاضر ہونا پڑے گا۔ ایسا خیال تو سراسر جسمانی یہودیت لی سرشت سے نکلا ہے۔

افسوس صد افسوس، مرزا قادیانی قیامت کے ماننے والوں کو یہودی بناتے ہیں اور نیز تخت رب العالمین کی نسبت بھی ٹھٹھا اور مسخری کرنے سے نہیں ٹلتے اور اللہ تعالیٰ تو اپنی کلام پاک میں اپنے عرش کے آنے کا قیامت کے دن اس طرح بیان فرماویں ''**فیومئذ وقعت الواقعة وانشقت السماء فهى يومئذ ثمنية يومئذ تعرضون**'' ﴿پس اس دن ہو پڑیں گے ہو پڑنے والی اور پھٹ جاوے گا آسمان پس وہ اس دن سست ہوگا اور فرشتے ہوں گے اوپر کناروں اس کے اور اٹھاویں گے عرش پروردگار تیرے کا اوپر اپنے اس دن آٹھ شخص اس دن روبرو لائے جاؤ گے تم﴾ ''**ونفخ فى الصور فاذاهم من الاجداث الى ربهم ينسلون**''

﴿اور جب پھونکا جائے گا بیچ صور کے پس ناگہاں وہ قبروں سے طرف رب اپنے کی دوڑیں گے۔﴾ پھر اور دیکھو فرماتا ہے ''**وان الساعة آتية لاريب فيها وان الله يبعث من فى القبور**'' ﴿اور تحقیق قیامت آنے والی ہے نہیں شک بیچ اس کے اور تحقیق اللہ اٹھاوے

گا جو بیچ قبروں کے ہیں۔﴾ اور دیکھو" یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت وبرزوا الله الواحد القهار "﴿اس دن کہ بدلی جاوے گی زمین سوائے زمین کے اور بدلے جاویں گے آسمان اور روبرو ہوں گے سب لوگ واسطے اللہ واحد قہار کے﴾ اور دیکھو مرزا قادیانی کی اس فقرہ کی طرف "اور لق و دق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا گیا ہے، حاضر ہونا پڑے گا۔ ایسا خیال تو جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہے۔" صریح صریح آیات کے خلاف نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

اور (ازالہ اوہام ص ۳۲۴،۳۲۳، خزائن ج ۳ ص ۲۸۷) میں لکھتے ہیں: "اب ہماری تمام تقریر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ بہشت میں داخل ہونے کے لئے ایسے زبردست اسباب موجود ہیں کہ قریباً تمام مومنین یوم الحساب سے پہلے اس میں پورے طور پر داخل ہو جاویں گے اور یوم الحساب ان کو بہشت سے خارج نہیں کرے گا۔ بلکہ اس وقت اور بھی بہشت نزدیک ہو جاوے گا۔ کھڑکی مثال سے سمجھ لینا چاہئے کہ کیونکر بہشت قبر سے نزدیک کیا جاتا ہے۔ کیا قبر کے متصل جو زمین میں پڑی ہے اس میں آ جاتا ہے۔ نہیں، بلکہ روحانی طور پر نزدیک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر بہشتی لوگ میدان حساب میں ہی ہوں گے اور بہشت میں بھی ہوں گے۔"

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی نے اور ہی چال بدلی ہے۔ یعنی اب اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ روحانی طور پر میدان قیامت میں بھی جانا ہوگا۔ اہل انصاف غور سے خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ تو فرماویں کہ قیامت کے دن اعمال نامے بہشتیوں کو داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور دوزخیوں کو اعمال نامے بائیں ہاتھ میں اور قیامت کے دن میدان قیامت میں ہاتھ اور پاؤں گواہی دیں گے اور دوزخی زنجیروں سے جکڑے جاویں گے اور قرآن شریف میں اکثر جگہ بہشت کی نعمتوں کا ذکر ہے۔ بلکہ یہ بہت جگہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بہشتیوں کو بہشت میں حوریں ملیں گی اور علاوہ ان کے دنیا والی عورتیں بھی اور ہر قسم کے عمدہ کپڑے اور سونے کے کنگن بھی پہننے کو ملیں گے اور کھانا کھانے اور پینے کے برتن بھی سونے اور چاندی کے ہوں گے اور ہر قسم کے میوے اور ہر قسم کے پرندوں کے گوشت کھانے کے لئے موجود ہوں گے اور بہشتی میں شہد و شراب اور دودھ اور پانی کی نہریں ہیں۔ جن میں سے بہشت لوگ پئیں گے۔

اب میں یہ مرزا قادیانی سے دریافت کرتا ہوں کہ ان سب نعمتوں کا ذکر قرآن شریف

میں جب موجود ہے تو پھر جسمانی طور سے انکار کرنا خلاف قرآن شریف ہے اور صریح آیات کا خلاف یا انکار سب کے نزدیک کفر ہے۔ کاش مرزا قادیانی کی ان دو چھوٹی سورتوں کی طرف کچھ بھی توجہ ہوتی تو جسمانی طور سے انکار نہ کرتے۔ دیکھو اور غور سے پڑھو۔ جو کہ قرآن شریف کیسا ہی صاف طور پر فرماتا ہے:

’’القارعة ماالقارعة، وما ادرك ماالقارعة، يوم يكون الناس كالفراش المبثوث، وتكون الجبال كالعهن المنفوش، فاما من ثقلت موازينه، فهو فى عيشة راضية، واما من خفت موازينه، فامه هاوية، وماادرك ماهيه، نار حاميه ‘‘ ﴿ ٹھوکنے والی کیا ہے ٹھوکنے والی اور کس چیز نے معلوم کرایا تجھ کو کیا ہے ٹھوکنے والی۔ جس دن ہو جاویں گے آدمی مانند ٹڈیوں پراگندہ کے اور ہو جاویں گے پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے، پس جو کوئی کہ بھاری ہوئی تول اس کی پس وہ بیچ زندگانی خوش کے ہے اور جو کوئی کہ ہلکی ہوئی تول اس کی پس ماں اور اس کی ہاویہ ہے اور کیا جانے تو کیا ہے وہ ہاویہ آگ ہی جلتی ہوئی۔ ﴾

’’الهكم التكاثر، حتى زرتم المقابر، كلا سوف تعلمون، ثم كلا سوف تعلمون، كلا لوتعلمون علم اليقين، لترون الجحيم، ثم لترونها عين اليقين، ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم، ‘‘

﴿ غافل کیا تم کو چاہ بہتایت کی نے، یہاں تک کہ ملوتم قبروں سے ہرگز نہ یوں البتہ جانو گے تم پھر ہرگز نہ یوں شتاب جانو گے ہرگز نہ یوں کاش کے جانو تم جاننا یقین کا البتہ دیکھو گے تم دوزخ کو پھر البتہ دیکھو گے تم اس کو دیکھنا یقین کا پھر البتہ پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے ﴾

نوٹ:۔ کستوری اور یاقوتی اور ہر قسم کی شراب جو مرزا قادیانی استعمال کرتے ہیں، یہ وہاں نہیں ہوں گی۔ ان ہر دو سورت سے چند امور ظاہر ہیں۔

۱...... جس دن قیامت ہوگی، آدمی ٹڈیوں کی مانند پراگندہ ہوں گے۔

۲...... پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے ہوں گے۔

۳...... مخلوق کے عملنامے تولے جائیں گے۔ بھاری پلہ والے بہشت میں جاویں گے اور ہلکے پلے والے دوزخ میں، جو جلتی آگ ہے۔

۴...... دوزخ کا دیکھنا یقینی ہوگا۔

۵...... اس دن دنیا کی سب نعمتوں کی بابت باز پرس ہوگی۔

خدا تعالیٰ نے حق ظاہر کر دیا۔ دیکھو مدعی بھول گیا اور ہار گیا

رسالہ (فتح مسیح ص ۳۶، خزائن ج ۹ ص ۳۲۳) میں مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے: ''ہم مسلمان لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ بہشت جو جسم اور روح کے لئے دارالجزاء ہے۔ وہ ایک ادھورا اور ناقص دارالجزا نہیں۔ بلکہ اس میں جسم اور جان دونوں کو اپنی اپنی حالت کے موافق جزا ملے گی۔ جیسا کہ جہنم میں اپنی اپنی حالت کے موافق دونوں کو سزا دی جائے گی اور اس کی اصل تفصیلات ہم خدا کے حوالے کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ جزا سزا جسمانی روحانی دونوں طور پر ہوگی اور یہ عقیدہ ہے جو عقل اور انصاف کے موافق ہے۔''

ف...... اہل انصاف اس تحریر میں غور کریں کہ وہی مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

۱...... ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ بہشت جو جسم اور روح کے لئے دارالجزاء ہے۔

۲...... اور ایمان رکھتے ہیں کہ جزا سزا جسمانی روحانی دونوں طور پر ہوگی۔

۳...... یہ عقیدہ عقل اور انصاف کے موافق ہے اور دیکھو وہی مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۳۵۰، خزائن ج ۳ ص ۲۷۹) میں تحریر کرتے ہیں: ''ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہے'' اور وہی مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۳۶۵، خزائن ج ۳ ص ۲۸۷) میں لکھتے ہیں: ''روحانی طور پر بہشتی لوگ میدان حساب میں بھی ہوں گے اور بہشت میں بھی ہوں گے۔''

افسوس اور صد حیف ہے ایسے اعتقاد اور ایسی تحریر پر کہ دعویٰ تو یہ ہو کہ میں امام الزمان ہوں اور مجدد ہوں اور مہدی ہوں اور مسیح موعود ہوں اور زندہ علی ہوں اور تحریر ایسی ''لعنة اللّٰہ علی الکاذبین'' خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام اہل اسلام کو اس کے شر سے بچا دے اور ہدایت راہ راست کی عنایت فرما دے۔ آمین۔

تیرھواں باب ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف میں۔ حصہ اوّل

''واتینا عیسیٰ ابن مریم للبینٰت وایدناہ بروح القدس'' ﴿اور دیئے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر کرنے اور قوت دی ہم نے اس کو ساتھ روح پاک کے یعنی جبرائیل کے۔﴾

''اذقالت الملئکة یمریم ان اللّٰہ یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح

عیسیٰ ابن مریم وجھیا فی الدینا والاخرۃ ومن المقربین، ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصلحین، قالت رب انّٰی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر،قال کذلك اللّٰہ یخلق مایشاء اذاقضی امرا فانما یقول له کن فیکون و یعلمه الکتٰب والحکمة والتورية والانجیل ورسولا الی بنی اسرائیل انی قد جئتکم باية من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن اللّٰہ وابری، الاکمه والابرص واحی الموتی باذن اللّٰہ، وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم، ان فی ذالك لاٰیة لکم ان کنتم مؤمنین“

﴿جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجھ کو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے نام اس کا مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیک کئے گئیوں سے اور باتیں کرے گا لوگوں سے بیچ جھولے کے اور ادھیڑ عمر میں اور صالحوں سے۔ کہا اے میرے رب کیونکر ہوگا واسطے میرے بیٹا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے کہا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے جب مقرر کرتا ہے کچھ کام، پس سوائے اس کے نہیں کہتا واسطے اس کے ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے اور سکھلا دے گا اس کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور کرے گا اس کو پیغمبر طرف بنی اسرائیل کے یہ کہ تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس نشان کو رب تمہارے سے یہ کہ بناتا ہوں میں واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کے پس پھونکتا ہوں میں بیچ اس کے ہو جاتا ہے جانور ساتھ حکم اللہ کے اور چنگا کرتا ہوں پیٹ کے اندھے کو اور سفید داغ والے کو اور جلاتا ہوں مردے کو ساتھ حکم اللہ کے اور خبر دیتا ہوں تم کو ساتھ اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم بیچ گھروں اپنوں کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے۔﴾

۱...... اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں کا بی بی مریم کے پاس آ کر یہ خوشخبری دینا کہ تیرے ہاں لڑکا ہوگا۔ جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔

۲...... وہ لڑکا دنیا اور آخرت میں عزت والا ہوگا۔

۳...... وہ لڑکا خداوند تعالیٰ کے مقربین میں سے ہوگا۔

۴...... وہ لڑکا جھولے میں لوگوں سے باتیں کرے گا۔

۵...... وہ لڑکا ادھیڑ عمر میں بھی لوگوں سے کلام کرے گا۔

۶...... وہ لڑکا نیک بختوں میں سے ہوگا۔

۷...... خداوندتعالیٰ اس لڑکے کو بغیر باپ کے پیدا کرے گا[1] جیسا کہ بی بی مریم نے بطور سوال دریافت کیا یعنی کہا: ”قالت رب انّٰی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر“ ﴿کہا بی بی مریم نے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا کہ نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے۔﴾ جواب ملا ”کذلك الله یخلق مایشاء اذاقضیٰ امرا فانما یقول له کن فیکون“ ﴿اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے جب مقرر کرتا ہے کچھ کام سوائے اس کے نہیں کہ کہتا ہے ہو پس ہو جاتا ہے۔﴾

۸...... اللہ تعالیٰ اس لڑکے کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائے گا۔

۹...... اس لڑکے کو خداوند تعالیٰ بنی اسرائیل کی طرف رسول کر کے بھیجے گا۔

۱۰...... وہ لڑکا لوگوں کو کہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری طرف معجزے لے کر آیا ہوں۔

۱۱...... پہلا معجزہ ”انّی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله“ ﴿تحقیق میں بناتا ہوں واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کے۔ پس پھونکتا ہوں میں بیچ اس کے۔ ہو جاتا ہے جانور ساتھ حکم اللہ کے۔﴾

۱۲...... دوسرا معجزہ ”وابری الاکمه“ ﴿اور میں چنگا کرتا ہوں پیٹ کے جنے اندھے کو۔﴾

۱۳...... تیسرا معجزہ ”والابرص“ ﴿اور سفید داغ والے کو چنگا کرتا ہوں۔﴾

۱۴...... چوتھا معجزہ ”وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم“ ﴿اور میں خبر دیتا ہوں تم کو اس چیز کی کہ کھاتے ہو تم بیچ گھروں اپنوں کے۔﴾

۱۵...... وہ کہے گا ”ان فی ذلك لاٰیة لکم ان کنتم مؤمنین“ ﴿تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے یعنی ایمان والوں کے لئے میری نبوت کے ثبوت کے واسطے یہی معجزہ کافی ہے۔﴾

”اذ قال الله یٰعیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیك وعلیٰ والدتك اذ ایدتك بروح القدس تکلم الناس فی المهد وکهلا، واذ علمتك الکتٰب والحکمة والتوریة والانجیل واذ تخلق من الطین کهیئة الطیر باذنی فتنفخ فیها فتکون طیرا باذنی وتبری الاکمه والابرص باذنی واذ تخرج الموتیٰ باذنی واذ کففت بنی اسرائیل عنك اذ جئتهم بالبینٰت فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مبین“

---

[1] قادیانی مرزا (ازالہ اوہام ص۳۰۳، خزائن ج۳ ص۲۵۴) میں لکھتا ہے کہ ”حضرت مسیح اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ بائیس برس کی عمر تک نجاری کا کام کرتے رہے۔“ لعنت الله علی الکاذبین الیٰ یوم الدین!

﴿اور جس وقت کہ کہے گا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری اوپر اپنے اور اوپر ماں اپنی کے جس وقت قوت دی میں نے تجھ کو ساتھ جان پاک کے باتیں کرتا تھا لوگوں کے بیچ جھولے کے اور ادھیڑ عمر میں اور جس وقت سکھائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جس وقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے پس پھونکتا تھا بیچ اس کے پس ہو جاتا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے اور چنگا کرتا تھا مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو ساتھ حکم میرے اور جس وقت نکالتا تھا تو مردوں کو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت بند کیا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جب لایا تھا تو ان کے پاس دلیلیں پس کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ان میں سے نہیں یہ مگر جادو ظاہر۔﴾

ان آیات سے چند امور صاف طور پر ظاہر ہیں جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے وہ انعامات جو دنیا میں ان پر کیے گئے، گن گن کر سنائیں گے۔

۱...... اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! میں نے تجھ کو روح القدس سے مدد دی تھی۔

۲...... تو لوگوں سے ماں کی گود میں باتیں کرتا تھا۔

۳...... اور تو اس وقت بھی لوگوں سے باتیں کرتا تھا جب تیرے کچھ بال سیاہ اور کچھ سفید تھے۔

۴...... تجھ کو میں نے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی۔

۵...... جب تو مٹی سے جانور کی صورت بناتا تھا پس وہ میرے حکم سے پرندہ ہو جاتا تھا۔

۶...... اور تو مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے چنگا کرتا تھا۔

۷...... اور جس وقت تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا تھا۔

۸...... اور میں نے بنی اسرائیل کو تیری ضرر رسانی سے بند کیا۔

۹...... اگرچہ تو بنی اسرائیل کے پاس ظاہر معجزے لایا تھا۔ مگر پھر بھی ان لوگوں نے جو کافر تھے، تیرے معجزات کو جادو ہی خیال کیا۔ جیسے "فقال الذین کفرو امنھم ان ھذاالا سحر مبین" ﴿پس کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ان میں سے نہیں یہ مگر جادو ظاہر اور بموجب ان آیات کے ظاہر ہے کہ جو شخص معجزات عیسیٰ علیہ السلام سے انکار کرے وہ قرآن مجید کا منکر ہے اور جو شخص معجزات عیسیٰ علیہ السلام کو جادو کی قسم خیال کرے وہ کافر ہے۔﴾

مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھتے ہیں

اور کل معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی انکاری ہیں۔ بلکہ از قسم شعبدہ بازی و عمل الترب خیال کرتے ہیں۔ حصہ دوم

دیکھو (ازالہ اوہام ص ۳۰۲-۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ”سو کچھ تعجب کی بات نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے پر پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو۔ جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں تو پاؤں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف[1] کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔“

نوٹ...... جیسا کہ مرزا قادیانی ازالہ اوہام ص ۳۰۱، ۳۰۹ پر لکھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے معجزات کو اگر میں قابل نفرت اور از قسم شعبدہ بازی یعنی مسمریزم نہ سمجھتا تو ابن مریم سے اس بارہ میں کم نہ رہتا۔

ف...... مرزا قادیانی کی اس تحریر میں سے دو امر ثابت ہیں۔

۱...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باذن اللہ تعالیٰ پرندہ بنا کر اڑانے کو عقلی طور پر کلوں کے ذریعہ سے چلنا تسلیم کرتے ہیں۔ ۲...... لکھتے ہیں کہ مسیح ابن مریم کا باپ یوسف نجار تھا۔ جس سے بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام سیکھتے رہے۔

اور (ازالہ اوہام ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) میں لکھتے ہیں: ”حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ ہی کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔“

---

[1] دیکھو خدا نے حق کو ظاہر کر دیا۔ مدعی بھول گیا اور ہار گیا۔

اشتہار واجب الاظہار

مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۰ء کو ص ۳ میں لکھتے ہیں۔ خدا نے حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس کے بعد اپنا مسیح ان میں بھیجا جو لڑائیوں کا سخت مخالف تھا۔ وہ درحقیقت صلح کا شہزادہ تھا اور صلح کا پیغام لایا تھا۔ لیکن بدقسمت یہودیوں نے اس کا قدر نہ کیا۔ اس لئے خدا کے غضب نے عیسیٰ علیہ السلام مسیح کو اسرائیلی نبوت کے لئے آخری اینٹ کر دیا اور اس کو بے باپ پیدا کر کے سمجھا دیا کہ اب نبوت اسرائیل میں سے گئی۔

ف...... سبحان اللہ کیا عمدہ تحریر ہے ایک زبان اور دو بیان ازالہ میں یوسف نجار کا بیٹا لکھا تھا اور یہاں بے باپ ہونا تسلیم کر کے تحریری اقبال کیا ہے۔ شرم! شرم!! شرم!!!

ف...... مرزا قادیانی کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا معجزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح عقلی تھا اور شعبدہ بازی کی قسم سے اور دراصل بے سود تھا۔

اور (ازالہ اوہام ص۳۰۴، خزائن ج۳ ص۲۵۵) میں لکھتے ہیں: ''ماسوائے اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزم سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔''

ف...... اس تحریر سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک مسیح علیہ السلام کا معجزہ از قسم عمل الترب یعنی مسمریزم بطور لہو ولعب کے تھا نہ بطور حقیقت۔

اور (ازالہ اوہام ص۳۰۹، خزائن ج۳ ص۲۵۷) میں تحریر کرتے ہیں: ''بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔''

ف...... مرزا قادیانی کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام کے معجزات تربی تھے اور قدر کے لائق نہ تھے اور قابل نفرت تھے۔ افسوس ہے ایسے متکبر کے عقل پر جس کے نزدیک مسیح علیہ السلام کے وہ معجزات جو باذن اللہ تعالیٰ تھے۔ تربی اور قدر کے لائق نہ ہوں اور قابل نفرت ہوں۔ اللہ کی پناہ ایسے برے عقیدہ سے۔

اور (ازالہ اوہام ص۳۱۰، خزائن ج۳ ص۲۵۸) میں تحریر کرتے ہیں: ''یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کو کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام رہے۔''

اور (ازالہ اوہام ص۳۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۳) میں لکھتے ہیں: ''غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح علیہ السلام مٹی کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔

بہر حال یہ معجزہ ایک کھیل کی قسم سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔"

ف...... مرزا قادیانی کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ جو لوگ معجزات عیسیٰ علیہ السلام کو سچ جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے معجزات دکھاتے تھے۔ بقول مرزا قادیانی یہ اعتقاد غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے۔ یعنی جو معجزات کو سچ مانے وہ مشرک ہے اور افسوس ہے ایسے عقل پر جس کے نزدیک وہ معجزات جو پیغمبر کے ہاتھ سے باذن اللہ تعالیٰ ظاہر ہوں، عمل الترب اور کھیل کی قسم سے ہوں۔

دیکھو قرآن شریف میں اس معجزہ کی نسبت "واذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذنى فتنفخ فيها فتكون طيرا باذنى " ﴿اور جب بنا تا تھا تو مٹی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے، پس پھونکتا تھا بیچ اس کے ہو جاتا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے۔﴾

سبحان اللہ! جس معجزہ کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف نسبت کریں کہ وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اس کو مرزا قادیانی عمل الترب واز قسم شعبدہ بازی اور بے سود اور از قسم کھیل اور غلط اور قابل نفرت خیال کریں اور جو شخص معجزات کو حق مانے اس کو مشرک لکھیں اور اپنے کافر ہو جانے کا ذرا بھی بموجب اس فرمان اللہ قہار کے کچھ خوف نہ کریں جیسے "فقال الذين كفروا منهم ان هذا الا سحر مبين " ﴿پس کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے اس میں سے نہیں یہ مگر جادو ظاہر﴾

مرزا قادیانی بڑی عالی ہمت ہیں کہ معجزات مسیح علیہ السلام کو از قسم شعبدہ بازی اور بے سود اور قابل نفرت تحریر کرتے ہیں۔ جو باذن اللہ تعالیٰ پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے تھے۔

برین عقل و دانش بباید گریست

اگر یہاں یہ سوال ہو کہ مرزا قادیانی حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات سے کیوں انکار کرتے ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جب اپنے آپ کو مثیل مسیح قرار دیا۔ تب لوگوں نے کہا کہ اگر آپ مسیح علیہ السلام کے مثیل ہیں تو مسیح علیہ السلام کی طرح کوئی معجزہ دکھلاؤ۔ چونکہ مرزا قادیانی مسیح علیہ السلام کے معجزات کی طرح جن کا ذکر مفصل دو جگہ قرآن مجید میں ہے، دکھا تو نہیں سکتے تھے۔ اس لئے معجزات سے ہی انکاری ہو گئے۔ بجہت ثبوت ذیل میں مرزا قادیانی کی

کتاب سے اصل عبارت نقل کرتا ہوں۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص ۶، خزائن ج ۳ ص ۱۰۵) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

''مشابہت کے لئے مسیح کی پہلی زندگی کے معجزات جو طلب کئے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں ابھی درج کر چکا ہوں کہ احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں ہے۔ احیاء روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے اور اس کا ظہور ہوگا۔ ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں...... الخ۔''

اگر اہل انصاف کی ابھی تسلی نہیں ہوئی تو ایک اور نقل کرتا ہوں۔

(ازالہ اوہام ص ۲۹۶، خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''بعض لوگ موحدین کے فرقہ سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم انواع واقسام کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی بناء پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر دکھلاؤ۔''

ف...... اہل انصاف پر اب تو مرزا قادیانی کے انکار کی وجہ بخوبی روشن ہوگئی ہوگی۔

دیکھو تیسری دفعہ اہل انصاف کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۳۱۲، خزائن ج ۳ ص ۲۶۰) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''اگر یہ سوال دل میں گزرا کہ پھر اللہ جل شانہ نے مسیح ابن مریم کی نسبت اس قصہ میں جہاں پرندہ بنانے کا ذکر ہے، تخلق کا لفظ کیوں استعمال کیا جس کے ظاہر معنی ہیں کہ تو پیدا کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خالق قرار دینا بطور استعارہ ہے۔''

ف...... مرزا قادیانی نے خود ہی سوال بنایا تھا۔ مگر خدا کی قدرت سے جواب سے عاجز ہو کر استعارہ کو اپنے بچاؤ کے لئے ڈھال بنالیا۔ میں دعا مانگتا ہوں کہ اے میرے رب اپنی خاص مہربانی سے مرزا قادیانی اور اس کے چیلوں کو کج فہمی سے بچا۔ آمین ثم آمین۔

اب اہل انصاف کی خدمت میں مرزا قادیانی کی کتابوں میں سے وہ عبارتیں نقل کر کے پیش کرتا ہوں جن میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت نہایت ہی سخت اور

بے ادبانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن کے پڑھنے اور سننے سے سچے مسلمان کا دل ضرور غمگین ہوگا۔ اگر چہ میرا دل بھی لکھنے کو نہیں چاہتا تھا۔ لیکن اہل اسلام اور اہل انصاف کو مرزا قادیانی کے حالات سے آگاہ کرنا ایک ضروری اور لازمی امر خیال کر کے ذیل میں درج کرتا ہوں۔

دیکھو (ازالہ اوہام ص ۶۴۸، خزائن ج ۳ ص ۴۵۰) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''پھر ثابت ہے کہ اس مسیح کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزی فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ اس کی دعوت عام ہے اور اس کی دعوت خاص تھی اور اس کو طفیلی طور پر تمام مخالف فرقوں کے اوہام دور کرنے کے لئے ضروری طور پر وہ حکمت اور معرفت سکھلائی گئی ہے۔ جو مسیح بن مریم کو نہیں سکھلائی تھی۔''

ف...... بے جا فخر ہو تو ایسا ہو۔

اور دیکھو رسالہ (فتح مسیح ص ۱۹، خزائن ج ۹ ص ۴۰۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''مگر افسوس کہ یہ توریہ آپ کے یسوع صاحب کی کلام میں بہت پایا جاتا ہے۔ انجیلیں اس سے بھری پڑی ہیں۔ اس لئے ہمیں ماننا پڑتا ہے اگر توریہ کذب ہے تو یسوع سے زیادہ دنیا میں کوئی کذاب نہیں گزرا، یسوع صاحب کا یہ قول کہ میں خدا کی ہیکل کو ڈھا سکتا ہوں اور پھر تین دن میں اسے بنا سکتا ہوں یہ وہ قول ہے جس کو توریہ کہتے ہیں۔''

ف...... معاذ اللہ مرزاجی کا کیا عالی حوصلہ ہے جس مسیح کی نسبت قرآن شریف یہ شہادت دیوے ''ومن الصلحین'' یہ اس کو سب دنیا سے زیادہ کذاب لکھیں۔ معاذ اللہ

اور (فتح مسیح ص ۴۶، خزائن ج ۹ ص ۳۳۸) میں لکھتے ہیں ''مگر یسوع صاحب کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کب تک ان کی چال پر روئیں۔ کیا یہ مناسب تھا کہ وہ ایک زانیہ عورت کو یہ موقعہ دیتا کہ وہ عین جوانی اور حسن کی حالت میں ننگے سر اس سے مل کر بیٹھے اور نہایت ناز اور نخرہ سے اس کے پاؤں پر بال ملے اور حرام کاری کے عطر سے اس کے سر پر مالش کرے۔ اگر یسوع کا دل بدخیال سے پاک ہوتا تو وہ ایک کسبی عورت کو نزدیک آنے سے ضرور منع کرتا۔ مگر ایسے لوگ جن کو حرام کار عورتوں کے چھونے سے مزا آتا ہے۔ وہ ایسے نفسانی موقعہ پر کسی ناصح کی نصیحت بھی نہیں سنا کرتے۔ دیکھو یسوع کو ایک غیرت مند بزرگ نے نصیحت کے ارادہ سے روکنا چاہا کہ ایسی حرکت کرنا مناسب نہیں۔ مگر یسوع نے اس کی جھڑکی اور ترش روی سے سمجھ لیا کہ میری اس حرکت سے یہ شخص بے زار ہے۔ تو رندوں کی طرح اعتراض کو باتوں میں ڈال دیا اور دعویٰ کیا کہ

یہ کنجری بڑی اخلاص مند ہے۔ ایسا اخلاص تو تجھ میں بھی نہیں پایا گیا۔ سبحان اللہ! کیا عمدہ جواب ہے۔ یسوع صاحب ایک زنا کار عورت کی تعریف کر رہے ہیں کہ بڑی نیک بخت ہے۔ دعویٰ خدائی کا اور کام ایسے، بھلا جو شخص ہر وقت شراب سے سرمست رہتا ہے اور کنجریوں سے میل جول رکھتا ہے اور کھانے پینے میں اول نمبر کا جو لوگوں میں اس کا نام بھی پڑ گیا ہے کہ یہ کھاؤ پیو ہے۔ اس سے کس تقویٰ اور نیک بختی کی امید کی جاسکتی ہے؟''

ف...... اہل انصاف پر ہرگز پوشیدہ نہیں رہا ہوگا کہ جو کچھ مرزا قادیانی نے مسیح علیہ السلام کی نسبت اس تحریر میں لکھا ہے، جس کی نسبت قرآن یہ شہادت دے رہا ہے: ''وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین'' معاذ اللہ مرزا قادیانی کو اس کی چال پر رونا آوے اور حرام کار عورتوں کے چھونے والا اور دل کا بدخیال اور کنجریوں سے میل جول رکھنے والا اور ہر وقت شراب سے سرمست لکھیں۔ بلکہ ایسا خیال کریں کہ اس سے کسی تقویٰ اور نیک بختی کی امید بھی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ ایسے بد اعتقاد والے سے خدا ایسے عقیدہ رکھنے والے کو غارت کرے۔ یا اپنی مہربانی سے اس کے دل کی کجی دور کرے۔

اور (رسالہ فتح مسیح ص ۴۸، خزائن ج ۹ ص ۴۵۰) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''مگر تعجب کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو صرف ایک نکاح موقت ہے۔ اپنے یسوع کی چال چلن کو نہیں دیکھتے کہ ایسی جوان عورتوں کی طرف نظر ڈالتا۔ جن پر ڈالنا اس کو درست نہ تھا، کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ ہم نشین ہوتا۔ اگر وہ متعہ کا بھی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا۔ کیا یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا تھا۔ یا صریح زنا کاری تھی۔''

ف...... معاذ اللہ جو کچھ مرزا قادیانی نے جناب ''وجیھا فی الدنیا والاخرۃ'' کی نسبت اور آنجناب کی دادیوں کی نسبت لکھا ہے۔ کیسا ہی بیہودہ ہے۔ مگر کسی نے کیا عمدہ کہا ہے کہ جب حیا دل سے نکال دیا تو پھر بیہودہ بکنے سے کیا صرفہ۔

اور دیکھو (فتح مسیح ص ۴۲، خزائن ج ۹ ص ۴۴۱) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

''یسوع صاحب کے حواری لالچی اور کم عقل تھے۔ ان کی عقلیں اور ہمتیں تھیں ایسی ہی ان کو ہدایت بھی اور ایسا ہی یسوع بھی ان کو مل گیا۔ جس نے خودکشی کا دھوکہ دے کر سادہ لوحوں کو عبادت کرنے سے روک دیا۔

ف...... اہل انصاف پر مرزا قادیانی کی تحریر سے پوشیدہ نہیں رہا ہوگا کہ جیسے اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کو لالچی اور کم عقل اور کم ہمت لکھا ہے۔ ویسے ہی حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی لکھا ہے۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی کا دل بڑا ہی سخت ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ ’’من الصالحین، ومن المقربین ‘‘ کے خطاب سے سرفراز فرمادیں اس کو کم عقل اور کم ہمت اور لوگوں کو عبادت سے روکنے والا تحریر کریں اور حواریوں کی نسبت بھی قرآن شریف یوں شہادت دے رہا ہے: ’’قال عیسیٰ ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریّون نحن انصار اللہ‘‘

﴿ کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے واسطے حواریوں کے کون شخص مدد دینے والا ہے طرف خدا کی کہا حواریوں نے ہم ہیں مددگار خدا کے ﴾ اور نیز حواریوں کی تعریف میں ’’وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافة ورحمة ‘‘ ﴿ اور لکھا ہم نے بیچ دلوں ان لوگوں کے کہ پیروی کرتے تھے اس کی شفقت اور مہربانی۔ ﴾ اور نیز حواریوں کی تعریف میں ’’واذاوحیت الی الحواریین ان امنو بی وبرسولی قالوا امنا واشھد بانا مسلمون ‘‘ ﴿ جس وقت وحی بھیجی میں نے طرف حواریوں کے یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبروں میرے کے۔ کہا انہوں نے ایمان لائے ہم اور شاہد رہ تو ساتھ اس کے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ﴾

سبحان اللہ! کیا عجیب شان ہے ان کی جن کے ایمان دار ہونے کی قرآن شہادت دے رہا ہے۔ افسوس مرزا قادیانی کے ایسے حوصلہ پر جو حواریوں کو کم عقل اور لالچی تحریر کرتے ہیں۔

اور دیکھو (اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء ص ۵، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۳۰۹) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’یسوع نے بعض اوقات فریب کے طور پر ناوانوں کو بازی گردں کی طرح کوئی کھیل دکھلایا ہو اور پھر جب داناؤں نے اس سے معجزہ مانگا تو کانوں پر ہاتھ رکھ لیا کہ میں معجزہ نہیں دکھلاؤں گا۔‘‘

معاذ اللہ مرزا قادیانی مسیح علیہ السلام کو فریبی اور بازی گر لکھتے ہیں۔ اور دیکھو (اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء ص ۵، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۳۰۹) میں نوٹ لکھتے ہیں: ’’یسوع نے تمام عمر میں معجزہ کے بارہ میں صرف یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں ہیکل کو مسمار کر کے تین دن میں بنا سکتا ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ اوباشانہ دعویٰ ہے۔ یہ کیونکر ممکن تھا۔‘‘

ف...... معاذ اللہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو مرزا قادیانی اوباش لکھتے ہیں۔ کیا ایسا لکھنا بھلے مانسوں کا کام ہے؟ "لعنت اللہ علی الکاذبین" کہو مرزائیو آمین!

اور دیکھو (اشتہار ۲۰ جنوری ۱۸۹۷ء ص ۳، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۳۰۶) میں لکھتے ہیں:

"یسوع نے زبان سے تو بہت کچھ کہا۔ مگر عقلی طور پر کسی خرابی کے زہریلے درخت کو دنیا سے نہیں کاٹا۔ اگر ہم مان بھی لیں کہ اس نے کم عقل عورتوں اور بچوں کی طرح خودکشی کی تو اس سے اور بھی زیادہ اس کی حالت پر افسوس آئے گا کیا اگر ہمدردی کی اس کو کچھ سوجھی بھی تو احمقانہ راہ سوجھی۔"

ف...... معاذ اللہ مرزا قادیانی یسوع مسیح کو عورتوں کی طرح کم عقل اور احمق لکھتے ہیں۔ کیا ایسا لکھنا عقلمندوں کا کام ہے یا احمقوں کا؟ "لعنت اللہ علی الکاذبین" کہو مرزائیو آمین۔

اور دیکھو (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰) کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: "آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت تھی کہ اس نے محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ سے بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔"

ف...... اس عبارت سے دو امر ظاہر ہیں۔

۱...... بقول مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام کا ایک یہودی استاد تھا۔ جس سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی۔

۲...... بقول مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام اپنی علمی اور عملی قویٰ میں کچے تھے۔ اسی وجہ سے ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

جواب امر اوّل

قولہ تعالیٰ "واذ علمتك الکتٰب والحکمة والتوریة والانجیل" ﴿اور سکھلا دے گا اس کو اللہ کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل۔﴾ قرآن شریف تو کھلے طور پر یہ شہادت دے رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو توریت سکھلائی اور مرزا قادیانی مسیح علیہ السلام کا توریت سکھلانے والا ایک یہودی کو لکھیں۔ واہ رے مرزا جی۔ تمہارا حوصلہ اور دوسرے امر کا خدا تعالیٰ نے مرزا قادیانی سے تحریری فیصلہ کرا دیا ہے۔ وہ یہ کہ اس جگہ نقل کرتا ہوں۔

دیکھو رسالہ (ضرورۃ الامام ص ۱۶، خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۶) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: "یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قوت نبوت سے اور نور حقیقت کے ساتھ شیطانی القا کو ہرگز ہرگز نزدیک آنے نہیں دیا۔ اس کے رفع میں فوراً مشغول ہو گئے اور جس

طرح نور کے مقابل پر ظلمت ٹھہر نہیں سکتی۔ اسی طرح شیطان ان کے مقابل پر ٹھہر نہیں سکا اور بھاگ گیا۔ یہی ''ان عبادی لیس لك علیهم سلطان'' کے معنی ہیں۔''

ف...... اہل انصاف مرزا قادیانی کی اس تحریر میں غور کریں کہ اقبال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیطانی القا کو ہرگز ہرگز پاس آنے نہیں دیا۔ شیطان ان کے مقابل پر ٹھہر نہیں سکا اور بھاگ گیا اور ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام علمی اور عملی قوی میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔ شرم شرم شرم ایک زبان اور دو بیان۔

اور دیکھو (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۱) میں لکھتے ہیں: ''آپ کا خاندان نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

ف...... معاذ اللہ معاذ اللہ مرزا قادیانی نے جو کچھ حضرت ''وجیها فی الدنیا والآخرة'' کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت بکواس بکا ہے۔ کسی مسلمان اہل ایمان کو اور سچے عیسائی کو ایسا بیہودہ کلمہ زبان پر لانا بھی اول درجہ کی بے حیائی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کو حیاء سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ ورنہ ادب سے کنارہ کش نہ ہوتے۔

اگر مرزائیوں کی ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھتا ہوں۔ دیکھو مرزا قادیانی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳) میں لکھتے ہیں: ''پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔''

ف...... معاذ اللہ مرزا قادیانی حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کا دشمن تھا اور ایک بھلا مانس آدمی بھی نہ تھا۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دوں۔ افسوس ہے ایسے عقل اور سمجھ پر اس سے زیادہ اور کیا بے ادبی ہوگی؟ ''لعنت الله علی الکاذبین'' کہو مرزائیو آمین۔

مرزائیوں کے دھوکے کا جواب

اگر کوئی مرزائی کسی مسلمان کو دھوکہ دے کر بھی کہے کہ مرزا قادیانی نے یسوع کے حق میں سخت اور بے ادبانہ الفاظ لکھے ہیں اور نہ مسیح علیہ السلام کی شان میں تو جواب یہ ہے کہ تمام انجیلوں میں ہر جگہ یسوع اور مسیح سے عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہیں اور خود مرزا قادیانی کا تحریری اقبال موجود ہے کہ یسوع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی نام ہے۔

دیکھو (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ص ۵۲) میں لکھتے ہیں: ''مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔''

ف...... افسوس اور حیف ہے ایسے عقل والے پر جس کو اپنا پہلا لکھا ہوا یاد نہ ہو اور یا دیدہ دانستہ لوگوں کو دھوکہ دیوے۔ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو دیکھو ایک اور نقل کرتا ہوں۔ (تحفہ قیصریہ ص۲۲، خزائن ج۱۲ ص۲۷۴) میں لکھتے ہیں: ''اس خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب کی نسبت جس کا نام یسوع ہے، یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے برے سے برے مفہوم کو جائز رکھا۔ افسوس ہزار افسوس کہ یسوع مسیح جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں کہ کسی وقت اس کا دل لعنت کے مفہوم کا مصداق ہو گیا تھا۔''

ف...... اس عبارت سے بھی بقول مرزا قادیانی ثابت ہو گیا کہ یسوع ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔ کیوں صاحب اب بھی کہو گے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور ہے اور یسوع اور ہے؟ اگر اب بھی مرزائیوں کی پوری تسلی نہیں ہوئی ہے تو ایک اور حوالہ نقل کرتا ہوں۔ خدا سے ڈر کر ذرا غور سے پڑھیں اور حق کی طرف رجوع کریں۔ ضد سے باز آویں۔ دیکھو (تحفہ قیصرہ ص۲۵، خزائن ج۱۲ ص۲۷۸) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

''اے مخدومہ ملکہ معظمہ یسوع مسیح کی بریت کے بارے میں یہ تینوں ذریعے شہادت دیتے ہیں۔ منقول کے ذریعے سے اس طرح تمام نوشتوں سے پایا جاتا ہے کہ یسوع دل کا غریب اور حلیم اور خدا سے پیار کرنے والا اور ہر دم خدا کے ساتھ تھا۔ پھر کیوں کر تجویز کیا جاوے کہ کسی وقت نعوذ باللہ اس کا دل خدا سے برگشتہ اور خدا کا منکر اور خدا کا دشمن ہو گیا تھا۔ جیسا کہ لعنت کا مفہوم دلالت کرتا ہے اور عقل کے ذریعہ سے اس طرح پر کہ عقل ہرگز باور نہیں کرتی کہ جو خدا کا نبی اور خدا کی توحید اور اس کی محبت سے بھرا ہوا اور جس کی سرشت نور سے تخمر ہو۔ اس میں نعوذ باللہ بے ایمانی اور نافرمانی کی تاریکی آ جائے۔ یعنی وہی تاریکی جس کو دوسرے لفظوں میں لعنت کہتے ہیں اور آسمانی نشانوں کے رو سے اس طرح پر کہ خدا آپ آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے خبر دے رہا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی نسبت قرآن نے بیان کیا ہے وہ لعنت سے محفوظ رہا اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس کا دل لعنتی نہیں ہوا۔ یہی سچ ہے۔''

ف...... سبحان اللہ! خداوند تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ جس یسوع کی نسبت نہایت بے ادبانہ اور گندے الفاظ مرزا قادیانی نے زبان سے بذریعہ تحریر نکالے تھے۔ اسی یسوع کی نسبت جناب ملکہ معظمہ کے خوش کرنے کے لئے اور نیز اس خوف سے کہیں گرفت نہ کیا جاؤں لکھتے ہیں کہ

"یسوع دل کا غریب اور حلیم اور خدا اسے پیار کرنے والا تھا اور ہر دم خدا کے ساتھ تھا۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳) میں لکھا ہے کہ "یسوع ناپاک خیال اور متکبر تھا اور راستبازوں کا دشمن تھا اور ایک بھلا مانس آدمی بھی نہ تھا۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔" اور تحفہ میں یہ بھی لکھا کہ "یسوع کی سرشت نور سے تخمیر تھی۔" اور (ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱) میں یہ بھی لکھا کہ "یسوع کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جنکے خون سے یسوع کا وجود ظہور پذیر ہوا۔" شرم! شرم!! شرم!!!! ایسے شخص پر جس کی تحریر کا یہ حال ہو اور دعویٰ تو پھر یہ ہو کہ تمام دنیا بھر میں میری تحریر کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی مرزائی انصافاً اور ایماناً ایسے مختلف تحریروں کو غور سے پڑھے اور سوچے تو اس پر یہ ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کو اپنا پہلا لکھا ہوا یاد نہیں رہتا اور اس بات کا بھی اس کو ضرور یقین ہو جائے گا کہ یہ بقدرت خداوند قادر یسوع مسیح علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بہت مدت سخت توہین کرنے کے بعد خلاف عادت یسوع کی تعریف عمدہ الفاظ میں اس طمع پر کی کہ جناب معظمہ صاحبہ یسوع کی تعریف سن کر مجھ پر خوش ہوگی اور انعام عطاء کرے گی۔ مگر خدا کو مرزا قادیانی کا رسوا کرنا منظور تھا۔ ایک کوڑی بھی انعام نہ ملی۔ بجز افسوس اور مایوسی کے کچھ حاصل نہ ہوا اور مرزا قادیانی کے الہاموں کی حقیقت کھل گئی کہ شیطانی ہیں یا رحمانی۔

چودھواں باب ...... فخر کرنے کی برائی میں۔ حصہ اوّل

"ان اللہ لایحب من کان مختالاً فخورا" ﴿تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہے تکبر کرنے والا شیخی کرنے والا۔﴾

"کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار" ﴿اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر دل ہر تکبر کرنے والے سرکش کے۔﴾

"فلا تزکوا انفسکم، ھو اعلم بمن اتقی" ﴿پس مت پاک کہو نفسوں اپنے کو وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگاری کرتا ہے۔﴾

"ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیٔ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ" ﴿اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ یا کہتا ہے وحی کی گئی طرف میری اور نہیں وحی کی گئی طرف اس کے کچھ اور کہتا ہے نازل کروں گا میں بھی مانند اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے۔﴾

"ان اللہ لایحب المعتدین" ﴿تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا سرکشوں کو۔﴾

حصہ دوم

اے بھائیو! کوئی ایسا مرتبہ اور منصب یا خطاب باقی نہیں ہوگا جس کے مدعی مرزا غلام احمد قادیانی نہ ہوئے ہوں اور نیز ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ میں اکثر انبیاء کا مثیل ہوں اور تمام روئے زمین کے مسلمانوں سے افضل ہوں۔ بلکہ یہاں تک دعویٰ ہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام حسینؓ سے بھی افضل ہوں۔ اب میں بجہت ثبوت اصل عبارت مرزا قادیانی کی کتابوں سے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ دیکھو (فتح اسلام ص ۵۸، خزائن ج ۳ ص ۳۴) میں لکھتے ہیں:

''اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے۔ وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہتا ہے۔ اس کو موت درپیش ہے۔ اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔''

ف...... اہل انصاف خیال فرماویں یہ محض فخر نہیں تو اور کیا ہے۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف اور (ازالہ اوہام ص ۲، خزائن ج ۳ ص ۱۰۴) میں تحریر کرتے ہیں: ''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا۔ جو مجھے دیا گیا ہے۔ وہ ہرگز نہ مرے گا۔''

ف...... فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔ آپ ہی مدعی اور آپ ہی گواہ، کیا عمدہ ثبوت ہے۔

اور (ازالہ اوہام ص ۳۹، خزائن ج ۳ ص ۱۲۲) میں لکھتے ہیں: ''میں مسیح موعود ہوں۔''

ف...... اپنے قول کی آپ ہی تصدیق کرنا کیا عمدہ ثبوت ہے۔

اور (ازالہ اوہام ص ۶۷ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۳۶) میں تحریر کرتے ہیں: ''مسلمانوں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے۔ جو اپنی روحانی حالت کے رو سے مسیح سے اور نیز امام حسین[1] سے بھی مشابہت رکھتا ہے۔''

ف...... مرزا قادیانی کا یہ مطلب ہے کہ میں روحانی حالت کی رو سے مسیح سے اور نیز امام حسین سے بھی مشابہت رکھتا ہوں۔

اور دیکھو (ازالہ اوہام ص ۶۸ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۳۶ حاشیہ) میں لکھتے ہیں: ''مسیح جو اترنے والا ہے۔ وہ یہی مثیل مسیح ہے اور حسینی فطرت ہے۔''

---

[1] دیکھو رسالہ (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳) میں جو مورخہ ۲۳ راپریل ۱۹۰۲ء میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''اے شیعہ قوم اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو حسین سے بڑھ کر ہے۔'' ف...... فخر بے جا

ف...... یہاں مرزا قادیانی حسینی فطرت کے دعویٰ دار ہوئے ہیں۔

اور دیکھو (اخبار الحکم نمبر ۴۲ ج ۴ مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۰ء، ملفوظات ج ۲ ص ۱۴۲، ج ۳ ص ۱۳۶) میں مرزا تحریر کرتے ہیں: ’’اس لئے یادرکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔‘‘

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی نے اپنے کو زندہ علی قرار دیا اور حضرت علی علیہ السلام کو مردہ علی کہا۔

اور (ازالہ اوہام ص ۲۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۲۲) میں لکھتے ہیں: ’’بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میری کلام سے مردہ زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔‘‘

ف...... اہل انصاف غور کریں یہ محض فخر اور جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

اور (ازالہ اوہام ص ۶۵۶، خزائن ج ۳ ص ۲۲۲) میں تحریر کرتے ہیں: ’’اس عاجز کا نام آدم بھی رکھا اور مسیح بھی۔‘‘

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی آدم بننے کے مدعی بھی ہوئے۔

اور (ازالہ اوہام ص ۱۹۲، خزائن ج ۳ ص ۱۹۳) میں لکھتے ہیں: ’’(الہام) یا احمدی بارك الله فيك ما رميت اذ رميت ولكن الله رمىٰ الرحمن علم القران لتنذر قوما ما انذر اباؤهم ’’یعنی میرا احمد خدا تعالیٰ نے تجھ میں برکت ڈال دی ہے۔ جو کچھ تو نے چلایا۔ جبکہ تو نے نہیں بلکہ خدا نے چلادیا۔ وہی رحمٰن ہے۔ جس نے قرآن تجھے سکھلایا تاکہ ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔‘‘

ف...... اہل انصاف غور کریں ایسا دعویٰ محض فخر اور جھوٹ نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

اور (ازالہ اوہام ص ۲۵۳، خزائن ج ۳ ص ۲۲۷) میں تحریر کرتے ہیں: ’’کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور کسی علماء میں سے اس بات پر ذرہ رنج دل میں نہیں گزرا اور پھر مثیل نوح قرار دیا۔ کوئی رنجیدہ نہیں ہوا اور پھر مثیل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور کسی مولوی صاحب کو اس سے غصہ نہیں آیا اور پھر مثیل داؤد بیان فرمایا اور کوئی علماء میں سے رنجیدہ خاطر نہ ہوا اور پھر مثیل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا کوئی فقیہوں اور محدثوں سے مشتعل نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا تو کسی شخص نے ایک ذرہ بھر غیظ وغضب ظاہر نہیں کیا اور پھر آخر مثیل مسیح ٹھہرانے کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر مثیل سید الانبیاء وامام الاصفیا حضرت مقدس محمد ﷺ قرار

دیا تو کوئی ہماری مفسروں اور محدثوں میں سے جوش خروش میں نہیں آیا اور جب خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو عیسیٰ یا مثیل عیسیٰ کر کے پکارا تو سب کی شدت طیش اور غضب کی وجہ سے چہرے سرخ ہو گئے اور سخت درجہ کا اشتعال پیدا ہو کر کسی نے اس عاجز کو کافر ٹھہرا دیا اور کسی نے اس عاجز کا نام ملحد رکھا۔ جیسا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلف مولوی محمد لکھو والہ نے اس عاجز کا نام ملحد رکھا۔“

ف...... اہل انصاف غور کریں کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ بھی اپنی زبان سے یہ ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم اور حضرت محمد ﷺ کا مثیل بنا دیا۔ یہ ایک ایسا دعویٰ ہے کہ جس کا مدعی خود ہی گواہ ہو اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کا مرزا قادیانی کو کافر کہنا بھی اسی بناء پر ہے کہ مجھ کو خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ شخص یعنی مرزا قادیانی کافر ہے۔ بلکہ اکثر علمائے ہندوستان اور پنجاب نے مرزا قادیانی کو کفر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ جو چھپا ہوا میرے پاس موجود ہے۔

اور (ازالہ اوہام ص۶۹۵، خزائن ج۳ ص۴۷۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ”اس حکیم مطلق نے اس عاجز کا نام آدم اور خلیفۃ اللہ رکھ کر اور ”انی جاعل فی الارض خلیفۃ“ کی کھلے کھلے طور پر براہین احمدیہ میں بشارت دے کر لوگوں کو توجہ دلائے کہ تا کہ اس خلیفۃ اللہ آدم کی اطاعت کریں اور اطاعت کرنے والی جماعت سے باہر نہ رہیں اور ابلیس کی طرح دھوکہ نہ کھاویں اور ”من شذ شذ فی النار“ کی تحدید سے بچیں۔“

ف...... اس جگہ مرزا قادیانی خلیفۃ اللہ آدم ہونے کے دعویٰ دار بنے اور اپنی اطاعت کرانے کے لئے بھی مدعی اور نیز یہ بھی لکھا کہ جو اطاعت نہ کرے گا شیطان کی طرح دوزخی ہوگا۔ یعنی دوزخ کی دھمکی دیتے ہیں۔ اپنی اطاعت کرانے کے لئے۔ اللہ بچائے ایسی کج روی سے۔

اور (ازالہ اوہام ص۵۶۳، خزائن ج۳ ص۴۰۳) میں تحریر کرتے ہیں: ”میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میری تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے۔ جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے۔ جس نے پتلی کی طرح اس مشیت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔“

ف...... اہل انصاف غور کریں کہ یہ کیسا بیجا فخر ہے اور یہ بھی ایک ایسا دعویٰ ہے جیسے کوئی آپ ہی مدعی اور آپ ہی گواہ ہو۔

اور (ازالہ اوہام ص۱۱۸، خزائن ج۳ ص۱۵۸ حاشیہ) میں لکھتے ہیں: ”جو بات اس عاجز کی

دعا کے ذریعہ سے روکی جاوے۔ وہ کسی اور ذریعہ سے قبول نہیں ہوسکتی اور جو دروازہ اس عاجز کے ذریعہ کھولا جاوے وہ کسی اور ذریعہ سے بند نہیں ہوسکتا۔"

ف...... یہ بھی دعویٰ محض فخر اور جھوٹ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

اور (ازالہ اوہام ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم

عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم

اور (ازالہ اوہام ص ۶۴۸، خزائن ج ۳ ص ۴۵۰) میں تحریر کرتے ہیں: "اس مسیح کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزئی فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ اس کی دعوت عام ہے اور اس کی خاص تھی اور اس کو طفیلی طور پر تمام مخالف فرقوں کے اوہام دور کرنے کے لئے وہ حکمت اور معرفت سکھلائی گئی ہے۔ جو مسیح بن مریم کو نہیں سکھلائی تھی۔"

ف...... اس عبارت سے بقول مرزا قادیانی یہ صاف ظاہر ہورہا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو مسیح علیہ السلام سے افضل جانتے ہیں۔

دیکھو خدا نے حق ظاہر کر دیا مدعی بھول گیا اور ہار گیا

(تحفہ قیصریہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۴) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: "میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت سے کھڑا ہوں۔"

اور دیکھو (تحفہ قیصریہ ص ۲۳، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۵) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: "حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز جو باتیں وہ میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھ دیا ان میں تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع مسیح کی طرف سے ایلچی ہوکر بادب التماس کروں۔"

ف...... سچ ہے کہ طمع عقلمندوں کو بھی بھلا دیتا ہے۔

دیکھو (تحفہ قیصریہ ص ۲۲،۲۳) کی عبارت کو اور نیز دیکھو (ازالہ اوہام ص ۱۵۸، ۶۴۸) کی عبارت کو جن میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ مسیح سے افضل ہوں۔ بلکہ یہاں تک فخر (عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم) اور وہی مرزا قادیانی تحفہ قیصریہ میں انعام کی امید پر جناب ملکہ معظمہ صاحبہ کو خوش کرنے کے واسطے تحریری اقبال کرتے ہیں کہ "اے ملکہ معظمہ میں یسوع مسیح کی طرف سے سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں اور یسوع مسیح کی طرف سے ایلچی ہوکر بادب التماس کرتا ہوں۔"

اے بھائیو طمع بری بلا ہے۔ جس نے مرزا قادیانی کو یسوع مسیح کا ایلچی[1] بنادیا۔ مگر جائے افسوس تو یہ امر ہے کہ مرزا قادیانی ایلچی بھی بنے تاہم بھی انعام سے محروم رہے۔ ہزار[2] افسوس ہے ایسے شخص کی حالت پر جس کی ایک زبان اور ہزار مختلف بیان ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو فتنہ زمانہ سے بچاوے۔ آمین ثم آمین!

اور (ازالہ اوہام ص ۱۰۷، خزائن ج ۳ ص ۴۷۸) میں تحریر کرتے ہیں: ''کہ جو کچھ اس عاجز کو رؤیا صالحہ اور مکاشفہ اور استجابت دعا اور الہام صحیحہ صادقہ سے حصہ وافر نبیوں کے قریب قریب دیا گیا ہے۔ وہ دوسروں کو تمام حال کے مسلمانوں میں سے ہرگز نہیں دیا گیا۔''

ف...... یہ دعویٰ بھی فخر اور جھوٹ ہے اور میں اہل انصاف کی خدمت میں مرزا قادیانی کی تحریر ذیل سے ایسے بیجا فخر اور جھوٹ صریح کو ثابت کر کے دکھا دیتا ہوں۔ غور سے پڑھیں اور سوچ کریں۔

دیکھو (ازالہ اوہام ص ۳۲، خزائن ج ۳ ص ۱۱۹) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندوان پڑھ دکھائی دے۔ مگر لاکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔ سوتم ان کی جوشوں سے گھبرا کرنا امید مت ہو۔ کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں۔''

ف...... مرزا قادیانی نے ۱۳۰۸ھ میں یہ لکھا تھا کہ عنقریب تمام ہندو مسلمان ہو جاویں گے اور ایک ہندو بھی دکھائی نہیں دے گا۔ کیونکہ اسلام کے قبول کرنے کے لئے اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں۔ مگر مجھے بڑا تعجب آتا ہے کہ اس بات کو عرصہ قریباً گیارہ سال کا گزر چکا ہے اور بقول مرزا قادیانی بے چارے ہندو اسلام کی ڈیوڑھی پر اسلام کے قبول کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی ان میں سے فیصدی پانچ کو بھی مسلمان نہیں کرتے چاہئے کہ ضرور کریں

---

[1] یہاں مرزا قادیانی اس یسوع کے ایلچی ہونے پر فخر کرتا ہے۔ جس کو وہ خود ہی چور وغیرہ لکھ چکا ہے۔ افسوس ایسی سمجھ پر

[2] مرزا قادیانی کی ایک زبان اور دو بیان۔ دیکھو رسالہ (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳) میں تحریر کرتے ہیں: ''اے عیسائی مشنریو اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔''

ف...... کجا ایلچی بننا اور کجا افضلیت کا دعویٰ، واہ مرزا قادیانی، عجیب قسم کا فخر ہے۔

تا کہ پیش گوئی بھی پوری ہو اور ترقی اسلام کا باعث بھی ہو۔ مگر جائے افسوس تو یہ بات ہے کہ جو سنی جاتی ہے کہ مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کے بعد لاہور وغیرہ جگہ کے ہندوؤں نے بھی بہت ہی مسلمانوں کو ہندو بنا کر اپنے مذہب میں شامل کر لیا ہے اور کرتے رہتے ہیں۔ واہ واہ واہ مرزا قادیانی کی پیش گوئی؟ پنجابی مثل ہے۔ پیرا منگی سی پٹھاں نوں دتیوی او تے نوں۔ اہل انصاف کی تسلی کے لئے ایک اور پیش گوئی بھی نقل کرتا ہوں۔ ناظرین ضرور دلی توجہ سے غور فرمائیں۔

(ازالہ اوہام ص۳۹۶، خزائن ج۳ ص۳۰۵) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ”عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں درج ہے۔ خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آویں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔“

ف…… اس الہام سے بقول مرزا قادیانی ظاہر ہے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ کی دختر کلان کا نکاح مرزا قادیانی سے ضرور ہوگا۔ لوگوں کی عداوت اور کوشش کے کام نہ آوے گی۔ اس کے بعد دوسرا الہام۔

(ازالہ اوہام ص۳۹۸، خزائن ج۳ ص۳۰۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”جب یہ پیش گوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی۔ (جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶؍اپریل ۱۸۹۱ء ہے، پوری نہیں ہوئی۔) تو اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی اس وقت گویا یہ پیش گوئی آنکھوں کے سامنے آگئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیش گوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا ”الحق من ربك فلاتکونن من الممترین“ یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے اور تو کیوں شک کرتا ہے۔“

ف…… اس تحریر سے ثابت ہے کہ پہلے الہام کے بعد دو یا تین سال مرزا قادیانی سخت بیمار ہوئے۔ یہاں تک کہ مرنے کا گمان بھی مرزا قادیانی کو ہوگیا اور قریب موت کی حالت میں مرزا قادیانی کو مرزا احمد بیگ کی لڑکی کی شادی کا دل میں خیال آیا کہ ہائے مجھے کیوں نہیں ملی۔ اب تو میں مرنے والا ہوں۔ کل جنازہ نکلے گا۔ شاید میں نے پہلے الہام کے معنی نہ سمجھے ہوں تو اسی حالت میں دوسرا الہام یہ ہوا ”الحق من ربك فلاتکونن من الممترین“ یعنی یہ بات تیرے رب

کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ سبحان اللہ عشق بری بلا ہے مرزا قادیانی کو ایسی محبت مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کی تھی۔ جس کو قریب موت بھی نہ بھولے۔ اب آگے تیسرا الہام بھی حسب ذیل نقل کرتا ہوں۔

دیکھو (فیصلہ آسمانی آخری ص خزائن ج ۴ ص ۳۵۰) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں: ''اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔''

ف ۔۔۔ مرزا قادیانی کے اس تیسری دفعہ کے الہام سے یہ امر بخوبی بقول مرزا قادیانی ظاہر ہے کہ خدا نے مرزا قادیانی سے کہا کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح میں نے تیرے ساتھ باندھ دیا ہے اور نیز یہ بھی خدا نے کہا ہے کہ تو لوگوں کو کہہ ''مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ بات سچ ہے کوئی اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتا اور نہ کوئی خدا کی باتوں کو بدلا سکتا ہے۔ یعنی وہ تیرے پاس ضرور آوے گی۔'' مگر افسوس صد افسوس اور حیف ہزار حیف مرزا قادیانی کے تین دفعہ کے ایسے ہی مدعی الہاموں پر کہ ناحق تین دفعہ خدا صادق الوعد پر جھوٹ بولا۔ اس واسطے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کی شادی ایک اور شخص سے ہوگئی اور مرزا قادیانی کی وہ دلی مراد جس کو وہ قریب موت بھی نہیں بھولے تھے۔ نہ موت کے قابو آئے اور نہ مراد پوری ہوئی[1]۔ ہاتھ دھوتے ہی مایوس رہ گئے۔ اب یہ امر فیصلہ طلب ہے کہ مرزا غلام احمد کے یہ تینوں الہام اس خدا کی طرف سے تھے۔ جو عالم الغیب اور صادق الوعد ہے یا شیطانی تھے۔ اگر ہم اس بات کو مان بھی لیں کہ یہ الہام سچے خدا کی طرف سے تھے۔ تو معاذ اللہ ہم کو پھر یہ کہنا پڑے گا کہ اس خدا نے جس نے مرزا قادیانی کو دو دفعہ یہ کہا کہ ''تیری شادی ضرور مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے ہوگی۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔''

بلکہ مرزا قادیانی کو یہ بھی کہا تو شک مت کر جیسے ''الحق من ربك فلاتکونن من الممترین'' یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے اور تیسرے الہام میں فرمایا کہ میں نے تیرا عقد نکاح اس سے باندھ دیا ہے۔ ضرور تیرے پاس آوے گی۔ یہاں تک کہ تو کہہ دے مجھے اپنے رب کی قسم ہے یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ کیوں اپنے وعدے کو پورا نہ کیا۔

---

[1] نالے دوان گئی۔ نالے عزت گئی۔ مرزا عشق تیں کی کھٹیا۔ ایسی پیش گوئی خدایا کسی کو نصیب نہ ہو جس سے ایسی حالت ہو۔

لیکن ہم اس خدا صادق الوعد کی نسبت ایسا خیال کر کے سفید کافر کیوں بنیں۔ بیشک یہ تینوں دفعہ کے مرزا قادیانی کے الہام بناوٹی ہی تھے۔ یا شیطان کی طرف سے تھے۔ اگر صادق خدا کی طرف سے ہوتے تو ضرور ہی پورے ہوتے۔ اب آگے اور بھی ایک الہام نقل کرتا ہوں۔ دیکھو مرزا قادیانی کی عالی ہمت بھی قابل ذکر ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی پر اور شخص سے شادی ہو جانے کے بعد مرزا قادیانی نے یہ اشتہار جاری کر دیا کہ اس کا خاوند ۲۱ر نومبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا۔ یہ چوتھی دفعہ کا الہام ہے۔ مگر یہ بھی بناوٹی تھا۔ غلط ہی نکلا۔ کیونکہ مرزا احمد بیگ کا داماد ۲۱ر نومبر ۱۸۹۴ء تک بھی نہ مرا۔ خدا نے مرزا کو سچا نہ کیا اور سنا جاتا ہے کہ آج[1] مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۰۱ء تک اس لڑکی کا خاوند اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زندہ موجود ہے اور وہ عورت اس کے گھر میں آباد اور صاحب اولاد ہے۔ اگر اب بھی مرزائیوں کی تسلی نہیں ہوئی تو اور نقل کرتا ہوں۔ دیکھو (اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ کے ص ۴ حاشیہ، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۹۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''احمد بیگ کی داماد کی وفات کے بارہ میں سنت اللہ کے موافق تاخیر ڈالی گئی۔ (نوٹ میں تحریر کرتے ہیں) احمد بیگ کی داماد کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔ خط پر خط بھیجے گئے۔ ان سے کچھ نہ ڈرا پیغام بھیج کر سمجھایا گیا۔ کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ چاہا بلکہ وہ سب گستاخی اور استہزا میں شریک ہوئے۔ سو یہی قصور تھا کہ پیش گوئی کو سن کر پھر ناطہ کرنے پر راضی ہوئے۔''

ف...... اس عبارت سے دو امر بخوبی ظاہر ہیں۔

اوّل...... مرزا احمد بیگ کا داماد توبہ کرنے کے باعث میعاد مقررہ کی اندر مرنے سے بچ گیا۔

دوم...... مرزا قادیانی بذریعہ تحریر خود اقبالی ہیں کہ خط پر خط اور پیغام بھیج کر منع کیا گیا کہ اس کے والدین کسی اور شخص سے شادی نہ کریں۔ ورنہ نقصان اٹھاویں گے۔

ناظرین کے دل کی تشفی کے لئے مرزا قادیانی کے تین خط حرف بہ حرف ذیل میں نقل کرتا ہوں جو مولوی غلام احمد قادیانی ساکن ضلع امرتسر۔ اپنے رسالہ ''نکاح آسمانی کے راز ہائے نہانی'' کے صفحہ ۱۰ تا ۱۴ میں لکھتے ہیں یہ یہ ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

''بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی ''مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

---

[1] اس کے ہاں چھ سات بچے موجود ہیں اور ہر سال نیا بچہ جنتی ہے اور کبھی کبھی قادیان میں بھی وہ دونوں میاں بیوی مرزا قادیانی کو شرمسار کرنے کے لئے جاتے رہتے ہیں۔

قادیاں میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند آں مکرم کی خبر سنی تھی تو بہت درد اور رنج وغم ہوا۔ لیکن وجہ اس کی کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزند آں حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہو گا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کے لئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا کرے اور عزیز مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں۔ آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو۔ لیکن خداوند حلیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔

میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تاکہ میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت ہے، آپ پر ظاہر[1] ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان خدائے تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے۔ تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو ہمیں خدا تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا اور اگر دوسری جگہ ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ[2] ہوگا کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے۔ اس لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتے کا کرنا ہرگز مبارک[3] نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا اور میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمادیں کہ یہ آپ کی لڑکی کے لئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا۔ جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی۔ جب کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ[4] میں زمین اور آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔

---

[1] اصل مطلب تو چاپلوسی ہے۔ یہ ہے کہ لڑکی مجھ کو دے دو۔

[2] اگر بموجب الہام آخر مرزا قادیانی سے رشتہ ہونا تھا تو پھر بیہودہ کوشش کیوں۔ واہ مرزا قادیانی۔

[3] سنا جاتا ہے کہ وہ عورت صاحب مال اور صاحب اولاد بھی ہے۔ ہرگز مبارک نہ ہوگا بیہودہ بکواس تھا۔

[4] جس کے ہاتھ میں آسمان اور زمین کی کنجی ہے اگر مرزا قادیانی کی احمد بیگ کی لڑکی سے شادی ہو جانا اس کا حکم تھا تو پھر کیوں نہ ہو سکی؟

اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا۔ جو اس پیش گوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس پر نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ[1] بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے[2] دین کی مدد کرے گا۔ میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے ''لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ'' پر ایمان لایا[3] ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے، ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کرسکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر[4] چکا ہے۔ زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔

خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین و دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطاء فرمادے۔ اگر میرے اس خط میں کوئی نا ملائم لفظ ہو تو معاف فرمادیں والسلام۔ (الراقم خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ۔ مورخہ ۷ ار جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ)

دوسرا خط بھی حرف بحرف ذیل میں نقل کرتا ہوں

''بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی'' مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

---

[1] پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ عیسائیوں کا پلہ بھارا ہو گیا۔ شرم شرم شرم۔

[2] بیگانی لڑکی پر عاشق ہو کر دین کی ترقی کا باعث خیال کرنا، امام الزمان کا ہی کام ہے۔

[3] اگر ''لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ'' جیسا مرزا قادیانی کو اپنے الہام پر ایمان تھا تو پھر یہ واویلا کیوں کیا؟

[4] اگر بقول مرزا قادیانی شادی کا ہونا آسمان پر مقرر ہو چکا اور زمین پر وہ بدل نہیں سکتا تھا۔ یہ خط کیوں لکھا اور پھر بھی شادی سے محرومی کیوں حاصل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کس طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں۔ آپ کو اس سے بہت رنج گزرے گا۔ مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں۔ جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں کرتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارہ میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہورہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے اس لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن[1] ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ رسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے۔ ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر میں [2]اس کا ہوں گا تو ضرور مجھے بچائے گا۔ اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا۔ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا۔ جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہوگئے۔ یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو۔ وہی میرے خون کے پیاسے وہی میری عزت کے پیاسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ خوار ہو اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز[3] ہے۔ جس کو چاہے روسیاہ کرے۔

۱؎ کوئی مرزا قادیانی سے دریافت تو کرے کہ آپ کے دشمن تو وہ لوگ اس واسطے ہوئے کہ آپ کو انہوں نے وہ لڑکی نہ دی کہ جس کی محبت میں آپ کا دل بیقرار ہوا۔

۲؎ بقول مرزا قادیانی صاف ظاہر ہے کہ اگر میں خدا کا ہوں گا تو خدا مجھے بچالے گا۔ یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی کی شادی مجھ سے کی جائے گی ورنہ میں خوار اور ذلیل اور روسیاہ ہوں گا۔ جب کہ ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے۔ پس مرزا قادیانی خدا کے نہ تھے کیونکہ شادی کسی اور شخص سے ہوگئی۔

۳؎ دیکھو مسیح موعود کے مدعی کو عشق کی آگ جلا رہی ہے اور بذریعہ خط و کتابت اپنے عشق کو پورا کرنے کے لئے کتنے حیلہ سازیاں کررہے ہیں۔ خدا کی پناہ ایسے شخص کی صحبت سے۔

مگر اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پرانہ رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالیٰ سے خوف کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف عزت بی بی نام کے لئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بیشک وہ طلاق دے دیوے۔ ہم راضی ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحب کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا۔ ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہنچی ہیں۔ بیشک میں ناچیز ہوں۔ ذلیل ہوں اور خوار ہوں۔ مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں میری عزت ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے لہٰذا میں نے اس کی خدمت میں خط لکھ دیا کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے نہ روک دیں پھر جیسا کہ آپ کی خودمنشاء ہے۔

میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسرا طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔[1] اگر نہیں دے گا تو اس کو عاق اور لاوارث کر دوں گا اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرادو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جواب میرے قبضے میں ہے۔ ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہوگا لہٰذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور[2] سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کردیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتے توڑ دوں گا۔

---

[1] دیکھو امام الزمان صاحب عشق کی آتش کے جوش سے بے گناہ اپنی بیوی کی طلاق کی تجویز کر رہے ہیں اور اپنے لڑکے فضل احمد کو عاق اور لاوارث کرنا ظاہر کر رہے ہیں کہ کسی مکر و حیلہ سے احمد بیگ مجھے لڑکی دے دے۔ افسوس ہے ایسے عقل پر کہ دعویٰ تو یہ کہ میں زندہ علی اور مرسل یزدانی ہوں اور کام ایسے۔

[2] مرزا قادیانی کو خدا کے الہاموں پر ہرگز ہرگز یقین نہ تھا۔ ورنہ اس بات کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی کہ احمد بیگ کو پورے زور سے لکھیں کہ باز آوے۔

اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے۔ تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم! راقم خاکسار غلام احمد لودھیانہ اقبال گنج ۴ر مئی ۱۸۹۱ء

تیسرا خط بھی خرف بحرف ذیل میں نقل کرتا ہوں

”بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی“ والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خداتعالیٰ کی قسم[1] کھا چکا ہوں کہ

اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو۔ اس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نورالدین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم ارادہ سے باز نہ آؤ گے تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے گا۔ جس کا پھر مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ (محمدی) کا غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو (محمدی) کا نکاح کسی اور سے ہو جاوے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف (محمدی) کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرط طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی۔ مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔

---

[1] خداوند تو ناطہ رشتہ توڑنے سے منع فرماویں اور مرزا قادیانی رشتہ ناطہ توڑنے کے لئے خدا کی قسم کھاویں۔ باعث کیا؟ بیگانی لڑکی کا عشق۔

یادرہے کہ میں نے کوئی بات کچی[1] نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ کی کہ میں ایسا کروں گا اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہوگا۔ اس دن عزت بی بی کا نکاح جاتا رہے گا۔ الراقم غلام احمد لودہیانہ اقبال گنج ۴؍ مئی ۱۸۹۱ء

اب ناظرین خدا سے ڈر کر انصاف کریں کہ ایسا شخص نفس پرست اور شہوت کا مرید کیا مامور من اللہ یا مسیح موعود یا امام الزمان یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا امام حسینؓ سے افضل ہوسکتا ہے؟ کہ جس کو بیگانی لڑکی کی خوبصورتی دیکھنے سے شہوت نے ایسا مغلوب اور پریشان کیا کہ ناحق کئی دفعہ جھوٹے الہاموں سے لڑکی کے والدین وغیرہ کو اللہ کی جھوٹی قسمیں کھا کھا کر ڈرایا اور یہاں تک نوبت پہنچادی کہ اپنے لڑکے فضل احمد کو ڈرایا اور دھمکایا کہ اگر مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی کا نکاح میرے سوا کسی اور شخص کے ساتھ کرے تو تم اسی وقت اپنی عورت کو طلاق دے دینا اور اگر تو طلاق نہ دے گا تو تجھ کو عاق اور لاوارث کردوں گا۔

اہل انصاف کی خدمت میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ اگر مرزا قادیانی کو خداوند تعالیٰ نے کہہ دیا تھا کہ میں نے تیرا عقد نکاح مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے آسمان پر باندھ دیا ہے تو پھر ایسے خط پر خط بھیج کر اس کے والدین وغیرہ کو ڈرانا اور منع کرنا کہ اس کی شادی کسی اور سے نہ کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ کیا ضرورت تھی؟ شاید مرزا قادیانی کو اپنے عاجی خدا کے الہاموں پر بھی پورا پورا بھروسہ اور یقین نہیں تھا۔ یا الہام ہی یقیناً بناوٹی تھا۔ اس واسطے کہ جس عورت کا عقد نکاح خداوند احکم الحاکمین نے مرزا غلام احمد سے باندھ دیا تھا تو کسی اور شخص کی کیا مجال تھی کہ اس کو شادی کر کے گھر میں لے جاتا اور پھر تعجب تر تو یہ بات ہے کہ شادی کرنے والے کو وہی خدا جس نے مرزا کا عقد نکاح باندھا تھا اڑھائی سال کی اندر مرجانے کا حکم صادر فرمادیا اور بقول مرزا قادیانی وہی خدا شادی کرنے والے کو توبہ کرنے کے باعث میعاد مقررہ کی اندر نہ مارے، بعید از قیاس ہے

---

[1] نہیں صاحب نہیں۔ بے گناہ اپنی بہو کے لئے طلاق کا تجویز کرنا اور بے گناہ لڑکے کو عاق اور لاوارث کرنے کے لئے خدا کی قسم جھوٹی کھانا یہ سب کچھ اپنی نفسانی کو پورا کرنے کے لئے حیلہ سازی کرنا ہرگز ہرگز کچی بات نہیں ہے۔ بلکہ پختہ ہے لیکن آپ نے اپنے لڑکے کو عاق اور لاوارث کیا اور نہ بہو کو طلاق دلوائی۔ اس واسطے کچھ کچی ہوگئی کہ مرزا احمد بیگ نے تو اپنی بیٹی کا نکاح اور شخص سے کردیا۔ مگر عزت بی بی کا نکاح اب تک باقی کا باقی۔ شاید مسیح موعود کے لئے نہیں ہوگا درست پورا کرنا قسم کا۔

اسی واسطے مرزا احمد بیگ کے داماد کا تو یہی قصور تھا کہ اس نے مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے شادی کر لی تھی اور باوجود منع کرنے کے باز نہ آیا تھا۔ اسے جرم کے بدلہ میں اس کو موت[1] کی سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔ مگر تا ہم ابھی اس نے نہ اپنی لڑکی کو طلاق دی اور نہ گھر سے نکالا۔

اہل انصاف خیال فرمائیں کہ پھر مرزا احمد بیگ کے داماد نے کس بات سے توبہ کی جس کے باعث اس کی موت میں تاخیر ڈالی گئی یہ تو ایسا ماجرا ہے جس کی کہاوت مشہور ہے کہ (نہ مانیں گے اور نہ جھوٹے ہوں گے) بیشک جو شخص ایماناً اور انصافاً بلا تعصب وطرفداری کے مرزا قادیانی کے ان الہامات اور خطوط کو دلی توجہ سے پڑھے یا سن کر غور کرے گا اس پر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی اپنی نفسانی خواہشات اور شہوت پرستی کو پورا کرنے کے لئے کوئی حیلہ ومکر باقی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ کئی دفعہ خداوند صادق الوعد پر بھی جھوٹ بولا جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام دنیا میں ذلیل اور خوار اور شرمسار کیا کہ زبان سے بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ طالبان حق کے دل کی تسلی کے واسطے اس قدر بیان کرنا کافی ہے اور ضد اور تعصب کا مرض تو لاعلاج ہے اور نیز ہدایت سب کی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور وہی سب کا ہادی ہے۔

التماس بدرگاہ خداوند تعالیٰ

اے میرے مالک ومولیٰ میں تیری ہی جناب میں بصدق دل التجا کرتا ہوں کہ اپنی خاص اور عام رحمت سے تمام اہل اسلام کو اور اس عاجز کو دجال اور شیطان کے دھوکہ سے بچا اور نیز یہ بھی التماس ہے کہ جیسے تو نے محض اپنی خاص مہربانی سے مجھ کو اس کتاب کی تالیف کی توفیق عطا فرمائی ورنہ میری لیاقت کیا۔ ویسی ہی اس کو اپنی عام مہربانی سے لوگوں میں عام مقبول کر اور جو شخص اس کو پڑھے یا سنے اس کو اپنی طرف سے حق بات کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس کو اس راستہ کی طرف کر جو تیری مرضی کے مطابق ہو۔ آمین!

”الحمدللہ رب العٰلمین، اللھم انی اعوذبك من عذاب القبر و اعوذبك من فتنة المسیح الدجال و اعوذبك من فتنة المحیاوفتنة الممات، آمین ثم آمین“

---

[1] مرزا قادیانی اگر لیکھرام کی طرح کوئی الہامی فرشتہ احمد بیگ کے داماد کو قتل کرنے کے واسطے بھیج دیتا تو مرزا کی یہ رسوائی نہ ہوتی۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

خنجر براہین ختم نبوت برگلوئے قادیانیت

حضرت مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمت اللعٰلمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین"

خنجر براہین ختم نبوت، برگلوئے قادیانیت

موجودہ دور میں گمراہوں نے گمراہ کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی ایسا اصول بنا رکھا ہے جس سے ان کو پارٹی بندی اور نفسانی خواہشات میں کامیابی ہو۔ مثلاً کوئی قرآن پاک کے اجمالی احکامات سے فائدے اٹھانے کے لئے حدیث کا منکر ہو کر کہتا ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کے آگے حدیث کی کوئی اہمیت نہیں۔ چونکہ وہ سمجھتا ہے کہ حدیث میں قرآنی احکام کے اجمال کی تفصیل ہے۔ اس سے اس کی مکاری کا پردہ چاک ہو جائے گا۔ کوئی کہتا ہے کہ میں قرآن اور حدیث دونوں کو مانتا ہوں۔ مگر فقہ کو نہیں مانتا۔ یہ ائمہ نے اختلاف اور جھگڑے ڈالے ہیں۔ وہ بھی یہ سمجھتا ہے کہ حدیث سے موضوع ضعیف اور صحیح کہہ کر تاویلوں سے اپنے مقصد کو پورا کرلوں گا۔ فقہ میں حدیث کے اجمالات کی تفصیل ہے۔ اس کو مانوں گا تو ناکام رہوں گا اور میری گندم نما جو فروشی کی حقیقت بے نقاب ہو جائے گی۔ اسی وجہ سے امامت، مہدویت اور نبوت کے دعوے ہوتے جاتے ہیں۔

حضرت عبدالوہاب شعرانی نے الشریعتہ الکبریٰ میں لکھا ہے: "لولا ان رسول اللہ ﷺ فضل الشریعتہ مااجمل فی القران علی اجمالہ کما ان الائمۃ المجتہدین لولم یفصلوا ما اجمل فی السنۃ لبقیت السنۃ علی اجمالہا وھکذا الی عصرنا ھذا"

پس اگر رسول اللہ ﷺ اپنی شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یوں ہی مجمل رہتا اور اگر ائمہ مجتہدین مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یوں ہی مجمل رہتی۔ اسی طرح ہمارے اس زمانہ تک اگر کلام ائمہ کی علماء مابعد شرح نہ کرتے تو ہم اسے بھی سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے۔ امیرالمومنین فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں: "سیأتی ناس

يجادلونكم بشبهات القران فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بكتاب الله"

قریب ہے کہ کچھ لوگ آئیں جو تم سے قرآن عظیم کے مشتبہ کلمات سے جھگڑیں گے۔ تم انہیں حدیثوں سے پکڑو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔ لہٰذا مذہب مسلمانان اہل سنت یہ ہے بموجب قرآن پاک "اطيعوا الله واطيعو الرسول واولى الامر منكم" ﴿اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور پیشوایان اسلام جو تم میں ہیں۔﴾

معلوم ہوا کہ اول قرآن پاک پھر حدیث شریف، بعد میں فقہ ہے اور پیشوایان اسلام صحابہ، ائمہ، فقہا، علماء، صلحاء کے اجماع پر قیاس مجتہدین ہے کوئی مسئلہ اختلافی صورت اختیار کر جائے تو اس کے لئے لائحہ عمل بھی حضور علیہ السلام نے فیصلہ کے لئے تجویز کر دیا ہے:

"اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فى النار (رواه النسائى و البخارى)" ﴿اتباع کرو تم جماعت کثیر کی جو ان سے علیحدہ ہوا جہنم میں گیا۔﴾

"لا تجتمع امتى على الضلالة" ﴿میری امت ہرگز گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔﴾

لہٰذا "لا الـه الا الله محمد رسول الله" پڑھ کر خدا اور رسول پر ایمان کے دعویدارو! دیکھو خدا اور رسول کے کلام قرآن پاک اور حدیث میں مسئلہ ختم نبوت کے متعلق کیا لکھا ہے اور حق و باطل کا اندازہ کرو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کھلم کھلا قرآن اور حدیث کے خلاف اقدام کرتے ہوئے اس میں تحریف اور تاویل سے کام لیا ہے۔

مرزا غلام احمد کی مکاری

دو چیزوں سے مرزا غلام احمد قادیانی نے فائدہ اٹھایا ہے۔ ایک تو احمد کے لفظ سے کہ جس نبی احمد نام والے کی خبریں دی گئی ہیں، وہ میں ہوں۔ حالانکہ اس کا نام غلام احمد ہے۔ اگر یہی دلیل ہے تو لاتعداد مسلمان غلام احمد بلکہ غلام محمد کے نام کے دنیا میں نظر آئیں گے۔ یہ حضور اکرم ﷺ کا اسم شریف ہے اور آپ ﷺ سے پہلے کسی کا یہ نام نہیں ہوا۔ بخاری اور مسلم کی متفقہ حدیث ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کفر کو میرے ذریعہ محو کر دیا۔ میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے بعد محشر میں اٹھائے

جائیں گے۔ میں عاقب ہوں۔ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو۔

فائدہ...... تین ناموں کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریح فرمائی جس سے مسئلہ ختم نبوت صفاتی طور پر ثابت ہو۔ محمد اور احمد ذاتی نام ہیں۔ آپ سے پہلے کسی کا یہ نام نہیں۔ ذاتی طور پر ختم نبوت اور فضیلت کا اس طرح اظہار فرمایا۔ اس طرح اگر کوئی دنیا میں اس سے ناجائز فائدہ اٹھائے تو مخبر صادق ﷺ نے ہر طرح رو فرما دی سن لو غلام کو نبی ماننے والو۔

مرزا غلام احمد کے متعلق پیشین گوئی

"ھلکة امتی علی یدی غلمة من قریش (رواہ البخاری) عن ابی ھریرۃ (مشکوٰۃ ص ٤٦٢) "میری امت کی ہلاکت و بربادی ایک غلام کے ہاتھوں پر ہوگی۔ جو اپنے آپ کو قریش سے ظاہر کرے گا۔ (یعنی مہدی) اب مسئلہ خاتم النّبیین قرآن اور صحیح احادیث سے لیجئے۔ پہلے چند آیات ملاحظہ کیجئے۔

۱...... "ماکان محمد ابااحد من الرجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین وکان اللہ بکل شی علیما (الاحزاب: ٤٠)" ﴿نہیں ہیں محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں میں سے آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔﴾

نوٹ...... اللہ علیم نے اسی وجہ سے نبی آخر الزمان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا رد فرمایا۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے: "من قال فی القران برأیه فلیتبوأ مقعده من النار (مشکوٰۃ ص ٣٥)" ﴿جو شخص قرآن کی تفسیر و معانی اپنی رائے سے بیان کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں تلاش کرے۔﴾

یہ امر مسلمہ ہے کہ قرآن جن پر نازل ہوا، وہی خوب سمجھ سکتے ہیں لہٰذا جو حضور ﷺ خاتم النّبیین تفسیر کریں اور حدیث میں بیان کریں۔ وہ صحیح ہو سکتی ہے یا غلام کی تاویل کردہ تمام لغتیں موجود ہیں خاتَم، خاتِم، خَتام، خِتام سب کے معنی ختم نبوت کے ہوتے ہیں۔ صحابہ، تابعین، محدثین کا اجماع بھی اسی پر ہے۔ مگر ہم خاتم النّبیین کی زبان، یعنی صحیح احادیث سے ثابت کریں گے۔

۲...... "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ:۳)" ﴿آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی پسند کیا۔﴾

فائدہ...... دین کامل ہو گیا۔ دوسرے دین کی ضرورت ہی نہیں تو نبی کی کیا حاجت ہے؟ اس لئے نعمت ہائے نبوت بھی ختم۔ اگر اب نبی کو مانا جائے گا تو قرآن پاک کی تکذیب ہو گی اور آدمی مرتد ہو جائے گا۔ اس لئے قادیانی اسلام سے خارج ہو گئے۔

۳...... "انما انت منذر ولکل قوم ھاد" ﴿بیشک آپ (اے محبوب) ہر قوم کے لئے ڈرانے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں۔﴾

اس سے بھی ثابت ہوا کہ جب آپ ﷺ ہر قوم کے ہادی ہوئے۔ تو اب دوسرے نبی کی حاجت نہیں۔ جب تک ایک ایک قوم کے ہادی بن کر نبی آئے، ضرورت رہی۔ جب سب کے ہادی آ گئے۔ دروازہ نبوت بند ہو گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ جھوٹا اور وہ مرتد ہو گیا۔

۴...... "قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعان الذی له ملك السموت والارض" ﴿اے (محبوب) آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے تمام لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ کے لئے ملک ہے آسمانوں کا اور زمینوں کا۔﴾

اب جو شخص اس آیت کو پڑھ کر قیامت تک کسی اور کو نبی مانے گا۔ اس آیت کی تکذیب کر کے کافر اور مرتد ہو جائے گا۔ مرزائی ہوش میں آئیں۔

۵...... "والذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وباالاخرة هم یوقنون اولئك علی هدی من ربهم واولئك هم المفلحون (الم:۵)"

﴿اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے (محبوب) تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔﴾

اس آیت شریفہ میں نزول قرآن اور اس کی صداقت پر ہدایت خدا سے ڈرنے والوں کے لئے جو غیب پر ایمان اور نماز اور نفقہ پر قائم ہیں۔ بعد ان کے ایمان والوں کا تذکرہ ہے۔ یعنی اے محبوب جو ہم نے تم پر اتارا ہے اور جو تم سے پہلے اترا ہے۔ یعنی آپ پر اور سابقین پر ایک اور

من قبلک کا ذکر ہے اور غلام احمد نے بعد میں دعویٰ کیا ہے۔ اگر یہ سچا ہوتا تو من قبلک کی طرح بعد والے کا بھی ذکر ہوتا۔ معلوم ہوا کہ بعد میں دروازہ نبوت بند ہے۔ دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے۔ الیک اور قبلک پر ایمان رکھنے والے تو ہدایت اور فلاح یافتہ ہیں اور بعدک جو اپنی جانب سے بڑھائے وہ گمراہ اور ناکام ہے۔ اے مرزائیو! ہدایت پر آجاؤ۔ توبہ کرو۔

۶...... ’’یاایھا النبی انا ارسلناك شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللّٰہ باذنہ وسراجا منیرا (احزاب:۴۵،۴۶)‘‘ ﴿اے نبی ہم نے آپ کو شہادت دینے والا اور خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے دعوت دینے والا اور چمک دار سورج بنا کر دنیا میں رشد وہدایت کے لئے بھیجا ہے۔﴾

اس آیت کے ترجمہ اور تفسیر سے ختم نبوت آشکار ہوتی ہے۔ شاہد یعنی گواہ۔ اس کی تفسیر کئی طرح سے ہے۔ ایک تو یہ کہ آپ گواہ ہوں گے قیامت میں انبیاء کی طرف سے جب ان کا اور ان کی امتوں کا معاملہ عدالت ربانی میں پیش ہوگا۔ تو آپ انبیاء سابقین کی گواہی دیں گے۔ ان کے فیصلے کے بعد نبی آخرالزمان کی آخری امت کا معاملہ پیش کیا جائے گا۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے۔ جب وہ انبیاء سابقین کی گواہی دیں گے تو مرزا قادیانی کا دعویٰ تو حضور ﷺ کے بعد کا ہے۔ جب سب کا فیصلہ ہو جائے گا۔ تو غالباً جھوٹے نبی کا معاملہ ان کے جھوٹے خدا دجال اور ان کے پیشوا شیطان کے ساتھ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ ہیں اور یہ جھوٹا نبی ہے۔

دوئم! یہ کہ انبیاء سابقین نے شرک کے مقابلہ میں توحید کی طرف سے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے۔ مگر یہ شہادت بغیر مشاہدے کے تھی۔ اس لئے کامیابی نہ ہوئی۔ دین کی تکمیل نہ ہوئی۔ اگرچہ انبیاء سابقین نے سچ کہا مگر بغیر دیکھے۔ لیکن جب دیکھنے والے معراجی دولہا شاہد با مشاہدہ آ گئے تو انبیاء کے قول کی تصدیق بھی ہوگئی اور شہادت بھی قابل تسلیم ہوئی۔ فیصلہ ہوگیا عدالت کا اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے معاملہ دین کا مکمل ہوگیا۔ شہادت اور نبوت ختم ہوئی۔ نبوت کی نعمتیں بھی ختم۔ محمد رسول ﷺ کے نام کی مہر لگ گئی اور عدالت بند ہوگئی۔ اب بعد میں غلام یعنی مرزا جی پہنچے کہ ہم بھی ہیں پانچ یں سواروں میں تاکہ مشہور ہوں ہزاروں میں۔

دربان یعنی چپڑاسی نے کہا کہ چلو میاں تم جعلساز ہو۔ اگر معاملہ کے گواہ ہوتے تو عدالت کا نوٹس ہوتا منظوری کا، اور طلب کئے گئے ہوتے۔ بھاگو یہاں سے ورنہ چار سو بیس کا مقدمہ جعل سازی کا دائر ہو جائے گا۔

۷...... "واذاخذ الله میثاق النّبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه (آل عمران:۸۱)" ﴿روز میثاق تمام انبیاء سابقین سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا کہ جب میں دوں کتاب وحکمت اور تم منصب نبوت پر قائم ہو تو اس کے بعد ایک نبی آئے گا جو پہلے کی تصدیق کرے گا۔ تم لوگ اس کو ماننا اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔﴾

میثاق النّبیین کے لفظ سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کو خطاب ہے "ثم جاءکم" سے معلوم ہوتا ہے کہ تم سب کے بعد آئے گا۔ معلوم ہوا کہ وہ انبیاء سابقین اور محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ جو آپ ﷺ کے بعد دعویٰ کرے، وہ کذابین میں سے ہے۔ "لعنة الله علی الکاذبین"

انبیاء کرام سے اقرار لیا کہ تم لوگ سچے خدا کے سچے نبی ہو تو ان پر ایمان لانا وہ تمہاری تصدیق کریں۔ تم سب ایک ہو کر متحد رہنا۔ معلوم ہوا کہ جھوٹے نبی سے بچنے کے لئے یہ عہد و پیمان ہے۔ جھوٹا نبی اور جھوٹا خدا دجال ایک دوسرے کے حامی ہوں گے۔ "اللّٰھم احفظنا"

محدث ابن ابی حاتم تفسیر میں ابو نعیم دلائل میں حضرت قتادہ سے وہ حضرت حسنؓ سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے وہ حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے آیت "واذ اخذ الله میثاق النّبیین" کی تفسیر میں فرمایا ہے: "کنت اول النّبیین فی الخلق واخرهم فی البعث (خصائص کبریٰ ص۲۳)"

اب خاتم النّبیین کی زبان سے تفسیر اور معنی سنئے

"وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون (رواه مسلم، مشکوٰة ص۵۱۲)" ﴿ساری مخلوق کے لئے نبی ہوں، میری ذات پر نبوت ختم کی گئی۔﴾

"قال رسول الله ﷺ ولا نبی بعدی ولا امة بعد امتی (بیہقی)"

﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہ کوئی نبی ہے میرے بعد، نہ کوئی امت میری امت کے بعد۔﴾

مسلم میں صفحہ ۵۱۲ سے ۵۱۷ تک اور بخاری اور مسلم اور ترمذی میں بکثرت احادیث ہیں۔ مختلف طریقوں سے حضور ﷺ نے اپنے کو خاتم النبیین فرمایا۔ "لا نبی بعدی" فرمایا۔ (ابن ماجہ ص ۳۰۷) میں فرمایا: "انا اخر الانبیاء وانتم اخر الامم" ﴿میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو۔﴾

ترمذی دیکھئے تو فرمایا: "ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بعدی" ﴿رسالت اور نبوت دونوں ختم ہوچکیں۔ نہ میرے بعد کوئی رسول ہوسکتا ہے نہ کوئی نبی۔﴾

تمام فقہاء اور محدثین کا اجماع ہے اور یہی معنی سب نے لکھے ہیں۔ بالتفصیل اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد مائتہ حاضرہ موید ملت طاہرہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی کتاب "جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوت" دیکھے۔ علاوہ اس کے سچے نبی کے اقوال سچے ہوتے ہیں یہ جھوٹا نبی ہے اس لئے اس کے سارے اقوال اور پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ جو دیگر رسالہ جات میں ناظرین نے دیکھا ہوگا، اور ہر نبی کے پاس معجزہ ہوتا ہے اور اس پر ایمان لے آنے والے پھر کبھی اس کی رسالت کے منکر نہیں ہوتے۔

مگر مرزا کے پاس نہ معجزہ اور اس پر لوگ ایمان لاکر مرزائیت سے تائب ہوکر اس کے مخالف ہوئے۔ مثلاً ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی بیس سالہ ان کے مرید ایسے برگشتہ ہوئے کہ مرزا قادیانی کو انہوں نے کذاب، دجال، حرام خور وغیرہ لکھا۔ بڑے بڑے رسالے ان کے خلاف لکھے ہیں۔

اب دو ایک حدیثیں قاتل دجال، عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی بھی ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔ جس کا دجال نبی مرزا نے انکار کیا ہے۔ مسند احمد و صحیح مسلم "یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین فیبعث الله عیسیٰ بن مریم فیطلبه فیهلکه" ﴿دجال میری امت میں نکلے گا۔ ایک چلہ ٹھہرے گا پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو

بھیجے گا۔ وہ اسے ڈھونڈ کر قتل کریں گے۔﴾

گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے اسماء کتب نقل کئے جاتے ہیں۔ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ثابت ہے اور واقعات بخاری و مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، طبرانی معجم کبیر، مستدرک، خزیمہ، مسند الفردوس، صاحب الوفا اور بہت سی کتابوں میں بکثرت احادیث بالتفصیل موجود ہیں اور قرآن مجید میں ''ماقتلوہ وما صبلوہ ولکن شبہ لھم'' ﴿نہ قتل کیا نہ سولی دی گئی بلکہ اللہ نے بدل دیا کفار خود شبہ میں پڑ گئے۔﴾

''بل رفعہ اللہ الیہ'' ﴿بلکہ اٹھالیا اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف۔﴾ مرزائی اپنے نبی کا اسلام دیکھیں کہ قرآن اور صحیح احادیث کا انکار کر کے اسلام سے خارج ہوا یا نہیں۔ مرزا قادیانی نے حضور اکرم ﷺ کی معراج جسمانی کا بھی انکار کیا ہے۔ بات یہ ہے اگر اسی جسم کے ساتھ حضور ﷺ کا آسمان پر جانا تسلیم کرتا تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا بھی ماننا پڑتا اور یہ اس کے دعویٰ نبوت کے خلاف پڑتا اللہ تعالیٰ مرزائیت سے بچائے اور مرزائیوں کو توبہ کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

احادیث رسول مرزا کی نظر میں

''اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں ہے۔ بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۳۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

نوٹ...... ناظرین مرزا کی خردماغی کو ملاحظہ کریں، ادھر تو اسلام اور قرآن اور شریعت محمدی کی اتباع کا دعویٰ کہ اسی شریعت پر چل کر ان کا امتی اور متبع بن کر ظلی اور بروزی نبی کی تقسیم کر کے ان کے نائب کی صورت میں احیاء دین کے لئے نبی ہوں اور حدیث کے متعلق ان کے الفاظوں کو ملاحظہ کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم ہی خدا، ہم ہی رسول ہیں۔ جن کو ہم مانیں وہ صحیح، ورنہ غلط۔

مرزا کی ترقیات اور کفریات

سب سے پہلے تو مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کرنے والے کو خارج از اسلام کہتا رہا اور حضور ﷺ کی محبت اور غلامی کا دم بھرتا رہا تا کہ امت محمدیہ پر اقتدار قائم ہو۔ رفتہ رفتہ مجدد بننے کا دعویٰ کیا۔ پھر کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر صحابہ بعد میں ان سے افضل ہوا۔ پھر اہل بیت اور ان سے افضل بھی، پھر نبی اور بعد میں ان سے افضل۔ حتیٰ کہ خدا ہونے کا دعویٰ اور خدا سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ کیا۔ دیکھئے ان کی کتابیں خطبہ الہامیہ، حقیقت الوحی، نزول المسیح وغیرہم۔

مرزا کا نبوت کے دعویٰ کے بعد خدا کا بیٹا بننا

''انت منی بمنزلة ولدی ''یعنی اے مرزا، مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

مرزا کا دعوئے الوہیت

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، خزائن ج ۵ ص ایضاً) میں لکھتا ہے: ''ورایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو ''یعنی میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کر لیا میں وہی ہوں۔'' (الاستفتاء نمبر ۲، کتاب البریہ ص ۷۸، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳)

''انت منی وانا منك ''یعنی اے مرزا تو مجھ سے میں تجھ سے ہوں۔

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۰، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۶)

''الارض والسماء معك کما ھو معی ''یعنی زمین وآسمان اے مرزا تیرے ساتھ ایسے ہیں جیسے میرے ساتھ۔'' (ایضاً)

''سرك سری ''یعنی تیرا میرا بھید ایک ہے۔''

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

خدا سے مرتبہ زائد ہونے کا بھی دعویٰ

''یا احمد یتم اسمك ولا یتم اسمی ''یعنی اے مرزا تیرا نام پورا ہوگا اور میرا نام ناقص رہے گا۔ (رسالہ دعوت قوم ملحقہ انجام آتھم ص ۵۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) ''استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیه، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم''

ناظرین ایسی صورت میں اندازہ لگائیں کہ مرزا کس قسم کا تھا۔ شیطان اور دجال وغیرہ سب سے بڑھ گیا۔ کیوں نہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کو اسلام سے خارج سمجھا جائے۔ اس پر بھی کوئی نہ سمجھے تو خدا اس کو سمجھے۔

دجالی نبیوں کے متعلق پیشین گوئی

"سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعمون انه نبی الله وانا خاتم النّبیین لانبی بعدی (رواه ابوداؤد، ترمذی، عن ثوبان، مشکوٰة ص٤٦٥)"

﴿میری امت میں تیس یا قریب اس کے دجال، کذاب پیدا ہوں گے۔ ہر شخص اس بات کا دعویٰ کرے گا کہ میں خدا کا نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں۔ سلسلہ نبوت مجھ پر ختم ہو چکا۔ میرے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی۔﴾

دوسری حدیث "حتی یبعث دجّالون کذّابون قریب من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله (رواه البخاری و مسلم عن ابوهریرةؓ مشکوٰة ص٤٦٥)"

اللہ تعالیٰ دجال اور دجالی نبیوں سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

وماعلینا الاالبلاغ

اشعار متعلق دلائل ختم نبوت

منظور جب اپنے بندوں کی مولا کو ہدایت ہوتی ہے
اصلاح عقائد کی خاطر تنظیم رسالت ہوتی ہے
تکمیل ہوئی جب مقصد کی اور ہو چکا کامل دین متین
پھر ختم نبوت اور اس کے انعام کی دولت ہوتی ہے
اکملت لکم دینکم بھی اتممت علیکم نعمت بھی
اسلام سے راضی کی بھی سند حضرت کو عنایت ہوتی ہے
قرآن اساس ایمان ہے قرآن کو پڑھ مرد مومن
ماکان محمد سے ہی عیاں ختم ان پہ نبوت ہوتی ہے
اور انی رسول اللہ بھی ہے قرآن میں ختم نبوت پر
بے شبہ لکل قوم ہاد ایک اور بھی آیت ہوتی ہے
ہے ختم نبوت کی شاہد پھر پہلے پارے کی آیت
جس میں ہے الیک من قبلک ختم ان پہ ہدایت ہوتی ہے

شاہد ہیں مبشر اور نذیر ہیں مہر منیر بھی داعی بھی
ہوتے ہوئے سورج کے کس کو تاروں کی ضرورت ہوتی ہے

بے دیکھے گواہی دیتے رہے اللہ کی جملہ پیغمبر
جب دیکھنے والے آپہنچے ختم ان پہ شہادت ہوتی ہے

وحدت کا جو دعوا شرک پہ تھا اس شاہد حق نے جیت لیا
پھر ختم رسل کی مہر لگی اور بند عدالت ہوتی ہے

میثاق کے دن سب نبیوں سے اقرار لیا تھا جن کے لئے
احمد ہیں یہی بعد عیسیٰ جن پر یہ بشارت ہوتی ہے

مرزا تو غلام احمد ہے اور ایسا جو باغی ہے ان سے
اور ایسے بغاوت والوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے

فرماتے ہیں خود بھی ختم رسل مشکوٰۃ میں قصر نبوت کی
میں آخری اینٹ ہوں وہ جس پر تکمیل عمارت ہوتی ہے

اترے یہ بخار کفر تر اگر پڑھے بخاری اے منکر
مسلم کی حدیثوں سے ہی عیاں یوں ختم نبوت ہوتی ہے

تھی پشت پہ مہر ختم رسل جب وہ پیدا ہوئے وہ ہادی کل
بتلائیں ذرا منکر سن کر یہ کس کی علامت ہوتی ہے

جب جھوٹے نبی پیدا ہوں گے پھر جھوٹا خدا بھی آئے گا
دجال ہے کانا ان کا خدا بعد اس کے قیامت ہوتی ہے

پھر حضرت عیسیٰ آئیں گے جھوٹوں کے خدا کو ماریں گے
اس واسطے مرزا کے دل میں عیسیٰ سے عداوت ہوتی ہے

دجال کے آنے کا منکر آمد عیسیٰ کے بھی خلاف
دجال نما اس مرزا کی ہر بات ضلالت ہوتی ہے

سرکار ہیں آخری پیغمبر اور آخری امت ہم ہیں سلام
ایمان کو رکھ محفوظ اپنے یہ رب کی امانت ہوتی ہے

انا خاتم النبيين لا نبي بعدي
چراغ ہدایت
حضرت مولانا محمد چراغ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

یہ کتاب "چراغ ہدایت" والد گرامی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد چراغؒ کی ان تحقیقات پر مشتمل ہے۔ جو آپ نے قادیانیت (نبوت کاذبہ) کی تردید میں مرتب فرمائی تھیں۔ حضرت کی زندگی کا مشن اس جھوٹی نبوت کا تعاقب اور مقابلہ تھا۔

یہ فریضہ آپ کے استاد محترم شیخ الاسلام حضرت علامہ محمد انور کشمیریؒ نے خصوصی طور پر آپ کے ذمہ لگایا تھا۔ چنانچہ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کا بنظر عمیق مطالعہ شروع کیا۔ پھر مرزا قادیانی کی کتابوں کی تضاد بیانیوں، جھوٹے دعاوی اور اس کی علمی غلطیوں سے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کیا اور امت قادیانیہ کو ان کے نبی کی تحریروں کے آئینہ میں اس کا داغدار چہرہ دکھا کر اس کی اصل حقیقت کو واضح کیا۔

قادیانی مبلغ بحث ومناظرہ کے میدان میں تو قرآن وحدیث کی تاویلات کر کے عوام کو مغالطہ دے لیتے ہیں۔ مگر جب ان کے خود ساختہ نبی کی کتابوں سے اس کے دعوؤں کی تردید کی جائے تو پھر ان کے لئے فرار کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب حضرتؒ کے اس مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ جس کی بنیاد پر آپ نے بارہا قادیانی مبلغین کو شکست فاش سے دوچار کیا۔ اپنے شاگرد خاص فاتح قادیان مناظر اسلام مولانا محمد حیات خان صاحب مرحوم کو آپ نے خصوصی طور پر اپنے مخصوص طرز استدلال کی تربیت دی اور مولانا محمد حیاتؒ قیام پاکستان تک جھوٹی نبوت کی جنم بھومی (قادیان) میں رہ کر اسے للکارتے اور تعاقب کرتے رہے۔

حضرتؒ کو اپنے علمی مواد پر اتنا اعتماد تھا کہ اکثر فرماتے کہ میں نے قادیانی نبی کو چوٹی سے ایسا پکڑا ہے کہ اب قادیانی مناظر کہیں بھاگ نہیں سکتا۔

ایسے مبلغین اسلام جنہیں قادیانیوں کے ساتھ بحث ومناظرہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ کتاب ان کے لئے بے حد مفید ومعاون ثابت ہوگی۔ ہر منصف مزاج قادیانی جو اس کتاب کا مطالعہ کرے گا۔ اسے مرزا غلام احمد قادیانی کے کذاب اور مفتری ہونے میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہے گا۔ اگرچہ پاکستان اور بعض اسلامی ممالک میں سرکاری طور پر احمدیوں کو کافر قرار دے دیا گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ظاہری طور پر قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں کم ہوگئی ہیں۔ لیکن حقیقت

میں یہ فتنہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی خفیہ سازشیں پہلے کی نسبت تیز تر ہو گئی ہیں۔

اس لئے ضروری ہے کہ اس فتنہ کی حقیقت سے مسلمانوں کو متعارف کرا کر ان کے دام تزویر سے انہیں بچایا جائے۔ چنانچہ اسی جذبہ کے تحت مولانا محمد عارف صاحب استاذ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ نے حضرتؒ کے علمی مواد کو حضرت کی کاپیوں کی مدد سے موجودہ کتاب کی صورت میں مرتب کیا اور قادیانی لٹریچر کے حوالہ جات کی تصحیح کے لئے مختلف مقامات کا سفر کیا اور کتاب کو زیادہ سے زیادہ قابل اعتماد بنایا۔ الحمدللہ کہ حضرتؒ کی خواہش کے مطابق ان کی زندگی میں جس کام کا بیڑا مولانا محمد عارف صاحب نے اٹھایا تھا۔ آج ''چراغ ہدایت'' کی صورت میں طبع ہو کر پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ جزاہ اللہ عنی و عن سائر المسلمین۔

میں مولانا منظور احمد چنیوٹی، ایم پی اے کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود کتاب کے لئے فاضلانہ مقدمہ لکھ کر اس کے تعارف پر مزید اضافہ کیا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالخالق شاہ صاحب کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ جنہوں نے کمال شفقت سے کتاب کی تصحیح اور اغلاط کی درستگی کا کام بڑی دقت نظر سے مکمل فرمایا اور اپنے برادر حقیقی مولانا محمد حنیف صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ ان کے قیمتی مشوروں اور کوششوں سے یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو امت مسلمہ کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ اس کے مؤلف ومرتب اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے والے ہر آدمی کو نبی ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین!

محمد انور قاسمی، مہتمم جامعہ عربیہ، گوجرانوالہ

باسمہ تعالیٰ

''یہ جہان فانی ہے'' مختصر سا جملہ ہے۔ لیکن اس کے مبنی بر حقیقت ہونے کی شان یہ ہے کہ تمام دنیا اس کی قائل ہے اور دنیا کے اس پر ایمان نہ رکھنے کی کوئی وجہ بھی نہیں کہ جس نے یہ دنیا بنائی اس کا اعلان ہے: ''کل شی ھالك الا وجھه له الحکم والیه ترجعون (قصص:۸۸)'' ﴿ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ سوائے اس کی ذات کے، فرمانروائی اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو۔﴾

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے: ''کل من علیھا فان، ویبقیٰ وجه ربك ذوالجلال والاکرام (الرحمن:۲۶،۲۷)'' ﴿ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل وکریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔﴾

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ نے اسی ''فنا'' کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بعثت انا والساعة کهاتین '' ﴿میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں کہ جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اسی طرح میرے بعد جلد ہی قیامت آنے والی ہے۔﴾

رسول اکرم ﷺ نے قرب قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ان من اشراط الساعة ان یرفع العلم، الخ '' ﴿قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا۔﴾ (صحیح بخاری کتاب العلم، باب رفع العلم وظہور الجہل ج ا ص ۱۸)

ایک دوسری حدیث میں نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ نے یہ بھی وضاحت کردی ہے کہ علم کس طرح اٹھالیا جائے گا؟ ارشاد نبویؐ ہے: ''ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء الخ (صحیح بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم ج ۱ ص ۲۰) '' ﴿اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں قبض کرے گا (اٹھائے گا) کہ اسے بندوں سے چھین لے بلکہ وہ علم کو اس طرح اٹھائے گا کہ علماء کو اٹھا لے گا۔﴾

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ دنیا کی زندگی علم سے ہے اور علم کا اٹھ جانا اس کائنات کے لئے پیغام اجل ہے۔ شاید اسی لئے کسی نے کہا اور بالکل صحیح کہا: ''موت العالم موت العالم '' ﴿عالم کی موت جہان کی موت ہے۔﴾

عالم اسلام پر بالعموم اور برصغیر پاک و ہند پر بالخصوص حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کا تعلق قرآن اور حدیث سے جوڑنے کا تجدیدی کارنامہ سرانجام دیا۔ خصوصاً حدیث رسول ﷺ کی اشاعت میں اس خاندان کی عظیم خدمات ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور پھر ان کے نواسے اور شاگرد رشید شاہ محمد اسحاق صاحب دہلویؒ اور ان کے دوسرے شاگرد شاہ عبدالغنی صاحبؒ کی یہ علمی میراث علماء دیوبند کی طرف منتقل ہوئی۔ چنانچہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ و مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے بعد شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، نابغۂ عصر، نمونۂ سلف، حافظ الحدیث، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ وہ نمایاں ترین ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے علم حدیث کی بہترین خدمات انجام دیں اور قدرت نے ان بزرگوں کو ایسے تلامذۂ راشدین سے نوازا۔ جنہوں نے اپنے علم، زہد، تقویٰ اور فراست و فقاہت سے ایک عالم کو منور کیا۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کے خصوصی تلامذہ میں سے قاری محمد طیب

صاحبؒ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور دوسرے بہت سے حضرات اس دار فانی کو پہلے ہی الوداع کہہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تھے کہ ۱۴رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۸۹ء کو حجۃ الاسلام مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے معارف و علوم کا بہت بڑا خزانہ ہزاروں انسانوں کے افادے کے بعد زیر زمین روپوش ہو گیا۔ شاہ صاحبؒ کے نور سے مستفید چراغ تاباں چاردانگ عالم میں ہزاروں چراغ روشن کرنے کے بعد گل ہو گیا۔ علم کا ایک پہاڑ زمین بوس ہو گیا۔ ایک ایسی ہستی جس پر علم کو ناز تھا۔ اس جہان فانی سے کوچ کر گئی۔ سیرت انوری کے پیکر، عالم باعمل، محدث و مفسر، استاذ العلماء حضرت مولانا محمد چراغ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کی رحلت پر عبدۃ بن الطیب کا یہ مشہور شعر پوری طرح صادق آتا ہے:

فما کان قیس هلكه هلك واحد

ولكنه بنيان قوم تهدما

استاذ و محبی حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ ۱۴ر جمادی الآخر ۱۳۱۴ھ کو ضلع گجرات (پاکستان) کے ایک گاؤں موضع دھکڑ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد جناب حافظ کرم دین صاحب کاشتکاری کا کام کرتے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ علمی و ادبی ذوق بھی بہت عمدہ تھا۔ مثنوی مولانا رومؒ اور دیوان حافظؒ وغیرہ کتب عموماً پاس رہتیں۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ اسی عقیدت و محبت کا اظہار تھا کہ اپنے چھوٹے بیٹے کا نام غلام رشید رکھا۔ جو بعد میں رشید احمدؒ کے نام سے معروف ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے اپنی تعلیم کا باقاعدہ آغاز تقریباً سات سال کی عمر میں کیا۔ جب مشہور عالم دین حضرت مولانا محمود صاحب گنجوی گجراتیؒ نے آپ کو عربی قاعدہ کی بسم اللہ کرائی۔ قرآن کریم کی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے گھر پر ہی حاصل کی۔ اس کے بعد اسکول کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے برادر بزرگ محمد سراج صاحب عرف سراج الدین صاحب (جو اس دور کے منشی فاضل اور مولوی فاضل تھے) کے پاس لاہور تشریف لے گئے۔ تقریباً چار سال تک آپ نے لاہور میں قیام فرمایا اور مدرسہ نعمانیہ میں چوتھی جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ اسی دوران آپ نے فارسی کی اعلیٰ تعلیم اپنے بڑے بھائی مولانا محمد سراج صاحبؒ اور مولانا محمد عالم صاحب آسیؒ مصنف "الکاویہ علی الغاویہ" سے حاصل کی اور اس کے علاوہ مولانا محمد عالم صاحب آسیؒ سے خوشخطی سیکھی اور اس فن میں کامل مہارت حاصل کی۔

موضع گنجہ میں قیام

لاہور میں تقریباً چار سال گزارنے کے بعد واپس اپنے گاؤں تشریف لے آئے اور عربی تعلیم کے لئے قریب کے ایک گاؤں موضع گنجہ میں اپنے استاد بزرگ کے صاحبزادے مولانا سلطان احمد گنجویؒ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ مولانا سلطان احمد صاحبؒ چونکہ رشتہ میں مولانا چراغ صاحبؒ کے والد کے عزیز تھے۔ اس لئے انہوں نے مولانا موصوف کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور انتہائی محبت و شفقت سے نوازا۔ آپ نے یہاں تقریباً اڑھائی سال تک قیام کیا اور اس دوران علم صرف کی تکمیل کی۔ علم نحو شرح جامی تک اور منطق شرح تہذیب تک پڑھا۔

دیوبند و سہارن پور کا سفر

اس زمانہ میں دارالعلوم دیوبند کا نام چاردانگ عالم میں مشہور ہو چکا تھا اور علوم اسلامیہ کا مرکز اور گہوارہ قرار پا چکا تھا۔ اس لئے ایک طالب دین کا دارالعلوم دیوبند کی طرف رخ کرنا ایک قدرتی اور فطری بات تھی۔ کیونکہ اس کے بغیر علمی پیاس بجھائی نہیں جا سکتی تھی۔ حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ ایک طالب دین تھے۔ چنانچہ آپ بھی علوم عربیہ اور اسلامیہ کی تکمیل کے لئے پہلے دیوبند اور پھر سہارنپور (مدرسہ مظاہر العلوم) میں چلے گئے۔ وہاں آپ نے حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ بانی تبلیغی جماعت، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحبؒ اور دیگر اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور مولانا خلیل احمد صاحبؒ مؤلف بذل المجہود کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

استاذ العلماء حضرت مولانا ولی اللہ صاحبؒ
(انہی شریف) کی خدمت اقدس میں

دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کے ممتاز ترین اساتذہ سے استفادہ کے بعد اپنے گاؤں تشریف لائے۔ اس وقت پنجاب میں علم کے دو سمندر ہزاروں انسانوں کی علمی پیاس بجھا رہے تھے۔ ایک مولانا غلام رسول صاحبؒ جو موضع انہی ضلع گجرات میں اپنا فیض عام کئے ہوئے تھے اور دوسرے مولانا غلام رسول صاحبؒ کے شاگرد رشید مولانا ولی اللہ صاحبؒ جو ونده شاہ بلاول (ضلع اٹک) میں علم کے موتی بکھیر رہے تھے۔ مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے جب مزید تعلیم کے لئے مولانا غلام رسول صاحبؒ سے رابطہ کیا تو انہوں نے مولانا ولی اللہ صاحبؒ سے کہا کہ آپ محمد چراغ صاحب کو اپنے ساتھ لے جائیں۔

مولانا ولی اللہ صاحبؒ نے بڑی مسرت سے پسند فرمایا۔ اس طرح آپ ایک ایسی

ہستی کے سایۂ عاطفت میں پہنچ گئے۔ جس کے علم کی دھوم دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور دارالعلوم جیسے عظیم علمی مرکز میں بھی آپ کے علم اور تعلیمی خصوصیات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ولی اللہ صاحبؒ کی جوہر شناس نگاہوں نے اپنے ہونہار شاگرد محمد چراغ کی خداداد صلاحیتوں کو بھانپ لیا اور انتہائی محبت اور توجہ سے علمی سرپرستی فرمائی۔ دندہ شاہ بلاول (اٹک) میں آپ نے حضرت استاذ الاساتذہ مولانا ولی اللہ صاحبؒ کی خدمت اقدس میں تقریباً تین سال کا عرصہ گزارا اور مروجہ نصاب کے مطابق موقوف علیہ کی تکمیل کی۔

موقوف علیہ کی تکمیل کے بعد دورۂ حدیث کے لئے آپ کے دل میں دوبارہ دیوبند جانے کا شوق بیدار ہوا۔ آپ نے جب استاذ الاساتذہ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت نے نہ صرف یہ کہ اسے پسند فرمایا بلکہ اپنے قلبی تعلق اور پدرانہ شفقت و مودت کا اظہار کرتے ہوئے سفر دیوبند کے لئے اپنی گرہ سے گیارہ روپے مرحمت فرمائے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب ایک روپیہ ایک مہینے کے لئے کفالت کر سکتا تھا۔

دارالعلوم دیوبند میں داخلہ

دارالعلوم دیوبند پہنچے تو شیخ الادب والفقہ مولانا اعزاز علی صاحبؒ نے داخلہ کا امتحان لیا اور بڑی خوشی و مسرت سے دورۂ حدیث میں شرکت کی اجازت دی۔ آپ نے جن اساتذۂ کرام سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

بخاری و ترمذی: از حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ۔

مسلم شریف: از حجۃ الاسلام حضرت حافظ محمد احمد صاحبؒ والد مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ۔

سنن ابی داؤد: از سید اصغر حسین شاہ صاحبؒ۔

سنن ابن ماجہ: از حضرت مولانا رسول خان صاحبؒ۔

سنن نسائی: از شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ۔

مؤطا امام محمدؒ و مالکؒ و شرح معانی الآثار از حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ۔

اگرچہ یہ تمام حضرات جبال علوم اور معارف و عوارف کے بحر ہائے ناپیدا کنار تھے۔ لیکن مولانا محمد چراغ صاحبؒ کو جس ہستی نے سب سے بڑھ کر متاثر کیا۔ وہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ کی ذات گرامی تھی۔ آپ نے حضرت شاہ صاحب کے افادات و تقریرات کو لفظ بہ لفظ محفوظ کرنے کا اہتمام کیا اور دوران درس حضرت شاہ صاحبؒ کے افادات کو اردو سے عربی میں منتقل کر کے تحریر کرتے رہے۔

صحیح بخاری سے متعلق حضرت شاہ صاحبؒ کے افادات کا مجموعہ تیار ہوا۔ اس کا نام مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے ''السیح الجاری الی جنۃ البخاری'' تجویز کیا۔ (یہ کتاب انتہائی باریک قلم سے لکھی ہوئی ہے اور ایک سو پچیس صفحات پر مشتمل ہے۔ آج کل حضرت شاہ صاحبؒ کے داماد مولانا احمد رضا صاحب بجنوری (انڈیا) کے پاس غیر مطبوعہ شکل میں موجود ہے۔

اس کتاب میں وہ سب کچھ آ گیا جو حضرت شاہ صاحبؒ نے دوران سبق بیان فرمایا یعنی مسائل و تشریحات کے علاوہ ضمناً جو قصص اور حکایات بیان فرمائیں۔ وہ بھی درج ہیں۔

دورۂ حدیث کا سال ختم ہو رہا تھا۔ امتحان بالکل قریب تھا کہ انہی دنوں عراق کے شیخ عبدالعزیز موصلی نے مولانا محمد چراغ سے درخواست کی کہ آپ نے جو تقریر بخاری قلمبند کی ہے۔ اس کی ایک کاپی (نقل) مجھے بھی کر دیں۔ اگرچہ وہ امتحان کی تیاری کے دن تھے۔ تاہم مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے فرمایا کہ میں نے سوچا دیارِ غیر کا ایک مسافر ہے۔ طالب دین ہے اس کی درخواست کو رد نہیں کرنا چاہئے۔ اسے تقریر بخاری کی ایک نقل کر دی۔

العرف الشذی شرح ترمذی

دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت پانے کے بعد حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ واپس اپنے گاؤں تشریف لے آئے۔ ابھی مشکل ایک ماہ گزرا ہوگا کہ ادھر رمضان المبارک میں شیخ موصلی کی ملاقات حضرت شاہ صاحبؒ سے ہوئی۔ ان کے ہاتھ میں چند اوراق دیکھ کر حضرت شاہ صاحبؒ نے استفسار کیا کہ یہ کیسے اوراق ہیں؟ شیخ موصلی نے جواب دیا کہ یہ آپ کی تقریر بخاری جو شیخ سراج فنجابی (چراغ پنجابی) نے نوٹ کی ہے۔ اس کی نقل ہے۔ (حضرت شاہ صاحبؒ پیار سے مولانا محمد چراغ صاحبؒ کو چراغ پنجابی کے نام سے پکارتے تھے) حضرت شاہ صاحبؒ نے اس تحریر کو دیکھ کر فرمایا: ''اچھا! میں نہیں سمجھتا تھا کہ اس زمانے میں بھی کچھ لوگ ایسے ذی سواد (صاحب استعداد) ہوتے ہیں۔''

یہ الفاظ آپ کی پسندیدگی اور بہترین تائید کا اظہار تھے۔ اس تحریر کو دیکھنے کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ نے مولانا محمد مظفر صاحب جہلمی (مولانا محمد چراغ صاحبؒ کے دوست) جو اس وقت دیوبند ہی میں رہائش پذیر تھے، کو فرمایا کہ محمد چراغ کو خط لکھو کہ میری تقریر ترمذی نوٹ کرے۔ چنانچہ رمضان المبارک کے بعد آپ نئے تعلیمی سال کے آغاز ہی میں دیوبند حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور تقریر ترمذی کو ضبط تحریر میں لانا شروع کر دیا۔ اسی دوران ساتھ ہی شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ سے عربی ادب کی تکمیل کی۔

تقریر ترمذی (جو بعد میں ''العرف الشذی'' کے نام سے مشہور ہوئی) کے آپ نے دو نسخے تیار کئے۔ایک حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے اور ایک اپنے لئے۔ جو نسخہ حضرت شاہ صاحبؒ کے پاس رہا۔اس پر اپنے قلم سے کئی مقامات پر مختصر حواشی (نوٹ) تحریر کئے۔جو بعد میں دوسرے نسخے پر بھی منتقل کر لئے گئے۔

''العرف الشذی'' کی تالیف پر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ کس قدر خوش ہوئے اور آپ نے اسے کس قدر پسند فرمایا۔اس امر کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ دوسرے سال حضرت شاہ صاحبؒ نے مولانا محمد چراغ صاحبؒ سے کہا کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ رہا ہو کر تشریف لے آئے ہیں۔آپ اس سال حضرت شیخ الہندؒ کی تقریر ترمذی بھی نوٹ کریں۔اس حکم کی تعمیل کی خاطر آپ پھر دیوبند حاضر ہوئے۔لیکن دوبارہ سیاسی سرگرمیوں میں مشغول ہوجانے کی وجہ سے حضرت شیخ الہندؒ اس دفعہ ترمذی شریف کی تدریس شروع نہ کر سکے۔

خیال تھا کہ جب بھی حضرت شیخ الہندؒ سیاسی سرگرمیوں سے فارغ ہو کر ترمذی شریف پڑھانا شروع کریں گے۔مولانا محمد چراغ صاحبؒ ان کی تقریر کو ضبط تحریر میں لانا شروع کر دیں گے۔لیکن چند ماہ بعد ہی حضرت شیخ الہندؒ اس دار الفناء کو چھوڑ کر عازم دار البقاء ہو گئے۔رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ!

حضرت شیخ الہندؒ کی رحلت کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ نے مولانا محمد چراغ صاحبؒ سے فرمایا کہ دار العلوم دیوبند کے کتب خانہ میں حدیث کی ایک کتاب ''مصنف عبدالرزاق کا قلمی نسخہ ہے۔آپ یہاں رہ کر اس نسخہ کو نقل کر دیں تاکہ اسے چھپوایا جاسکے۔مولانا محمد چراغ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر آپ کا یہ حکم ہے تو سر آنکھوں پر۔لیکن اگر مشورہ ہے تو میں کاتب بننے کی بجائے مدرس بننا پسند کروں گا۔حضرت شاہ صاحبؒ اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور آپ نے خود ہی میرٹھ سلطان التمش کی مسجد سے ملحق مدرسہ میں مدرس بنا کر بھیج دیا۔

آپ نے وہاں ایک سال تک تدریس کی۔ بعد ازاں آپ پنجاب لوٹ آئے اور یہاں آکر آپ نے جامعہ فتحیہ (اچھرہ لاہور) پھر سید جماعت علی شاہ کے مدرسہ واقع علی پور سیداں (سیالکوٹ) پھر کچھ عرصہ کے لئے جہلم میں تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد آپ ۱۹۲۴ء میں گوجرانوالہ تشریف لائے۔ یہاں آپ نے مدرسہ انوار العلوم (شیرانوالہ باغ) میں تقریباً بارہ سال تک عوام وخواص کو اپنے علم سے منور کیا اور بالآخر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۳۵۴ھ میں

آپ نے گوجرانوالہ میں بیرون کھیالی وروازہ مسجد ارائیاں میں مدرسہ عربیہ کی بنیاد رکھی۔ مولانا محمد چراغ صاحبؒ اب تک سینکڑوں تشنگان علم کو اپنے بہترین علم سے سیراب کر چکے تھے اور آپ کی وسعت نظر، فقاہت، کردار کی بلندی اور علم کی وسعت کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔ مدرسہ عربیہ کی بنیاد رکھتے ہی شمع علم کے پروانے ٹوٹ ٹوٹ پڑے۔

یہاں تک کہ آبادی میں گھر جانے اور طالبان علم دین کی کثرت کی وجہ سے یہ جگہ تھوڑے عرصے بعد ہی ناکافی محسوس ہونے لگی۔ مدرسہ میں رہائش کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے طلبہ آس پاس کی دیگر مساجد میں رہائش رکھنے پر مجبور تھے۔ چنانچہ ۱۹۶۷ء میں شاہراہ عظیم (جی ٹی روڈ) گوجرانوالہ شہر سے چار میل کے فاصلے پر ۱۸ کنال زمین حاصل کی گئی اور یکم اکتوبر ۱۹۶۷ء کو مولانا محمد چراغ صاحبؒ کے انتہائی شفیق استاذ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ولی اللہ صاحبؒ (انہی شریف) نے جامعہ عربیہ جدید کا سنگ بنیاد رکھا۔

یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء میں تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مولانا محمد چراغ صاحبؒ کے اخلاص وایثار اور لوگوں کے ہاں معتمد علیہ ہونے پر درخشندہ وزندۂ جاوید دلیل جواب ایک عظیم اور پرشکوہ عمارت کی شکل آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے۔ ایک مختصر عرصہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب تعمیر کا آغاز کیا گیا تو جامعہ کے فنڈ میں صرف ایک روپیہ تھا۔ حضرت نے توکل علی اللہ پر کام شروع کرا دیا اور توکل علی اللہ کا یہ عظیم مظہر اب کروڑوں روپیہ کی عمارت کی شکل میں اپنی شان دکھا رہا ہے۔

حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ کے چند مشہور اساتذۂ کرام

۱...... حضرت مولانا سلطان احمد صاحب گنجوی (ضلع گجرات)

۲...... حضرت مولانا سلطان محمود صاحب گنجوی (ضلع گجرات)

۳...... حضرت مولانا ولی اللہ صاحب، انہی شریف (ضلع گجرات)

۴...... حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب الکشمیریؒ (دیوبند).

۵...... حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ (دیوبند)

۶...... حضرت مولانا سید اصغر حسین شاہ صاحبؒ (دیوبند)

۷...... حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ (دیوبند)

۸...... حضرت مولانا رسول خان صاحبؒ (دیوبند)

۹...... حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ (دیوبند)

۱۰...... حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ آپ کے استاذ بھی ہیں اور شاگرد بھی۔ مولانا احمد علی لاہوری صاحبؒ سے آپ نے ان کے طرز پر تفسیر قرآن پڑھی اور مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کو گورمکھی زبان کی تعلیم دی۔

۱۱...... حضرت مولانا محمد الیاسؒ بانی تبلیغی جماعت۔

مشہور تلامذہ

۱...... مولانا مفتی نذیر احمد صاحب مدرس مدرسہ ہذا۔

۲...... حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ فاتح قادیان۔

۳...... مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹیؒ۔

۴...... مولانا عبدالخالق طارق، یوگنڈا۔

۵...... مولانا غازی شاہ جامعہ مدنیہ لاہور۔

۶...... مولانا عبدالحلیم قاسمی صاحب۔

۷...... مولانا عبدالعلیم قاسمی صاحب۔

۸...... مولانا عبدالرحیم صاحب۔

۹...... مولانا عبدالکریم قاسمی صاحب۔

۱۰...... مفتی جعفر حسین صاحب، گوجرانوالہ۔

۱۱...... مولانا محمد زکریا صاحب، کراچی۔

۱۲...... مولانا عبدالشکور صاحب گوجرانوالہ، کامونکی۔

۱۳...... مولانا محمد یوسف، نومسلم، لاہور۔

۱۴...... مولانا عبدالواحد صاحب، گوجرانوالہ۔

۱۵...... مولانا غلام ربانی صاحب، مظفرآباد۔

۱۶...... مولانا غلام رسول، گورداسپور۔

۱۷...... مولانا غلام ربانی صاحب، ہزارہ۔

۱۸...... مولانا لعل شاہ بخاری صاحب۔

۱۹...... مولانا عبدالحمید صاحب، انگلینڈ۔

۲۰...... مولانا محمد شریف صاحب، جہلم۔

۲۱...... مولانا منور حسین شاہ صاحب، انگلینڈ۔

۲۲...... مولانا اشرف شاہ، سری نگر۔

۲۳...... مولانا قاضی عبداللہ، مکہ یونیورسٹی۔

۲۴...... مولانا علامہ محمد احمد لدھیانوی، گوجرانوالہ۔

۲۵...... حافظ محمد انور صاحب قاسمی، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ۔

۲۶...... مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ، قلعہ دیدار سنگھ۔

۲۷...... حافظ محمد انور صاحب مدرسہ باب الاسلام، کراچی۔

۲۸...... مولانا مفتی بشیر احمد صاحب، قاضی حکومت آزاد کشمیر۔

۲۹...... مولانا عصمت اللہ صاحب، جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ۔

تبلیغی سرگرمیاں

حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے دین اسلام کی باقاعدہ تبلیغ کا آغاز تعلیم کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی کر دیا تھا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی ہدایت اور مشورہ پر آپ نے اس وقت کے سب سے بڑے فتنہ انکار ختم نبوت کے خلاف بھرپور کام کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے زبانی تقریروں پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب اور تحریروں کا بغور مطالعہ کیا اور اس کی تحریروں میں پائے جانے والے تضادات کو جمع کیا اور ردمرزائیت کے سلسلے میں مختلف رسائل و جرائد میں مضامین لکھے۔ جن میں چند رسائل و جرائد مندرجہ ذیل ہیں:

القرآن، زمیندار، آزاد، الارشاد، العدل، شمس الاسلام۔

مضامین نویسی کے علاوہ آپ نے اس سلسلے میں بہت ہی مفید تالیف بھی کی جس کا نام آپ نے ''چراغ ہدایت'' تجویز کیا اور بحمد للہ اب پہلی بار زیور طبع سے آراستہ ہو کر قارئین کے ہاتھ میں پہنچ رہی ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے ردمرزائیت کے سلسلے میں پاکستان کے ایک بہت بڑے علاقے پنجاب سے لے کر کشمیر کے قریہ قریہ اور گاؤں گاؤں تبلیغی جلسے کئے۔ بہت سے مرزائی مبلغوں سے مناظرے کئے اور انہیں شکست فاش سے دوچار کیا۔ اس کے علاوہ اپنے شاگردوں کی ایک خاص تیاری کی جنہوں نے ردمرزائیت کے سلسلے میں بہت نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ ان میں سرفہرست مولانا حیات محمدؒ کا نام آتا ہے۔ جنہیں دنیا فاتح قادیان کے لقب سے جانتی ہے۔

اس دور کا ایک بہت بڑا فتنہ عیسائی مشنریوں کی شکل میں تھا جو اپنی حکومت کی مدد سے سادہ لوح لوگوں کو مختلف قسم کا لالچ اور دیگر مختلف حربے استعمال کرتے ہوئے عیسائیت کو فروغ

دے رہی تھیں۔ حضرت مولانا چراغ صاحبؒ نے اس سلسلے میں بھی حضرت شاہ صاحبؒ سے مشورہ کیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے اظہار الحق مؤلفہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی، ازالۃ الشکوک اور اسی قسم کی دیگر بہت سی مفید کتب کے مطالعے کا مشورہ دیا۔ مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے ان کتابوں کے مطالعے کے ساتھ مختلف انجیلوں اور بائبل کا مطالعہ کیا اور عیسائیت کے رد میں انتہائی مستند اور جامع مواد جمع کیا (جو غیر مطبوعہ شکل میں موجود ہے) اس کے علاوہ مختلف رسائل میں عیسائیت کے خلاف بہترین مضامین لکھے۔

جمعیت اتحاد العلماء کا قیام

اسلام کے خلاف فتنوں کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں علماء کرام پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کی ادائیگی میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ان کا آپس میں انتشار تھا۔ جس کی وجہ سے وہ صلاحیتیں جو ان فتنوں کے استیصال کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔ آپس کے جھگڑوں میں ضائع ہو رہی تھیں۔ آپ نے مختلف مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لئے مفتی سید سیاح الدین صاحب کاکاخیل اور مولانا گلزار احمد صاحب مظاہری مرحوم کے ساتھ مل کر جمعیت اتحاد العلماء کی تشکیل کی اور آپ جمعیت کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ علماء کے باہمی اختلاف کو کم کرنے اور مملکت خداداد پاکستان میں نظام اسلامی کے نفاذ کی جدوجہد میں جمعیت اتحاد العلماء کا کردار بہت مثبت اور شاندار ہے۔

حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ سیاسی میدان میں

حضرت الاستاذ مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے جس وقت عملی میدان میں قدم رکھا۔ اس وقت برصغیر میں تحریک خلافت کا دور دورہ تھا۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے جس سیاسی جلسے سے خطاب کیا۔ وہ ضلع گجرات میں ٹیکروالی کے مقام پر ہونے والا اسی سلسلہ کا جلسہ تھا۔ جس کی صدارت مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا شوکت علی کی والدہ ماجدہ نے کی۔ اس طرح آپ نے تحریک خلافت میں شمولیت کے ذریعے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ اس کے بعد آپ نے جمعیت علماء ہند میں شمولیت اختیار کی اور جمعیت علماء ہند ضلع گوجرانوالہ کے صدر مقرر ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ نے مجلس احرار اسلام میں کافی عرصہ تک کام کیا اور تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں چھ ماہ کی قید کاٹ کر سنت یوسفی کی یاد تازہ کی۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ تبلیغی جماعت میں بھی رہے اور پھر قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں آپ نے جماعت اسلامی پاکستان کے ساتھ تعاون کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ آپ کی نگاہ میں جماعت اسلامی ایک ایسی جماعت تھی جو مطالبہ نفاذ نظام اسلامی اور اس

جدوجہد میں مخلص تھی اور مولانا مودودی کی سعی اور جدوجہد کا محور صرف اور صرف اسلام تھا۔

جماعت اسلامی پاکستان کے ساتھ اس تعاون پر آمادہ کرنے والے ایک خواب کا حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ اکثر تذکرہ فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ ایک رات میں گوجرانوالہ کے نواحی گاؤں منڈیالہ وڑائچ میں اپنے ایک شاگرد مولوی نور حسین کے ہاں مقیم تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ شاہی مسجد کی تعمیر کا کام ہے اور اکیلا مودودیؒ کھلا پائجامہ پہنے سرخ ڈاڑھی رکھے سر پر تغاری اٹھائے مرمت کا کام کر رہا ہے۔ ان دنوں مولانا مودودی قرارداد مقاصد کی منظوری کے لئے ملک کے مختلف علاقوں کا دورہ کر رہے تھے اور اس کی منظوری کے لئے فضا ہموار کر رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس کی تعبیر یہی لی کہ مولانا مودودی نفاذ اسلام کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ آپ باوجود اس کے کہ مولانا مودودیؒ سے علم و عمر میں بڑے تھے۔ مولانا کا بہت احترام کرتے۔ آپ جماعت اسلامی کے باضابطہ رکن نہیں بنے۔ لیکن نفاذ اسلام کی جدوجہد میں آپ نے جماعت اسلامی سے آخر دم تک بھرپور تعاون کیا۔ خصوصاً رفاہی کاموں میں حسب استطاعت دل کھول کر مالی واخلاقی تعاون کیا۔

ابتلاء و آزمائش

آپ کو اپنی سیاسی زندگی میں چار دفعہ جیل جانا پڑا۔

۱...... یکم جون ۱۹۳۰ء کو کانگریس اور جمعیت علماء ہند کی طرف سے انگریز کو برصغیر سے نکلنے پر مجبور کرنے کے لئے سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے پر آپ گرفتار کئے گئے اور ۱۴ر جون ۱۹۳۰ء کو دفعہ ۱۰۸ کے تحت ایک سال قید کا فیصلہ سنایا گیا۔

۲...... نومبر ۱۹۳۱ء میں تحریک کشمیر کے سلسلے میں آپ مجلس احرار اسلام کی طرف سے بحیثیت ڈکیٹر گرفتار ہوئے اور ۲۵ر فروری ۱۹۳۲ء کو آپ کو زیر دفعہ ۱۰۸ ایک سال قید محض سنائی گئی۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ اور مولانا حبیب الرحمٰنؒ اور آپؒ کو اکٹھے ملتان جیل بھیج دیا گیا۔

۳...... ستمبر ۱۹۴۸ء میں کالج کی تحریک کے سلسلے میں آپ کو پبلک سیفٹی ایکٹ نمبر ۳ کے تحت گرفتار کیا گیا اور ایک ماہ لاہور شاہی قلعہ میں رکھا گیا۔

۴...... ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں مولانا مودودیؒ کو سزائے موت دیئے جانے پر احتجاجی جلسہ کی صدارت کرنے پر پبلک سیفٹی ایکٹ پنجاب نمبر ۳ کے تحت ۳۱ر مئی کو ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں چھ ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔

اولاد

مولانا محمد چراغ صاحبؒ کے چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔

بڑے صاحبزادے

مولانا محمد انور صاحب قاسمی حضرتؒ کی زندگی ہی میں ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے جامعہ عربیہ کے انتظام و انصرام کی تمام خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اب حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ کی وفات کے بعد جامعہ کی شوریٰ نے انہیں جامعہ عربیہ کا مہتمم منتخب کیا ہے۔ جو ان کی بہترین انتظامی صلاحیتوں کا بین اعتراف ہے۔ آپ ایک جید عالم دین ہونے کے ساتھ عالمی مبلغ اسلام بھی ہیں۔ افریقہ یورپ اور امریکہ کے متعدد علاقوں کے آپ نے تبلیغی دورے کئے ہیں۔

دوسرے صاحبزادے جناب محمد سعید صاحب انگلینڈ میں رہائش پذیر ہیں۔ تیسرے صاحبزادے جناب مولانا محمد حنیف صاحب ایم اے اردو، ایم۔ اے اسلامیات، فاضل عربی اور فاضل درس نظامی ہیں۔ مکتبہ چراغ اسلام لاہور کے مالک ہیں۔ حسن البناء شہید اور عبدالقادر عودہ شہید کی متعدد عربی کتب کے مترجم ہیں۔ چوتھے صاحبزادے مولانا محمد منور صاحب تسنیم بھی درس نظامی کے فاضل تھے اور بہت عمدہ کردار اور اخلاق کے مالک۔ چھوٹا بیٹا ہونے کی حیثیت سے حضرتؒ کے بہت محبوب اور پیارے تھے۔ حضرتؒ کی رحلت (۱۴ رمضان المبارک) کے ٹھیک پچیس دن بعد (۱۰ شوال ۱۴۰۹ء) اسلام آباد میں، جہاں آپ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں ملازم تھے۔ ایک حادثے میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون، رحمهما الله تعالیٰ رحمة واسعة اللهم اغفرلهما وارحمهما وادخلهما فی جنة الفردوس والحقهما بعبادك الصالحين"

چند الفاظ اس کتاب کے بارے میں

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصّٰلحٰت، والصلوٰة والسلام علی رسوله قائد الغر المحجلين وخاتم الانبياء والمرسلين ۰ اما بعد!

خدائے بزرگ و برتر کا احسان عظیم ہے کہ آج یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہو رہی ہے۔ اگرچہ یہ آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے کی تحریر ہے اور وقت کی شدید ضرورت کے تحت اسے آج سے بہت پہلے شائع ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن شاید قدرت کو یہی منظور تھا کہ ایک عرصہ تک یہ خواص کی ہی دولت رہے اور عوام کے لئے اس کے عام ہونے کا یہی وقت مقرر تھا۔

مؤلف (حضرت مولانا محمد چراغ صاحب نوراللہ مرقدہ) نے مرزا قادیانی کا کوئی قول بھی بلا حوالہ نقل نہیں کیا۔ بلکہ مرزا کا کوئی قول اگر اس کی ایک سے زائد کتب میں پایا جاتا ہے۔ تو اس کے لئے دو دو، تین تین کتابوں کے حوالے لکھ دیئے گئے ہیں۔ تاکہ جو کتاب بھی آسانی سے میسر ہو۔ اسی سے تصدیق کر لی جائے۔ چونکہ یہ حوالے آج سے ساٹھ سال سے زائد عرصہ پہلے شائع ہونے والی کتب کے تھے۔ اس لئے ہم نے کوشش کی کہ جدید ایڈیشنز کے حوالے بھی دیئے جائیں۔ لیکن مرزا قادیانی کی ساری کتب کے تازہ ایڈیشن میسر نہ آسکے۔ کیونکہ بعض کتب کی اشاعت خود مرزائیوں کی طرف سے بند کر دی گئی ہے۔

تاہم جہاں تک میسر ہو سکا ہم نے بعد کے ایڈیشنز کے حوالے بھی دے دیئے ہیں۔ چنانچہ اس کتاب میں جہاں حوالہ کے ساتھ جدید کا لفظ آئے۔ اس سے بعد کا ایڈیشن مراد ہوگا۔ کتاب کے آخر میں ایک نقشہ کی فوٹو کاپی بھی دی جا رہی ہے۔ جس سے مرزا کی کتب کے مختلف ایڈیشنز کی تاریخ اشاعت معلوم ہو جائے گی۔ اگرچہ ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کتاب اغلاط سے مبرا ہو کر شائع ہو۔ لیکن اپنی کم علمی اور انسانی کمزوری کا بھی اعتراف ہے۔ اس لئے قارئین سے التماس ہے کہ غلطیوں کے لئے ہمیں ہی قصور وار ٹھہرایا جائے۔ حضرت کا لکھا ہوا اصل مسودہ دو دفعہ نقل کرایا گیا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ وہ غلطی اصل مسودہ کی بجائے ناقل کی ہو۔ حضرتؒ نے اس کتاب کو خود اشاعت کے نقطہ نظر سے ترتیب نہیں دیا۔ بلکہ مختلف موضوعات پر زیادہ سے زیادہ مواد جمع کیا ہے۔ اس وقت ہم کتاب میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی نہیں کر رہے ہے۔ اس لئے بعض مقامات پر اگرچہ تکرار ہے۔ لیکن ہم نے اسے من وعن شائع کر دیا ہے۔ آئندہ ایڈیشنز کے لئے ہمیں علماء کرام اور قارئین کے مشوروں کا انتظار رہے گا تاکہ یہ کتاب ہر خاص و عام کے لئے یکساں طور پر مفید ہو۔ واللہ ھو الموفق!

محمد عارف۔ مدرس جامعہ عربیہ گوجرانوالہ

یکم فروری ۱۹۹۰ء

مقدمہ

کتاب سے پہلے مؤلف کتاب کا تعارف ضروری ہے۔ مؤلف کتاب حضرت الاستاذ مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے کچھ عرصہ بعد گوجرانوالہ میں درس و تدریس کی خدمت شروع کی۔ جو آخر تک جاری رہی۔ پہلے مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد شیرانوالہ میں پھر مدرسہ عربیہ کے نام سے مسجد اہلحدیثاں بیرون کھیالی گیٹ میں یہ سلسلہ تدریس جاری رہا۔

اب بعد میں یہی مدرسہ جی ٹی روڈ پر جامعہ عربیہ کے نام سے ایک مستقل اور جدید عمارت میں منتقل ہوگیا ہے۔ مؤلف موصوف محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کے قابل فخر شاگرد تھے جنہوں نے حضرت شاہ صاحبؒ کی ترمذی شریف پر تقریر عربی زبان میں نوٹ فرمائی۔ آپ نے جب شاہ صاحبؒ کی خدمت میں یہ پیش کی تو حضرت شاہ صاحبؒ نے دیکھ کر ان الفاظ میں خراج تحسین پیش فرمایا کہ ''مجھے افسوس ہے کہ اگر یہ علم ہوتا کہ میرے درس میں ایسے قابل شاگرد بھی ہیں تو میں اپنے درس میں اور زیادہ علمی نکات پیش کرتا۔''

چنانچہ حضرت شاہ صاحبؒ کی نظر ثانی سے استاد صاحبؒ کے جمع کردہ وہ امالی (نوٹس) العرف الشذی کے نام سے شائع ہوئے اور آج ترمذی پڑھانے والا کوئی استاذ نہیں۔ جو اس سے مستغنی ہو اور اسے مطالعہ میں نہ رکھتا ہو۔ حضرت استاذ کی علمی حیثیت کے لئے یہ جاننا کافی ہے کہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے جب ترجمہ قرآن لکھا اور اس پر ربط آیات اور تفسیری حواشی تحریر فرمائے۔ تو جن علماء سے آپ نے اس تفسیری خدمت کی تصدیق حاصل کی۔ ان میں حضرت الاستاذ مولانا محمد چراغ کا نام بھی ایک تاریخی یاد ہے۔ رد قادیانیت کی آپ کو جنون کی حد تک لگن تھی اور یہ جذبہ بھی آپ نے اپنے عظیم استاذ حضرت مولانا سید انور شاہؒ سے لیا تھا۔ اس موقع پر حضرت شاہ صاحبؒ کا مختصر تعارف نامناسب نہ ہوگا کہ رد قادیانیت میں حضرت شاہ صاحبؒ کا بھی کچھ ذکر خیر یہاں کر دیا جائے تاکہ قارئین اندازہ کریں کہ وہ بحر عظیم کیا ہوگا؟ جس کے یہ قطرے دنیا میں سمندر بن کر نکلے اور تاریخ میں ایک مقام پا گئے۔

مسیلمۂ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں جن علماء نے اپنی زبان اور قلم سے اس کا ہر میدان میں مقابلہ کر کے اس کا ناطقہ بند کیا۔ ان میں سرفہرست علماء لدھیانہ حضرت مولانا عبدالعزیزؒ اور مولانا محمد لدھیانویؒ ہیں۔ جنہوں نے سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کو پہچانا اور اس کے الحاد پر کفر کا فتویٰ دیا اور علماء کو اس فتنہ کی طرف متوجہ کیا۔ مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، قاضی مظہر حسینؒ کے والد مولانا کرم دین جہلمیؒ، مولانا ابراہیمؒ سیالکوٹی، مولانا عبدالحق غزنویؒ، مولانا سعد اللہ لدھیانویؒ وغیرہم یہ تمام حضرات بھی مرزا قادیانی کے ہم عصر تھے۔ جن حضرات نے مرزا کے ہر چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اسے ہر میدان میں ذلیل و خوار کیا۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں ان علماء کو ان کے اسی جذبۂ حق پر بے لفظ گالیاں سنائی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد اس فتنہ کا بطور تحریک جو مقابلہ ہوا ہے اور اب تک ہو رہا ہے۔ اس کے قائد اور بانی حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ کی جو عقیدت اور نسبت قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ سے تھی۔ وہ کسی صاحب علم سے مخفی نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انہیں جن الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ وہ تقاضا کرتے ہیں کہ حضرت قطب الارشاد کا یہ عقیدت منداس فتنہ کبریٰ کو قریب سے سمجھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی گالیوں کی گردان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"واخرهم الشيطٰن الاعمى والغول الاغوىٰ يقال له رشيد الجنجوهي وهو شقي كالامروهي ومن الملعونين" (انجام آتھم ص ۲۵۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) یعنی ان کے آخر میں ایک اندھا شیطان ہے اور گمراہ دیو ہے۔ جسے رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں۔ وہ امروہی کی طرح بد بخت اور ملعون ہے۔

مرزا غلام احمد نے ۱۸۹۷ء میں جن علماء کو مباہلہ کی دعوت دی تھی۔ ان میں پانچویں نمبر پر حضرت مولانا گنگوہیؒ کا نام بھی مرزا غلام احمد نے بڑے غیظ وغضب سے ذکر کیا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کو غلام احمد کی اس تلخی نے اس طرف متوجہ کیا۔ ثانیاً آپ کشمیر کے رہنے والے تھے اور غلام احمد نے یہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر تجویز کی تھی۔ اب تک اس کے پیرو دسری نگر میں اس قبر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ غلام احمد اسی خطہ کو پہلے ربوہ بتلاتا رہا۔ مرزا بشیر الدین محمود اسی تسلسل میں کشمیر کیس کا چیئرمین بنایا گیا تھا اور چوہدری ظفر اللہ خان نے اپنی وزارت خارجہ کے دور میں جس طرح مسئلہ کشمیر کو الجھایا۔ اس میں قادیانی عقیدے کے اس پس منظر کو بھی بہت دخل ہے۔

حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ اس فتنہ کے متعلق اس قدر پریشان تھے کہ بروایت استاذی المکرم حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ چھ ماہ تک مجھے اس پریشانی کی وجہ سے نیند نہیں آئی۔ دعائیں اور استخارے کرتا رہا۔ آخر چھ ماہ کے بعد یہ تسلی دی گئی کہ یہ فتنہ ختم ہو جائے گا۔ حضرت نے اس فتنہ کے استیصال اور خاتمے کے لئے سیاسی، فکری اور علمی ہر سطح پر کام شروع کیا۔ ایک طرف راسخ العلم علماء کی ایک جماعت تیار کی جو اس فتنہ کا محاسبہ کریں، اور میدان مناظرہ میں ان کا مقابلہ کریں۔ ان میں سرفہرست مناظر اسلام حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ، محدث شہیر مولانا سید محمد بدر عالم میرٹھی ثم المدنیؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیعؒ جیسے جید علماء تھے۔ جنہوں نے ملک بھر میں ان کے ساتھ مناظرے کر کے ان کا ناطقہ بند کر دیا۔ دوسری طرف آپ نے مجلس احرار اسلام کی سرپرستی کی اور ان کے روح رواں خطیب الہند حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے آتش بیاں اور شعلہ نوا مقرر کی سرپرستی میں مقررین کی ایک ٹیم کو متوجہ کیا۔ جس میں خطیب اسلام قاضی

احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، خطیب خوش الحان مولانا گل شیرؒ، شیر سرحد مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مفکر احرار چوہدری افضل حقؒ، ضیغم احرار شیخ حسام الدین، مفکر احرار ماسٹر تاج الدین انصاریؒ اور بے باک صحافی مقرر و شاعر آغا شورش کاشمیریؒ، صاحبزادہ سید فیض الحسنؒ اور مولانا مظہر علی اظہر جیسے شعلہ بیان مقررین تھے۔

صاحبزادہ فیض الحسنؒ نے ختم نبوت اور قادیانیت کے بارے میں جو تربیت حضرت امیر شریعتؒ سے پائی تھی اسے وہ جماعت چھوڑنے کے بعد بھی نہ بھولے۔ بریلوی مکتب فکر میں آپ کو جہاں بھی ختم نبوت پر کوئی کام ملے گا اس کے پیچھے حضرت صاحبزادہ فیض الحسنؒ کی وہ محنت کارفرما ہوگی جو حضرت امیر شریعتؒ کا فیض عالم تاب ہے۔ مولانا مظہر علی اظہر نے ختم نبوت اور قادیانیت پر شیعہ علماء میں خوب محنت کی اور حضرت شاہ صاحبؒ کا پیغام اور پروگرام گھر گھر پہنچایا۔ حافظ کفایت حسین جیسے شیعہ علماء کو قادیانیوں کے خلاف لا کھڑا کیا۔ مظفر علی شمسی کو اس موضوع پر شیعہ لیڈروں سے ملنے کے لئے کہا۔ یہاں تک کہ شیعہ جمہور مسلمانوں سے اختلافات رکھنے کے باوجود مسئلہ قادیانیت پر حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ ہوگئے۔ اب امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا موضوع فکر یہ تھا کہ جس طرح احرار ہندوستان کو انگریز دشمن اسلام کے پنجۂ استبداد سے آزاد کرانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اسی طرح وہ مسلمانوں کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لئے بھی نکلیں اور امت مسلمہ کو انگریز کے اس خود کاشتہ پودے سے بچانے کے لئے اپنی صلاحیتیں صرف کریں۔ چنانچہ مجلس احرار اسلام نے قبل از تقسیم برصغیر میں اس فتنہ کا جماعتی طور پر سیاسی محاسبہ شروع کر دیا اور انگریز کے اس ملک سے چلے جانے کے بعد حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار کو سیاسی سطح سے ہٹا کر ہمہ تن ختم نبوت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا اور فرمایا کہ جو حضرات سیاسی کام کرنا چاہیں وہ دوسری سیاسی جماعتوں میں مل جائیں اور فرمایا:

''ہم تو اس فتنہ کبریٰ کے استیصال کے لئے کام کریں گے اور ملکی سیاست سے میرا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔'' اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت امیر شریعت نے ایک مستقل جماعت تحفظ ختم نبوت کے نام سے تشکیل دی۔ جس کے دستور میں یہ شامل کیا کہ اس جماعت کو ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے امیر حضرت شاہ صاحبؒ اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ مقرر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی وفات کے بعد خطیب پاکستان حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ان کی وفات کے بعد مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ امیر منتخب

ہوئے۔ حضرت جالندھریؒ کی وفات کے بعد مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسینؒ اختر امیر مقرر ہوئے۔ مولانا لال حسینؒ کی وفات کے بعد جماعت میں پھر تازہ خون بھرنے کی ضرورت تھی۔

حضرت مولانا شاہ صاحبؒ کے شاگردوں میں استاذی المکرم حضرت مولانا علامہ محمد یوسف بنوریؒ زندہ تھے۔ علماء عصر نے مجلس ختم نبوت کو مزید مستحکم کرنے کے لئے حضرت علامہ بنوریؒ سے گزارش کی کہ اب جماعت کو وہ سنبھالیں۔ چنانچہ مولانا لال حسین اخترؒ کے بعد محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اس کے امیر مقرر ہوئے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں آپ نے ملک کی مذہبی اور سیاسی انیس جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تشکیل دی۔ اس کے متفقہ امیر حضرت علامہ بنوریؒ قرار پائے۔ حضرت علامہؒ نے یہ تحریک ایسے ضبط اور نظم ونسق سے چلائی کہ یہ بخیر وخوبی ساحل مراد سے جا لگی۔ اس مجلس عمل کے وہی مطالبات تھے جو ۵۳ء کی مجلس عمل کی تحریک کے تھے۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا اس کا بنیادی مطالبہ تھا اور یہی نقطہ تحریک کی روح رواں تھا۔ بندہ ان دنوں حضرت بنوریؒ کے حکم سے سعودی عرب اور عرب امارات میں تحریک کے متعلق کام کر رہا تھا اور رابطہ کے جنرل سیکرٹری دارالافتاء کے رئیس شیخ عبدالعزیز بن بازؒ اور شئون دینیہ کے رئیس شیخ عبداللہ بن حمیدؒ سے رابطہ قائم کیا ہوا تھا۔ راقم الحروف نے وزیر اعظم پاکستان بھٹو کے نام مجلس عمل کے مطالبات کی تائید میں مفصل تار دلوائے۔ اسی طرح عرب امارات کے سرکردہ سرکاری شخصیات کے علاوہ پاکستانی احباب سے بھی مطالبات کے حق میں تار دلوائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ امیر خانقاہ سراجیہ کے جانشین خواجہ خان محمدؒ آف کندیاں شریف ہیں۔ ان کی امارت میں بھی ۸۴ء میں ایک تحریک چلی۔ جس کے نتیجہ میں جنرل محمد ضیاء الحق صدر پاکستان نے ختم نبوت آرڈیننس جاری کیا۔ اس نتیجہ میں ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی گئی۔ ان کی مسلمانوں کو مغالطہ دینے والی اذانیں بند ہوگئیں۔ اسلامی شعائر کا استعمال ان کے لئے ممنوع قرار دیا گیا۔ یہ سب ثمرات اسی فکر وعمل کے ہیں۔ جن کی روح حضرت شاہ صاحب کشمیریؒ نے مرکز دارالعلوم دیوبند سے اپنے تلامذہ اور معتقدین میں پھونکی تھی۔

حضرت سید انور شاہ صاحبؒ نے تیسری طرف ملک کے شہسوار مفکر اور شاعر اسلام ڈاکٹر محمد اقبالؒ کو اس فتنہ کی سنگینی کی طرف متوجہ کیا۔ جنہوں نے نظم ونثر اور نظر وفکر ہر طریقہ سے پڑھے لکھے اونچے طبقہ کو اس فتنہ سے خبردار کیا اور انگریز کے اس دور میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے آپ نے ہی کیا تھا اور یہ وہ نکتہ ہے جو حضرت شاہ صاحبؒ نے ہی آپ کے ذہن رسا میں ڈالا تھا۔

چوتھی طرف مولانا ظفر علی خانؒ جیسے بے باک صحافی، آتش بیان مقرر اور قادر کلام شاعر کو بھی حضرت شاہ صاحب کشمیریؒ اور حضرت شاہ صاحب بخاریؒ نے ان کے پیچھے لگا دیا تھا۔ ''الحب للہ والبغض فی اللہ '' کے تحت حضرت شاہ صاحبؒ کو مرزا قادیانی سے کس قدر نفرت ہو چکی تھی اور آپ کے لب ولہجہ سے آپ کا مرزا غلام احمد سے بغض اس قدر نمایاں تھا کہ راقم الحروف نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ مرزا قادیانی کا جب بھی ذکر کرتے تو قادیانی کذاب یا لعین یا شقی جیسی صفت کے بغیر کبھی اس کا نام نہ لیتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کشمیری کا ذکر آ گیا ہے تو ایک دو واقعات کا ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ جو میں نے اپنے اساتذہ سے سنے ہیں۔

میرے محبوب اور شفیق استاذ حضرت مولانا سید محمد بدر عالم میرٹھی ثم المدنیؒ نے دوران درس ایک مرتبہ قادیانی مناظرین کا ذکر فرمایا کہ مرزائی کم بخت دارالعلوم دیوبند کی جامع مسجد میں مناظرے کرنے کے لئے پہنچ گئے۔ غالباً ان میں عبدالرحمٰن مصری بھی تھا۔ جو اصلاً تو ہندی تھا مگر کچھ عرصہ مصر رہا تھا۔ ان قادیانیوں کا اصرار تھا کہ مناظرہ عربی زبان میں ہو۔ ہمارے حضرات نے فرمایا کہ عربی زبان میں کیا فائدہ ہوگا؟ عوام تو سمجھیں گے نہیں۔ جب بہت ہی اصرار بڑھا تو حضرت شاہ صاحبؒ کشمیری نے جو مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھے یہ تمام کارروائی سن رہے تھے کہ برملا فرمایا کہ ان صاحبوں سے کہہ دو کہ ''مناظرہ عربی زبان میں ہوگا اور نظم میں ہوگا۔ تاکہ عربی پر قدرت اور علمیت کا پتہ چلے۔'' قادیانیوں نے جب شاہ صاحبؒ کی یہ بات سنی تو بھاگ گئے۔

۲...... ریاست بہاولپور میں قادیانیوں کے کفر واسلام کا ایک مقدمہ چل رہا تھا۔ جب وہ آخری مراحل میں پہنچا تو شیخ الجامعہ حضرت مولانا محمد گھوٹویؒ اور حضرت مفتی محمد صادقؒ تمام علماء نے استدعاء کی کہ حضرت شاہ صاحبؒ کا ایک علمی بیان عدالت میں ہونا چاہئے۔ شاہ صاحب ان دنوں خونی بواسیر کے سخت مریض تھے۔ ڈاکٹروں حکیموں نے سفر سے بالکل روک دیا تھا۔ کمزوری بہت زیادہ ہو چکی تھی۔ لیکن جونہی شاہ صاحبؒ کو دعوت پہنچی۔ آپ سفر کے لئے تیار ہو گئے۔ بہاولپور سے مفتی صادق صاحبؒ خود انہیں لینے دیوبند گئے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے روز حضورﷺ نے یہ سوال کر لیا کہ میری ختم نبوت کا مقدمہ پیش تھا اور تجھے طلب کیا گیا اور تو نہیں گیا تو میں کیا جواب دوں گا؟

موت تو آنی ہی ہے۔ اگر اسی راستہ میں آ گئی تو اس سے بہتر اور کیا ہوگا؟ تو حکیموں کے روکنے کے باوجود آپ تشریف لے گئے۔ جج صاحب جن کا نام محمد اکبرؒ تھا۔ وہ حضرت شاہ صاحبؒ کا بہت احترام کرتا تھا۔ آپ کو عدالت میں کرسی مہیا کی گئی اور حضرت شاہ صاحبؒ کا

آخری معرکۃ الآراء بیان ہوا اور قادیانیوں کی طرف سے اس پر جرح ہوتی رہی اور حضرت شاہ صاحبؒ جواب دیتے رہے۔ جب حضرت شاہ صاحبؒ کا بیان اور جرح ختم ہوئی۔ (حضرت شاہ صاحبؒ کا بیان اور اس پر جرح کے مکمل جوابات زیور طبع سے آراستہ ہو کر پہلی مرتبہ میدان میں آ چکے ہیں) تو حضرت شاہ صاحبؒ نے قادیانیوں کے بڑے مناظر جلال الدین شمس کا ہاتھ پکڑا اور بڑے جوش میں فرمایا کہ جلال الدین اگر اب بھی تمہیں قادیانی کے کفر میں شبہ ہے تو آؤ میں تمہیں اسے جہنم میں جلتا ہوا دکھاؤں۔

یہ سن کر اس نے جلدی سے ہاتھ چھڑا لیا اور کہنے لگا کہ اگر آپ دکھا بھی دیں تو میں کہوں گا کہ یہ استدراج یعنی کوئی شعبدہ ہے، حقیقت نہیں۔ ہمارے حضرات کہتے ہیں کہ وہ بدبخت، بدنصیب تھا۔ اگر ہاں کر لیتا تو حضرت شاہ صاحبؒ پر اس وقت ایسی جذب کی حالت طاری تھی کہ وہ اسے کشفاً جہنم میں جلتا ہوا دیکھ رہے تھے اور دکھا بھی سکتے تھے۔

مقدمہ کی سماعت ہو جانے کے بعد جب حضرت شاہ صاحبؒ واپس دیوبند جانے لگے تو مولانا مفتی محمد صادقؒ اور دیگر علماء کو وصیت فرمائی کہ مقدمہ کا فیصلہ اگر تو میری زندگی میں ہو گیا تو میں سن لوں گا۔ اگر یہ فیصلہ میری وفات کے بعد ہو تو میری قبر پر آ کر سنایا جائے۔ چنانچہ حضرتؒ کی واپسی کے بعد آپ کی جلد وفات ہو گئی اور یہ فیصلہ آپ کی وفات کے بعد ہوا اور حضرت مولانا محمد صادقؒ حضرت شاہ صاحبؒ کی وصیت کے مطابق خصوصی طور پر دیوبند گئے اور شاہ صاحبؒ کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ فیصلہ سنایا۔

الحمدللہ فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوا تھا۔ اس واقعہ سے آپ اندازہ لگائیں کہ حضرت شاہ صاحبؒ کو کتنی فکر اور کتنا لگاؤ اس مسئلہ سے تھا کہ وفات کے بعد بھی جبکہ وہ عالم برزخ میں چلے گئے تھے۔ وہاں بھی آپ کو اس کا انتظار تھا۔ یہ اس وقت کے مسلمانوں کو اس فتنہ کے استیصال کی طرف متوجہ کرنے کی ایک صداء تھی جو شاہ صاحبؒ نے وصیت کی شکل میں بلند کی۔ حضرت شاہ صاحبؒ اس دنیا کو الوداع کہنے والے تھے۔ اس کا بھی ایک واقعہ بروایت حضرت علامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانیؒ سن لیں۔

حضرت علامہ افغانیؒ بھی علامہ کشمیریؒ کے اجلہ شاگردوں میں سے تھے۔ حضرت علامہ افغانیؒ نے فرمایا کہ جب حضرت کشمیریؒ کا آخری وقت آیا۔ کمزوری بہت زیادہ تھی۔ چلنے کی طاقت بالکل نہ تھی۔ فرمایا کہ مجھے دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں پہنچا ئیں۔ اس وقت کاروں کا زمانہ نہ تھا۔ ایک پالکی لائی گئی۔ پالکی میں بٹھا کر حضرت شاہ صاحبؒ کو دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں پہنچایا گیا۔

محراب میں حضرت کی جگہ بنائی گئی تھی۔ وہاں پر بٹھادیا گیا۔ حضرتؒ کی آواز ضعف کی وجہ سے انتہائی ضعیف اور دھیمی تھی۔ تمام اجلہ شاگرد حضرتؒ کے اردگرد ہمہ تن گوش بنے بیٹھے تھے۔ آپ نے صرف دو باتیں فرمائیں۔ پہلی بات تو یہ فرمائی کہ تاریخ اسلام کا میں نے جس قدر مطالعہ کیا ہے۔ اسلام میں چودہ سو سال کے اندر جس قدر فتنے پیدا ہوئے ہیں۔ قادیانی فتنہ سے بڑا خطرناک اور سنگین فتنہ کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔

دوسری بات یہ فرمائی کہ حضورﷺ کو جتنی خوشی اس شخص سے ہوگی جو اس کے استیصال کے لئے اپنے آپ کو وقف کردے تو رسول اللہﷺ اس کے دوسرے اعمال کی نسبت اس کے اس عمل سے زیادہ خوش ہوں گے اور پھر آخر میں جوش میں آکر فرمایا کہ جو کوئی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو لگادے گا اس کی جنت کا میں ضامن ہوں (انتہیٰ)۔

سبحان اللہ! دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ آخری وقت ہے۔ اگر فکر ہے تو اس فتنہ کی پھر آپ نے اس وقت اپنی فراست ایمانی سے دیکھ کر جو کچھ فرمایا آج واقعات اس کی کس قدر تصدیق کر رہے ہیں۔ یہ قارئین سے مخفی نہیں۔ آج یہ فتنہ زمین کے کناروں تک پہنچ گیا ہے۔ حضرت الاستاذؒ مؤلف ''چراغ ہدایت'' کی دعاؤں سے راقم آثم کو اس فتنہ کے تعاقب میں مشرق میں جزائر فجی تک مغرب میں گھانا سیرالیون اور گیمبیا تک جنوب میں دنیا کی آخری نوک کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ تک اور شمال مغرب میں یورپ تک جانے کا اتفاق ہوا۔ ختم نبوت کے ان اسفار مہمہ میں میرے ساتھ ڈاکٹر خالد محمود صاحب تھے۔ مناظروں میں ہم اکٹھے کام کرتے رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ فتنہ دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچا ہوا ہے۔ جہاں جہاں برطانوی استعمار تھا۔ وہاں وہاں اس نے اپنے خودکاشتہ پودے کے بیج پہنچائے ہیں اور برطانوی نوآبادیات میں ہر جگہ اس فتنے نے نشوونما پائی ہے۔ انگریزی حکومت کی طرح اب امریکہ جیسی سپر طاقت بھی اس فتنہ کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

حال ہی میں امریکہ نے پاکستان کو امداد دینے کے لئے جو شرائط رکھیں۔ ان میں ایک شرط یہ تھی کہ قادیانی جماعت پر جو تم نے پابندیاں عائد کی ہیں۔ وہ مذہبی آزادی کے منافی ہیں۔ جب تک وہ واپس نہیں لیں گے امداد نہیں ہوگی۔ قادیانیوں کی اس بین الاقوامی رسائی کے باوجود ان کا کیا حال ہو رہا ہے؟ یہ حضرت شاہ صاحبؒ کے اس ارشاد کے بالکل مطابق ہے۔ جو آپ نے اپنی فراست ایمانی سے اس وقت فرمایا تھا کہ انجام کار یہ فتنہ ختم ہو کر رہے گا۔ مؤلف کتاب چراغ ہدایت حضرت الاستاذ مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے اپنے اس جلیل القدر استاذ سے اس فتنہ کے رد

میں جو جذبہ پایا اور جو تعلیم و تربیت حاصل کی۔ آپ نے اسے رائیگاں نہیں جانے دیا۔

ہمیشہ اپنے طلبہ اور معتقدین میں اس کی روح پھونکتے رہے۔ استاذ محترم فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ بھی آپ کے شاگرد تھے۔ آپ نے حضرت شاہ صاحبؒ کی کتاب عقیدۃ الاسلام حضرت الاستاد سے سبقاً پڑھی تھی۔ مولانا محمد حیات صاحبؒ نے ایک دفعہ میرے سامنے یہ واقعہ بیان کیا کہ ۱۹۳۴ء میں جب قادیان کی سرزمین پر حضرت امیر شریعتؒ نے ختم نبوت کی تاریخی کانفرنس منعقد کی۔ تو ہم استاد شاگرد (یعنی مولانا محمد چراغ صاحبؒ اور مولانا محمد حیات صاحبؒ) دونوں کانفرنس میں شریک ہوئے اور وہاں سے مرزا قادیانی کی کتب کے دو عدد مکمل سیٹ خرید کر لائے اور مرزا قادیانی کی کتب کی ورق گردانی شروع کر دی۔

حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے گوجرانوالہ میں اپنے تدریسی فرائض کے ساتھ ساتھ اپنے قابل اور لائق شاگرد مولانا محمد حیات صاحب کو رد قادیانیت کی پوری تیاری کرائی۔

حضرت استاد مولانا محمد حیات صاحب رد قادیانیت کی تیاری مکمل کرنے کے بعد دورہ حدیث مکمل کیے بغیر میدان مناظرہ میں نکل آئے اور قادیان کے کفر گڑھ میں مستقل طور پر مجلس احرار اسلام کے دفتر میں ڈیرہ ڈال کر بیٹھ گئے اور اس وقت تک وہیں موجود رہے۔ جب تک مرزا دجال کی ذریت وہاں پر موجود رہی۔ جب وہ لوگ پاکستان آ گئے تو حضرت استاذ بھی پاکستان آ گئے۔

پاکستان بن جانے کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ بخاری نے خالص دینی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی اور ملتان میں اس کا مرکز قائم کیا۔ ملتان ہی میں علماء کو قادیانیت کے خلاف ٹریننگ دینے کے لئے مدرسہ تحفظ ختم نبوت بھی قائم کیا گیا۔ جس میں فارغ التحصیل علماء کو تین ماہ کا کورس کرایا جاتا تھا۔ اس مدرسہ میں پہلے استاذ مولانا محمد حیات صاحبؒ فاتح قادیان ہی مقرر ہوئے۔

حضرت مولانا محمد حیاتؒ وہاں ایک مدت تک فارغ التحصیل علماء کو تیاری کراتے رہے۔ راقم آثم نے حضرت الاستاذ سے اسی مدرسہ میں ۱۹۵۱، ۵۲ء میں ملتان میں تیاری کی تھی۔

بندہ ناچیز اس میدان میں جو کچھ بھی ٹوٹی پھوٹی خدمت اندرون ملک اور بیرون ملک سرانجام دے رہا ہے یا جو کچھ معلومات رکھتا ہے۔ یہ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ کا تمام تر فیض ہے اور بالواسطہ حضرت الاستاذ مولانا محمد چراغؒ مؤلف کتاب چراغ ہدایت کا فیض ہے۔ حضرت موصوفؒ میرے دادا استاذ ہیں۔ حضرت مولانا محمد چراغ کا یہ فیض صرف اسی عاجز تک محدود نہیں۔ جہاں جہاں حضرت استاذ کا فیض افادہ کارفرما رہا آپ نے وہاں قادیانیت کے خلاف ایک عملی روح پھونکی۔ اس الحاد کے خلاف فکری چراغ جلائے۔ جماعت اسلامی کے حلقوں میں بھی جہاں کہیں

آپ کو قادیانیت کے خلاف کوئی کام ملے گا۔ اس کے پیچھے حضرت مولانا محمد چراغ کی علمی، عملی اور فکری قوت ملے گی۔ جو آپ نے اپنے استاذ حضرت علامہ سید انور شاہ صاحبؒ سے پائی تھی۔

مؤلف کتاب کے اس مختصر تعارف کے بعد اور کتاب چراغ ہدایت کے تعارف سے قبل مرزا قادیانی اور اس کی تحریک کا مختصر پس منظر بھی سمجھ لیجئے۔ اس سے کتاب سمجھنے میں بہت فائدہ ہوگا۔ انگریز نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد جب برصغیر پر اپنا پنجۂ استبداد اچھی طرح گاڑ لیا۔ تو انگریز نے اپنے قبضہ کو طول دینے اور استحکام حاصل کرنے کی خاطر کئی مختلف اقدامات کیے۔ اس نے ایک کمیشن مقرر کیا۔ سر ولیم ہنٹر کمشن کی رپورٹ کے مطابق انہیں ایک ایسے آدمی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جو مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کرے اور زبان و قلم سے جہاد کی منسوخی کا اعلان کرے اور انگریز کی اطاعت فرض قرار دینے کی خدمت سرانجام دے۔ اس خدمت کے لئے ان کی نظر انتخاب قادیان کے ایک قدیم وفادار خاندان پر پڑی۔ مرزا غلام مرتضیٰ کا بیٹا آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے انگریزی اقتدار کی اس طلب پر لبیک کہی، اور اس خدمت کو سرانجام دینے کے لئے کمربستہ ہوا۔ چنانچہ مرزا قادیانی بڑے فخر سے اس خدمت کا اپنی کتابوں میں اعتراف کرتا ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ کیجئے جو ان کی اصل کتابوں سے لئے گئے ہیں۔

۱..... ’’اس عاجز کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر جس قدر مدت تک زندہ رہا۔ اس نے بھی اپنے والد مرحوم کے قدم پر قدم مارا اور گورنمنٹ (برطانیہ) کی مخلصانہ خدمت میں بدل و جان مصروف رہا۔ پھر وہ بھی اس مسافر خانہ سے گزر گیا۔‘‘

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ملحقہ شہادت القرآن ص۲، خزائن ج۶ ص۳۷۸)

۲..... ’’دوسرا امر قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں۔ اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں۔ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کردں۔ جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج۷ ص۱۰، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۱)

۳..... ’’میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میری ہمیشہ

کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔"

(تریاق القلوب ص ۱۵، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵)

۴...... "مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے۔"

(ستارہ قیصرہ ص ۳، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۴)

چنانچہ اس خدمت کو سرانجام دینے کے لئے اس نے تدریجاً مختلف روپ دھارے۔ پہلے پہل وہ اسلام کا خادم اور مناظر کے روپ میں قوم کے سامنے متعارف ہوا۔ پھر اس نے چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ پھر جب زمین کچھ ہموار ہوگئی تو اب جہاد کو ختم کرنے کے لئے اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ کیونکہ قرآن اور حدیث نبویہ کی رو سے مسیح علیہ السلام جب دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور عیسائی مسلمان ہو جائیں گے تو اہل کتاب یہود سے جنگ عظیم ہوگی۔

یہودی سب کے سب مارے جائیں گے حتیٰ کہ ایک یہودی بھی روئے زمین پر زندہ باقی نہیں رہے گا اور احادیث کے مطابق اگر کوئی یہودی پہاڑ یا درخت کی اوٹ میں چھپا ہوگا۔ وہ بھی پکار کر کہے گا کہ ادھر یہودی چھپا ہے۔ اسے قتل کریں اور تمام باطل ملتیں مٹ کر ایک ملت اسلام باقی رہ جائے گی۔ "حتیٰ تکون الملل ملة واحدة" کا نقشہ پورے عالم میں قائم ہوگا۔ جب کوئی کافر ہی نہیں رہے گا۔ جس سے جہاد کرنے کی ضرورت ہو تو ظاہر ہے کہ اس وقت جہاد عملاً ختم ہوگا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقول قادیانی جہاد کو حرام قرار دیں گے۔

اب مرزا غلام احمد کے لئے ضروری تھا کہ مسیح موعود ہونے کے کھلے دعوے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ رائج کرے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنا سابقہ عقیدہ تبدیل کر کے یہ عقیدہ اختیار کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور وفات مسیح ثابت کرنے کے لئے اس نے متعدد کتابیں لکھیں۔ جن میں توضیح المرام، فتح اسلام اور ازالہ اوہام مشہور ہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی امت مسلمہ کے اس اجتماعی عقیدہ پر صرف باون سال کی عمر تک قائم رہا۔ بلکہ اس عقیدہ پر قرآن اور حدیث سے دلائل پیش کرتا رہا اور اس کی اشاعت و تبلیغ بھی کرتا رہا۔

اس پر بقول اس کے بارہ سال مسلسل وحی کا نزول بھی ہوتا رہا۔ لیکن مرزا قادیانی اپنے

اس عقیدے پر قائم رہا جس پر چودہ سو سال سے امت متفق چلی آتی تھی۔ پھر بارہ سال بعد اس نے اپنا پہلا عقیدہ جسے وہ رسمی عقیدہ کہتا ہے، تبدیل کیا اور وفات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اختیار کیا اور اس میں یہاں تک آگے بڑھا کہ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کو شرک عظیم قرار دیا۔

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰)

جس سے نہ صرف وہ خود مشرک عظیم ٹھہرا بلکہ چودہ سو سال کی پوری امت مسلمہ کو جن میں صحابہ کرامؓ تابعین عظامؒ، ائمہ مجتہدینؒ اور اولیاء امت شامل ہیں، انہیں اور اربوں کھربوں مسلمانوں کو کافر اور مشرک بنادیا۔ مسیح موعود نے تو آنا تھا۔ پوری دنیا کو مسلمان بنانے کے لئے سو چاہئے تھا کہ اس کے پاس اس کے لئے وسائل اور دلائل ہوتے۔ لیکن جو کچھ ہوا وہ بالکل اس کے برعکس نہ صرف یہ کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی تعداد میں بے حد اضافہ ہوا۔ بلکہ اس کے دعوے سے قبل جو مسلمان موجود تھے یا جو اس کے بعد ہوں گے۔ حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے وہ سب کے سب مشرک ہوگئے۔ اس کی پوری تفصیل آپ اس کتاب ''چراغ ہدایت'' میں بحوالہ جات کتب مرزا قادیانی ملاحظہ فرمائیں۔ اب جب انگریز کی خاطر حرمت جہاد کی ضرورت اس کے پیش نظر تھی۔ تو اس تقاضے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ گھڑا اور غلام احمد نے خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

پھر ضروری تھا کہ وہ ختم نبوت کے اجماعی عقیدہ کا بھی انکار کرے۔ خود نبوت کا دعویٰ کرے۔ کیونکہ آنے والے عیسیٰ علیہ السلام کے لئے نبی اللہ کے الفاظ بھی موجود تھے۔ اس سے قبل وہ خود حضور اکرم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کو کفر قرار دے چکا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ایک پہلے کے نبی تھے اور انہی کے دوبارہ آنے کی پیش گوئی تھی۔ ان کا دوبارہ آنا عقیدۂ ختم نبوت سے کسی طرح متصادم نہ تھا۔ لیکن نیا مسیح موعود تجویز کرنا اور اس نئے پیدا شدہ پر مسیح موعود کا لفظ فٹ کرنا اس کا منطقی نتیجہ تھا کہ وہ اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔ چنانچہ اس نے بالصراحت مثیل مسیح بن کر نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر اپنے آپ کو حضرت محمد ﷺ کی بعثت ثانیہ قرار دے کر خود محمد مصطفیٰ اور احمد مجتبیٰ ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے:

۱...... ''پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹)

۲...... ''مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے۔ اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی

اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان میں نہیں ہے۔ بلکہ محمد ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۶)

اور پھر اسی پر اکتفاء نہ کیا۔ بلکہ آگے چل کر خود محمد مصطفیٰ ﷺ سے افضل ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا۔ پھر اس سے بڑھ کر خدائی صفات اور پھر عین خدا ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا۔ کیونکہ جب مریدین ومعتقدین کا ایک حلقہ قائم ہوگیا اور مرزا قادیانی کو یقین ہوگیا کہ میں جو بھی دعویٰ کروں۔ وہ اس پر ''امنا وصدقنا'' کی تسبیح پڑھ کر ایمان لے آتے ہیں تو اس کے لئے کوئی مشکل نہ رہی تھی۔ پہلے تو اسے مسیح موعود کا دعویٰ بھی مشکل نظر آتا تھا۔ لیکن جب اس دعویٰ کو ماننے والے دستیاب ہوگئے تو پھر راستہ ہموار ہوگیا اور راستہ کی کوئی مشکل باقی نہ رہی تو پھر جلد جلد منازل طے کرتے ہوئے خدائی کی آخری منزل تک پہنچ گیا۔ اس کی تمام تر تفصیل آپ کو اسی کتاب چراغ ہدایت سے دستیاب ہوگی اور راقم کے رسالہ ''مرزا قادیانی اور اس کے عقائد'' سے بھی مل سکتی ہے۔ یہاں پر اس تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔

قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین اکثر تین موضوعات پر بحث ومباحثے اور مناظرے ہوتے چلے آتے ہیں۔

۱...... پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کے صدق وکذب اور اس کی پیش گوئیوں کے مباحث چلتے تھے۔

۲...... پھر وفات وحیات مسیح علیہ السلام۔

۳...... اور پھر اجراء نبوت وختم نبوت کے موضوع سامنے آتے تھے۔ مگر پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے اس ترتیب کو بدل دیا اور اب وہ مرزا غلام احمد کے صدق وکذب پر بحث کرنے سے ہمیشہ کنی کتراتے ہیں۔ قادیانیوں کی سب سے بڑی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان میں سے دوسرے موضوع پر بحث ومباحثہ ہو اور اس میں لوگوں کو الجھایا جائے اور اس کے بعد پھر تیسرے موضوع اجرائے نبوت پر بحث کی جائے۔ پہلے موضوع مرزا قادیانی کی سیرت وکریکٹر اور اس کے صدق وکذب پر بحث کرنے کے لئے وہ ہرگز تیار نہیں ہوتے اور بقول مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر مرحوم مرزائی مناظر کے سامنے زہر کا پیالہ رکھ دیں اور اسے کہیں کہ یا تو زہر کا پیالہ پی لے یا مرزا کی سیرت وکردار پر بحث کرلے۔ تو وہ زہر کا پیالہ تو پی سکتا ہے۔ لیکن مرزا کی سیرت پر گفتگو نہیں کرے گا اور میرا ذاتی تجربہ بھی یہی ہے۔ حالانکہ کسی بھی مدعی کے دعویٰ پر بحث کرنے

سے قبل اس کے کریکٹر کو پرکھا جاتا ہے۔ اگر وہ ایک سچا اور شریف انسان ہی ثابت نہ ہو تو دوسری بحثوں میں پڑنا خواہ مخواہ وقت کا ضائع کرنا ہوگا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کے ہر دو جانشینوں حکیم نور الدین اور مرزا بشیر الدین محمود نے اس کا صاف صاف خود اعتراف کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱...... ’’خاکسار (مرزا بشیر احمد، ایم۔اے) عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) فرماتے تھے کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا مولوی صاحب! کیا نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو پھر؟ میں نے کہا تو پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا وہ صادق اور راستباز ہے یا نہیں۔ اگر صادق ہے تو بہر حال اس کی بات کو قبول کریں گے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۸۸، روایت نمبر ۱۰۹)

۲...... ’’جب یہ ثابت ہو جائے کہ ایک شخص فی الواقع مامور من اللہ ہے۔ تو پھر اجمالاً اس کے تمام دعاویٰ پر ایمان لانا واجب ہو جاتا ہے۔ الغرض اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ مدعی ماموریت فی الواقع سچا ہے یا نہیں۔ اگر اس کی صداقت ثابت ہو جائے۔ تو اس کے تمام دعاویٰ کی صداقت بھی ساتھ ہی ثابت ہو جاتی ہے۔ اگر اس کی سچائی ہی ثابت نہ ہو تو اس کے متعلق تفصیلات میں پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہوتا ہے۔‘‘ (دعوت الامیر، مصنف مرزا بشیر الدین محمود، ص ۴۹، ۵۰)

نوٹ...... مذکورہ بالا دونوں حوالوں سے ثابت ہوا کہ اصل بحث صدق و کذب پر ہونی چاہئے۔ اگر وہ ہو ہی جھوٹا تو پھر اس کے دعاوی وغیرہ پر بحث کرنا فضول ہے۔

اسی بناء پر ہم قادیانیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ دوسری بحثوں میں الجھنے اور وقت ضائع کرنے کی بجائے پہلے یہ دیکھیں کہ مرزا قادیانی اپنی تحریرات کی روشنی میں ایک شریف انسان بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ لیکن مرزائی یہ ذلت و رسوائی برداشت کر سکتے ہیں۔ زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کی سیرت و کریکٹر پر بحث کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوں گے۔

رہا دوسرا موضوع حیات مسیح کا۔ تو یہ ایک خالص علمی موضوع ہے۔ قادیانیوں کی سب سے پہلے کوشش ہوتی ہے کہ اس موضوع پر گفتگو ہو تا کہ مرزا قادیانی کی ناپاک سیرت لوگوں کے سامنے نہ آسکے۔ انہوں نے مرزا قادیانی کی صداقت کا معیار اسی مسئلہ کو بنا رکھا ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے کہ نزول مسیح کا عقیدہ نہ تو ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ نہ دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہے۔ بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے۔ جس کا حقیقت اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی بھی یہ لکھتا ہے کہ یہ ایک اجتہادی غلطی ہے اور اس قسم کی اجتہادی غلطی بعض پیش گوئیوں کے سمجھنے میں بنی اسرائیلی انبیاء سے بھی ہوتی آتی ہے اور اس غلطی

پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں۔ بلکہ یہ غلطی تو حضورﷺ کے بعد بہت جلد پھیل گئی تھی اور بڑے بڑے اولیاء اور مقربین کا بھی عقیدہ تھا۔ حتیٰ کہ بعض صحابہؓ جیسا کہ سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

۱...... ''اول تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے۔ جس کو حقیقت اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی۔ اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔'' (ازالہ اوہام ص۱۴۰، خزائن ج۳ ص۱۷۱)

۲...... ''کل میں نے سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں۔ باقی سب عملی حالت مثلاً نماز، روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہیں۔ سو سمجھنا چاہئے کہ یہ بات صحیح نہیں کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا اور الگ جماعت بنائی جاتی اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ آنحضرتﷺ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا کہ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا تو خداتعالیٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔'' (احمدی اور غیر احمدی میں فرق ص۲ ملخص، خزائن ج۲۰ ص۴۶۴)

۳...... ''اور مسیح موعود کے ظہور سے پہلے اگر امت میں سے کسی نے یہ خیال بھی کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ صرف اجتہادی خطا ہے۔ جو اسرائیلی نبیوں سے بھی بعض پیش گوئیوں کے سمجھنے میں ہوتی رہی۔''

(حقیقت الوحی ص۳۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۳۲)

جب نزول مسیح کا عقیدہ ایمان کا جز نہیں، دین کا رکن نہیں۔ حقیقت اسلام سے اس پیش گوئی کا کوئی تعلق نہیں اور محض اجتہادی غلطی ہے۔ اس جیسی غلطی (العیاذ باللہ) انبیاء علیہم السلام سے بھی ہوتی رہتی تھی۔ جس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں اور یہ غلطی حضورﷺ کے زمانہ سے چلی آتی ہے۔ اربوں کھربوں مسلمان اس غلطی پر وفات پا چکے ہیں۔ بڑے بڑے اولیاء کرام، ائمہ عظام، مقربین امت حتیٰ کہ حضرت ابو ہریرہؓ جیسے صحابی کا بھی یہی عقیدہ تھا اور باون سال کی عمر تک مرزا

قادیانی کا نہ صرف یہ عقیدہ تھا بلکہ قرآن اور حدیث سے اس عقیدہ کو ثابت کرتا رہا۔ جسے بعد میں جا کر شرک عظیم قرار دے دیا۔ اب آپ ازراہ انصاف خود فیصلہ فرمائیں کہ اس مسئلہ پر بحث مباحثہ اور گفتگو کرنے کی کیا ضرورت باقی رہی اور جبکہ مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ میں اس غلطی کی اصلاح کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ حضورﷺ کے زمانہ سے یہ غلطی چلی آتی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کوئی اہم بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کی اسی وقت اصلاح فرما دیتے جب یہ غلطی پیدا ہوئی تھی۔ پھر مرزا قادیانی کا یہ ملفوظ بھی موجود ہے کہ ہماری یہ عرض ہرگز نہیں کہ ہم حیات ووفات مسیح پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھریں۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اب قادیانیوں کو بحث مباحثہ کے لئے اور کوئی موضوع ہی نہیں ملتا۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ ایک معمولی بات ہے۔ ہمیں اس پر جھگڑے اور مباحثے نہیں کرنے چاہئیں تو مرزائیوں کو شرم کرنی چاہئے کہ کم ازکم اپنے من گھڑت مسیح موعود کی ہدایت پر تو انہیں عمل کرنا چاہئے۔ ہاں! اصل موضوع بحث مدعی ماموریت مرزا قادیانی کی ذات ہے کہ آیا وہ اپنی تحریرات کی رو سے ایک سچا اور شریف انسان بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔

اور جبکہ اس کے دونوں خلفاء نے بھی یہ فیصلہ دے دیا کہ سب سے پہلے مدعی کو دیکھنا چاہئے کہ واقعی وہ سچا اور راست باز ہے یا نہیں۔ دوسری بحثوں میں پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ پھر دیکھئے کہ جن حضورﷺ کا ظل اور بروز ہونے کا مرزا قادیانی مدعی ہے۔ آپﷺ نے اپنا دعویٰ پیش کرنے سے قبل صفا پہاڑی پر چڑھ کر پہلے قریش کے سامنے اپنی چالیس سالہ زندگی پیش کی تھی کہ اے سرداران قریش! اے میرے قبیلے والو! میں نے چالیس سال کی زندگی تمہارے سامنے گزاری ہے۔ میری چالیس سالہ زندگی کا ایک ایک ورق تمہارے سامنے ہے۔ ”کیف وجدتمونی هل وجد تمونی صادقا اوکاذبا“ ﴿کیا تم نے مجھے سچا پایا یا جھوٹا؟﴾ سب نے یک زبان ہو کر کہا: ”جربناك مرارا ماوجدنا فيك الا صدقا“ کہ ہم آپ کو بار بار آزما چکے ہیں۔ آپ میں سوائے سچائی کے اور کوئی چیز نہیں پائی۔

مرزا قادیانی بھی اگر واقعی حضورﷺ کا ظل ہے۔ تو اسے اور اس کے پیروکاروں کو بھی تمام مسائل سے پہلے اس کی زندگی پیش کرنی چاہئے۔ لیکن مرزائی اس کی زندگی پر بحث کرنا موت سے بھی زیادہ گراں جانتے ہیں۔

اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی زندگی کیسی ہے۔ اس لئے تو کہتے ہیں کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ اگر اس کی زندگی عیوب سے پاک صاف ہے۔ تو قادیانی اس پر بحث کیوں

نہیں کرتے؟ پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے۔ اگر کوئی شخص بفرض محال نبوت کو جاری بھی مان لے اور عیسیٰ علیہ السلام کو بھی قادیانیوں کی طرح فوت شدہ تسلیم کرے۔ جیسا کہ بہائی فرقہ کا عقیدہ ہے۔ لیکن مرزا قادیانی پر ایمان نہ لائے۔ اسے جھوٹا یقین کرے تو کیا قادیانی اس شخص کو جھوٹا تسلیم کریں گے؟

جبکہ وہ ان کے دونوں عقیدے تسلیم کر چکا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ جب تک وہ مرزا قادیانی پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اور جہنم سے نہیں بچ سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ مانے تب بھی قادیانیوں کے نزدیک کافر اور فوت شدہ مانے تب بھی کافر۔ نبوت کو بند مانے تو بھی کافر۔ جاری مانے تو بھی کافر اور جہنمی۔ جس کی واضح مثال بہائیوں کی موجود ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک بہائی بھی اسی طرح کافر اور جہنمی ہیں۔ جس طرح ہم مسمان ان کے نزدیک کافر اور جہنمی ہیں۔

مرزا بشیر الدین محمود کہتا ہے کہ کل مسلمان جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت نہیں کی۔ خواہ انہوں نے ان کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ اصل موضوع بحث مرزا قادیانی کی ذات ہے۔ دوسری بحثوں میں پڑنا اور اصل موضوع سے پہلو تہی کرنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ امت مرزائیہ کو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں، مرزا قادیانی کی سیرت اور کریکٹر پر ہم سے بحث کر سکتے ہیں۔ لیکن بقول کسے:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

قادیانی ہر ذلت برداشت کر سکتا ہے۔ بلکہ موت قبول کر سکتا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی زندگی پر بحث اور مناظرہ نہیں کر سکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی اپنی تحریرات کی روشنی میں ایک سچا اور شریف انسان ثابت ہو جائے تو ہم اس کے تمام دعاوی پر آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئیں گے اور ہم کسی دیگر موضوع پر بحث مباحثہ نہیں کریں گے۔ قارئین کرام اس نقطہ کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں اور جب بھی کسی قادیانی سے گفتگو کا موقع ملے۔ تو صرف اور صرف مرزا قادیانی کی سیرت پر بحث کریں۔ دوسری بحثوں میں پڑ کر وقت ضائع مت کریں۔ اگر وہ سچا ہو جائے تو ہر بات میں سچا اور اگر وہ ایک بات میں بھی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر وہ بقول اپنے کسی بات میں بھی سچا نہیں ہے۔ سب میں جھوٹا ہے اور بقول مرزا قادیانی کے: ”جو شخص ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے۔ اس کا کسی بات پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔“ (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

اس مختصر اور ضروری تمہید کے بعد اب راقم اصل کتاب ''چراغ ہدایت'' کے متعلق چند ضروری گزارشات قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ یہ کتاب حضرت الاستاد کے تنقیدی مطالعہ کا حاصل اور نچوڑ ہے۔ آپ نے ہر پہلو سے مرزا کی کتب اور تحریروں کا جائزہ لیا اور مرزا قادیانی کی ہر بات کا توڑ اور اس کے ہر دعویٰ کا رد اس کی تحریروں سے پیش کیا ہے۔ پھر خصوصیت سے مرزا قادیانی کی جہالت اور غباوت اور کور علمی پر مرزا کی قرآن دانی، مرزا کی حدیث دانی، مرزا کی تفسیر دانی، مرزا کی اصول تفسیر دانی اور اصول حدیث دانی، مرزا کی صرف ونحو دانی، مرزا کی بلاغت دانی، مرزا کی تاریخ دانی، مرزا کی حساب دانی غرضیکہ ہر فن میں اس کی ایسی اغلاط واضح کی ہیں کہ معمولی علم کا آدمی بھی مرزا غلام احمد کی پوری حقیقت سمجھ سکتا ہے۔

یہ کتاب منفرد مناظرانہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ علماء، طلباء اور مناظر حضرات کے لئے یہ بے حد مفید ثابت ہوگی۔ معلومات کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے۔ مرزا کی سیرت ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام تینوں مضامین کو اس میں حضرت الاستادؒ نے اپنے خاص انداز میں لیا ہے۔ تینوں موضوعات سے آپ کسی موضوع پر گفتگو کرنا چاہیں تو آپ کو اس کتاب سے اتنا مواد ملے گا کہ آپ کو کسی اور کتاب کی حاجت نہیں رہے گی۔ اسے مرزائیت کا انسائیکلو پیڈیا کہیں تو یہ آپ کا حق ہے۔ کتاب میں محض عبارت آرائی نہیں ہے۔ بس مواد ہی مواد ہے۔ آئندہ چل کر اگر کوئی صاحب فن اس پر کام کرے تو اسے کئی جلدوں میں پھیلایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس محنت اور عرق ریزی کو قبول فرمائیں اور بھٹکے ہوئے اور گمراہ لوگوں کے لئے اس کو ''چراغ ہدایت'' بنائیں۔ آمین!

نوٹ...... حضرت الاستاد نے کتاب ''چراغ ہدایت'' نظر ثانی اور مقدمہ کے لئے بھیجی تھی۔ بندۂ ناچیز اپنے کو قطعاً اس کا مستحق نہیں سمجھتا کہ اپنے فاضل استاد کی کتاب کا مقدمہ تحریر کرے۔ یہ حضرت کی شفقت اور ذرہ نوازی ہے کہ مجھ ناچیز کو حکم فرمایا حضرت کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پاکستان میں کبھی کبھی وقت نکال کر دیکھتا رہا۔ لیکن قطر کے دورہ میں رمضان میں ہمراہ لے گیا اور وہاں جاکر نظر ثانی مکمل کی۔ مقدمہ مری میں شروع ہوا۔ مسودے کے دو ورق گم ہوگئے۔ اب مدینہ منورہ کی پاک سرزمین پر اسے پورا کیا۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کتاب کے ساتھ اس مقدمہ کو بھی نافع فرمادیں۔ آمین!

حضرت مؤلف کا پوتا شاگرد

سفیر ختم نبوت ...... منظور احمد چنیوٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمدالامین و خاتم النّبیین!

ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی اصول کا ایک ایسا مسئلہ تھا۔ جس پر امت مسلمہ تیرہ سو سال سے متفق چلی آتی تھی۔ لیکن نفس پرستوں اور ازلی بدبختوں نے ہمیشہ مسئلہ کی اہمیت کو کم کرنے کی ناکام کوششیں کیں۔ موجودہ زمانہ میں قادیانی دجال نے خود کو نبی منوانے کی سعی کی ہے اور اس طرح اسلام میں رخنہ اندازی کی کوشش کی اور ختم نبوت کی مہر کو توڑنا چاہا۔ مگر الحمد للہ کہ مسئلہ بفضلہ تعالیٰ ویسے کا ویسے ہی صاف رہا اور مرزا قادیانی کے اختلافات اقوال نے آپس میں ٹکرا کر بھی مرزا کو واصل جہنم کر دیا۔ اس مسئلہ پر اگرچہ علماء کرام نے ہر پہلو سے عقلاً ونقلاً بحثیں کر کے علمی مذاق کو سیر حاصل کر دیا ہے۔ لیکن ایک پہلو ابھی تشنہ تھا۔ جس پر حسب منشاء روشنی نہ ڈالی گئی تھی۔ وہ پہلو مرزا قادیانی دجال کے مسلمات کا تھا کہ مرزا قادیانی کے اقوال سے ہی الزاماً اس کا اور اس کی امت کا منہ بند کر دیا جائے۔ اس لئے بندہ کی تمام تر توجہ کا مرکز مرزا کے اقوال اور تحریرات ہی رہے گی۔ (وباللہ التوفیق)

قرآن مجید کی آیات اور نبی کریم ﷺ کی احادیث سے ختم نبوت کو ثابت کرنا تشنۂ اثبات نہیں۔ اس پر مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے کافی بحث کی ہے اور ایک ضخیم رسالہ اسی موضوع پر لکھ کر امت کو بے نیاز کر دیا ہے۔ ”جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین“ لیکن میں بطور تبرک چند آیات اور احادیث کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

قرآن مجید

قرآن مجید نے جہاں خدا تعالیٰ کی توحید اور قیامت کے عقیدہ کو ہمارے ایمان کی جزو لازم ٹھہرایا۔ وہاں انبیاء ورسل علیہم السلام کی نبوت و رسالت کا اقرار کرنا بھی ایک اہم جزو قرار دیا ہے اور انبیاء کرام کی نبوتوں کو ماننا اور ان پر عقیدہ رکھنا ویسے ہی اہم اور لازمی ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ کی توحید پر۔ لیکن قرآن مجید کو اول سے آخر تک دیکھ لیجئے۔ جہاں کہیں ہم انسانوں سے نبوت کا اقرار کرایا گیا ہو اور جس جگہ وحی کو ہمارے لئے ماننا لازمی قرار دیا گیا ہو۔ وہاں وہاں صرف پہلے انبیاء کی نبوت و وحی کا ہی ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبوت حاصل ہو اور پھر اس پر خدا کی وحی نازل ہو کہیں کسی جگہ پر اس کا ذکر تک نہیں۔ نہ اشارتاً نہ کنایتہً۔ حالانکہ پہلے انبیاء کی نسبت آنحضرت ﷺ کے بعد کسی فرد بشر کو نبوت عطا کرنا مقصود ہوتا تو اس کا ذکر زیادہ لازمی تھا اور اس پر تنبیہ کرنا از حد ضروری تھا۔ کیونکہ پہلے انبیاء کرام اور ان کی وحی تو گزر چکی۔ امت مرحومہ کو تو

سابقہ پڑتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کی نبوتوں سے مکران کا نام ونشان تک نہ ہوتا۔ بلکہ ختم نبوت کو قرآن مجید میں کھلے لفظوں میں بیان فرمانا صاف اور روشن دلیل ہے اس بات کی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخصیت کو نبوت یا رسالت عطاء نہ کی جائے گی۔ مندرجہ ذیل آیات پر غور فرمائیے۔

۱...... ”یومنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالآخرة[۱] (بقرة:٤)“ ﴿ایمان لاتے ہیں اس پر جو تجھ پر نازل کی گئی ہے اور اس پر جو تجھ سے پہلے نازل ہوئی اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔﴾

۲...... ”یآ اهل الکتاب هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله وما انزل الینا وما انزل من قبل (مائده:٥٩)“ ﴿اے اہل کتاب تم لوگ ہم سے صرف اس چیز کو ناپسند کرتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے ہیں اور اس چیز پر جو ہم پر اور ہم سے پہلے نازل کی گئی ہے۔﴾

۳...... ”لکن الراسخون فی العلم منهم والمومنون یومنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك (نساء:١٦٢)“ ﴿لیکن ان میں سے پختہ علم والے لوگ اور مومن لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تم پر نازل کی گئی ہے اور اس پر جو تجھ سے پہلے نازل کی گئی ہے۔﴾

۴...... ”یآ یها الذین آمنوا آمنو بالله و رسوله والکتاب الذی نزل علی رسوله والکتاب الذی انزل من قبل (نساء:١٣٦)“ ﴿اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور کتاب کو جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب کو جو اس سے پہلے نازل کی گئی ہے۔ مانو!﴾

۵...... ”الم ترالی الذین یزعمون انهم آمنوا بما انزل الیك وما انزل من قبلك (نساء:٢٠٠)“ ﴿کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو سمجھتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ جو تجھ پر نازل کی گئی ہے اور اس پر جو تجھ سے پہلے نازل کی گئی ہے۔﴾

۱؎ بعض ناواقف لوگ مرزا کی نبوت منوانے کے لئے بالآخرۃ ہم یوقنون کی آیت کو بے محل پیش کر دیا کرتے ہیں اور آخرۃ سے مراد آخری نبوت یعنی مرزا کی نبوت مراد ٹھہرایا کرتے ہیں۔ لیکن خود مرزا قادیانی اس جگہ آخرۃ سے مراد قیامت سمجھتا ہے۔ (دیکھو الحکم نمبر۲ جلد نمبر۱۰، ۱۷ر جنوری ۱۹۰۶ء ص۵، کالم نمبر۲، ۳۰۲، ملفوظات ج۸ ص۳۰۷) اس میں مرزا قادیانی نے بالآخرۃ ہم یوقنون کا ترجمہ ”اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں“ کیا ہے اور پھر لکھتا ہے ”قیامت پر یقین رکھتا ہو۔“

۶...... ’’ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین (زمر:٦٥)‘‘ ﴿وحی کی گئی ہے تیری طرف اوران لوگوں کی طرف جو تجھ سے پہلے ہوئے ہیں اور اگر تو شرک کرے گا تو تیرے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تو خاسرین میں سے ہوگا۔﴾

۷...... ’’کذالک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللّٰہ العزیز الحکیم (شوریٰ:۳)‘‘ ﴿یونہی تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف خدا غالب وحکیم وحی کرتا رہا ہے۔﴾

مندرجہ بالا ت تمام آیات میں خدا تعالیٰ نے ہمیں صرف ان کتابوں، الہاموں اور وحیوں کی اطلاع دی ہے اور ہم نے صرف انہی انبیاء کو ماننے کا تقاضا کیا ہے جو آنحضرتﷺ سے پہلے گزر چکے ہیں اور بعد میں کسی نبی کا ذکر نہیں فرمایا۔

یہ چند آیات لکھی گئی ہیں۔ ورنہ قرآن پاک میں اس نوعیت کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ مندرجہ بالا آیات میں ’’من قبل یا من قبلک ‘‘ کا صریح طور پر ذکر تھا۔ اب چند وہ آیات بھی ملاحظہ فرمایئے جن میں خدا تعالیٰ نے ماضی کے صیغہ میں انبیاء کا ذکر فرمایا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کا منصب جن لوگوں کو حاصل ہونا تھا۔ وہ ماضی میں حاصل ہو چکا اور انہی کا ماننا داخل ایمان ہے۔ آنحضرتﷺ کے بعد کوئی ایسی شخصیت نہیں جس کو نبوت بخشی جائے اور اس کا ماننا ایمان کی جزو لازمی قرار دی گئی ہو۔

۱...... ’’قولوا آمنا باللّٰہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم (بقرۃ:۱۳٦)‘‘ ﴿کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر نازل کی گئی اور اس پر جو حضرت ابراہیم پر نازل کی گئی۔﴾

۲...... ’’قل آمنا باللّٰہ وما انزل علینا وما انزل علی ابراھیم (آل عمران:۸٤)‘‘ ﴿کہہ دو کہ ہم نے مان لیا اللہ تعالیٰ کو اور اس کو جو ہماری طرف نازل کی گئی اور اس کو جو حضرت ابراہیم کی طرف نازل کی گئی۔﴾

۳...... ’’انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنّبیین من بعدہ و اوحینا الی ابراھیم واسماعیل (نسا:١٦٣)‘‘ ﴿ہم نے وحی کی تیری طرف جیسے کہ وحی کی نوح اور اس کے بعد کے نبیوں کی طرف اور جیسے کہ ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل کی طرف۔﴾

ان تینوں آیات میں اور ان جیسی دیگر آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں گذشتہ انبیاء اور ماضی کی وحی کو منوانے کا اہتمام کیا ہے۔ آنحضرتﷺ کے بعد کسی کی نبوت اور رسالت کو کہیں

صراحتہً و کنایۃً یا اشارتاً ذکر تک نہیں فرمایا۔ جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ جن جن حضرات کو خلعت نبوت ورسالت سے نوازنا مقدر تھا۔ پس وہ ہو چکے اور گزر گئے۔ اب آئندہ نبوت پر مہر لگ گئی ہے اور بعد میں نبوت کی راہ کو ابدلآباد کے لئے مسدود کر دیا گیا ہے اور اب انبیاء کے شمار میں اضافہ نہ ہو سکے گا۔

آیات مندرجہ بالا کے علاوہ ایک ایسی بھی آیت لکھ دوں جو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کی ضرورت ہی کو اٹھا دے اور وہ ایسی فلاسفی بتا دے کہ جس پر یقین کر کے ہر مومن اطمینان حاصل کرے کہ اب آئندہ کسی کو نبوت حاصل نہ ہوگی اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت ہے۔

''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ:۳)'' ﴿آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔﴾

اس ارشاد خداوندی نے بتا دیا کہ دین کے تمام محاسن مکمل اور پورے ہو چکے ہیں۔ اب کسی متمم یا مکمل کی ضرورت نہیں رہی۔ ظاہر ہے جب کسی متمم یا مکمل کی ضرورت نہیں تو یقیناً آج کے بعد کسی کو نبی بنانے کی بھی کوئی حاجت نہیں۔

اس آیت کا معنی میں مرزا قادیانی کی زبان سے ہی کروا دیتا ہوں۔ مرزا نے اپنی کتاب (تحفہ گولڑویہ ص۵۱، خزائن ج۱۷ ص۱۷۴) پر لکھا ہے کہ: ''ایسا ہی آیت ''الیوم اکملت لکم دینکم'' اور آیت ''ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین'' میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔''

نیز قرآن مجید نے اشارتاً ارشاد فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء کرام کے بعد تشریف فرما ہوئے ہیں۔ جتنے نبی ہو چکے ہیں۔ وہ سب کے سب آپ ﷺ سے پہلے ہی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد اب کسی کو نبوت سے نہ نوازا جائے گا۔

''واذاخذاللّٰہ میثاق النّبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ (آل عمران:۸۱)'' ﴿اور جب لیا اللہ نے اقرار نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم پھر آئے گا تمہارے پاس رسول جو تمہارے پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہو تو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی امداد کرنا ہوگی۔﴾

اس جگہ یہ متعین کر دیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء کے بعد آئیں گے۔ اسی آیت کو مرزا قادیانی نے (حقیقت الوحی ص۱۳۰، خزائن ج۲۲ ص۱۳۳) میں نقل کر کے اس کے بعد یہ

تحریر کیا ہے کہ اس آیت میں ''ثم جاء کم رسول'' سے مراد آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔

قرآن مجید کو اوّل سے آخر تک پڑھئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع کیا اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا۔ خود مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں: ''سیدنا و مولانا حضرت مصطفی ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر و کاذب جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی۔''

(دین الحق ص ۲۷ از اشتہار ۲ر اکتوبر ۱۸۹۱ء ص ا، مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۲۳۰)

میں قرآن مجید کا نقشہ نبوت حضرات ناظرین کرام کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دنیا پیدا ہوئی تو اس وقت حکم خداوندی حضرت آدم صفی اللہ کو بدیں الفاظ پہنچایا گیا۔

''قلنا اهبطوا منها جميعا فاما ياتينكم منى هدى فمن تبع هداى فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون (بقرة:۳۸)'' ﴿ہم نے کہا یہاں سے اتر جاؤ سب کے سب پھر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آوے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے۔ ان لوگوں پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔﴾

طٰہٰ میں ہے کہ: ''قال اهبطا منها جميعاً بعضكم لبعض عدو فاما ياتينكم منى هدى فمن تبع هداى فلا يضل ولا يشقى''

اس مضمون کو الفاظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ دوسری جگہ ذکر فرمایا گیا ہے۔ جس کو آج کل مرزائی آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کو جاری ثابت کرنے کے لئے بالکل بے محل پیش کر دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت کا تعلق حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

''يابنى آدم اما ياتينكم رسل منكم يقصون عليكم آياتى فمن اتقى واصلح فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون (اعراف:۳۵)'' ﴿اے آدم کی اولاد تمہارے پاس میرے رسول آئیں گے اور تم پر میری آیات بیان کریں گے۔ تو جو پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرے گا۔ ایسے لوگوں پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ کوئی غم۔﴾

ان دونوں آیات میں ابتداء افرینش کا ذکر فرمایا جارہا ہے اور دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم اور نوع انسان کو حکم دیا ہے کہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا سلسلہ شروع کرنا چاہتا ہوں اور حضرت آدم کے بعد انبیاء و رسل بکثرت ہوں گے اور لوگوں کے لئے ان

کی اتباع کرنا ضروری ہوگا۔ اس جگہ رسل کے صیغہ سے بیان فرمایا ہے کہ انبیاء کی تجدید وتعیین نہیں کی۔ جس سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم صفی اللہ کے بعد کافی تعداد میں انبیاء کرام مبعوث ہوں گے۔

بعد ازاں حضرت نوح علیہ السلام وحضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا۔ تو اس میں بھی یہی اعلان ہوا کہ ان کے بعد بھی بکثرت انبیاء ہوں گے۔

''ولقد ارسلنا نوحا وابراهيم وجعلنا فى ذريتهما النبوة والكتاب فمنهم مهتد وكثير منهم فاسقون ثم قفينا على اثارهم برسلنا (حديد:٢٦)''

﴿ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت مقرر کردی۔ کچھ ان میں سے ہدایت یافتہ ہیں اور بہت سے فاسق ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے بہت سے رسول بھیجے۔﴾

اس آیت کریمہ میں صاف فرمایا کہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام پر نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوگیا تھا۔ بلکہ ان کے بعد بھی کافی تعداد میں انبیاء کرام تشریف لائے اور یہاں بھی رسل کا لفظ فرمایا۔ کوئی تجدید وتعیین نہیں فرمائی۔ علی ہذا القیاس یہی سنت اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی رہی اور بعینہ یہی مضمون مندرجہ ذیل آیت میں صادر ہوا۔

''ولقد آتينا موسىٰ الكتاب وقفينا من بعده بالرسل (بقرة:٨٧)''

﴿یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد رسولوں کو بھیجا۔﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی باب نبوت بند نہیں ہوا تھا اور اس کے بعد انبیاء کرام بکثرت آتے رہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بالرسل کہہ کر ارشاد فرمایا۔ صرف یہ تین آیتیں اس لئے ذکر کی گئیں کہ معلوم ہو جائے کہ اولوالعزم انبیاء کرام کے بعد سنت خداوندی کیا کچھ چلتی رہی۔

لیکن جب حضرت مسیح علیہ السلام کی باری آئی تو اس مبشر احمد نے آکر دنیا کے سامنے یہ اعلان فرمایا کہ اب میرے بعد سلسلہ نبوت اس کثرت اور غیر محدود نہیں جیسے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد ہوتا چلا آیا ہے۔ بلکہ ان کے زمانہ میں نبوت میں ایک نوع کا انقلاب ہوگیا ہے۔ یعنی بجائے اس کے کہ الرسل کے لفظ سے انبیاء کی آمد کو بیان کیا جاتا تھا۔ اب واحد کا لفظ برسول کہہ کر ارشاد کیا اور بجائے اس کے حسب سابق غیر محدود اور غیر معین رسولوں کے آنے کا ذکر کیا جاتا۔ طریق بیان کو بدل کر صرف ایک رسول کے آنے کی اطلاع دی اور اس کے اسم مبارک (احمد) کی بھی تعیین فرمادی کہ کوئی شقی ازلی یہ دعویٰ نہ کرنے لگے کہ اس کا مصداق میں ہوں۔

(جیسے مرزا قادیانی کی امت آج کل یہ ہانگ دیا کرتی ہے کہ بشارت احمد کا مصداق مرزا قادیانی) ارشاد ہوا ہے۔

”واذقال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (صف:۶)“ ﴿جب کہ عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اپنے سامنے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا اسم پاک احمد ہوگا۔﴾

آنے والے نبی کریم ﷺ کا نام بتا کر تعیین بھی کردی اور کہا کہ اب میرے بعد ایک اور صرف ایک رسول آئے گا۔ جس کا نام احمد ہوگا۔ انبیاء سابقین نے تو اپنے بعد کے زمانہ میں بصیغہ جمع کئی رسولوں کی آمد کی خوشخبری دی تھی۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام نے صرف ایک رسول احمد کی ہی بشارت وخوشخبری دی اور جب وہ رسول خاتم الانبیاء والمرسلین ع آمد بود فخر الاولین تشریف فرما ہوا تو خدا نے ساری دنیا کے سامنے اعلان فرمادیا کہ اب وہ رسول کریم ﷺ جس کی طرف نگاہیں تاک رہی تھیں۔ وہ تشریف فرما ہوگیا ہے۔ وہ خاتم النّبیین ہے اور اس کے بعد کوئی نیا شخص نبوت کے اعزاز سے نہیں نوازا جائے گا۔ بلکہ وہ نبوت کی ایسی اینٹ ہے۔ جس کے بعد نبوت کے دروازہ کو بند فرمادیا گیا ہے۔ ارشاد ملاحظہ ہو:

”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین (احزاب:۴۰)“ ﴿محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء کو ختم کرنے والے ہیں۔﴾

یعنی آنحضرت ﷺ جن کی آمد کی اطلاع حضرت مسیح علیہ السلام نے دی تھی۔ وہ آچکے اور آکر نبوت پر مہر کردی۔ اب آپ کے بعد دنیا میں کوئی ایسی ہستی نہیں ہوگی۔ جس کو نبوت کے خطاب سے نوازا جائے اور انبیاء کرام کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ قرآن کا یہ طریق بیان نبوت کے سلسلہ کی ان کڑیوں کا اجمالی نقشہ تھا کہ جو حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوکر حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوگیا۔

نوٹ...... کیونکہ مرزا قادیانی کی امت حسب مقولہ: ”پیراں نمے پرند، مریداں ہمی پرانند۔“ بشارت احمد کے متعلق کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ بلکہ مرزا محمود قادیانی

نے تو یہ کہہ دیا ہے کہ: ''اس آیت کا مصداق میرے باپ کے سوا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔''

(انوار خلافت ص ۱۸، ۲۱، مؤلفہ محمود احمد قادیانی)

اس لئے لگے ہاتھوں میں اس کی بھی تردید کردوں۔

۱...... ایک تو محمود احمد قادیانی کا قول اس لئے باطل ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کی امت اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی آمد کی خوشخبری حضرت مسیح علیہ السلام نے یقیناً بیان کی تھی۔ لیکن بقول طائفہ مرزائیہ بشارت احمد کا مصداق تو قادیانی مرزا ہے۔ تو پھر ہم پوچھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی بشارت اور کون سے قرآن مجید میں ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح نے تو صرف ایک ہی رسول ﷺ کی آمد کی اطلاع دی تھی اور وہ نبوت قادیانی سے نمودار ہوگئی۔ تو آنحضرت ﷺ کی نبوت تو خاکم بدہن بالکل معدوم ہوگئی اور پھر یہ ثابت کردو کہ قرآن مجید میں مبشراً رسولین ہے۔ یعنی حضرت مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد دو رسول آئیں گے۔ ایک حضرت احمد مدنی ﷺ اور دوسرا مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ۔ حالانکہ حضرت مسیح نے تو دو رسولوں کی خبر نہیں دی۔ نہ قرآن مجید اس کی بشارت دیتا ہے اور نہ ہی کتب جدید وقدیم۔

۲...... دوم اس لئے کہ خود مرزا غلام احمد تسلیم کرتا ہے کہ بشارت احمد آنحضرت ﷺ کے لئے ہے۔ ملاحظہ ہو قول مرزا قادیانی:

(ملفوظات احمدیہ سلسلہ اشاعت لاہور، ص ۱۵۳، حصہ اول مثلہ آئینہ کمالات اسلام ص ۴۲، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

''پھر آپ کا ایک اور نام بھی رکھا گیا وہ احمد ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح نے اس نام کی پیش گوئی کی تھی۔ ''مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد'' یعنی میرے بعد ایک نبی آئے گا۔ جس کی بشارت دیتا ہوں اور اس کا نام احمد ہوگا۔''

(سلسلہ اشاعت لاہوری ص ۱۷۷، حصہ اوّل)

● ''حضرت رسول کریم کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح نے کیا۔ ''یاتی من بعدی اسمه احمد من بعدی'' کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلافصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔

ان دونوں حوالوں سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ کے خیال میں احمد رسول سے مراد احمد مدنی ﷺ ہی ہیں۔ اب باپ بیٹا آپس میں فیصلہ کریں کہ کون جھوٹا ہے اور کون سچا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دوسرے حوالہ (ص ۱۷۷) سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بن مریم اور رسول احمد کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا تو محمود قادیانی کے خیال کے مطابق اگر احمد سے مراد مرزا

قادیانی ہے۔ تو اب حضرت مسیح علیہ السلام کے درمیان اور مرزا قادیانی کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔ نعوذ باللہ العلی العظیم!

نبوت مدنی تو گویا درمیان سے معدوم ہی ہوگئی۔ ”فاعتبروا یااولی الابصار“

آیت خاتم النّبیین کے متعلق

مرزا قادیانی نے اپنی مشہور کتاب (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱) میں لکھا ہے:

”ماکان محمد ابااحدمن رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النّبیین“ یعنی حضرت محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کررہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

روح المعانی (ج ۲۲، ص ۳۲) میں خاتم النّبیین کا معنی آخر النّبیین ہے۔

(صراح ص ۴۶۷)...... ”خاتم الشی آخرہ ومحمد خاتم الانبیاء بالفتح ﷺ“

(تفسیر ابن کثیر ص ۵۶۴ ج ۶)...... ”فھذہ الایۃ نص علی انہ لا نبی بعدہ“

(تفسیر ابن کثیر ص ۵۶۷ ج ۶)...... ”وقد اخبراللہ تعالیٰ فی کتابہ ورسولہ ﷺ فی السنۃ المتواترۃ عنہ، انہ لانبی بعدہ والمدعی بعدہ ضال مضل دجال“

(تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۲)...... ”انقطاع حدوث وصف النبوۃ فی احمد من الثقلین بعد تحلیتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھا فی ھذالنشاۃ“

(تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۲)...... ”وانہ ﷺ خاتم النّبیین بالکتاب والسنۃ ولاجماع۔ ملخصاً“

(تفسیر خازن ص ۲۱۸ ج ۵)...... ”خاتم النّبیین ختم بہ النبوۃ بعدہ“

(تفسیر مدارک ص ۲۱۱)...... ”خاتم النّبیین آخر ھم یعنی لاینبا احد بعدہ“

(شرح عقائد نسفیہ ص ۱۰۱)...... ”ثبت انہ آخرالانبیاء......“

اب میں مرزائیوں کے ایک اور ڈھکوسلے کا بھی ذکر کر کے اس کی تردید کردوں۔

بعض اوقات مرزائی قادیانی کہا کرتے ہیں کہ خاتم النّبیین کا معنی نبوت کو بند کرنے والا نہیں۔ بلکہ نبوت جاری کرنے والا یا انبیاء کی زینت وغیرہ مراد ہے۔ ایک تو اس لئے کہ اگر خاتم کا لفظ جمع کی طرف مضاف ہو تو اس کا معنی بند کرنے کا نہیں ہوتا۔ دوم اس لئے کہ آنحضرت ﷺ مہر لگا لگا کر نبی بھیجنے والے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ نبی گر ہیں۔ میں ثابت کروں گا کہ کسی چیز پر مہر لگ

جانا بند ہو جانے کے مترادف ہے۔ اگر مہر لگانے والا ہی معنی کیا جائے۔ تو اس کا مطلب بھی نبوت کو ختم اور بند کرنے والا ہی ہوگا۔

خاتم النّبیین کی اضافت

اب مرزا قادیانی کے چند وہ اقوال پیش خدمت ہیں۔ جن میں مرزا قادیانی نے خاتم کے لفظ سے بند کرنے والا مراد لیا ہے۔ وہی حوالہ لیجئے جس میں مرزا قادیانی نے خاتم النّبیین والی آیت کا معنی بند کرنے والا نبیوں کا کیا ہے۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۱) ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین ''یعنی ''محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ مگر رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔''

(ملفوظات احمدیہ ص۱۲۱ ج۱، سلسلہ اشاعت لاہوری) ختم نبوت کے متعلق میں پھر لکھتا ہے کہ:

''خاتم النّبیین کے بڑے معنی یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا...... اور نبوت ختم ہوگئی۔'' ان دونوں مقامات پر خاتم النّبیین کا معنی مرزا قادیانی نے یہی کیا ہے کہ آپ ﷺ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور سب معانی میں سے بڑا اعلیٰ معنی یہی ہے۔ ذیل میں چند ایسی عبارتیں حاضر خدمت ہیں۔ جن میں مرزا قادیانی نے خاتم کو جمع کی طرف مضاف بنایا اور اس کے معنی بند کرنے کے مراد لئے ہیں۔

۱...... (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۶، خزائن ج۲۱ ص۱۱۳) ''بایں ہمہ میں اپنے والد کے لئے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔'' (تریاق القلوب ص۱۵۷، خزائن ج۱۵ ص۴۷۹)

یہاں مرزا قادیانی خود کو خاتم الولد کہتا ہے اور اس کا معنی یہ کرتا ہے کہ میرے بعد میرے والد کے ہاں کوئی بچہ نہیں ہوا۔ کیا اس جگہ یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ مرزا کے بعد ان کے والد کے بھی مرزا قادیانی کے مہر زدہ بچے پیدا ہوئے۔

۲...... (ازالہ اوہام ص۶۴۵، خزائن ج۳ ص۴۴۸) ''ایسے زمانے میں خدا تعالیٰ نے مسیح بن مریم کو بنی اسرائیل کے نبیوں کا خاتم الانبیاء کر کے بھیجا۔''

اس جگہ کیا حضرت مسیح کو بھی مہریں لگا لگا کر بھیجنے والا اور نبی گر کہو گے یا یہ کہا جائے گا کہ حضرت مسیح بنی کا آخری نبی تھا۔

۳...... (تحفہ گولڑویہ ص۵۶، خزائن ج۱۷ ص۱۸۲) ''سلسلہ موسویہ کے خلیفوں میں حضرت عیسیٰ خاتم الانبیاء تھے۔'' اس جگہ بھی آخری نبی ہی مراد ہو سکتا ہے۔ یعنی بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔

۴...... (چشمہ معرفت ص۳۱۸ حاشیہ، خزائن ج۲۳ ص۳۳۳)''مسیح موعود کے کئی نام ہیں۔ منجملہ ان کے ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے۔''یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔

اس جگہ مرزا نے خاتم کو جمع کی طرف مضاف کر کے اس کی تفسیر بھی لفظ''آخری'' کے ساتھ کی ہے۔

۵...... رسالہ(الفرق فی آدم والمسیح الموعود ص ب، ملحقہ خطبہ الہامیہ، خزائن ج۱۶ ص۳۰۹)''کما کان عیسیٰ خاتم الخلفاء السلسلة الکلیمیہ وکان لماخاخر اللبنة وخاتم المرسلین ''یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام موسویہ سلسلہ کے آخری خلیفہ تھے اور آخری اینٹ تھے اور خاتم المرسلین تھے۔ کیا یہاں یہ مراد ہوسکتا ہے کہ حضرت مسیح اپنے بعد کے نبیوں کو مہر لگا کر بھیجنے والے تھے۔ اگر اسی مطلب کو صحیح مان لیا جائے۔ پھر تو آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح دونوں ہی خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہوں گے۔ پھر دونوں میں فرق کیا رہا؟ پھر لطف یہ کہ لفظ خاتم مضاف بھی جمع مذکر سالم کی طرف ہے۔ اس سے ان لوگوں کا اعتراض زائل ہو جاتا ہے۔ جو مرزا کے دفاع میں یہ تکلف کیا کرتے ہیں کہ کوئی ایسی عبارت بتاؤ۔ جس میں خاتم کا لفظ جمع مذکو سالم کی طرف مضاف ہو اور وہاں معنی ختم کرنے والا اور بند کرنے والا ہو۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالے ہیں۔ لیکن استشہاد کے لئے یہی کافی ہیں۔ کسی چیز پر ختم اور مہر لگانا بند کرنے کے مترادف ہے۔

ذیل میں کچھ ایسی عبارتیں درج کی جارہی ہیں۔ جن میں مرزا قادیانی نے مہر لگانے کا محاورہ بند کرنے کے معنی میں کیا ہے اور ان مقامات پر مہر لگانے کا معنی ایک دفعہ بند پھر جاری کرنے کا معنی نہیں ہوسکتا۔

۱...... (حقیقت الوحی ص۳، خزائن ج۲۲ ص۵)''وید کی رو سے خوابوں اور الہاموں پر مہر لگ گئی ہے۔''

۲...... (حقیقت الوحی ص۲۷، خزائن ج۲۲ ص۲۹)''آئندہ الہام اور وحی الٰہی پر مہر لگ گئی ہے۔''

۳...... (حقیقت الوحی ص۶۰، خزائن ج۲۲ ص۶۲)''عیسائی مذہب میں معرفت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔ کیونکہ خدا کی ہمکلامی پر مہر لگ گئی ہے اور آسمانی نشانوں کا خاتمہ ہوگیا ہے۔''

۴...... (ضرورۃ الامام ص۲۰، خزائن ج۱۳ ص۴۹۰)''آریوں نے تو وید تک ہی خدا کے کلام پر مہر لگا دی تھی۔''

ویسے بھی جب کسی چیز پر مہر لگ جاتی ہے۔ تو اس کا معنی بند کرنا ہی ہوا کرتا ہے۔ عام

محاورہ بھی یہی ہے۔ بلکہ قرآن مجید بھی یہی ارشاد فرماتا ہے۔ جہاں کہیں قرآن مجید نے ختم کرنا اور مہر لگانا ذکر کیا ہے۔ وہاں بند کرنا ہی مراد لیا ہے۔

۱...... ''ختم اللّٰہ علیٰ قلوبهم وعلیٰ سمعهم'' ﴿خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے۔'' یعنی بند کر دیئے ہیں اور وہ حق کو سننے یا سمجھنے کے قابل نہیں رہ گئے۔﴾

۲...... ''ختامه مسك'' ﴿اس پر مہر اور بندش کستوری کی ہوگی۔﴾

۳...... ''الیوم نختم علیٰ افواههم وتکلمنا ایدیهم'' ﴿قیامت کے دن ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے۔ یعنی ان کے منہ بند کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے۔﴾

الاحادیث النبویہ

آنحضرت ﷺ نے ختم نبوت کے مسئلہ کو ہر ایک طریق اور پہلو سے واضح فرما دیا ہے اور اس میں کسی آنے والے مفتری کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ اس مضمون کی احادیث بکثرت موجود ہیں۔ لیکن میں اس وقت چندہ وہ احادیث پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس کو مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنی تصانیف میں تسلیم کیا ہے۔

حدیث اوّل

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لا نبی بعدی (بخاری ومسلم)'' یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ خواہ بروزی ہو یا ظلی یا عکسی یا تشریعی یا غیر تشریعی یا بالواسطہ یا بلاواسطہ یا تبع یا غیر تبع کوئی کسی قسم کا نبی نہ ہوگا۔ اس حدیث کو مرزا قادیانی نے اپنی مختلف تصانیف میں تسلیم کیا ہے اور اس کو حدیث مشہور بھی مانتا ہے اور پھر اس میں نفی عام مستغرق تسلیم کرتا ہے۔ کسی قسم کے نبی کو اس میں سے مستثنیٰ نہیں کرتا۔ بلکہ ہر ایک قسم کی نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم سمجھتا ہے اور وہ خود اس حدیث لا نبی بعدی کو آیت خاتم النبیین کی تفسیر کہتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ مرزا کے اقوال:

۱...... (کتاب البریہ ص۱۸۴ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۲۱۷) میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے: حدیث ''لا نبی بعدی'' ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا۔''

۲...... (ایام الصلح اردو ص۱۴۶، خزائن ج۱۴ ص۳۹۲) ''قرآن شریف میں...... ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے۔ نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث ''لا نبی بعدی'' میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کرکے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور

خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔“

۳...... (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰) ”الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا فی قولہ لانبی بعدی ببیان واضح للطالبین لو جوذنا ظھور نبی بعد نبینا ﷺ لجوزنا انفتاح باب وحی النبوۃ بعد تغلیقھا ھذا خلف کمالا یخفیٰ علی المسلمین و کیف یجئی نبی بعد رسولنا صلعم وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ و ختم اللّٰہ بہ النّبیین“

یعنی اے مخاطب تو نہیں جانتا کہ خدائے رحیم نے ہمارے نبی ﷺ کو سب انبیاء کا خاتم ٹھہرایا اور کسی کا بھی استثناء نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے اس کی تفسیر لا نبی بعدی سے کر دی۔ ایسے بیان سے جو طالبین کے لئے واضح ہو۔ اب اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظاہر ہونا جائز رکھیں تو ہم نے وحی نبوت بند کرنے کے بعد پھر کیوں جائز کر دیا اور یہ بالکل باطل ہے۔ جیسے کہ مسلمانوں پر واضح ہے آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیسے آ سکتا ہے۔ حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی بند ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔

۴...... (تحفہ بغداد ص۲۸، خزائن ج۷ ص۳۴) پر ہے: ”قد قال رسول اللّٰہ ﷺ لا نبی بعدی وسماہ تعالیٰ خاتم الانبیاء فمن این یظھرہ نبی بعدہ“

جس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء فرمایا ہے۔ پس آپ کے بعد بھلا کیسے کوئی نبی آ سکتا ہے۔

۵...... (ازالہ اوہام ص۸۹۸، خزائن ج۳ ص۵۹۱) میں بھی حدیث کو تسلیم کیا ہے۔

حدیث دوم

آنحضرت ﷺ سے حضرت ابوہریرہؓ نے مرفوعاً روایت کی ہے: ”ختم بی النبیون (صحیح مسلم)“ یعنی آنحضرت ﷺ نے تشریف لا کر انبیاء کو ختم کر دیا۔ یہ بعینہ مرزا قادیانی کے لفظ بھی ہیں۔ جس کو (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰) سے نقل کر چکا ہوں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں: ”وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللّٰہ بہ النّبیین“ یعنی آنحضرت ﷺ پر وحی بند ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر انبیاء کرام کو ختم کر دیا ہے۔

حدیث سوم

”مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ دارا فاکملھا

واحسنها الا موضع لبنة فكان من دخلها فنظر اليها قال مااحسنها الا موضع اللبنة فختم بى الانبياء (شيخان ترمذى) ''

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور انبیاء سابقین کی مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان تیار کیا اور اس کی تحسین و تکمیل کر چکا۔ لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی۔ پس جو شخص اس محل میں داخل ہوتا تو اس کو دیکھ کر کہتا کہ یہ کیسا عمدہ مکان ہے۔ مگر ایک اینٹ کی کمی ہے۔ سو خداوند تعالیٰ نے میرے ساتھ انبیاء کو ختم فرمادیا۔''

یعنی آنحضرت ﷺ نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ اس کو مرزا نے اپنے الفاظ میں یوں ادا کیا ہے۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۱۹۸، خزائن ج ۲ ص ۲۴۶ حاشیہ) ''اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے۔ وہ حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں۔''

حدیث چہارم

ابوامامہ باہلی سے مرفوعاً مروی ہے: ''انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم (ابن ماجه ص ۳۷) '' ﴿یعنی آنحضرت ﷺ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں اور آپ کی امت تمام امتوں سے آخری امت ہے۔﴾ اس کو مرزا قادیانی نے یوں لکھا ہے:

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۴۷۷) ''ہمارے نبی ﷺ کو سب نبیوں کے آخر میں بھیجا۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۴۵) ''اور سب کے آخر حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء وخیر الرسل ہے۔''

حدیث پنجم

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''فنحن الآخرون الاولون (ابوداؤد طیالسی ص ۳۵۳) ''یعنی آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں۔

مرزا نے لکھا ہے: (ملفوظات احمدیہ حصہ اول ص ۸۲، سلسلہ اشاعت لاہوری) ''چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپ نبی آخرالزمان تھے۔'' (ص ۱۶۰، سلسلہ اشاعت لاہوری)

''اگرچہ آپ سب نبیوں کے بعد آئے۔''

(اتمام الحجہ ص ۲۰، خزائن ج ۸ ص ۲۹۸، نور القرآن ص ۲۲ حصہ دوم، خزائن ج ۹ ص ۴۱۰، تریاق القلوب ص ۲۵۸، ۴۳۵، اشتہار واجب الاظہار ملحقہ تریاق القلوب حاشیہ ص ۳، خزائن ج ۱۵ ص ۵۲۲) میں بھی آخرالزمان لکھا ہے۔

اجماع وتواتر

کیونکہ مرزا قادیانی خود تسلیم کرتا ہے کہ اجماع بھی دلیل شرعی ہے اور حجت قائمہ ہے۔ اس لئے اجماع پیش کر دینا بھی مناسب رہے گا۔ مرزا نے اپنی کتاب (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۴۴، خزائن ج ۲۱ ص ۴۱۰) میں لکھا ہے کہ: ”یہ مسلم امر ہے کہ ایک صحابی کی رائے شرعی حجت نہیں ہوسکتی۔ شرعی حجت صرف اجماع صحابہ ہے۔“ (انجام آتھم ص ۱۴۴، خزائن ج ۱۱ ص ۱۴۴) پر درج ہے کہ: ”ولا اخالف قومی فی اصول الاجماعیة“ اور میں اصول اجماعی میں اپنی قوم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔“

(آسمانی فیصلہ ص ۴، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳) میں مرقوم ہے: ”خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں۔ جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں۔“

حسب معمول سب سے پہلے میں اجماع بھی وہی پیش کرتا ہوں۔ جو مرزا قادیانی کا تصدیق شدہ ہو اور ایسا اجماع ہو کہ جس اجماع میں زمین وآسمان کی ہستیاں انبیاء کرام علیہم السلام تمام امتیں اور تمام بزرگان دین اور خدا کے سب فرشتے شامل ہوں۔

(حجۃ اللہ ص ۷، ۸، خزائن ج ۱۲ ص ۱۴۸) ملاحظہ فرمائیے۔ رقمطراز ہیں: ”خدا کے فضل اور الہام سے روح جناب رسول مقبول ﷺ سے روح کل شہداء سے روح کل ابدالوں سے روح کل اولیاء سے جو زمین پر ہیں اور ان روحوں سے جو چودہ طبقوں کی خبر رکھتی ہیں۔ میں نے ان سب سے الہام اور گواہی پائی ہے کہ حضرت مرزا قادیانی کو اللہ شانہ نے بھیجا ہے۔ اس وقت یہ جو خوفناک فتنے پیدا ہوئے۔ ان کی اصلاح ایک بھاری نبی کا کام تھا۔ مگر کیونکہ رسول مقبول ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو جو رسول مقبول کے دستار مبارک ہیں، بھیجا۔ ...... یہ میرا اشتہار سچا ہے۔ یہ لوح محفوظ کی نقل ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کی مخالفت سے خدا تعالیٰ تم پر سخت ناراض ہے۔ رسول مقبول تم سے حد درجہ بیزار ہے۔“

یہ اشتہار بقول مرزا غلام احمد علیہ ماعلیہ سیالکوٹ کے ایک مجذوب فقیر کا ہے اور اس کو مرزا قادیانی نے اپنی تصدیق کی حجت پیش کر کے شائع کیا ہے۔ اس لئے اور کوئی مانے یا مجذوب کی بڑ خیال کرے۔ لیکن مرزا قادیانی اور اس کی امت ملحقہ کے ہاں تو ضرور مسلم ہوگا۔

تفسیر روح المعانی میں سید آلوسیؒ فرماتے ہیں (ص ۳۹ ج ۲۲) ”کونہ خاتم النّبیین مما نطقت به الکتاب وصدعت به والسنة اجمعت علیه الامة“

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا (جس کو سید صاحب اسی صفحہ پر

بیان فرما چکے ہیں) نصوص قرآنیہ اور بیانات آنحضرت ﷺ و اجماع امت مسلمہ سے ثابت ہے۔

۳...... (تفسیر روح المعانی ص۳۹ ج۲۲) "انہ ﷺ خاتم النّبیین بالکتاب والسنة والاجماع فیقتل المدعی بعده ان اصر...... "مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا کتاب اللہ اور سنت نبویہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ لہٰذا جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی بنے اور اسی دعوے پر ضد کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔

۴...... (شرح فقہ اکبر لملاعلی القاری ص۲۰۲) "دعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع "یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ بالاجماع کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔

اقوال مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی جب کہ خود نہایت صراحت سے ختم نبوت کا قائل ہے۔ تو پھر کسی اور مرزائی قادیانی کی بات کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے؟

مرزا قادیانی کے چند اقوال بطور مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

۱...... "ان اللہ افتتح وحیہ من آدم وختم علی نبی کان منکم ومن ارضکم وطنا وماوی ومولدا وما ادریکم من ذالك النبی مصطفیٰ سید الاصفیاء وفخر الانبیاء وخاتم الرسل (آئینة کمالات اسلام ص۴۲۰، خزائن ج۵ص۴۲۰)"

اس کا ماحصل مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے وحی کو شروع کیا اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا۔

۲...... "ختم نبوت کے متعلق پھر کہتا ہوں کہ خاتم النّبیین کے بڑے معنی یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا...... اور نبوت ختم ہوگئی۔"

(ملفوظات احمدیہ حصہ اول ص۲۱، سلسلہ اشاعت لاہوری)

۳...... "جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ ص۱۹۸ حاشیہ، خزائن ج۲ ص۳۲۶)

۴...... "ہمارے نبی کریم ﷺ آخر زمانہ کے نبی تھے...... چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ آپ نبی آخر الزمان تھے۔"

(ملفوظات احمدیہ حصہ اوّل ص ۸۲، سلسلہ اشاعت لاہوری، نور القرآن ص ۲۲ حصہ دوم، خزائن ج ۹ ص ۴۱۰)

۵...... ''این ادعاء النبوة فلا تظنن یااخی انی قلت کلمة فیه رائحة ادعاء النبوة'' (حمامۃ البشریٰ طبع اول ص ۸۳، خزائن ج ۷ ص ۳۰۲)

جس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے کوئی ایسا کلمہ نہیں کہا جس میں میرے دعویٰ نبوت کی بو تک بھی ہو۔

۶...... ''ماکان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین'' (حمامۃ البشریٰ طبع اوّل ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

یعنی میں نے ہرگز دعویٰ نبوت نہیں کیا اور مجھے جائز ہی نہیں کہ دعویٰ نبوت کر کے اسلام سے نکل کر کافروں کی جماعت میں داخل ہو جاؤں۔ بقول مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

۷...... ''خاتم النبیین کے بعد مسیح بن مریم رسول کا آنا فساد عظیم کا موجب ہے۔ اس لئے یا تو یہ ماننا پڑے گا کہ وحی نبوت کا سلسلہ جاری ہو جائے گا اور یا یہ قبول کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ نے مسیح ابن مریم کو لوازم نبوت سے الگ کر کے اور محض ایک امتی بنا کر بھیجے گا اور یہ دونوں صورتیں ممتنع ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۴۴، خزائن ج ۳ ص ۳۹۴)

۸...... ''اور اب جبرائیل بعد وفات رسول ﷺ ہمیشہ وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں۔ تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۲)

۹...... ''یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمدورفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن مجید سے توارد رکھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۸۳، خزائن ج ۳ ص ۴۱۴)

۱۰...... ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النّبیین'' یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ مگر رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱)

یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

۱۱...... ''وقد قال رسول اللهﷺ لانبی بعدی وسماه الله تعالیٰ خاتم الانبیاء فمن این یظهر نبی بعده'' (تحفہ بغدادیہ ص ۲۸، خزائن ج ۷ ص ۳۴)

اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا اور خداتعالیٰ نے آپﷺ کا خطاب خاتم النّبیین رکھا۔ تو پھر آپ کے بعد کیسے کوئی نبی آسکتا ہے؟

۱۲...... ''ہمارے سید و رسولﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرتﷺ کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے۔''

(شہادۃ القرآن ص ۲۸، خزائن ج ۶ ص ۳۲۴)

۱۳...... ''نبی تو اس امت میں آنے کو رہے۔ اب اگر خلفاء بھی نہ آویں اور وقتاً فوقتاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھاویں تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص ۶۰، خزائن ج ۶ ص ۳۵۴)

۱۴...... ''علاوہ ان باتوں کے مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کو یہ آیت بھی روکتی ہے: ''ولکن رسول الله وخاتم النّبیین'' اور ایسا ہی یہ حدیث بھی کہ: ''لانبی بعدی''

یہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ باوجودیکہ ہمارے نبیﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ پھر کسی وقت دوسرا نبی آجاوے اور وحی نبوت شروع ہوجائے۔'' (ایام الصلح ص ۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۷۹)

۱۵...... ''الیوم اکملت لکم دینکم وآیة ولکن رسول الله وخاتم النّبیین'' میں صریح نبوت کو آنحضرتﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرتﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے: ''ولکن رسول الله و خاتم النّبیین'' (تحفہ گولڑویہ ص ۵۱، خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۴)

۱۶...... ''آپ نے ''لانبی بعدی'' کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کر دیا۔'' (ایام الصلح ص ۱۵۲، خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۰)

۱۷...... ''کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ''ولکن رسول الله وخاتم النّبیین'' کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرتﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں؟ اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے...... اور اصل حقیقت جس کی میں علیٰ رؤس الاشہاد گواہی

دیتا ہوں۔ یہی ہے کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ (انجام آتھم حاشیہ ص ۲۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۷)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی خود ختم نبوت کا قائل ہے اور اس کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے اور اب آئندہ وحی نبوت یا وحی رسالت یا نزول جبرائیل بالکل ممتنع اور محال ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی تو کہتا ہے کہ کوئی پرانا نبی بھی دوبارہ نہیں آسکتا۔ وہ تو ختم نبوت کے مسئلہ میں عام مسلمانوں کے نظریہ سے بھی زیادہ سخت معلوم ہوتا ہے اور اسی پر اکتفاء نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کے ایسے اقوال بھی ہیں۔ جو بالکل ضرورت نبوت کو ہی اٹھا دیتے ہیں۔ یعنی بقول مرزا قادیانی اب نبوت کی ضرورت ہی نہیں۔

یہ تو ایک عقلی اور نقلی پہلو ختم نبوت کا ہوگا۔ یعنی جب نبوت کی ضرورت ہی نہیں ہے تو پھر کسی دوسرے وقت میں یہ نظریہ تبدیل نہیں ہوسکتا۔ اب ذیل میں چند ایسے اقوال مرزا قادیانی کے بھی ملاحظہ کیجئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اب نبوت کی ضرورت ہی نہیں۔

نبوت کی ضرورت نہیں

۱...... (براہین احمدیہ ص ۲۱۵ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۲۳۸) ”وحی رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے۔“

۲...... (ملفوظات احمدیہ حصہ دوم ص ۴۷) ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ماکان محمدابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین“ ضرورتیں نبوت کا انجن ہیں۔ ظلماتی راتیں اس نور کو کھینچتی ہیں۔ جو دنیا کو تاریکی سے نجات دے اور اس ضرورت کے موافق نبوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ جب قرآن کریم کے زمانہ تک پہنچا تو مکمل ہوگیا۔ اب گویا سب ضرورتیں پوری ہوگئی ہیں۔ اس سے لازم آیا کہ آپ یعنی آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے۔“

۳...... (نور القرآن حصہ اوّل ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۹ ص ۳۳۹) ”اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعقیدگی اور بداعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں۔ پھر اس میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا؟ تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ توحید اور راست روی سے بالکل خالی ہوگیا تھا اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں اور اس زمانہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے مجدد بھیجنے سے محروم نہیں رکھا۔“

۴...... (حمامۃ البشریٰ ص ۴۹، خزائن ج ۷ ص ۲۴۳) ”فلولم یکن رسولنا ﷺ وکتاب اللہ القرآن مناسبۃ لجمیع الازمنۃ الاتیۃ واھلھا علاجا ومداواۃ لما ارسل ذالک النبی العظیم الکریم لاصلاحھم ومداواتھم للدوام الی یوم القیامۃ فلا

حاجة لنا الی نبی بعد محمد ﷺ وقد احاطت برکاته کل ازمنة“

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور قرآن مجید اگر آنے والی تمام نسلوں اور تمام زمانوں کے لئے اصلاح وعلاج کے ذمہ دار نہیں۔ تو پھر آنحضرت ﷺ جیسی اولوالعظم ہستی کو بھیجنے کا مطلب ہی کیا؟ بہرحال آنحضرت ﷺ کے بعد ہمیں کسی بھی نبی کی حاجت نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے برکات تمام زمانوں کو احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

عبارات مندرجہ بالا ثابت کرتی ہیں کہ نبوت کی اب ضرورت ہی نہیں رہی۔ بلکہ مجدد ہی کافی ہو جایا کریں گے۔ گویا مجدد اور ہے اور نبی اور ہے۔ ایک کی ضرورت ہے۔ دوسرے کی حاجت نہیں۔

۵...... (ازالہ اوہام ص۵۸۶، خزائن ج۳ص۴۱۶) ”خدا تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسرشان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء ﷺ کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے آنے کے ساتھ جبرائیل کا آنا ضروری امر ہے۔ اسلام کا تختہ ہی الٹ دیوے۔ حالانکہ وہ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔“

۶...... (تحفہ گولڑویہ ص۵، خزائن ج۱۷ص۹۴) ”مسیح کی دوبارہ آمد سے محمدی ختم نبوت کو داغ لگے گا اور آپ کی ہتک ہوگی۔ انتہیٰ ملخصاً۔“

ان دونوں عبارتوں سے ثابت ہوا کہ بزعم مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا نبی کریم ﷺ کی ہتک اور کسرشان کا موجب ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ نظریہ یقیناً ہمیشہ کے لئے باقی رہے گا۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں سنہ تک تو آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا آنا موجب توہین ہوگا اور اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے بعد سلسلۂ نبوت شروع ہو جانے اور نبیوں کا پھاٹک کھل جانے سے آنحضرت ﷺ کی توہین کیا، بلکہ عزت ہوگی اور یہ کہ آپ کی اتباع سے نبوت نہ حاصل ہونا آپ کی ہتک کا موجب بن جائے گا۔ اگر آپ ﷺ کی تابعداری نبوت نہ دلوائے گی تو آپ میں اور دوسرے انبیاء میں فرق ہی کیا رہ جائے گا؟ (جیسے اب قادیانی کہا کرتے ہیں) بعض اوقات قادیانی کہتے ہیں کہ: ”مرزا قادیانی نے ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء کے بعد ختم نبوت کے عقیدہ کو ترک کر دیا تھا۔ اس لئے اس سے پہلے کی عبارتیں قابل حجت نہ ہوں گی۔“ (حقیقت النبوۃ ص۱۲۱)

مرزا کی تحریروں سے اس بات کے ثبوت پیش کر دینا بھی مناسب رہے گا کہ ۱۹۰۱ء کے بعد بھی مرزا قادیانی کے ختم نبوت کے اقوال موجود ہیں۔

۱۹۰۱ء کے بعد مرزا ختم نبوت کا قائل

۱...... (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۴، خزائن ج۲۲ ص۴۷۷) ''صرف اس خدا نے ہی خبر دی جس نے ہمارے نبی ﷺ کو سب نبیوں کے آخر میں بھیجا۔''

۲...... (حقیقت الوحی ص۱۴۱، خزائن ج۲۲ ص۱۴۵) ''اور سب کے آخر میں حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہیں۔'' یہ دونوں کتابیں مرزا قادیانی کی آخری کتابیں ہیں اور اس وقت تالیف کی گئی تھیں۔ جب تک مرزا قادیانی اس جہاں سے جانے کو تیار تھے۔ گویا یہ ۱۹۰۷ء کی تالیفات ہیں۔ کیا اب بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ ۱۹۰۱ء کے بعد مرزا قادیانی کا عقیدہ بدل گیا تھا؟

۳...... (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۴ء ج۳، ص۱۱۷) ''آنحضرت ﷺ کے ملفوظات مبارکہ اشارت فرما رہے ہیں کہ نبی محدث بالقوہ ہوتا ہے اور اگر باب نبوت مسدود نہ ہوتا تو ہر ایک محدث اپنے وجود میں قوت اور استعداد نبی ہو جانے کی رکھتا تھا۔''

یہ اقتباس ۱۹۰۴ء میں شائع ہونے والے ایک ماہنامے میں سے مرزا قادیانی کے اپنے مضمون سے لیا گیا ہے۔ جس سے صاف واضح ہے کہ ۱۹۰۴ء میں مرزا کے خیال میں نبی کا آنا بند اور نبوت کا دروازہ بند ہے۔ البتہ محدث آسکتا ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ محدث اور نبی دونوں علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں۔

۴...... (اخبار بدر مجریہ ۲۱ رجون ۱۹۰۶ء نمبر ۲۵، سلسلہ قدیم ج۵ سلسلہ جدید ۲، ۲ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ)

(اخبار بدر مجریہ ۹ راگست ۱۹۰۶ء نمبر ۳۲ سلسلہ قدیم ج۴ سلسلہ جدید ۲، ۱۸ جمادی الآخر ۱۳۲۴ھ)

(اخبار بدر مجریہ اگست ۱۹۰۶ء نمبر ۳۵ سلسلہ قدیم ج۵، سلسلہ جدید ۲، ۱۰ رجب ۱۳۲۴ھ)

اور اسی طرح اور بہت سے بدر کے پرچوں میں ۱۹۰۶ء میں ''حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کا مذہب'' کے زیر عنوان لکھے جانے والے مضامین میں یہ شعر موجود ہے:

ہست او خیر الرسل خیر الانام

ہر نبوت رابرو شد اختتام

۱۹۰۶ء میں یہ اعلان کرنا کہ مرزا قادیانی اور اس کی امت کا مذہب اور عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر ہر ایک قسم کی نبوت ختم ہو چکی ہے۔ خواہ نبی ظلی ہو یا بروزی، اصلی ہو یا نقلی، جعلی ہو یا حقیقی، اتباعی ہو یا غیر اتباعی بالواسطہ یا بلاواسطہ سب کے سب آنحضرت ﷺ کے آنے کے بعد بند ہو چکے ہیں۔ یہ عقیدہ قادیانی گروہ کے تمام کے تمام خرافات کا تار و پود بکھیرنے کے لئے کافی ہے۔

اب ذیل میں چند ایسے حوالہ جات سے مستفید ہونے کی کوشش کیجئے۔ جن میں مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کے نبی کا آنا جائز نہیں سمجھتا۔ پھر تشریعی اور غیر تشریعی ظلی وبروزی، اصلی ونقلی، حجازی، بالواسطہ یا بلاواسطہ کثرت اتباع نبویہ سے مرتبۂ نبوت حاصل کرنا سبھی قسم کی نبوتیں مسدود ہیں۔ کوئی نبوت بھی باقی نہیں ہے۔

۵...... پانچویں وجہ یہ ہے کہ ۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں مولوی کرم الدین کے ساتھ تھا۔ دیکھو (سیرت المہدی حصہ دوم ص۱۵۴، روایت نمبر ۴۶۷) تو اس وقت مرزا قادیانی سے دریافت کیا گیا کہ تیرا عقیدہ اپنے مرتبہ اور شان کے متعلق وہی ہے جو تریاق القلوب میں ہے تو اس وقت مرزا نے اقرار کیا کہ میرا وہی عقیدہ ہے۔ تو گویا ۱۹۰۴ء میں ابھی تک ختم نبوت کا قائل ہے یا اپنے منکر کو کافر نہیں سمجھتا۔" (حقیقت الوحی ص۲۶۶، خزائن ج۲۲ ص۲۷۸)

سب نبوتیں بند ہیں

بسا اوقات قادیانیوں کو جب مرزا قادیانی کی عبارتوں سے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت یہ بہانہ ڈھونڈا کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے نبوت تشریعی کو اور مستقل نبوت کو جو بزعم مرزا اللہ تعالیٰ سے براہ راست حاصل ہوتی ہے۔ مسدود اور ختم شدہ کہا ہے۔ لیکن غیر شریعی نبوت اور آنحضرت ﷺ کی کثرت اتباع سے حاصل ہونے والی نبوت مسدود نہیں۔ بلکہ جاری اور باقی ہے۔ میں اس حیلہ کو بھی بند کر دینا چاہتا ہوں۔ ملاحظہ ہوں اقوال مرزا۔

۱...... • (براہین احمدیہ ص۱۰، خزائن ج۱ ص۱۹)

ختم شد برنفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبری

۲...... (سراج منیر ص ح، خزائن ج۱۲ ص۹۵)

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت رابرو شد اختتام

یہی شعر اخبار بدر ۱۹۰۶ء کے مختلف نمبروں میں درج کیا گیا ہے۔ جس کو پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ قادیانی مذہب کا یہ پختہ نظریہ ہے۔

۳...... (ایام الصلح ص۱۴۶، خزائن ج۱۴ ص۳۹۳) "ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث "لانبی بعدی" میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری وگستاخی ہے کہ خیالات

رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔"

اس جگہ مرزا قادیانی کا صریح اور صاف اقرار ہے کہ لا نبی بعدی میں لائے نفی استغراق کے لئے ہے۔ یعنی ہر ایک قسم کا نبی آنا بند ہے۔ اب کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ کسی نبی کے آنے کو استثناء کرنا شرارت ہے۔ جس کا ارتکاب امت مرزائیہ کر رہی ہے۔

۴...... (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰، خزائن ج ۷ ص ۲۰۰) "الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسره نبینا فی قوله لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین"

اس کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام کے تمام انبیاء کا ختم کرنے والا بنایا ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی خاتم النبیین کی یہی تفسیر فرمائی ہے اور کسی قسم کے نبی کی استثناء نہیں فرمائی۔ یعنی آپ کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔

حقیقت النبوت مولفہ محمود قادیانی و ایک غلطی کا ازالہ

غلام احمد قادیانی کا بیٹا محمود قادیانی کیونکہ اپنے ابا کی نبوت کو منوانا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنی کتاب حقیقت النبوت میں اس بات پر بہت زور مارا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم نہیں ہوئی اور یہ لکھا ہے کہ میرے ابا کا بھی پہلے عقیدہ ختم نبوت کا ہی تھا۔ لیکن بعد میں ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں انہوں نے اس عقیدے میں تبدیلی کر دی اور تبدیلی عقیدہ کی ساری بنیاد محمود قادیانی نے اپنے ابا کی ایک چھوٹی سے کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" پر رکھی ہے اور دعویٰ کیا کہ ان کے ابا نے "ایک غلطی کا ازالہ" میں اپنے سابقہ عقیدہ کو بدل دیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے (حقیقت النبوت ص ۱۲۱) "معلوم ہوا کہ نبوت کا مسئلہ آپ (مرزا) پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں کھلا ہے اور چونکہ ایک غلطی کا ازالہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے اپنی نبوت کا اعلان بڑے زور سے کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقیدے میں تبدیلی کی ہے...... یہ ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ منسوخ ہیں اور اس سے حجت پکڑنی غلط ہے۔"

اس تبدیلی عقیدہ پر اعتراض وارد ہوتا تھا کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ مرزا کو خدا تعالیٰ نبی کہہ کر پکارتا رہا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اس سے انکار کر رہا ہے اور یہ معاملہ سالہا سال تک چلتا رہا اور مرزا کو اپنی نبوت کا پتہ کئی سال بعد چلا تو محمود قادیانی نے اس کا جواب ان الفاظ میں دیا۔

(حقیقت النبوت ص۱۲۱،۱۲۲)''اب ایک اعتراض رہ جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جب یہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود شروع دعویٰ سے اپنے اندر نبیوں کی سب شرائط کے پائے جانے کے مدعی تھے تو پھر آپ کیوں اپنے نبی ہونے سے انکار کرتے تھے؟ اور اگر پہلے آپ انکار کرتے تھے تو بعد میں اس دعویٰ کی بناء پر پھر دعویٰ نبوت کیوں کیا؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب اختلاف ایک نہایت چھوٹی سی بات سے پیدا ہوا ہے اور بہت سی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں کہ ان کے نتائج بہت بڑے نکلتے ہیں۔ اس تمام اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود دو مختلف اوقات میں نبی کی دو مختلف تعریفیں کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نبی کی اور تعریف کرتے تھے اور بعد میں آپ نے جب اللہ تعالیٰ کی متواتر وحی پر غور فرمایا اور قرآن مجید کو دیکھا تو اس سے نبی کی تعریف اور معلوم ہوئی۔

چونکہ جو تعریف نبی کی آپ پہلے خیال کرتے تھے۔ اس کے مطابق آپ نبی نہ بنتے تھے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ سب شرائط نبوت آپ میں پائی جاتی تھیں۔ آپ اپنے آپ کو نبی کہنے سے پرہیز کرتے تھے اور اپنے الہامات میں جب نبی کا نام دیکھتے اس کی تاویل کر لیتے اور حقیقت سے ان کو پھیر دیتے۔ کیونکہ آپ جب اپنے نفس پر غور فرماتے تو اپنے اندر وہ باتیں نہ دیکھتے تھے۔ جن کا انبیاء علیہم السلام میں پایا جانا آپ ضروری خیال فرماتے تھے۔ لیکن بعد میں جب آپ کو الہامات میں بار بار نبی اور رسول کہا گیا اور آپ نے اپنی ساری پچھلی تیس سالہ وحی کو دیکھا۔ تو اس میں برابر ان ناموں سے آپ کو یاد کیا گیا تھا۔ پس آپ کو اپنا عقیدہ بدلنا پڑا اور قرآن کریم سے آپ نے معلوم کیا کہ نبی کی تعریف وہ نہیں جو آپ سمجھتے تھے۔ بلکہ اس کے علاوہ اور تعریف ہے اور چونکہ وہ تعریف جو قرآن مجید نبی کی کرتا ہے۔ اس کے مطابق آپ نبی ثابت ہوتے تھے۔ اس لئے آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا۔''

محمود قادیانی کی کتاب حقیقت النبوت کا خلاصہ یہی ہے کہ (۱) مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے (۲) اور نبوت بند نہیں، بلکہ جاری ہے۔ (۳) اور مرزا قادیانی پہلے واقعی ختم نبوت کا قائل تھا اور اپنی نبوت کا دعوے دار نہ تھا۔ (۴) اور بعد میں ختم نبوت کا قائل نہ رہا اور خود مدعی نبوت بن بیٹھا (۵) اور یہ کہ مرزا قادیانی کے تبدیلی عقیدہ کی بنیاد ''ایک غلطی کا ازالہ'' پر ہے؟ (۶) اور مرزا قادیانی کو پہلے نبی کی صحیح تعریف سالہا سال تک معلوم نہ ہوئی اور بعد میں پھر پتہ چلا کہ دراصل نبی فلاں شخص ہوتا ہے اور اس لحاظ سے میں نبی ہوں (۷) اور ۱۹۰۱ء سے پہلے کے مرزا قادیانی کے حوالہ جات منسوخ ہیں، قابل اعتبار نہیں۔

میں اسی صحبت میں محمود قادیانی کی تین باتوں پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔

۱...... ایک تو یہ کہ کیا واقعی ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں مرزا قادیانی کی عبارت اس کے تبدیلی عقیدہ پر دلالت کرتی ہے؟

۲...... دوم یہ کہ کیا یہ عذر قبول ہوسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کی تعریف تک کی واقفیت نہ ہو اور وہ عام لوگوں کی اتباع میں ختم نبوت کا قائل ہوتا رہا ہو اور اس نے اتنی مدت مدیدہ تک قرآن مجید کی روشنی میں کچھ نہ کہا ہو؟

۳...... سوم یہ کہ مرزائی عبارتوں اور اقوال میں سے کسی کو قابل نسخ سمجھا جاسکتا ہے یا نہیں اور کیا مرزا کے ختم نبوت کے اقوال درحقیقت منسوخ ہیں یا ہوسکتے ہیں۔

پہلی بات

محمود قادیانی کا خیال ہے کہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے پہلے عقیدہ سے دستبرداری کر دی اور اعلانیہ طریق سے واضح الفاظ میں اپنی نبوت کا اعلان کر دیا۔ گویا مرزا قادیانی نے اپنی سابقہ غلطی کا ازالہ کرنا چاہا۔ لیکن ایک غلطی کا ازالہ کی عبارت اس سے انکار کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا اپنی کسی سابقہ غلطی کا تدارک نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ اپنی امت کی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہے اور نہ ہی مرزا قادیانی نے کسی عبارت میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ میں اب پرانے خیال سے دستبردار ہوتا ہوں۔ بلکہ وہ تو صاف صاف کہہ رہا ہے کہ میرا اس وقت بھی وہی عقیدہ ہے۔ جو پہلے تھا اور میری نبوت اس وقت بھی اسی قسم کی ہے۔ جس کا پہلے میں دعویٰ کرتا رہا ہوں۔ اور میں نے اس معنی سے کبھی بھی اپنی نبوت سے انکار نہیں کیا۔ یعنی مرزا قادیانی نبی کا معنی وہی سمجھتا ہے جو پہلے سمجھتا تھا اور اپنی نبوت کے متعلق بھی اس کا وہی عقیدہ ہے جو پہلے تھا۔ ملاحظہ ہو عبارت مرزا قادیانی:

(ایک غلطی کا ازالہ ملحقہ حقیقت النبوت ص۲۶۱) ''ہماری جماعت میں سے بعض[1] صاحب جو ہمارے دعوے اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں۔ جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنی معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین

---

[1] محمد علی لاہوری اور محمود قادیانی ونور دین بھیروی باوجودیکہ غور سے کتابیں دیکھنے والے ہیں اور مدت معقول انہوں نے صحبت کی ہے۔ مگر پھر باہم تیرے دعویٰ میں مختلف ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ تمہارا اپنا ابھی تک کہیں خیال ایک نقطہ پر قائم نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ

کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقع کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے۔ وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض[1] انکار کے الفاظ سے دیا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔"

کتاب مذکور (ص۲۶۳) "اگر کوئی شخص اس خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اس کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین[2] ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔"

(ص۲۶۴) "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔

(ص۲۶۹) "مطلب میرا یہ ہے کہ جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اس طور سے جو وہ خیال[3] کرتے ہیں۔ نہ نبی ہوں، نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے نبی اور رسول ہوں۔ جس طور

---

[1] جیسے (حمامۃ البشریٰ ص۸۳، خزائن ج۷ ص۳۰۲) میں خود مرزا قادیانی نے انکار محض میں جواب دیا تھا۔

[2] معلوم ہوا کہ ابھی تک خاتم النبیین کا معنی نبیوں کو ختم کرنے والا ہی مرزا کے خیال میں بھی ہے۔

[3] براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۲ میں مرزا مانتا ہے کہ میری قوم کے خیال میں نبوت غیر تشریعی بھی جاری نہیں اور مرزا اس جگہ یہ کہتا ہے کہ وہ نبوت مراد نہیں جو لوگ سمجھتے ہیں۔ یعنی نہ نبوت تشریعی کا دعویٰ ہے نہ غیر تشریعی کا۔

ٹ سے ابھی میں نے بیان کیا ہے۔ پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے۔ جو دعویٰ نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں۔ وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے۔"

(ص ۲۶۱) کی عبارت بالکل واضح ہے کہ مرزا قادیانی خود اپنی کسی غلطی کا ازالہ کرنے کا ارادہ نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے مریدوں کی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہے۔ (یہ دوسری بات ہے کہ خود بھی بات صاف نہیں کرتا۔ نہ اس جگہ اقرار نبوت کرتا ہے نہ انکار نبوت کرتا ہے۔ جیسے کہ صفحہ ۲۶۱ اور ص ۲۶۹ کی عبارتیں نفی واثبات پر دلالت کوتی ہیں)

اور وہ کہتا ہے کہ لوگ ابھی تک میری مراد کو نہیں سمجھے اور خواہ مخواہ انکار کر دیتے ہیں کہ مرزا نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ یہ ان کی اپنی جہالت اور ناواقفیت کی دلیل ہے اور خود وہ غلطی کر رہے ہیں۔ (ص ۲۶۳،۲۶۴) کی عبارتیں بتلاتی ہیں کہ مرزا خود کو ظلی یا بروزی نبی سمجھتا ہے اور خود کو آنحضرت ﷺ کا بالکل عکس یا عین سمجھتا ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ۔ گویا مرزا نبی ہے اور آنحضرت ﷺ کا تبع یعنی ظلی نبی یا بروزی نبی یا بالفاظ دیگر امتی نبی اور (ص ۲۶۹) سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بروزی، ظلی اور امتی نبی بننا چاہتا ہے۔ نیز یہ کہ مرزا نے اپنے سابقہ عقیدہ میں کوئی کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی۔ جس نبوت کا وہ پہلے دعویٰ کرتا تھا (ظلی، بروزی، امتی نبی) اسی کا اب بھی مدعی ہے اور معنی کا اس نے اپنی کسی کتاب میں کسی تحریر میں کہیں کسی زمانہ سابقہ میں انکار نہیں کیا۔

پھر بیٹے محمود کا تبدیلی عقیدہ کا دعویٰ کرنا بالکل غلط ہوا اور تمام کی تمام عمارت محمود قادیانی کی بنی بنائی گر گئی۔ اب میں یہ بھی ثابت کر دوں کہ مرزا قادیانی آج سے پہلے بروزی نبی یا ظلی نبی یا امتی نبی کا معنی کیا کرتا رہا ہے۔ کیا اس کا معنی اصلی واقعی حقیقی، سچا نبی کرتا رہا ہے کہ جس کا منکر کافر ہو جاتا ہے۔ جس معنی سے محمود اس کو نبی مانتا ہے یا صرف اس کا معنی محدث اور مجدد کرتا رہا ہے۔ جو ختم نبوت کے بالکل منافی نہیں اور نہ ہی مرزا نے اس کو ختم نبوت کے منافی سمجھا۔

ملاحظہ ہوں عبارات مرزا قادیانی

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۲۳، خزائن ج ۵ ص ۲۲۷) "جب کسی کی حالت اس نوبت تک پہنچ جائے تو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء الوراء ہو جاتا ہے اور ان تمام ہدایتوں اور مقامات عالیہ کو ظلی طور پر پالیتا ہے۔ جو اس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے اور انبیاء اور رسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت جو انبیاء میں معجزہ کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ وہ اس میں کرامت کے نام سے ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ حقیقت جو انبیاء میں عصمت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے۔

اس میں محفوظیت کے نام سے پکاری جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے۔ اس میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے۔ حقیقت ایک ہی ہے۔ لیکن بباعث شدت اور ضعف رنگ کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام طبع اول ص۵۳۲،۵۳۳، خزائن ج۳ ص۴۸۶) "ہاں یہ بھی سچ ہے کہ آنے والا مسیح کو نبی کر کے بھی بیان کیا گیا ہے۔ اگر اس کو امتی کر کے بھی بیان کیا گیا...... وہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کی صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائے گی۔ جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے...... جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے۔"

ان دونوں اقوال سے ثابت ہوا کہ مرزا کے زعم میں محدث ہی ہے جو امتی اور نبی کہلاتا ہے اور وہی ظلی نبی اور مجازی نبی اور بروزی نبی کے نام سے مرزا کی اصطلاح میں موسوم ہوتا ہے اور اس نبوت سے موسوم نہیں ہوتا۔ جو نبوت کا صحیح معنی ہے۔ جو صحیح اور اصلی اور سچا اور حقیقی اور واقعی نبوت کا مصداق ہے۔ ازالہ اوہام ۱۸۹۱ء کی تالیف ہے اور آئینہ کمالات اسلام ۱۸۹۳ء کی تالیف ہے۔ چنانچہ انہی ایام کی تالیف اس سے زیادہ واضح الفاظ میں جنگ مقدس ہے جو ۱۸۹۳ء کی کارروائی مناظرہ عبداللہ آتھم پر مشتمل ہے۔ جنگ مقدس میں مرزا قادیانی نے صاف لکھا ہے کہ میرا دعویٰ نبوت کا نہیں۔ علی ہذا القیاس حمامۃ البشریٰ میں بھی یہی مرقوم ہے کہ میری عبارات میں سے کوئی ایسی عبارت، کوئی ایسا کلمہ بھی نہیں۔ جس میں نبوت کے دعویٰ کی بو تک بھی ہو۔ ملاحظہ ہو عبارت جنگ مقدس بالفاظ مرزا:

(ص۶۷، خزائن ج۶ ص۱۵۶) "میں ایک مسلمان آدمی ہوں۔ جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہوں اور قرآن شریف کی تعلیم کی روح سے اس موجودہ نجات کا مدعی ہوں۔ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ ورسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام کرامات ہے۔"

(حمامۃ البشریٰ ص۸۳، خزائن ج۷ ص۳۰۲) "فلا تظنن یا اخی انی قلت کلمة فیه رائحة ادعاء النبوة۔ "ترجمہ کا ماحصل یہ ہے کہ اے بھائی! میں نے کوئی ایسا کلمہ تک نہیں کہا جس میں دعویٰ نبوت کی بو تک بھی پائی جائے۔

(حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷) "ماکان لی ان ادعی النبوة واخرج

من الاسلام والحق بقوم کافرین ''یعنی میرے لئے جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جاملوں۔ یعنی مدعی النبوت مرزا قادیانی کے خیال میں دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات ج۱ص۳۱۳، فروری۱۸۹۲ء) ''امابعد! تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح اسلام وتوضیح المرام اور ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا یا یہ کہ محدثیت جزدی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔

...... میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں۔ تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے۔ اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے۔ بلکہ صرف محدث مراد ہے۔'' (ازحقیقت النبوۃ ص۹۱) یعنی مرزا قادیانی صرف مجازی نبی ہے، حقیقی نہیں ہے۔ جس کا معنی صرف محدث ہے۔ اس سے زائد نہیں اور محدث صرف مرزا ہی نہیں۔ بلکہ اور بھی کئی لوگ محدث ہوئے ہیں۔ جس کو مرزا خود اپنے الفاظ میں ذکر کرتا ہے۔

(نشان آسمانی ص۲۸، خزائن ج۴ص۳۹۰) ''اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا...... ہاں محدث آئیں گے جو اللہ جل شانہ سے ہمکلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں اور ان میں سے ایک میں ہوں۔''

اس مضمون سابق کو مرزا نے اپنی آخری کتاب میں بھی ذکر کیا ہے۔ یعنی یہ کہ مرزا کی نبوت مجازی نبوت ہے، حقیقی نہیں۔ جس کی طرف اشتہارات فروری ۹۲ء میں اشارہ کیا تھا۔ یعنی مجازی نبوت والا نبی ہوں۔ جو عام دوسرے محدثوں میں بھی ہوا کرتی ہے۔ دیکھو (ضمیمہ حقیقت الوحی ص۶۵، خزائن ج۲۲ص۶۸۹) ''وسمیت نبیا من اللہ علی طریق المجاز لاعلی وجہ

الحقیقت ''یعنی میں صرف مجازی نبی ہوں (محدث) حقیقی نبی نہیں ہوں۔

علی ہذا القیاس! (ازالہ اوہام ص ۴۲۱، خزائن ج ۳ ص ۳۲۰)

''نبوت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔''

ضروری نوٹ

اس میں محمود قادیانی کا یہ جواب نہیں چل سکے گا کہ مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کا انکار اور محدثیت کا دعویٰ اپنی غلط فہمی کی بناء پر کیا تھا۔ ورنہ وہ درحقیقت نبی تھا۔ جس کو وہ سمجھ نہ سکا۔ بلکہ اس کا نبوت کا انکار اور محدثیت کا دعویٰ خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔ محمود خوب غور کرے۔

محمود قادیانی یا تو یہ کہے کہ میرے ابا نے جب نبوت کا انکار کیا اور صرف محدثیت کا ہی دعویٰ کیا تھا تو اس وقت خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کی اس حرکت سے بالکل بے خبر اور غافل تھا۔ یا اس کی اس غلطی پر خدا تعالیٰ عمداً خاموش رہا اور اس کو اس انکار نبوت سے نہ روکا۔ حالانکہ دراصل وہ نبی تھا اور خدا بھی جانتا تھا کہ وہ نبی تھا۔ مگر خدا نے اس جھوٹ سے عمداً اغماض کیا۔ والعیاذ باللہ۔

دیکھوں گا کہ محمود قادیانی اور اس کے چیلے کیا جواب دیتے ہیں؟

ایک اور شبہ اور اس کا جواب

ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ دے کہ محدث اور نبی دراصل ایک ہی ہیں۔ گویا محدثیت کا اقرار کرنا نبوت کا اقرار ہی ہے۔ مگر ایسے شخص کو (ازالہ اوہام ص ۴۲۱، خزائن ج ۳ ص ۳۲۰) کی عبارت مندرجہ بالا پر غور کرنا اور عبارت اشتہارات فروری ۹۲ء کا خیال رکھنا اور عبارت نشان آسمانی کا مطالعہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی عبارتیں ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ محدث ومجدد اور ہوتے ہیں اور انبیاء غیر تشریعی ان کے علاوہ ہوتے ہیں۔ صرف ایک عبارت (شہادۃ القرآن ص ۶۰، خزائن ج ۶ ص ۳۵۵) کی پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو:

''نبی تو اس امت میں آنے کو رہے۔ اب اگر خلفاء نبی نہ آویں اور وقتاً فوقتاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھلاویں پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے...... اس وقت تائید دین عیسوی کے لئے نبی آئے تھے اور اب محدث آتے ہیں۔''

اس قسم کی شہادۃ القرآن میں اور بہت سی عبارتیں ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ باقرار مرزا قادیانی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تو بہت سے نبی اس کی تائید کے لئے غیر تشریعی بغیر کتاب کے آئے تھے۔ لیکن اس امت مرحومہ میں انبیاء غیر تشریعی بھی نہیں بلکہ مجددین ہی صرف آسکتے ہیں۔ اب تشریعی اور غیر تشریعی کا سوال ہی درمیان سے جاتا رہا۔

ظلی اور بروزی نبی

جیسے کہ میں پہلے ثابت کر چکا ہوں کہ ظلی نبی اور بروزی نبی باقرار مرزا محدث و مجدد ہی ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی فوقیت نہیں رکھتا۔ بلکہ میں مرزا قادیانی کے اقرار سے ثابت کرتا ہوں کہ کوئی ظلی چیز اصل کی طرح حقیقی نہیں ہوا کرتی۔ مثلاً بقول مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ ظلی خدا ہو کر صحیح اور حقیقی اور سچے اور واقعی خدا بن جائیں گے یا محمود قادیانی کے باپ مرزا قادیانی کے اقرار سے خلفاء آنحضرت ﷺ کے ظل ہوتے ہیں اور صحابہ میں بھی حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کے ظل ہیں تو کیا خلفاء اور حضرت عمرؓ بھی ظلی نبی ہو کر واقعی اور سچے اور صحیح اور حقیقی نبی قرار پائیں گے۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ تو مرزا قادیانی بزعم خود اگر ظلی نبی خاکم بدہن ثابت بھی ہو جائے تو پھر بھی وہ سچا اور حقیقی اور واقعی اور صحیح نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ محض نقلی اور مجازی نبی ہی ہوگا۔ اب مرزا قادیانی کا اقرار کہ آنحضرت ﷺ ظل خدا ہیں اور خلفاء اور حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کے ظل ہیں۔

ذیل میں ملاحظہ ہو۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۲۲۴ حاشیہ، خزائن ج ۲ ص ۲۷۲) ''نقطہ محمدیہ...... ایسا ہی ظلی الوہیت ہونے کی وجہ سے مرتبہ الٰہیہ سے اس کو ایسی مشابہت ہے جیسے آئینہ کے عکس کو اپنی اصل سے ہوتی ہے اور امہات صفات الٰہیہ یعنی حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر، کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم اور اکمل طور پر اس میں (آنحضرت ﷺ، مؤلف) انعکاس پذیر ہیں۔''

(ایام الصلح ص ۳۵، خزائن ج ۱۴ ص ۲۶۴) ''حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنحضرت ﷺ کو وجود ہی تھا۔''

(شہادت القرآن ص ۵۷، خزائن ج ۶ ص ۳۵۳) ''خلیفہ در حقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے۔''

کیا اب کسی محمودی قادیانی کی ہمت ہے کہ وہ کہہ دے کہ آنحضرت ﷺ خدا ہیں اور حضرت عمرؓ اور خلفاء نبی اور رسول ہیں۔ نعوذ باللہ۔

محمود قادیانی کی دوسری بات

''کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو پہلے نبی کی تعریف معلوم نہ تھی اور وہ غلط تعریف سمجھتا رہا اسی بناء پر وہ اپنی نبوت سے انکار کرتا رہا اور ختم نبوت کا قائل رہا اور بعد میں اس کو نبی کی صحیح تعریف معلوم ہوئی جو اس میں پائی جاتی تھی۔ تو دعویٰ نبوت کر دیا اور ختم نبوت کا انکار کر دیا اور سمجھ لیا کہ نبی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تشریعی اور دوسرا غیر تشریعی اور وہ خود غیر تشریعی نبی تھا اور پہلے اس کا خیال عوام کی اتباع میں یہ تھا کہ نبی صرف تشریعی ہوتا ہے اور غیر تشریعی نبی نہیں ہوتا۔ نیز نبی وہی ہوتا ہے جس کو براہ راست نبوت حاصل ہو۔ بعد میں یہ سمجھا کہ آنحضرت ﷺ کی اتباع کر کے آپ کے واسطہ سے بھی

نبوت حاصل ہو سکتی ہے اور اس بناء پر وہ نبی ہے تو خود کو نبی سمجھ لیا اور اپنے پرانے سالہا سال کے الہامات پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے بارہا اس کو خطابات میں نبی کر کے پکارا ہے۔ لیکن میں کہوں گا کہ یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔ اس کے نا قابل قبول ہونے کی کئی وجوہ ہیں۔

۱...... جس شخص کو یہ بھی علم نہ ہو کہ نبی کی تعریف کیا ہے؟ اور خدا اس کو بار بار نبی کر کے پکارے۔ لیکن وہ سمجھتا ہی نہیں اور اسی جہالت پر سالہا سال گزر جاتے ہیں۔ کیا ایسا کوڑ مغز بھی اس قابل ہے کہ خدا تعالیٰ کے انتخاب نبوت میں کامیاب ہو سکے؟

۲...... جب کہ ایک انسان کو خدا تعالیٰ نے منصب نبوت عطاء کیا ہوا ہے اور وہ نبوت کے امتحان میں کامیاب بھی ہو چکا ہے۔ مگر وہ پھر بھی اپنے منصب سے ناواقف ہے تو یقیناً وہ اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی کرتا رہے گا۔ وہ کس قدر ناکام شخص ہوگا جس کو سالہا سال تک اپنے فرائض منصبی کا علم بھی نہیں۔ گورنمنٹ کسی شخص کو گورنر بنا کر بھیجے اور وہ ابھی تک یہ سمجھا ہی نہیں کہ میں گورنر ہوں اور گورنر کس شخص کو کہتے ہیں؟ تو وہ گورنری کے فرائض کو کیسے انجام دے گا؟ مولوی محمد علی لاہوری کے الفاظ میں نقل کر دیتا ہوں۔ ''النبوت فی الاسلام'' یہ النبوت فی الاسلام چھوٹا سا رسالہ ہے۔ اس کے ص۱۴ پر ہے:

''تم ایسے عہدے دار کو کیا کہو گے؟ جس کو اس کے افسروں نے ایک عہدہ پر مامور کر کے بھیجا اور وہ پندرہ سال تک یہ سمجھا ہی نہیں کہ میرا عہدہ کیا ہے۔ ایک تھانہ میں سب انسپکٹر کو بھیجا اور وہ خیال کرتا رہا کہ میں کانسٹیبل ہوں۔ کیا ایسے شخص کو مجنوں کہو گے یا کچھ اور۔''

۳...... مرزا قادیانی اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھتا ہے کہ نبی مصلح کے عقائد درست ہونے لازمی ہیں۔ کیونکہ اگر اس کے اپنے عقائد ہی درست نہ ہوں تو وہ دوسروں کی اصلاح کیا کرے گا اور پھر خدا کے تقدس پر اعتراض ہوگا کہ ایسے برے عقائد والے کو کیوں منصب نبوت عطاء کیا گیا؟

(براہین احمدیہ ص۶ حاشیہ مقدمہ ص۱۰۵، خزائن ج۱ ص۹۵)

''جب علت غائی رسالت اور پیغمبری کی عقائد حقہ اور اعمال صالحہ پر قائم کرنا ہے تو پھر اگر اس علت غائی پر نبی لوگ آپ ہی قائم نہ ہوں۔ تو ان کی کون سن سکتا ہے اور کا ہے کو ان کی بات میں اثر ہوگا؟'' (مثلہ ص۲۶۶،۲۰۷)

۴...... تعجب ہے کہ مرزا قادیانی کو ایسے ایسے واضح مسائل میں اصولی اور بنیادی چیزوں میں غلطی لگی رہی۔ کیا کوئی ایسا بھی اصولی مسئلہ ہے؟ جس میں مرزا کو سالہا سال تک غلطی نہ لگی رہی ہو

؟ ہر مسئلہ میں یہی عذر ہوتا ہے کہ پہلے مرزا قادیانی غلطی پر جمے رہے تھے۔ مثلاً[1] حیات عیسیٰ علیہ السلام پر وہ باوجود ملہم ہونے کے بارہ سال تک قائم رہے۔ حوالہ کے لئے دیکھئے۔

(اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

''پھر میں قریباً بارہ سال تک جو ایک زمانہ دراز ہے، بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے۔'' (میں ثابت کر سکتا ہوں کہ بعد از ملہم ہونے کے اس مسئلہ میں بیس سال تک تقریباً بزعم خود غلطی پر رہے)

حالانکہ وفات مسیح بزعم مرزا قرآن مجید میں اس قدر واضح اور روشن طریق سے بیان کی گئی تھی کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔

۲...... علی ہذا القیاس بارہ سال تک اپنے مسیح موعود ہونے سے انکار کرتے رہے اور اس سے بالکل بے خبر اور غافل رہے کہ خدا تعالیٰ نے کھلی کھلی وحی میں بڑی شدومد سے ان کو مسیح موعود ٹھہرایا ہوا ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۷)

۳...... اسی طرح اپنے دعویٰ نبوت میں بیس سال سے زیادہ تک غلطی پر اڑے رہے اور نبوت سے انکار کرتے رہے۔ بزعم محمود قادیانی۔

۴...... نیز اتنے ہی سال ختم نبوت پر قائم رہے۔ حالانکہ دراصل نبوت ختم نہ ہوئی تھی۔ بزعم محمود قادیانی یہ تو بنیادی مسائل تھے اور اپنی پیش گوئیوں میں اور دوسرے واقعات میں تو اس قدر ٹھوکریں کھائیں کہ کیا ٹھکانہ؟ حالانکہ (اعجاز احمدی ص ۲۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵) میں لکھا کہ نبی اپنی تعلیموں اور اپنے دعویٰ میں کبھی غلطی نہیں کھا سکتا۔ تو جو شخص سالہا سال تک بنیادی مسائل میں ٹھوکریں کھا رہا ہو اس پر بعد میں کیا اعتماد ہو سکتا ہے کہ جس نظریہ کو اس نے بعد میں قائم کیا ہے۔ وہ ضرور صحیح ہی ہو کیوں نہ ہو کہ اس میں بھی ٹھوکریں ہی کھا رہا ہو۔

۵...... یہ بالکل واضح اور تسلیم شدہ مسئلہ ہے کہ کسی نبی کا انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے۔ جب سچا نبی کسی شخص کو مدعی نبوت ہو کر فرما دے کہ میری نبوت کو تسلیم کر تو وہ امتی اگر انکار نبوت کرے تو کافر ہو جاتا ہے۔ لیکن جس کو خدا تعالیٰ خود تقریباً بیس سال تک متواتر الہام کر رہا ہو اور فرما رہا ہو کہ تو نبی ہے لیکن وہ مدعی نبوت مسلسل سالوں پھر انکار کئے جا رہا ہو کہ میں نبی نہیں بلکہ محدث ہوں۔ تو وہ کتنا

[1] اصل عبارت اس طرح ہے ''نبیوں اور رسولوں کو ان کے دعویٰ کے متعلق اور ان کی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے اور اس میں اس قدر تواتر ہوتا ہے جس سے کچھ شک باقی نہیں رہتا۔ (اعجاز احمدی ص ۲۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵)

بڑا کافر ہوگا۔ اسی مسئلہ کو محمد علی لاہوری نے اپنے رسالہ ”مسیح موعود اور ختم نبوت ص۱۲،۹۳“ کے حاشیہ میں ان الفاظ میں ذکر کیا ہے: ”یہ بات مان کر کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود اپنی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ حالانکہ نبی تھے۔ میاں محمود احمد صاحب حضرت صاحب کو ایک خطرناک فتوے کے ماتحت لاتے ہیں۔ جس کی طرف ان کی توجہ شاید اب تک نہیں ہوئی اور وہ یہ کہ نبی کی نبوت سے انکار کفر ہے۔ پس اگر حضرت صاحب کو خدا نبی کہتا تھا اور آپ فی الواقع نبی تھے۔ مگر بایں زور سے نبوت کا انکار کرتے بلکہ مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے تھے۔ تو کیا آپ کفر کے فتویٰ کے ماتحت نہیں آتے؟ یقیناً اگر نبی اپنی نبوت سے انکار کرے تو وہ سب سے بڑھ کر کافر ہے۔ کیونکہ دوسروں کو کہنے والا تو انسان ہے۔ مگر اسے خود خدا کہتا ہے۔“

۶...... جب خدا تعالیٰ نے متواتر الہامات میں مرزا کو نبی قرار دیا ہوا تھا اور مرزا اس سے انکار کرتا رہا تو کیا اس وقت خدا (معاذ اللہ) بے خبر و غافل تھا یا سویا پڑا تھا یا عمداً اغماض کر رہا تھا کہ اس حکم کے صریح اور متواتر الہام کی بڑی زور سے خود ملہم خلاف ورزی کرتا رہا۔ مگر اس پر خدا تعالیٰ نے اس کو کوئی تنبیہ نہ کی۔

۷...... جب تک مرزا قادیانی ختم نبوت کو دنیا کے سامنے پیش کرتا رہا۔ وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کرتا رہا۔ چنانچہ جو اقوال مرزا قادیانی نے پیش کئے ہیں۔ ان میں اکثر جگہ اور ان کے علاوہ بھی باقی اقوال میں عموماً قرآن مجید کی آیت خاتم النّبیین اور الیوم اکملت لکم دینکم اور حدیث لانبی بعدی وغیرہ کو پیش کرتا رہا اور انہی کی بناء پر ختم نبوت کو منواتا رہا۔ پھر اس کے علاوہ اس مسئلہ کی بنیاد خود اپنے الہام پر بھی رکھی تھی۔

چنانچہ (ازالہ اوہام ص۴۲۱، خزائن ج۳ ص۳۲۰) میں لکھا ہے کہ: ”نبوت کا دعویٰ نہیں، بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔“ جب ختم نبوت کے مسئلہ کو الہام اور قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا جارہا ہے۔ تو بعد میں اس کی تردید کیسے ہوسکتی ہے؟ بقول محمود قادیانی انکار نبوت کی ساری کی ساری بنیاد مرزا قادیانی کے الہامات پر ہے۔ جن میں مرزا کو خدا تعالیٰ نے بار بار نبی کر کے پکارا ہے۔ جن کی بقول مرزا محمود قادیانی اس کا باپ پہلے تاویل کرتا رہا۔

۸...... کیونکہ یہ مسئلہ ختم نبوت یا انکار ختم نبوت کفر و اسلام کا مسئلہ اور اسلامی عقائد کا بنیادی مسئلہ تھا۔ اس لئے اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہوسکتا تھا۔ کیونکہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ اصول اسلام کے مسائل اس قدر قرآن وحدیث میں واضح ہوتے ہیں کہ کسی کافر کو بھی ان میں شک وشبہ نہیں ہوسکتا۔

ملاحظہ ہو (کرامات الصادقین ص ۱۱، خزائن ج ۷ ص ۵۳) ''قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے۔ وہ عام فہم ہے۔ جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا ہے۔''

کتاب مذکور (ص ۲۰، خزائن ج ۷ ص ۶۲) ''مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے۔ وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔'' کیا کسی کو حق ہوگا کہ وہ یہ کہہ دے کہ مرزا محمود کے خیال کے مطابق جب تک اس کا باپ ختم نبوت کا اقرار کرتا رہا اور قرآن مجید کو پڑھتا رہا۔ بلکہ جس کو شروع سے الہام تھا الرحمن علم القرآن (براہین احمدیہ) وہ اتنے عرصے میں کیا ٹھہرا؟ کیونکہ وہ مسائل تو کسی کافر پر بھی پوشیدہ نہ رہ سکتے تھے۔ مگر مرزا ان کو نہ سمجھ سکا۔ تو مرزا کو کافر کے بعد کا کوئی مرتبہ دینا چاہئے۔

نیز مرزا خود لکھتا ہے کہ جو شخص کسی مسئلہ کی واقفیت نہ رکھتا ہو اور پھر اس مسئلہ پر رائے زنی کرے تو وہ بے وقوف اور احمق ہوگا اور جو شخص قرآن مجید میں سے دیکھنے بھالنے کے بغیر کوئی مسئلہ کہے وہ ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔ ملاحظہ ہو (ملفوظات احمدیہ ص ۱۷۱ حصہ اول)

''کسی معاملہ میں رائے دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا علم ہو۔ جس شخص کو علم ہی نہیں وہ رائے دینے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ رائے زنی کرے تو کیا وہ احمق اور وہ بے وقوف نہ کہلائے گا؟ ضرور کہلائے گا بلکہ دوسرے دانش منداس کو شرمندہ کریں گے کہ احمق جب کہ تجھے کچھ واقفیت ہی نہیں تو پھر تو رائے کس طرح دیتا ہے؟''

کتاب مذکور (ص ۳۳۹) ''وہ انسان جو ولی اللہ کہلاتا ہے اور خدا جس کی زندگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ وہ ہوتا ہے۔ جس کی وہ حرکت وسکون بلا استصواب کتاب الٰہی نہیں ہوتی۔ وہ اپنی ہر بات اور ہر ارادہ پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے مشورہ لیتا ہے۔''

اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ میں اور ختم نبوت کے عقیدہ میں جب کہ مرزا بزعم خود و بزعم محمود قادیانی کی تصریحات کے خلاف کرتا رہا ہے۔ تو کیا وہ احمق و بے وقوف وغیرہ ہوا۔

۹...... مرزا قادیانی تو کہتا ہے کہ میں خدا کے بلائے بغیر نہیں بولتا اور اس کے سمجھائے بغیر نہیں سمجھتا۔ بلکہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ خدا کی طرف سے ہی کہتا ہوں۔ اگر الہام نہ بھی ہو تو پھر بھی جو کچھ وہ کہتا ہے۔ صحیح ہوتا ہے تو ہم محمود قادیانی کی بات کیسے مان جائیں۔ ابا کچھ کہتا ہے اور بیٹا کچھ کہتا ہے۔ یقیناً بیٹے کو ترجیح نہیں ہو سکتی۔

مرزا خود لکھتا ہے: ''جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں۔ وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔'' (ازالہ اوہام ص۱۹۸، خزائن ج۳ ص۱۹۷)

(حقیقت الوحی ص۱۶، خزائن ج۲۲ ص۱۸) پر ملہم کے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''بباعث نہایت درجہ فنا فی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام نہ بھی ہو۔ تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے نہیں، بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔''

میں کہتا ہوں کہ حیات مسیح اور ختم نبوت اور انکار از مسیحیت اور انکار از نبوت خود سالہا سال تک کیوں مرزا قادیانی کا شیوہ رہا؟

۱۰...... ـ

شادباش اے مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے

مرزا قادیانی بزعم خود دنیا کی اصلاح کرنے اور رسوم قبیحہ کے مٹانے کے لئے آیا تھا۔ لیکن تعجب ہے کہ ہر جگہ خود رسوم عوام کا پابند اور انہی کا شکار ہو جاتا ہے اور غلطی پر غلطی اور ٹھوکر پر ٹھوکر کھا رہا ہے۔ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کا اثبات کیا اور پھر اس کا انکار کر کے عذر پیش کیا کہ میں نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ عام مسلمانوں کے عقیدۂ فاسدہ کی بناء پر لکھا۔''

(اعجاز احمدی ص۶،۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

یہی واقعہ ''یا عیسیٰ انی متوفیک ''میں متوفی کا معنی پوری نعمت دینے والا (براہین احمدیہ ص۵۲۰ حاشیہ، خزائن ج۱ ص۶۲۰) میں کر کے پھر ایام الصلح میں بہانہ کیا کہ غلطی ہوگئی۔

علیٰ ہذا القیاس محمود قادیانی نے ختم نبوت کے مسئلہ میں اپنے باپ کے ذمہ پابندیٔ رسوم فاسدہ کا بہانہ رکھا۔ دیکھو (حقیقت النبوت ص۱۳۳) وغیرہ۔

۱۱...... محمود قادیانی نے کہا کہ کیونکہ مسلمانوں کے خیال میں نبی صرف تشریعی ہی ہوتا تھا اور غیر تشریعی نہ ہوتا تھا اور یہی بات مرزا غلام احمد قادیانی بھی سمجھتا رہا۔ اس لئے وہ نبوت سے انکار کرتا رہا۔ مگر بعد میں اس کو اصلی مسئلہ معلوم ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل خلاف واقعہ ہے اوّل تو ہمارے مسلمانوں کی علم کلام کی کتابیں اٹھا کر دیکھو! کہ ہمارے نزدیک نبی صاحب کتاب و شریعت جدیدہ بھی ہوتا ہے (تشریعی نبی) اور غیر صاحب کتاب اور غیر صاحب شریعت جدیدہ بھی ہوتا ہے (نبی غیر تشریعی) بلکہ ۱۹۰۱ء سے پہلے مرزا بھی خود جانتا تھا کہ نبی کا تشریعی ہونا ہی ضروری

نہیں۔ بلکہ غیر تشریعی نبی بھی ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ (اربعین ص ۶، خزائن ج ۱۷ص ۴۳۴) میں لکھا:

"اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اوّل تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔"

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا کے نزدیک ایک تشریعی اور ایک غیر تشریعی نبی تھا اور (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۳، خزائن ج ۲۱ص ۶۷) میں لکھا ہے: "اور علاوہ اس کے اور مشکلات یہ معلوم ہوئی کہ بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم اس کو قبول کر سکے اور قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی خود تسلیم کرتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں بھی نبوت دو قسم کی تھی۔ تشریعی اور غیر تشریعی او دونوں نبوتوں کو اہل اسلام ختم اور مسدود سمجھتے تھے۔ تو اب محمود قادیانی کا یہ بہانہ بنانا کہ مرزا کو یا مسلمانوں کو غیر تشریعی نبی کا علم نہ تھا۔ کس قدر جھوٹا ہے اور کتنا اعلانیہ کذب بیانی سے کام لیا جارہا ہے۔

۱۲...... بزعم محمود قادیانی اس کا باپ سالہا سال تک قرآن وحدیث کو خلاف مراد خداوندی ختم نبوت کے لئے پیش کرتا رہا اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے کلام کی تحریف کرتا رہا اور بیس سال تک مرزا قادیانی محرف القرآن والحدیث ٹھہرتا رہا اور بجائے اصلاح کے تحریف کا مرتکب ہوتا رہا اور اسی تحریف پر کتابوں کی کتابیں سیاہ کرتا رہا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ملہم کو کوئی تنبیہ اور سرزنش نہ کی۔ بلکہ خدا تعالیٰ بالکل خاموش بیٹھا رہا۔ العیاذ باللہ!

۱۳...... جب مرزا قادیانی پر لوگوں نے کفر کا فتویٰ لگایا کہ مدعی نبوت ہے اور بزعم محمود قادیانی وہ درحقیقت نبی تھا۔ مگر اس نے اس سے صاف انکار کر دیا کہ میرا کوئی نبوت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ یہ افتراء ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے اس کو نبی بنایا تھا جیسے محمود قادیانی کہتا ہے تو خدا تعالیٰ نے مرزا کے انکار نبوت پر کوئی تنبیہ نہ کی اور اس کی اصلاح نہ کی کہ لوگ ٹھیک کہہ رہے ہیں اور تو نبی ہے۔ اے مرزا تو غلطی کر رہا ہے۔ کیونکہ ہم نے تجھ کو نبی بنایا ہوا ہے۔ تو خود کوڑ مغز ہے۔ تجھ کو خود سمجھ نہیں آتی اور الٹا لوگوں کو ڈانٹ رہا ہے اور ان کو گالیاں دیتا ہے۔

۱۴...... ہم محمود قادیانی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تیرے باپ نے جیسے کہ اعتراف کیا کہ میں مسیح موعود ہونے کا انکار کرتا رہا اور وہ میری غلطی تھی۔ ایسے ہی مرزا نے اعتراف کیا کہ میں پہلے حیات مسیح کا قائل تھا اور اس کو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ لیکن یہ بھی میری غلطی تھی اور یہ بھی مانا کہ میں نے متوفیک کا معنی جو براہین احمدیہ میں کیا تھا۔ وہ بھی میرا ہی قصور تھا۔ لیکن کہیں مرزا

قادیانی نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ میں نے ختم نبوت کو جو قرآن وحدیث سے ثابت کیا اور اس پر اوراق کے اوراق سیاہ کر دیئے۔ وہ میری غلطی تھی؟ یقیناً محمود قادیانی اس کو کہیں سے پیش نہ کر سکے گا۔ حالانکہ حیات مسیح علیہ السلام کا تو صرف براہین احمدیہ میں ہی اقرار کیا تھا۔ مگر ختم نبوت پر بہت سی کتابیں لکھی تھیں اور مدعی نبوت کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا رہا اور ایسے شخص پر لعنت بھیجتا رہا۔

۱۵...... محمود قادیانی کے خیال میں اللہ تعالیٰ خود مرزا کو اور دوسری ساری دنیا کو تقریباً بیس سال تک گمراہی میں ڈالتا رہا اور ختم نبوت کے غلط مسئلہ کی اصلاح نہ کی اور مرزا کو ایسی مصیبت میں ڈال دیا کہ اب اس کے لئے رہائی کی کوئی صورت ہی نہیں۔

۱۶...... مرزا قادیانی خود براہین احمدیہ میں لکھتا ہے کہ اگر ملہم سے غلطی ہو جائے تو رحمت خداوندی جلد تر اس کا تدارک کر لیتی ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۲۰۸، ۲۲۸ جدید طبع لاہوری) ''اگر کوئی لغزش بھی ہو جاوے تو رحمت الٰہیہ جلد تر ان کا (ملہمین) تدارک کر لیتی ہے۔''

اور خود مرزا قادیانی (نور الحق حصہ دوم ص ۸۶، خزائن ج ۸ ص ۲۷۲ طبع لاہوری) میں لکھتا ہے:

''ان اللہ لایترکنی علی خطاء طرفة عین ویعصمنی عن کل مین'' یعنی اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ تک بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک غلط بات سے محفوظ رکھتا ہے۔ تو کیا اب ہم یہ کہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت نے جلدی تدارک نہ کیا اور پھر قریباً بیس سال کے بعد گویا خدا نے مرزا کو متنبہ کیا تو مرزا کا لمحہ گویا بیس سال تک لمبا ہو گیا۔

محمود قادیانی کی تیسری بات

مرزا محمود نے کہا کہ میرے ابا کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی عبارتیں منسوخ سمجھی جائیں۔ لیکن یہ بات اس قدر لغو اور ناقابل قبول ہے کہ کیا کہوں جس کے چند وجوہ ہیں۔

۱...... ایک یہ کہ اس کو منسوخ کہنا غلط ہے کیونکہ منسوخ کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں ناسخ کے آنے تک وہی حکم تھا۔ جس کو ملہم و نبی پیش کرتا رہا جیسے تحویل قبلہ وغیرہ میں پہلے تو بیت المقدس کی طرف ہی منہ کرنے کا حکم تھا اور یہ خداوندی ارشاد کے ماتحت تھا۔ پھر وہ منسوخ ہو گیا اور بیت الحرام کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو گیا۔ مگر یہاں تو اس طرح نہیں۔ کیونکہ محمود قادیانی کے خیال میں ۱۹۰۱ء سے پہلے بھی مرزا نبی ہی تھا اور ختم نبوت کا مسئلہ غلط تھا۔ مگر مرزا کو اپنی غلطی کا پتہ ۱۹۰۱ء میں چلا تو یہ تو مرزا قادیانی کی غلط فہمی تھی اور کج فہمی اور حکم خداوندی کی خلاف ورزی تھی۔ اس کو نسخ نہیں کہا کرتے۔

۲...... اس کو منسوخ کہنا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قادیانی نے جو کچھ ختم نبوت کی صداقت پر لکھا تھا۔ وہ سب کا سب قرآن وحدیث اور الہامات مرزا کی روشنی میں تھا۔ جیسے کہ اس کو میں نے دوسری بات کے وجوہ میں وجہ نمبر ۷ میں بیان کر چکا ہوں۔

۳...... کہیں مرزا قادیانی نے یہ تسلیم کیا ہے کہ میری سابقہ عبارتیں اور کتابیں ختم نبوت کے متعلق سب کی سب منسوخ ہیں؟ جیسے کہ اس نے مسیح موعود، حیات مسیح، متوفیک کے معنی کے متعلق صاف اقرار کیا ہے کہ وہ میری غلطی تھی۔ جسے میں وجہ نمبر ۱۴ میں بالاجمال بیان کر چکا ہوں۔

۴...... نسخ کا دعویٰ کرنا بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے خاتم النبیین کا معنی جو پہلے کیا تھا۔ یعنی نبوت کو ختم کرنے والا وہی معنی ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں بھی کیا اور یہی معنی ۱۹۰۱ء میں بھی سمجھتا رہا۔ ملاحظہ ہو عبارت مرزا قادیانی ''ایک غلطی کا ازالہ'' ملحقہ'' حقیقت النبوت ص ۲۶۸''

''غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک ایسی مہر ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت پر لگ گئی ہے۔ اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے۔''

اسی قسم کی اور بہت سی عبارتیں ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں موجود ہیں۔ تو مرزا تو ۱۹۰۱ء میں بھی ختم نبوت کا قائل ہے اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین انہی معنوں سے مانتا ہے جو تمام اہل اسلام کرتے ہیں۔ یعنی انبیاء کو ختم کرنے والا۔

۵...... مرزا قادیانی تو کہتا ہے کہ میری ہر ایک بات صحیح ہے۔ لیکن اس کا بیٹا کہتا ہے کہ نہیں میرے ابا کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی باتیں قابل اعتبار نہیں۔ لیجئے مرزا غلام احمد کی عبارتیں اس کی ہر بات قابل حجت ہونے کے متعلق درج کرتا ہوں۔ اب فیصلہ ناظرین کے سپرد ہے کہ باپ کو جھوٹا سمجھیں یا بیٹے کو۔

(حقیقت الوحی ص ۲۸۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۰۰) میں لکھتا ہے ''میں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا۔''

(نورالحق حصہ دوم ص ح، خزائن ج ۸ ص ۲۷۱) ''ان اللہ لایترکنی علی خطاء طرفۃ عین'' یعنی اللہ تعالیٰ مجھے لحہ بھر بھی غلطی پر نہیں رہنے دیتا۔

(مواہب الرحمٰن ص ۳، خزائن ج ۱۹ ص ۲۲۰) ''کلما قلت قلت من امرہ وما فعلت شیئا من امری'' یعنی میں نے جو کچھ بھی کہا وہ سب کچھ خدا کے امر سے کہا ہے اور اپنی طرف سے کبھی کچھ نہیں کیا۔

(نور الحق حصہ دوم ص۴۱، خزائن ج۸ ص۲۳۶) ''ویبعث عبدا لاعانته فیجدد دین الله بعلمه وصدقه...... ومایقول الاما علمه لسان الرحمان''
یعنی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دین کی اعانت کے لئے مجدد بنا کر بھیجتا ہے اور بندہ جو کچھ کہتا ہے۔ وہ خدا کی زبان ہوتی ہے۔ حقیقت الوحی میں ملہمین صادقین کے متعلق مرزا لکھتا ہے:
''اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے...... اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام نہ بھی ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔''

(حمامۃ البشریٰ ص۲۷، خزائن ج۷ ص۲۸۵) ''انما کتبنا فی کتاب شیئا یخالف النصوص القرآنیة اوالحدیثیة وما تفوهنا به یوما من الدهر''
یعنی میں نے کسی کتاب میں کبھی کوئی چیز قرآن وحدیث کی تصریحات کے خلاف نہیں لکھی۔ لیکن محمود قادیانی کہتا ہے کہ میرے باپ نے ۱۹۰۱ء سے پہلے جو کچھ ختم نبوت کے متعلق لکھا، وہ غلط، خلاف قرآن وحدیث تھا۔

(حمامۃ البشریٰ ص۹، خزائن ج۷ ص۱۸۶) ''والله یعلم انی ماقلت الاماقال الله ولم اقل کلمة قط یخالفه وما سها قلمی فی عمری''
یعنی خدا جانتا ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور میں نے کوئی کبھی ایسا کلمہ تک نہیں کہا جو خلاف خداوند تعالیٰ ہو اور مخالفت خداوندی میری قلم سے کبھی سرزد نہیں ہوئی۔
میں دریافت کرتا ہوں کہ یہ مرزا قادیانی کا حلفیہ بیان ہے۔ حالانکہ مرزا خود اقراری ہے کہ میں نے حیات مسیح کا غلط عقیدہ براہین احمدیہ میں پیش کیا تھا اور ختم نبوت کے متعلق محمود قادیانی کیا جواب دے گا؟

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۱، خزائن ج۵ ص۲۱) ''ومن تفوه بکلمة لیس له اصل صحیح فی الشرع ملهما کان اومجتهد فیه الشیاطین متلاعبة''
یعنی جو شخص کہ کوئی ایسا کلمہ کہے جس کی کوئی صحیح اصل شرع میں موجود نہ ہو۔ اس شخص سے شیطان کھیلتا ہے۔ خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد ہو۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ بزعم محمود قادیانی اس کے ابا نے ختم نبوت کے مسئلہ کو ذکر کیا جس کی کوئی اصل صحیح شرع میں موجود نہیں۔ کیا اب محمود کہے گا کہ اس کے باپ سے شیطان کھیل رہے ہیں۔ خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد؟

(آئینہ کمالات اسلام ص ۹۳ خزائن ج ۵ص ایضاً) "اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی قدوسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔" تو کیا جو کچھ ختم نبوت اور حیات مسیح میں مرزا نے لکھا تھا۔ وہ سب کچھ روح القدس کی قدوسیت کے ماتحت نہ تھا؟ یہ میری تنقیحات محمود قادیانی کی حقیقت النبوت کے ان اعذار پر تھیں۔ جو اس نے اپنے ابا کی جانب سے صفائی کے رنگ میں پیش کئے ہیں۔

امت مرزائیہ کے شبہات اور ان کا جواب

اگر چہ بفضلہ تعالیٰ ہم نے قرآن مجید اور احادیث اور مرزا کے اقوال سے ختم نبوت کو ثابت کر دیا۔ لیکن محمود قادیانی کی جماعت بعض اوقات آیات کی تحریف کر کے اور ان کو بے محل چسپاں کر کے انکار ختم نبوت کے لئے پیش کر دیا کرتے ہیں اور وہ کہا کرتے ہیں کہ قرآن مجید سے تو ثابت ہوتا ہے کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ ابھی تک جاری ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کی ان بے محل تحریفات کا بھی تار و پود بکھیر دوں اور اس پہلو میں بھی میرا مرکزی نقطہ اقوال و مسلمات مرزائیہ ہی ہوں گے۔

شبہ اولیٰ

مرزائی جس مشہور آیت کو اجرائے نبوت کے لئے پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ "اھد نا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم" ہے۔ ان کے استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم پنجگانہ نمازوں میں دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا ہم کو ان لوگوں کا راستہ بتا جن پر تیرا انعام ہوا اور انعام خدا کا انبیاء صدیقین صالحین پر ہوا ہے۔ (حسب آیت "من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین") مطلب یہ ہوا کہ اے خدا ہمیں نبی اور صدیق اور شہید وغیرہ بنا اور خدا تعالیٰ ہماری دعائیں قبول کرتا ہے۔ تو کیوں نہ نبوت کے متعلق ہماری دعا قبول نہ فرماوے گا۔

الجواب

اولاً..... تو ہم کہتے ہیں کہ کوئی کسی کے ساتھ ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا۔ وہ اس کا عین ہو گیا۔ مثلاً کہتے ہیں کہ فلاں شخص مع اہل و عیال آیا تو اس کا معنی یہ نہیں ہوتا کہ فلاں شخص اپنے اہل و عیال کا عین ہو گیا ہے۔ اگر مرزائیوں کے خیال کے مطابق عین ہی ہو جاتا ہے تو پھر لوگ صرف نبی ہی نہیں بلکہ خدا بھی بنیں گے۔ قرآن مجید میں ہے "انی معکم" کیا خدا اور فرشتے متحد ہو گئے۔ "ان اللہ معنا" کیا نبی علیہ السلام اور ابوبکر صدیق اور خدا تعالیٰ تینوں ایک ہو گئے؟

"ان اللّٰہ مع الصابرین" میں کیا اللہ تعالیٰ اور صابر لوگ آپس میں متحد ہو گئے ہیں؟ تو گویا دنیا میں ہندوؤں کی طرح ہزاروں خدا ملنے پڑیں گے؟

ثانیاً..... یہ کہ مرزا قادیانی اور اس کی امت کے خیال میں کیونکہ واو ترتیب کے لئے آتی ہے تو گویا جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ مرزائیوں کے خیال کے مطابق پہلے نبی ہوگا پھر صدیق ہوگا۔ پھر شہید ہوگا۔ پھر عام صالحین میں جا کر داخل ہوگا تو گویا نبی تو ہر ایک وہ شخص ہو گیا جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔ اگرچہ اس کو صدیق و شہید اور صالح کا مرتبہ ملے یا نہ ملے۔ کیونکہ مرزائی واؤ کی ترتیب پر بڑا زور دیا کرتے ہیں تو غالباً یہاں بھی اس سے انکار نہ کریں گے۔

ثالثاً..... یہ کہ مرزا قادیانی نے جو اس آیت کا خود معنی کیا ہے اس سے تو یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرنے والے نبی بن جائیں گے۔ بلکہ وہ تو کہتا ہے کہ آیت کی مراد یہ ہے کہ انبیاء وصدیقین وغیرہم کی صحبت میں آ جاؤ گے۔ دیکھو

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۳۶ حاشیہ، خزائن ج۵ص ایضاً)

"تم پنج وقت نمازوں میں یہ دعا پڑھا کرو" اھدنا الصراط المستقیم..... "یعنی اے ہمارے خدا اپنے منعم علیہم بندوں کی ہمیں راہ بتا وہ کون ہیں نبی اور صدیق اور شہدا صلحا اس دعا کا خلاصہ مطلب یہی تھا کہ ان چاروں گروہوں میں سے جس کا زمانہ تم پاؤ اس کے سایہ صحبت میں آ جاؤ۔" (رسالہ ملحقہ آئینہ کمالات اسلام قیامت کی نشانی ص۳۱۲، خزائن ج۵ص ایضاً)

رابعاً..... یہ کہ مرزا قادیانی نے اہل مکہ کے لئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو انبیاء و رسل اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کی معیت نصیب کرے۔ جیسے (حمامۃ البشریٰ ص۹۶، خزائن ج۷ ص۳۳۶) میں لکھا ہے "نسئله ان یدخلکم فی ملکوته مع الانبیاء والرسل و الصدیقین والشهداء والصالحین" تو کیا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مرزا دعا مانگ رہا ہے کہ اہل مکہ تمام کے تمام انبیاء اور رسول بن جاویں۔ اگر یہی مراد لی جاوے تو مرزا نے گویا اہل مکہ کے لئے نبوت حاصل کرنے کی دعا کی ہے اور یقیناً اس کی دعا منظور ہوئی ہوگی۔ کیونکہ مرزا کو خدا نے الہام میں وعدہ کیا ہوا ہے کہ تیری ہر دعا قبول کروں گا۔" اجیب کل دعائك الا فی شرکائك" تو پھر یقیناً مکہ والے لوگ نبی ہو گئے ہوں گے۔

نوٹ..... کیونکہ گذشتہ تمہید سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں کے خیال میں مکہ کے سب علماء نبی بن چکے ہیں اور علماء مکہ نے مرزا پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ لہٰذا باعتراف طائفہ قادیانیہ مرزا قادیانی پکا

مکرمہ کے سب انبیاء کا فتویٰ کفر لگے گا۔ تو وہ پرلے درجے کا کافر ہوگا۔ کیونکہ یہ فتویٰ انبیاء کا فتویٰ ہوگا۔ کسی عام آدمی یا مولوی کا فتویٰ نہیں ہے۔ دیکھیں کہ اس فتویٰ پر امت مرزائیہ عمل کرتی ہے یا نہیں؟

خامساً...... یہ کہ مرزا قادیانی شہادت القرآن (ص۵۶، خزائن ج۶ ص۳۵۱) میں آیت ''اھدنا الصراط المستقیم...... الخ!'' کے ماتحت لکھتا ہے: ''پس اس آیت سے پہلے بھی کھلے کھلے طور پر یہی ثابت ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ اس امت کو ظلی طور پر تمام انبیاء کا وارث ٹھہراتا ہے تا کہ انبیاء کا وجود ظلی طور پر ہمیشہ باقی رہے اور دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہ ہو۔''

اس آیت سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی وہ نبی ظلی لیتا ہے جو ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں چلے آتے ہیں۔ جن سے دنیا کبھی بھی خالی نہیں رہی (علماء مجددین) مگر امت مرزائیہ مرزا قادیانی سے پہلے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کو تسلیم نہیں کرتی۔ سو مرزا قادیانی کا مطلب اس کی امت کے مطلب سے بالکل جدا ہے۔ اب وہ خود فیصلہ کریں کہ امت درست کہتی ہے یا ان کا متنبی؟

شبہ دوم

آیت ''وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم'' سے بھی امت قادیانیہ استدلال کیا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں اسی قسم کے خلیفے قائم کرے گا۔ جیسے پہلی امتوں میں خلفاء تھے اور پہلی امتوں میں مثلاً آدم علیہ السلام وسلیمان علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام خلفاء خداوندی نبوت سے ممتاز تھے۔ اس لئے مشابہت تامہ کے لئے اس امت میں بھی خلفاء انبیاء ہی ہونے چاہئیں۔

الجواب

تمہارا پیر و مرشد مرزا غلام احمد قادیانی تو اس آیت میں خلفاء سے مراد انبیاء نہیں لیتا۔ وہ تو خلفاء سے مراد ایسے معنی لیتا ہے۔ جو ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ بن عفان، علی ابن ابی طالبؓ کو بھی شامل ہے اور وہ خلیفے جو امت میں ہمیشہ ہمیشہ رہتے آئے ہیں۔ تمہاری طرح نہیں کہ اس سے مراد صرف نبی ہی ہو جو مرزا سے پہلے کوئی اس امت میں سے نہیں ہوا۔ دیکھو خود مرزا کی کتاب:

(شہادۃ القرآن ص۵۷، ۵۸، خزائن ج۶ ص۳۵۳)

اسی آیت کے ماتحت لکھتا ہے: ''کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے...... پس جو شخص خلافت کو تیس برس تک مانتا ہو وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظر انداز کرتا ہو۔''

آگے چل کر (ص۶۰، خزائن ج۶ ص۳۵۵) میں ہے: ''نبی تو اس امت میں آنے کو

رہے۔اب اگر خلفاء نبی نہ آویں اور وقتاً فوقتاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھلادیں تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارت صاف بتلا رہی ہے کہ خلفاء سے مراد نبی نہیں۔ بلکہ انبیاء کے جانشین مراد ہیں۔ جو وہ نبی نہ ہوں گے۔ کیونکہ اس امت میں اب نبی نہیں آسکتے۔ بلکہ انبیاء کے خلفاء آئیں گے۔

شبہ سوم

بعض اوقات امت مرزائیہ قادیانیہ آیت ''ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس '' سے ثابت کیا ہے کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کے بعد بھی نبوت جاری ہے۔

الجواب

مرزا غلام احمد قادیانی نے نور القرآن نمبر اوّل میں اسی آیت پر بحث کرتے ہوئے اسی آیت کو دیکھ بھال کر اس کی تفسیر کی۔ مگر دروازۂ نبوت کو مسدود خیال کر رہا ہے۔

ملاحظہ ہو (نور القرآن نمبر اوّل ص۵ تا ۷ مع حاشیہ، خزائن ج۹ ص۳۳۶،۳۳۹) ''ظهر الفساد فی البر والبحر...... '' قرآن کریم نے تو تمام زمین کے مرجانے کا ذکر کیا ہے اور تمام قوموں کی بری حالت کو وہ بتلاتا ہے اور صاف بتلاتا ہے کہ زمین ہر قسم کے گناہ سے مرگئی۔'' اور (ص۷) کے حاشیہ میں لکھتا ہے: ''اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعقیدگی اور بداعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں۔ پھر اس میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا؟ تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ توحید اور راست روی سے بالکل خالی ہوگیا تھا اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں اور اس زمانہ کو بھی خدا تعالیٰ نے مجدد کے بھیجنے سے محروم نہیں رکھا۔''

الحاصل! مرزا قادیانی کے زیر نظر یہی کتاب ہے۔ مگر پھر مرزائی اسی آیت کے ماتحت نبوت کی عدم ضرورت کو بیان کر رہا ہے اور ختم نبوت کا قائل ہے۔ مرزائیہ قادیانیہ طائفہ اس سے نفی ختم نبوت کرنا چاہتا ہے۔ مگر ان کا پیر و مرشد ختم نبوت ثابت کر رہا ہے۔

معلوم نہیں کہ سچا کون ہوگا اور جھوٹا کون۔ ہاں یقیناً ان کے متبنی کا مرتبہ ان سے اعلیٰ ہے۔ اس لئے امت کو کوئی حقیقت متبنی کے سامنے نہیں۔

شبہ چہارم..... طائفہ قادیانیہ کیونکہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تحریف کرتے ہوئے آیت ''هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته

ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین و آخرین منھم لما یلحقوابھم (الجمعہ،۲،۳) ''کو بھی ختم نبوت کی نفی کے لئے پیش کرایا کرتے ہیں۔طریق استدلال یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آخرین منھم کا عطف فی الامیین پر ہے۔یعنی جیسے امیین میں ایک رسول عربی ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔اس طرح بعد کے لوگوں میں بھی ایک نبی قادیان میں پیدا ہوگا۔

الجواب...... تمہارا پیر و مرشد تو اس آیت سے نبوت ثابت نہیں کرتا اور وہ آخرین کا عطف فی الامیین پر نہیں کرتا۔ملاحظہ ہو مرزا قادیانی کی مشہور کتاب (آئینہ کمالات اسلام ص۲۰۸،خزائن ج۵ص۲۰۸) میں اسی آیت کے ماتحت تحریر کرتا ہے:''خدا وہ ہے جس نے امیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے۔اگرچہ وہ پہلے اس سے صریح گمراہ تھے اور ایسا ہی وہ رسول جو ان کی تربیت کر رہا ہے۔ایک دوسرے گروہ کی بھی تربیت کرے گا جو انہی میں سے ہو جاویں گے۔''

(ص۲۰۹،خزائن ج۵ص۲۰۹)''گویا تمام آیت معہ اپنے الفاظ مقدرہ کے یوں ہے۔

''ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة و یعلم آخرین منھم...... ''یعنی ہمارے خالص اور کامل بندے بجز صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور بھی ہیں۔جن کا گروہ کثیر آخری زمانہ میں پیدا ہوگا اور جیسی نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ کی تربیت فرمائی۔ایسا ہی آنحضرت ﷺ اس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے۔'' (حمامة البشریٰ ص۴۹،خزائن ج۷ص۲۴۴)

ماحصل عبارت کا یہ ہے کہ باقرار مرزا قادیانی اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آخرین منھم میں بھی کوئی نبی مبعوث ہوگا۔بلکہ وہ آیت کا مطلب یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جیسے پہلے لوگوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام اپنے ذمہ رکھا تھا۔ویسے ہی بعد کے لوگوں کی تعلیم وتربیت بھی آنحضرت ﷺ ہی فرمائیں گے۔نہ یہ کہ کوئی نبی آئے گا جو قادیان سے پیدا ہوکر ان کا ذمہ دار ہو اور وہ ان کا نبی بنے گا۔اور جو عبارت مرزا نے مقدر نکالی ہے۔وہ بھی بتاتی ہے کہ وہ وآخرین کا عطف فی الامیین پر نہیں کہ اس میں بعث کا لفظ مقدر مانا جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ بعد کے لوگوں میں ایک رسول مبعوث کرے گا۔نعوذ باللہ بلکہ اس کا عطف یعلمھم کی ضمیر پر کرنا چاہتا ہے۔

شبہ پنجم...... نفی ختم نبوت کے لئے مرزائیہ قادیانیہ طائفہ اس آیت کو بھی پیش کیا کرتا ہے:"وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (بنی اسرائیل:۱۰)"یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم جب عذاب بھیجتے ہیں تو پہلے رسول بھیج لیا کرتے ہیں۔اس وقت کیونکہ خدا تعالیٰ کے مختلف عذاب آرہے ہیں۔مثلاً قحط، طاعون، زلزلے وغیرہ۔تو اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت خدا نے کوئی نبی ضرور بھیجا ہے ہو نہ ہو وہ قادیانی ہی ہوگا۔

الجواب...... اسی آیت کو مرزا قادیانی اپنی زیر نظر رکھتے ہوئے ختم نبوت کا قائل ہو رہا ہے۔ملاحظہ ہو! (شہادت القرآن ص۵۷، خزائن ج۶ ص۳۵۲، ۳۵۳)

"نیز عموماً دنیا میں مصائب تو آتے ہی رہتے ہیں۔تو کیا ہر وقت کوئی نہ کوئی نبی ماننا ضروری ہوگا۔"

شبہ ششم تا دہم...... بعض اوقات قادیانیہ طائفہ آیت ذیل سے انکار ختم نبوت کو استنباط کیا کرتے ہیں۔

۶...... "اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس (الحج:۷۵)"

۷...... "ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسلہ (آل عمران:۱۷۹)"

۸...... "یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (الاعراف:۳۵)"

۹...... "یایھا الرسل کلو امن الطیبات واعملو صالحاً (المومنون:۵۱)"

۱۰...... "ماکان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا (الاحزاب:۵۳)"

وجوہ استدلال مرزائیوں کی کتابوں میں مذکور ہیں۔طول دے کر خواہ مخواہ اوراق سیاہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ان سب کا ماحصل مرزائی یہ لیتے ہیں کہ رسول آنحضرت ﷺ کے بعد آتے رہیں گے۔

الجواب...... اس قسم کی سب آیات جن میں رسول یا الرسل کا لفظ آتا ہے۔مرزائی مسلمات پر سب کی سب کا ایک ہی جواب ہے۔اس لئے میں نے سب کی سب کو ایک جگہ ہی جمع کر دیا ہے۔جواب یہ ہے کہ اگر بفرض محال مان لیا جائے کہ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد رسول آیا کریں گے۔تو ہم کہتے ہیں کہ باقرار مرزا قادیانی رسول کا لفظ

عام ہے جو نبی کو اور محدث ومجدد ہر دو کو شامل ہے۔ دیکھو (شہادۃ القرآن ص ۲۸، خزائن ج ۶ ص ۳۲۳)

''رسل سے مراد مرسل ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی ہوں یا محدث ہوں۔ چونکہ ہمارے سید ورسول ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت ﷺ کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۲، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

''رسول کا لفظ عام ہے۔ جس میں رسول اور محدث اور نبی داخل ہیں۔''

(ایام الصلح ص ۱۷۱ حاشیہ، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۹) ''رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہوں۔ خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث اور مجدد ہوں۔''

پس سب اس قسم کی آیات کا ایک ہی جواب کافی ہے کہ بالفرض اگر اس امت میں رسول آنے ہی ہیں اور مراد آیات سے وہی معنی محرف ہیں۔ جو تم ارادہ کرتے ہو تو ہم تسلیم کر لیں گے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد رسول آویں گے۔ یعنی مجدد و محدث آویں گے۔

شبہ یازدہم...... کبھی کبھی آیت ''واذاخذ الله ميثاق النّبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاء كم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه (آل عمران:۸۱)'' اور آیت ''واذاخذنا من النّبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح (احزاب:۷)'' سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب انبیاء سے حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ سے بھی ایک رسول کے آنے کا واقعہ پیش کر کے اس کی تصدیق کرنے کا اور اس رسول کو ماننے کا وعدہ لیا جارہا ہے۔ وہ رسول کون ہوگا۔ جو سب انبیاء اور آنحضرت ﷺ کے بعد آنے والا ہے۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہے۔ نعوذ باللہ!

الجواب...... ہر دو آیات میں جس چیز کا خدا تعالیٰ سے وعدہ لے رہا ہے انبیاء وہ غیر غیر چیزیں ہیں۔ پہلی آیت لیں تو ایک بہت بڑی عظیم الشان نبی کی تصدیق کا وعدہ لیا جارہا ہے۔ جو آیت بتلا رہی ہے کہ وہ نبی اعلیٰ منصب رکھتا ہوگا۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کرام سے تاکیدی طور پر اس پر ایمان لانے کا وعدہ انبیاء کرام سے لے رہا ہے اور جس کی امداد کے لئے سخت تاکید فرمائی جارہی ہے۔ وہ تو آنحضرت ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔

مرزا جیسے دجال کو اس میثاق ووعدہ کا مصداق ٹھہرانا جس قدر بعید از عقل ونقل ہے۔ اس قدر دنیا میں اور کوئی ظلم ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر خود مرزا قادیانی بھی اس ''ثم جاء كم رسول'' سے مراد آنحضرت ﷺ کو سمجھتا ہے۔ ملاحظہ ہو (حقیقت الوحی ص ۱۳۰، ۱۳۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۳۲، ۱۳۳)

’’پس جب تمہارا پیر ومرشد اس آیت کو آنحضرت ﷺ کے حق میں کہتا ہے تو تمہاری کذب بیانی کو کون سن سکتا ہے۔‘‘

شبہ دوازدہم...... کبھی کبھی مرزائی قادیانی کارخانہ افتراء سے یہ صدا آیا کرتی ہے کہ آیت ’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (المائدہ:۳)‘‘ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد لوگ منصب نبوت پر فائز ہوا کریں گے۔ کیونکہ جب خدا نے ہمیں نعمت تامہ دی ہے تو سب سے اعلیٰ نعمت تو نبوت کی ہے۔ وہ ضرور ہمیں ملنی چاہئے۔

الجواب...... اوّل تو اپنے گھر کی خبر لو۔ تمہارے پیر ومرشد اس آیت کو ختم نبوت کے لئے پیش کررہے ہیں اور تم اس سے نفی ختم نبوت کو ثابت کرنا چاہتے ہو۔ معلوم نہیں الٹی سمجھ کس کی ہے۔ ملاحظہ ہو (تحفہ گولڑویہ ص۵۱، خزائن ج۱۷ ص۱۷۴)

’’الیوم اکملت لکم دینکم ‘‘ اور آیت ’’ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ‘‘ میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے۔‘‘

ضروری تنبیہ...... جس آیت کو طائفہ قادیانیہ نے تحریف کر کے بے محل ختم نبوت کے انکار کے لئے پیش کیا ہے۔ ان کے جو جو جوابات میں نے دیئے ہیں۔ وہ علی طریق التسلیم ہیں اور اس صورت میں ہیں کہ بفرض محال اگر مان لیں کہ آیت سے مراد وہی ہے جو تم کہہ رہے ہو تو تمہارے پیر ومرشد کا یہ مطلب کبھی نہ ہوا تھا۔ کوئی شخص یہ نہ سمجھ لے کہ میں طائفہ قادیانیہ کی تحریفات کو العیاذ باللہ! صحیح مان رہا ہوں۔

احادیث جو مرزائی پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ موضوع یا ضعیف ہوتی ہیں۔ ان سب کا ایک جواب ہے جو مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’اگر بفرض محال قرآن کریم کے مخالف ایک لاکھ حدیث بھی ہو وہ سب باطل اور جھوٹ اور کسی باطل پرست کی بناوٹ ہے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ج۱ بابت ماہ نومبر ودسمبر ۱۹۰۲ء نمبر۱۱،۱۲ ص۴۳۶)

پس جب ہم نے ختم نبوت کو قرآن مجید سے ثابت کردیا۔ اب اگر بالفرض کوئی حدیث اس کے خلاف وہ پیش کریں تو اس کا کیا اعتبار۔

ضروری نوٹ...... مرزا قادیانی کی امت جتنی احادیث یا آیات وغیرہ سے ختم نبوت کا انکار ثابت کرنے کے لئے تحریفات کیا کرتے ہیں۔ ان سب سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد بہت سے نبی آیا کریں گے۔ گویا نبیوں کا ایک پھاٹک کھول دیا کرتے ہیں۔ لیکن ان کا پیر ومرشد مرزا غلام احمد قادیانی تو آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت صرف اپنے لئے ہی مخصوص رکھا کرتا

ہے۔ اس کے عقیدہ میں تو نبوت صرف مرزا کے لئے ہی مخصوص ہے۔ مگر امت اس قدر فیاض واقع ہوئی ہے کہ وہ کہیں نبوت کی حد بندی ہی نہیں کرتی اور مرزا قادیانی ہی نہیں۔ بلکہ اس کا بیٹا محمود قادیانی بھی بعض جگہ یہی لکھ گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد میرا ابا ہی نبوت سے قائز ہوا ہے۔ تو گویا خلیفہ ثانی بھی طائفہ قادیانیہ کے خلاف ہے۔

ملاحظہ ہوں اقوال مرزا قادیانی (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ایک ہی فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں...... اس لئے خداتعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تھا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیش گوئی پوری ہو۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ضمیمہ حقیقت النبوۃ ص۲۶۸) چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا۔ وہ میں ہوں۔ اس لئے اس بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطاء کی گئی اور اس نبوت کے مقابل اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے اور ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔''

محمود قادیانی کی بھی عبارت ملاحظہ ہو۔ (حقیقت النبوت ص۱۴۸)

''اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں...... پس ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گزرا۔''

الحاصل...... نبوت کے اجارہ دار باپ بیٹا تو نبوت کو صرف مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے ہی مانتے ہیں۔ لیکن ان کی امت نے نبوت کا پھاٹک ایسا کھول دیا کہ جو شخص بھی آئے۔ بیشک دعویٰ نبوت کرتا جائے۔ کیونکہ کوئی قادیان سے خصوصیت نہیں۔

تصویر کا دوسرا رخ

ممکن ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کر بیٹھیں کہ گذشتہ اقوال سے تو یہ ثابت ہوا کہ واقعی مرزا قادیانی ختم نبوت کا قائل ہے۔ تو پھر اس کے ذمہ دعویٰ نبوت کا الزام قائم کرنا شاید ظلم ہوگا اور وہ درحقیقت مدعی نبوت نہیں۔ اس لئے میں نے چاہا کہ تصویر کا دوسرا رخ بھی سامنے رکھ

دوں کہ مرزا قادیانی بایں ہمہ مدعی نبوت بھی ہے اور ضرور ہے۔ لہٰذا مختصراً اس کے بھی چند ثبوت پیش کئے دیتا ہوں۔

۱...... (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۳ حاشیہ، خزائن ج۲۱ ص۶۸) ''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔'' اس میں مرزا قادیانی نے صاف اقرار کیا ہے کہ میرا دعویٰ رسالت اور وحی الٰہی کا تھا اور یہی چیز تھی۔ جو میرے لئے رکاوٹ بنی رہی۔

۲...... (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳) ''مجھے بتلایا گیا ہے تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔'' ھو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله '' اس میں مرزا نے دعویٰ کیا ہے کہ ''ھو الذی ارسل رسوله '' کا مصداق میں اور صرف میں ہی ہوں۔ اس میں صاف دعویٰ رسالت ہے اور رسالت بھی وہ جو آنحضرت ﷺ کا ہے۔ کیونکہ اہل اسلام کے خیال میں اس آیت کا مصداق صرف آنحضرت ﷺ ہیں۔

۳...... مرزا قادیانی کو الہام ہوا ہے: ''انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا'' (حقیقت الوحی ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵)

۴...... (حقیقت الوحی ص۱۴۹،۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳) ''اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کی جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح نازل ہوئی۔ تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔''

اس میں مرزا قادیانی کا اقرار موجود ہے کہ پہلے میں خود کو مسیح ابن مریم سے اگرچہ افضل سمجھتا تھا۔ مگر وہ فضیلت جزوی ہی سمجھا کرتا تھا۔ مگر بعد میں خدا نے مجھے اس عقیدہ سے ہٹا دیا اور میں نے سمجھا کہ اب مجھے حضرت مسیح پر کلی فضیلت حاصل ہے اور اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں کہ نبی کو نبی پر کلی فضیلت ہوسکتی ہے۔ البتہ جزوی فضیلت غیر نبی کو بھی ہوسکتی ہے۔ جس کا اقرار مرزا قادیانی خود بھی کرتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نبی ہے۔

ایک اور جگہ بھی مرزا نے خود کو حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ (حقیقت الوحی ص۱۴۸، خزائن ج۲۲ ص۱۵۲)

''خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔''

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳) ''اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

۵...... مرزا نے خود تسلیم کیا ہے کہ میں حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل ہوں۔ ملاحظہ ہو (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۶، خزائن ج ۲۱ ص ۹۹) ''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا۔ مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔'' اس میں ایک نبی سے اپنی فضیلت ثابت کرنا چاہتا ہے۔ جیسے پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ نبی سے افضل نبی ہو سکتا ہے غیر نبی نہیں ہو سکتا۔

۶...... (لیکچر سیالکوٹ ص ۵۰، خزائن ج ۲۰ ص ۲۴۱) ''میرے دعوے کی نسبت اگر شبہ ہو اور حق جوئی بھی ہو تو اس شبہ کا دور ہونا بہت سہل ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے۔'' جب مرزا نبی ہے تبھی تو وہ خدا کو انبیاء کے معیار پر صحیح ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

۷...... (ضمیمہ نمبر ۳ حقیقت النبوۃ ص ۲۷۲) میں مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ یہ ہیں: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں...... ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف اللہ کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے۔ جن سے موسوی دین کی شوکت وصداقت کا اظہار ہو۔ پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلے میں ہے...... ہم نبی ہیں اور حق کی پہچان میں کسی قسم کا اخفاء نہ کرنا چاہئے۔''

اس عبارت میں صاف اعلان کیا ہے کہ ہمارا دعویٰ نبوت ورسالت کا ہے۔ اس سے اور کیا وضاحت کی جا سکتی ہے۔ بلکہ اس سے زائد میں اب یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا صرف نبوت کا ہی مدعی نہیں۔ بلکہ تشریعی نبوت کا بھی مدعی ہے۔

تشریعی نبوت

مرزا قادیانی کے متعلق عموماً جماعت قادیانی یہ مشہور کیا کرتی ہے کہ اس کا دعویٰ غیر تشریعی نبوت کا ہے۔ مگر یہ بھی دراصل مرزا اور اس کی بزدلی اور کمزوری ہے کہ جس بات کا وہ واقع میں مدعی ہے۔ اس پردہ اور اس کی امت ہمیشہ پردہ پوشی کرنے کی کوشش کرتے رہے اور کبھی بھی اپنے مقاصد کو دنیا کے سامنے واضح الفاظ میں نہ رکھا۔ میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت تشریعیہ ہے۔ جس کی کئی وجوہ ہیں۔

ا...... ایک تو اس لئے کہ مرزا قادیانی نے خود تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ ہر ایک نبی کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ (اگرچہ درحقیقت یہ بھی مرزا کی غلط بیانی ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کا منکر کافر ہوتا ہے خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی) بلکہ صرف تشریعی نبی کا ہی منکر کافر ہوسکتا ہے اور (حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵) میں لکھا ہوا ہے کہ میرا منکر کافر ہے اور وہ ایسے ہی کافر ہے جس طرح آنحضرت ﷺ کا منکر کافر ہے۔ یہی مرزا کا فتویٰ (فتاویٰ احمدیہ ص۲۷۹) میں بھی مذکور ہے۔ تریاق القلوب اور حقیقت الوحی اور فتاویٰ احمدیہ کی عبارتیں ذیل میں درج ہیں۔

’’یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ اپنے دعویٰ سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسواء جس قدر ملہم ومحدث ہیں۔ گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔‘‘

(تریاق القلوب ص۱۳۰ حاشیہ، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲)

’’کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵)

’’جو پیغمبر خدا ﷺ کو نہ مانے کافر ہے۔ مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اس کا بھی سلب ایمان ہوجاتا ہے۔ انجام ایک ہی ہے۔‘‘ (فتاویٰ احمدیہ ص۲۷۹)

’’جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے

اوراس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۱)

نتیجہ...... نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی نے کیونکہ اپنے منکرین کو کافر کہا ہے اور اپنے منکر کو کافر کہنا صرف تشریعی نبی صاحب شریعت جدیدکا ہی حق ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی تشریعی نبی صاحب شریعت جدیدہ نبی ہوا۔

۲...... دوسری وجہ اس کے تشریعی نبی ہونے کی یہ ہے کہ اس نے (اربعین نمبر۴ ص۶،۷ خزائن ج۱۷ ص۴۳۵) میں لکھا ہے: "اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسواء اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔

مثلاً یہ الہام "قل للمومنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم ذلك ازکی لهم " یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں۔ تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ان هذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراهیم وموسیٰ " یعنی قرآنی تعلیم توارت میں بھی موجود ہے اور اگر کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر ونہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توارت یا قرآن میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ تھی۔"

اس ساری لمبی عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے "لو تقول علینا بعض الاقاویل، الآیة " میں مدعی نبوت کے لئے تشریعی نبوت کا دعویٰ شرط نہیں رکھا اور اگر یہی شرط ہو تو بھی میں کہوں گا کہ صاحب شریعت وہ نبی ہوتا ہے جس کی وحی میں امر ونہی ہو اور اپنی امت کے لئے وہ ایک قانون بنادے تو اس لحاظ سے میں تشریعی نبی ہوں اور اگر کوئی یہ شرط لگادے کہ شریعت جدیدہ ہو تو پھر آنحضرت ﷺ بھی شریعت جدیدہ لے کر نہ آئے تھے۔ کیونکہ قرآن مجید کے احکام تو صحف ابراہیم وموسیٰ میں موجود تھے۔

اس خلاصۂ مطلب میں سے بالکل واضح معلوم ہورہا ہے کہ مرزا خودکو صاحب شریعت نبی خیال کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو تشریعی نبی نہ مانو۔ اگر مجھے تشریعی نبی نہیں سمجھتے۔

۳...... اس لئے بھی مرزا تشریعی نبی ہو کہ اس کا دعویٰ ہے کہ "میری نبوت بالکل ہو بہو وہی

نبوت ہے۔ جو آنحضرت ﷺ کی نبوت ہے۔" دیکھو (نزول مسیح ص ۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۱) "باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" (اخبار الحکم نمبر ۱۵ ج ۱۰، ص ۸ کالم ۱،۲، ۳۰ راپریل ۱۹۰۶) "میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔" اور بھی اس قسم کی بہت سے عبارتیں "ایک غلطی کا ازالہ" میں ہیں۔ کیونکہ بقول مرزا قادیانی آنحضرت کی نبوت بمع جمیع کمالات کے (نعوذ باللہ) بالکل مرزا قادیانی میں منعکس ہے۔ اس لئے جیسے آنحضرت ﷺ کی نبوت تشریعی نبوت ہے۔ مرزا کی نبوت بھی وہی ہوگی۔ یعنی تشریعی نبوت۔ کیونکہ بقول مرزا عکس اور اصل میں بالکل اتحاد ہوتا ہے۔ مغایرۃ بالکل نہیں ہوتی۔

۴..... مرزا قادیانی اس لئے بھی تشریعی نبوت کا دعوے دار ہے کہ بقول مرزا قادیانی (انجام آتھم ص ۲۷،۲۸ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۷،۲۸) جو شخص ذرا بھی شریعت میں تبدیلی و ترمیم کرے گا۔ وہ یقیناً حقیقی تشریعی نبی نہ ہوگا اور مسیلمہ کذاب کا بھائی ہوگا اور مرزا قادیانی نے احکام خداوندی میں ترمیم کی ہے۔ جہاد کی آیات واحادیث ہمیشہ کے لئے قابل عمل تھیں اور جب تک دنیا میں کفر ہے۔ جہاد فریضہ مسلم تھا۔ لیکن مرزا قادیانی نے اس مسئلہ کو بالکل موقوف و منسوخ کر دیا۔

دیکھو (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶، خزائن ج ۱۷ ص ۷۷)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(اربعین ص ۱۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۳) "جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ جہاد جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں منسوخ نہ ہوا تھا۔ وہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں آکر موقوف ہو گیا۔ تو مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کی

شریعت میں ترمیم کردی۔ حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جہاد قیامت تک جاری ہے۔ ایک مرزا نے اور بھی ترمیم کی ہے جس کو مرزا خود تسلیم بھی کرتا ہے۔ وہ یہ کہ مرزا کے آنے سے پہلے حیات مسیح کا قائل ہونا صرف ایک اجتہادی غلطی تھی۔ جس پر کوئی خداوندی مواخذہ نہ تھا۔ مگر مرزا کے آنے کے بعد اب کوئی حیات مسیح کا عقیدہ رکھے گا۔ تو وہ پرلے درجے کا مشرک ہوگا اور خداوندی دربار میں مجرم ٹھہرے گا۔

ملاحظہ ہوں مرزا کی دونوں عبارتیں (حقیقت الوحی ص۳۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۳۲) ''مسیح موعود کے ظہور سے پہلے اگر امت میں کسی نے یہ خیال بھی کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں صرف اجتہادی خطاء ہے۔''

(الاستفتاء ص۳۹، خزائن ج۲۲ ص۶۶۰، ملحقہ حقیقت الوحی) ''فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات و ان ھو الاشرك عظیم'' یعنی یہ سخت بے ادبی ہے کہ وفات مسیح کا اقرار نہ کیا جاوے۔ حیات مسیح کا اعتقاد بہت بڑا شرک ہے۔

اور بہت سے ایسے مسائل ہیں۔ جن پر مرزا قادیانی نے ترمیم و نسخ کا قلم کھینچ دیا ہے۔

مرزا خاتم النّبیین بننا چاہتا ہے

میں یہ بھی ثابت کردوں کہ مرزا قادیانی خود خاتم النّبیین بننا چاہتا ہے۔ کیونکہ خاتم النّبیین کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی حقیقی اور صحیح ہے۔ جو تمام اہل اسلام کے ہاں مسلّم ہے۔ جو میں نے مرزا کے ازالہ اوہام سے بھی ثابت کردیا تھا۔ یعنی آخری نبی اور نبیوں کو ختم کرنے والا یعنی آنحضرت ﷺ نے نبیوں کی تعداد کو ختم کردیا ہے۔ اب کوئی بھی ایسا نبی نہ ہوگا جس سے انبیاء کی گذشتہ گنتی اور شمار میں اضافہ کر کے پہلے شمار میں خلل انداز ہو اور مرزا قادیانی اس کا معنی یہ کیا کرتے ہیں کہ مہریں لگا لگا کر نبی بنانے والا یعنی نبی گر۔

اب میں انشاء اللہ تعالیٰ مرزا کی عبارتوں سے ہی ثابت کروں گا کہ مرزا کے زعم میں آنحضرت ﷺ خاتم النّبیین نہیں۔ خواہ مسلمانوں کے معنی کو مراد رکھیں یا مرزائیوں قادیانیوں کا معنی لیا جاوے۔ لیکن وہ خود کو ہر ایک معنی سے خاتم النّبیین سمجھتا ہے۔ میرے اس دعویٰ کے بھی کئی وجوہ و ثبوت ہیں۔

۱...... ایک تو اس لئے کہ مرزا قادیانی جب خود کو آنحضرت ﷺ کا بالکل عین سمجھتا ہے اور اپنے میں آنحضرت ﷺ کی نبوت بمع کمالات سمجھتا ہے۔ جیسے کہ میں (نزول مسیح حاشیہ ص۳ اور اخبار الحکم ۳۰ راپریل ۱۹۰۶ء) کے حوالہ سے ثابت کر چکا ہوں۔ تو جب آنحضرت کی نبوت مرزا میں بالکل

ظاہر ہوگئی ہے تو جیسے کہ آنحضرت ﷺ سید ولد آدم ہیں اور خاتم النّبیین ہیں اور آپ شفیع المذنبین ہیں اور افضل الاولین و آخرین ہیں۔ تو مرزا قادیانی بھی خاکش بدہنش مرزا بھی عیاذاً باللہ سید ولد آدم اور خاتم النّبیین اور شفیع المذنبین اور افضل الاولین والآخرین سب کچھ ہوگا۔ بلکہ وہ صراحۃً کہتا ہے: ''بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲ مشمولہ حقیقت النبوۃ ص ۲۶۵)

۲...... دوم اس لئے کہ اہل اسلام کے نزدیک خاتم النّبیین کا معنی یہ ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی ایسا نہ ہوگا۔ جس کو نبوت کا خطاب دے کر انبیاء سابقین کی گنتی پر اضافہ کیا جاوے۔ مرزا اور مرزائیوں کے خیال میں یہ معنی آنحضرت ﷺ میں نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء ورسل کی گنتی اور تعداد کو ختم کرنے والے اور نبوت کو بند کرنے والے اور آخری نبی نہیں ہیں۔ بلکہ انبیاء کی تعداد میں مرزا کے آنے سے اضافہ ہوا اور اب مرزا قادیانی کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا تو مرزا ہی آخری نبی ہوا۔ مرزا ہی انبیاء کے شمار کو ختم کرنے والا اور خاتم النّبیین ہوا۔

مرزا آنحضرت ﷺ کے بعد آیا اور مرزا کے بعد اب کوئی شخص نبوت کا حق دار نہیں۔ جیسے (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) کی عبارت پیش کی جاچکی ہے کہ ''اس امت میں نبی کا نام پانے کا صرف مرزا ہی حق دار ہے۔'' تو گویا آنحضرت ﷺ کے بعد مرزا نبی کا خطاب و منصب حاصل کر کے آیا۔ اس کے بعد اب کوئی نہیں آئے گا تو آخری نبی اور خاتم النّبیین از روئے اسلامی معنی کے مرزا ہی پر صادق آیا۔

اب دوسرا معنی مرزائیوں والا لیں تو تب بھی مرزا ہی خاتم النّبیین ہوگا نہ آنحضرت ﷺ کیونکہ ان کے زعم میں خاتم النّبیین کا معنی ہے مہر لگا کر بکثرت نبی بنانے والا اور نبی گر۔ یہ معنی آنحضرت ﷺ پر صادق نہیں آتا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے قول (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) اور مرزا محمود قادیانی کے قول مندرجہ (حقیقت النبوۃ ص ۱۳۸) کے مطابق آنحضرت ﷺ کی اتباع سے تو صرف ایک ہی نبی پیدا ہوا۔ یعنی مرزا قادیانی تو آپ ﷺ نے ایک ہی نبی پر مہر لگائی تو آپ صرف خاتم النبی (صرف ایک نبی پر مہر لگانے والے) ٹھہرے۔ خاتم النّبیین (بہت سے انبیاء پر مہر لگانے والے) تو نہ ثابت ہوئے۔

وہ تو مرزا ہی ثابت ہوگا جیسے کہ میں میں اربعین اور تحفہ گولڑویہ سے ثابت کروں گا جہاں مرزا لکھتا ہے کہ جو لوگ میری اتباع کریں گے۔ وہ وہی نعمت پائیں گے۔ جو میں نے حاصل کی ہے۔ تو مرزا کو تو ان کے زعم میں نبوت حاصل ہوئی۔ لہٰذا اس کے مریدین میں بھی نبوت جاری

رہے گی۔ چنانچہ مرزا کا الہام بھی ہے: ”ینصرك رجال نوحی الیهم من السماء“
(حقیقت الوحی ص ۷۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)

یعنی تیری امداد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم وحی سے ممتاز کریں گے۔ اس لئے مرزا کے بہت سے متبعین نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ مثلاً احمد نور کابلی نکلا نبی بخش معراج کے والا۔

اب ذیل میں اربعین اور تحفہ گولڑویہ کی عبارت نقل کرتا ہوں۔

(اربعین ص ۲، خزائن ج ۱۷ ص ۳۴۶) ”اور میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔“

یعنی مرزا قادیانی کے اتباع کرنے سے لوگ وہی چیز حاصل کریں گے جو مرزا کو حاصل ہے۔ یعنی ان پر غیب کی باتیں کھلیں گی اور خارق عادت امر ان سے ظاہر ہوں گے۔ یہی مرزا کے ہاں نبوت کا معنی ہے۔ جیسے مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ حسب آیت: ”لا یظهر علی غیبه احداً الا من ارتضیٰ من رسول“ ”خدا تعالیٰ غیب کی اطلاع صرف نبیوں کو ہی دیا کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۹۸، ضمیمہ حقیقت النبوت ص ۲۶۳) ”اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنی لغت کی رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا۔ پس جہاں یہ معنی صادق آئیں گے۔ نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے۔ کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو پھر غیب مصفیٰ کی خبر اس کو مل نہیں سکتی اور یہ آیت روکتی ہے۔

”لا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ الخ“

تو گویا مرزا قادیانی خاتم النبیین یعنی نبی گر ہوا۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۸۲، خزائن ج ۱۷ ص ۲۲۷، ۲۲۸) ”ثلة من الاولین وثلة من الآخرین“ ”یعنی ابرار اخیار کے بڑے گروہ جن کے ساتھ بد مذاہب کی آمیزش نہیں وہ دو ہی ہیں۔ ایک پہلوں کی جماعت یعنی صحابہ کی جماعت...... دوسری پچھلوں کی جماعت (یعنی مرزا قادیانی کی جماعت۔ مؤلف)...... یہی دو جماعتیں اسلام میں حقیقی طور پر منعم علیہم ہیں اور خدا تعالیٰ کا انعام ان پر یہ ہے کہ...... اپنے ہاتھ سے ان کو ایک پاک گروہ بنایا ہے۔ ان میں سے جو لوگ خدا کا الہام پانے والے اور خدا کے خاص جذبہ سے اس کی طرف کھینچے ہوئے ہیں۔ نبیوں کے رنگ میں ہیں اور جو...... بغیر کسی غرض کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں۔ وہ صدیقوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ...... جزا کے دن کا بچشم دل مشاہدہ کر کے

جان کو ہتھیلی پر رکھنے والے ہیں۔ وہ شہیدوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ ان میں سے ہر ایک فساد سے باز رہنے والے ہیں۔ وہ صلحاء کے رنگ میں ہیں۔"

اس عبارت کا ماحصل یہ ہوا کہ دو جماعتوں میں سے ایک جماعت جو حقیقی منعم علیہم ہے۔ وہ مرزا کی امت ہے اور اس امت میں انبیاء و صدیقین و شہداء و صلحاء ہوں گے تو مرزا قادیانی نبی گر ہوا اور مرزائی معنی کے لحاظ سے خاتم النبیین ہوا اور مرزا کے اتباع سے انبیاء پیدا ہوئے۔

تنبیہ...... بلکہ مرزائیوں نے خاتم النبیین کا جو معنی کیا ہے۔ اس کے معنی کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ خاتم النبیین نہیں ٹھہر سکتے۔ البتہ بزعم مرزا قادیانی حضرت موسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین ٹھہریں گے اور یہ لفظ خاتم النبیین کا آنحضرت ﷺ سے ہٹ کر موسیٰ علیہ السلام پر صادق آئے گا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی اتباع سے تو بقول مرزا قادیانی (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶) و بقول محمود قادیانی (ضمیمہ حقیقت النبوت ص۱۲۸) صرف ایک ہی نبی پیدا ہوا۔ یعنی مرزا قادیانی اور وہی ایک بروز شروع سے امت محمدیہ میں مقدر تھا۔ بقول مرزا قادیانی: "ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ، ضمیمہ حقیقت النبوۃ ص۲۶۸)

لیکن اس کے بالمقابل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی اور اتباع سے بہت سے نبی ان کے تابع اور خادم پیدا ہوئے اور ان کے کئی ایک بروز دنیا میں تشریف لائے۔ ملاحظہ ہوں مرزا قادیانی کی وہ عبارتیں جن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے انبیاء کا آنا ثابت ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام ص۳۱۷، خزائن ج۳ ص۳۱۷) "موسیٰ کی وفات کے بعد موسوی قوت اور موسوی روح اس کے شاگرد یوشع کو عطاء ہوئی اور وہ خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کے نفخ روح سے موسیٰ میں ہو کر اور موسوی صورت پکڑ کر وہ کام بجالایا جو موسیٰ کا کام تھا۔ سو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ موسیٰ ہی تھا۔ کیونکہ اس نے موسیٰ میں ہو کر اور موسیٰ کی پیروی میں پوری فنا اختیار کر کے اور خدا تعالیٰ سے موسوی روح پا کر اس کام کو کیا تھا۔"

(چشمہ مسیحی ص۶۷ حاشیہ، خزائن ج۲۰ ص۳۸۱،۳۸۲) "یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت ﷺ کی ہتک کرتے ہیں۔ جبکہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ بن مریم کا مثیل کوئی نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالیٰ دوبارہ دنیا میں لائے گا اور اس اعتقاد سے صرف ایک گناہ نہیں،

بلکہ دو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ ان کو یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں۔ تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا اور مرتبۂ نبوت پایا۔ اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص بجائے ۳۰ برس کے پچاس برس بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی کرے، تب بھی وہ مرتبہ نہیں پاسکتا۔"

(چشمہ مسیحی ص ۴۳،۷، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۸ و اخبار الحکم نمبر ۱۲ ج ۱۰، ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء ص ۶ کالم نمبر ۴)

"گویا آنحضرت ﷺ زندہ چراغ نہیں ہیں۔ بلکہ مردہ چراغ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہوسکتا۔ وہ اقرار رکھتے ہیں کہ موسیٰ نبی زندہ چراغ تھا۔ جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہوگئے اور مسیح اس کی پیروی تیس برس تک کر کے توریت کے احکام کو بجالا کر موسیٰ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطاء نہ کرسکی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ضمیمہ حقیقت النبوت ص ۲۶۶) "ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یشوعا بروز تھا۔"

ان چاروں عبارتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت یشوع حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بروز تھا اور ان کی اتباع سے ان میں فنا ہو کر نبوت پانے والا تھا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے نبوت حاصل کی اور صدہا نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے نبی ہوئے تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تو خاتم النبیین ہوئے۔ یعنی اپنی مہر سے انہوں نے بہت سے نبی بنا کر دنیا میں بھیجے۔ وہ کئی نبیوں کے لئے نبوت بخشنے والے ہوئے اور کافی شمار کے نبیوں پر انہوں نے مہر کر کے نبی گر ہونے کا لقب حاصل کیا۔

لیکن آنحضرت ﷺ کی مہر سے صرف ایک ہی نبی بنا یعنی مرزا قادیانی۔ تو آپ صرف خاتم النبی یعنی ایک نبی کا مہر لگانے والے ٹھہرے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین یعنی بہت سے نبیوں کو مہر لگانے والے ہوگئے۔ تو اب بزعم طائفہ قادیانیہ آنحضرت ﷺ کی ہتک ہوئی۔ یا عزت؟ یا یوں کہیں کہ آنحضرت ﷺ کی مہر سے ہزارہا نبی ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مہر سے صرف صدہا نبی ہوئے۔ لیکن یہ مرزا غلام احمد اور محمود قادیانی کی تصریحات کے خلاف ٹھہرے گا۔

مرزا قادیانی کی نبوت

مرزا قادیانی کی کتابیں دیکھنے سے خصوصاً ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کا دعویٰ یہ ہے کہ مجھے آنحضرت ﷺ اور خدا تعالیٰ کی اطاعت کر کے نبوت حاصل ہوئی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میری نبوت وہی ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت تھی۔ مجھ میں اور آنحضرت ﷺ میں بالکل مغائرت نہیں۔ میں وہی محمد واحمد ہوں اور آنحضرت ﷺ کا بالکل عکس وظل و بروز ہوں اور صدیقی کھڑکی سے میں نے نبوت حاصل کی ہے۔ اس پر ہماری چند تنقیحات ہیں۔

۱...... اوّل تو یہ کہ اگر صدیقی سیرت پر سے نبوت حاصل ہونی ہوتی تو سب سے اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حق تھا کہ وہ خود کو نبی کہلاتے۔ کیونکہ صدیقیت میں اصل آپ ہی ہیں۔ لیکن کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ حضرت صدیقؓ نے کبھی کوئی ظلی یا بروزی یا مجازی یا عکسی نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ بلکہ وہ تو سب سے اوّل مدعی نبوت کی سرکوبی کرنے والے تھے اور یہ بھی دنیا اسلام جانتی ہے کہ جس قدر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی اطاعت کی ہے۔ اس قدر اور کسی بھی فرد بشر نے اطاعت نہیں کی۔ پس اگر اتباع سے نبوت حاصل ہونی ہوتی تو سب سے پہلے وہ نبوت کے حق دار تھے۔

۲...... دوم یہ کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ نبوت وہبی امر ہے، کسبی نہیں ہے۔ (حمامۃ البشریٰ ص۸۲، خزائن ج۷ ص۳۰۱) ''ولاشك ان التحديث موهبة مجردة لاتنال بكسب البتة كما هو شان النبوة ''یعنی نبوت اور محدثیت دونوں وہبی چیزیں ہیں۔ کسی کسب وغیرہ سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتیں۔

(چشمہ مسیحی ص۴۲، خزائن ج۲۰ ص۳۶۵)''صراط الذين انعمت عليهم''

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ ملا۔ انعام کے طور پر ملا یعنی محض فضل سے نہ کسی عمل کا اجر۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰) ''یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔'' ان سب عبارتوں سے معلوم ہوا کہ محدثیت اور نبوت سب وہبی امور ہیں۔ کسبی چیزیں نہیں کہ اطاعت اور اتباع سے حاصل ہوا کریں۔

۳...... تیسرے یہ کہ مرزا نے کون سی آنحضرت ﷺ کی اور خدا کی اطاعت کی ہے؟ بلکہ شریعت کی پابندی کے لحاظ سے تو مرزا کا نمبر قریباً قریباً صفر ہے۔ وہ تو عموماً رسوم کا ہی پابند رہا۔ ایک تو وہ چیزیں ہیں۔ جن کو از روئے شرع ثابت کر سکتے ہیں کہ مرزا نے ان کی اتباع نہیں کی۔

بلکہ قرآن وحدیث کی ان میں وہ خلاف ورزی کرتا رہا۔ وہ امور تو بہت سے ہیں۔ مگر میرا مرکزی نقطہ مرزائیت کا لٹریچر ہے۔ اس لئے میں اسی نقطہ کے لحاظ سے عرض کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے کیا کیا خلاف اطاعت کیا؟ کیونکہ جو چیزیں خود مرزا کے ہاں کی ہوں گی۔ وہ زیادہ قابل قبول ٹھہریں گی۔

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰۹، خزائن ج۲۱ ص۲۷۳) ''اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا۔ اس پیش گوئی کو شائع نہ کیا۔''

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہوکر پاگیا درگاہ میں بار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۱۲۷)

(تتمہ حقیقت الوحی ص۵۹، خزائن ج۲۲ ص۴۹۳) ''مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں طاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لاسکا۔ جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کرسکا۔ جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا۔ میں کر نہیں سکا...... جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے۔ تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں۔ نہ آدمی اور مردہ ہوں نہ زندہ۔''

(ازالہ اوہام ص۱۵ اخیم نور الدین کا خط ایک سائل کے جواب میں، خزائن ج۳ ص۱۳۵) ''بخدا[1] یہ سچ اور بالکل سچ ہے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ در حقیقت مجھ میں کوئی علمی اور عملی خوبی یا ذہانت اور دانش مندی کی لیاقت نہیں اور میں کچھ بھی نہیں۔''

(کتاب البریہ حاشیہ ص۱۵۱، خزائن ج۱۳ ص۱۸۲) ''میرا والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کررہے تھے۔ انہوں نے انہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں پر ضائع گیا۔''

---

[1] کوئی یہ نہ کہہ دے کہ یہ قابل تاویل ہے۔ کیونکہ مرزا نے (حمامۃ البشریٰ ص۱۴ حاشیہ، خزائن ج۷ ص۱۹۲) میں لکھا ہے کہ جملہ قسمیہ قابل تاویل وتخصیص نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کے گناہ درج ذیل ہیں کہ ایک تو خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی وحی اس کو سالہا سال تک مسیح موعود قرار دیتی رہیں۔ لیکن وہ قریباً بارہ سال تک خدا کی کھلی کھلی وحی کی خلاف ورزی کر کے اپنے مسیح موعود ہونے سے انکار کرتا رہا۔ (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

دوسرا یہ کہ مرزا قادیانی نے بزعم خود قرآن وحدیث والہام خود کے کر کے قریباً بارہ سال تک حیات مسیح کا عقیدہ رکھا جو ایک شرکیہ عقیدہ تھا۔ (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳) حالانکہ بقول مرزا یہ شرک عظیم ہے۔ (الاستفتاء ص ۳۹ ملحقہ حقیقت الوحی، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰)

تیسرے یہ کہ مرزا نے خلاف تصریحات قرآنیہ اور احادیث نبویہ و خلاف اصول لغت یاعیسیٰ انی متوفیک الآیۃ کا معنی براہین احمدیہ میں ''پوری نعمت دینے والا'' کیا۔ حالانکہ بزعم مرزا اس کا معنی قرآن وحدیث والہام اور عقل ولغت کی روشنی میں ''مارنے والا'' تھا۔

چوتھے یہ کہ بزعم محمود قادیانی اس کا باپ قریباً بیس سال تک ختم نبوت کا قائل رہا۔ حالانکہ قرآن وحدیث سے ختم نبوت کا انکار ثابت ہو رہا تھا۔

پانچواں یہ کہ بزعم محمود قادیانی اس کا باپ قریباً بیس سال تک اپنی نبوت کا انکاری رہا۔ (ایک نبی کی نبوت کا منکر کافر ہوتا ہے)

یہ تو وہ گناہ اور جرائم ہیں۔ جو مرزائی لٹریچر میں تسلیم شدہ ہیں۔ تو پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا نے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کر کے نبوت حاصل کی؟ یہ اطاعت تھی یا بالکل الٹا مخالفت کر رہا تھا؟ چنانچہ خود اس نے صاف (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳) میں لکھ دیا: ''میں نے خدا کی کھلی کھلی وحی کی مخالفت کی تھی۔''

تو پھر کون الٹی کھوپڑی والا تسلیم کرے کہ مرزا نے اتباع واطاعت سے نبوت حاصل کی؟ سوائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ جس طرح کی اطاعت مخالفت کے رنگ میں تھی۔ اسی طرح نبوت بھی دجالیت کے رنگ میں تھی۔

چوتھے یہ کہ بروزی نبوت اور ظلی وعکسی نبوت کی اصطلاحیں بہت جھوٹے مدعیان نبوت کی اصطلاحیں ہیں۔ مرزا نے بھی انہی کی اتباع کی ہے۔

پانچویں یہ کہ مرزا قادیانی نے خود کو کئی ایک انبیاء کا بروز ثابت کیا ہے۔

منم مسیح زمان و من کلیم خدا
منم محمد و احمدکہ مجتبیٰ باشد

اور کون سا نبی ہے جس کے نام پانے کا مرزا نے دعویٰ نہیں کیا۔ اب معلوم نہیں کہ ہم اس کو کس کا بروز اور ظل سمجھیں۔ تحفہ قیصریہ میں وہ خود کو مسیح کا بروز کہتا ہے۔ اسی طرح آئینہ کمالات اسلام میں بھی خود کو حضرت مسیح کا صحیح جانشین سمجھتا ہے۔ اب یا تو یہ کہیں کہ مرزا کا یہ کہنا کہ اصل بروز میں بالکل مغائرت باقی نہیں رہتی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۶۳) یہ محض جھوٹ ہے اور یا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں نبی کا بروز ہوں، یہ غلط ہے۔ کیونکہ اگر آنحضرت ﷺ کی نبوت کا بروز ہے تو پھر حضرت مسیح وغیرہ کا بروز نہیں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ تشریعی اور غیر تشریعی نبوتیں غیر غیر ہیں اور اگر حضرت مسیح کا بروز ہے اور اس میں یسوع کی روح ہے۔ تو پھر آنحضرت ﷺ کا بروز نہیں ہوسکتا۔ ہمارے نزدیک سب غلط ہے۔

(الاستفتاء ملحقہ حقیقت الوحی ص ۸۳ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹) میں سب انبیاء کا خود کو مسمی ٹھہراتا ہے۔ ''وكك سماني بجميع اسماء الانبياء من آدم الى خاتم الرسل'' (وفی المتن ص ۸۳، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹) ''نزلت سرر من السماء ولكن سريرك وضع فوق كل سرير''

(نزول المسیح ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۰ مؤلفہ ۱۹۰۲ء) ''پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اسی میں ہوکر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔''

(نزول المسیح ص ۴۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۷) ''میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔''

(نزول المسیح ص ۸۲،۸۱، خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۰) ''جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لے کر آنحضرت ﷺ تک از قبیل اضغاث واحلام وحدیث النفس نہیں ہے۔ ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء کو ہوئی تھی، معجزات اور پیش گوئیاں ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں کو ان معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں اور نیز ان کی پیش گوئیاں اور معجزات اس وقت محض بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں۔''

(نزول المسیح ص ۹۱، خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۹) ''وہ مذہب مراد ہے جس میں ہمیشہ کے لئے یقینی وحی کا سلسلہ جاری نہیں۔ کیونکہ وہ انسانوں پر یقین کی راہ بند کرتا ہے۔''

ایک مشہور شبہ اور اس کا ازالہ

مرزا قادیانی اور اس کی امت اپنے زعم میں اہل اسلام پر ایک بہت بڑا شبہ پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ اگر تمہارے خیال کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آویں تو آنحضرت ﷺ خاتم النبیین نہیں رہ سکتے اور مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ اعتراض مجھ پر بھی وارد ہوتا ہے۔ لیکن اے مسلمانو! تم بھی اس اعتراض سے بچ نہیں سکتے۔

(ایک غلطی کا ازالہ ضمیمہ حقیقت النبوۃ ص ۲۶۵) پھر اسی صفحہ پر ایک غلطی کا ازالہ میں دعوی کرتا ہے کہ میں کیونکہ آنحضرت ﷺ کا بروز ہوں۔ گویا وہی ہوں۔ اس لئے میرے آنے سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ لیکن حضرت مسیح کے آنے سے ختمیت کی مہر ٹوٹ جائے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ آخر میں ان کے اس شبہ داہیہ کا بھی ازالہ کردوں۔

الجواب...... پہلے میں یہ عرض کردوں کہ ہمارے ہاں خاتم النبیین کا معنی کیا ہے۔ اس کی وضاحت کے بعد کوئی شبہ باقی نہ رہے گا۔ ہم خاتم النبیین کا معنی یہ کرتے ہیں کہ نبوت کو ختم کرنے والا یعنی انبیاء کا شمار اب بند ہوگیا ہے اور کوئی ایسا نبی نہ ہوگا جس کے آنے سے انبیاء کی تعداد میں اضافہ ہو۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ یعنی انبیاء کرام کا شمار زیادہ زیادہ ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ آخری نمبر زمانہ کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ کا نمبر ٹھہرا۔ فرض کرو کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے ایک لاکھ ایک کم چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام ہو چکے تھے تو آپ ﷺ کے آنے سے پورے ایک لاکھ چوبیس ہزار کی گنتی پوری ہوگئی۔ اب آپ ﷺ نے آکر انبیاء علیہم السلام کے تعداد و شمار کو بند کر دیا۔ اگرچہ آنحضرت ﷺ کی نبوت سب سے اول تھی۔ لیکن زمانہ کے لحاظ سے ظہور آپ ﷺ کا سب سے اخیر میں ہوا۔ اب کسی شخص کو آنحضرت ﷺ کے بعد انبیاء سابقین کے علاوہ اگر منصب نبوت پر فائز کیا جائے۔ تو پھر اس کے آنے سے یقیناً انبیاء علیہم السلام کے شمار میں اضافہ ہوگا۔ مثلاً پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ایک نبی ہو جائیں گے اور پہلے انبیاء کی جو گنتی بند ہو چکی تھی وہ بند نہ ہوگی اور اس تعداد پر زیادتی ہو جائے گی اور یہ ختم نبوت کے منافی ہوگا۔

اب اس معنی کے بعد میں عرض کروں گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اگر آنحضرت ﷺ کے بعد دوبارہ تشریف فرما ہوں تو اس سے ختم نبوت اور خاتم النبیین کے مفہوم میں کوئی کسی قسم کا خلل واقع نہ ہوگا۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کا شمار تو پہلے ہو چکا ہے۔ اب وہ دوبارہ نہیں۔ اگر بالفرض سہ بارہ بھی آجائیں یا چالیس سال نہیں بلکہ اس سے زیادہ سال بھی ان پر وحی ہوتی رہے۔

اس سے بڑھ کر بالفرض اگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام سابقین بھی دوبارہ آ جائیں۔تو اس سے ختم نبوت اور خاتم النّبیین کے مفہوم میں کسی قسم کی خرابی نہ ہوگی۔ کیونکہ ان سب انبیاء کرام علیہم السلام کا شمار پہلے ہو چکا ہے۔اب ان کے دوبارہ آنے سے سابقہ تعداد میں کوئی اضافہ نہ ہوگا اور آخری نبی اور خاتم النّبیین بھی آنحضرت ﷺ ہی رہیں گے۔ کیونکہ ظہور کے لحاظ سے اور زمانہ کے لحاظ سے آخری نمبر پر آنحضرت ﷺ کو ہی نبوت عطاء ہوئی ہے۔آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت عطاء نہ ہوگی۔اسی مفہوم کو ہمارے علماء اہل اسلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

(تفسیر روح المعانی ص۳۲ ج۲۲)''انقطاع حدوث وصف النبوة فی احد من الثقلین بعد تحلیته علیه الصلوٰة والسلام بها فی هذه النشاة ''یعنی اس عالم ظہور میں آنحضرت ﷺ کے منصب نبوت سے ممتاز ہو چکنے کے بعد کسی نبی کو وصف نبوت سے نہ نوازا جائے گا۔

(تفسیر خازن ص۲۱۸ ج۵)''خاتم النّبیین ختم به النبوة بعده ''یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد اب کسی کو نبوت حاصل ہو یہ نہ ہوگا۔ بلکہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔نہ یہ کہ پہلے انبیاء کی نبوت بھی سلب ہوگئی ہے۔

(تفسیر مدارک ص۲۱۱)''خاتم النّبیین آخر هم یعنی لاینبأ احد وبعده'' مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اب کسی کو نئی نبوت حاصل نہ ہوگی۔ کیونکہ آپ آخری نبی ہیں۔یعنی آپ کا نمبر زمانہ اور ظہور کے لحاظ سے سب سے آخری نمبر ہے۔اگرچہ ذاتی طور پر آپ مرکز نبوت ہیں اور اوّل الانبیاء ہیں۔

پس حاصل جواب یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے انبیاء کرام علیہم السلام کے شمار میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جو تعداد انبیاء کرام علیہم السلام کی پہلے تھی وہی باقی رہے گی۔لیکن مرزا قادیانی یا مسیلمہ کذاب یا ان جیسے اور مدعیان نبوت کی نبوت کو صحیح تسلیم کرنے سے خاتم النّبیین اور ختم نبوت کا مفہوم بالکل بگڑ جائے گا اور جو شمار انبیاء کرام علیہم السلام کا پہلے ہو چکا ہے۔اس پر یقیناً اضافہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ مرزا قادیانی اور اس کے یاران طریقت تمام مدعیان نبوت کا پہلے اعداد میں شمار نہیں ہوا۔لہٰذا وہ پہلے نمبروں پر زائد ہوں گے۔ مثلاً فرض کرو کہ اگر پہلے دو لاکھ بیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کا شمار تھا تو اب اس عدد پر ایک یا دو یا تیس چالیس کا اضافہ ہو جائے گا اور آخری نمبر پھر مرزا قادیانی کا ہوگا۔ وہی خاتم الانبیاء ٹھہرے گا۔

نعوذ باللہ! اس اجمالی عرضداشت سے مرزا کے آنے سے ختم نبوت کے مفہوم کا بگڑ جانا اور حضرت مسیح کے دوبارہ آنے سے مفہوم خاتم النبیین میں کوئی فرق نہ پڑنا بالکل روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے۔ فالحمدللّٰہ علی ذالک!

ہاں! ایک چیز رہ جاتی ہے کہ شاید کوئی مرزائی کہہ دے کہ صاحب مرزا قادیانی کیونکہ ایک بروزی نبی ہے اور وہ غیر مستقل نبی ہے۔ اس لئے اس کے آنے سے شمار و تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا۔ تو یہ باطل ہے۔ کیونکہ انبیاء کی تعداد میں تشریعی اور غیر تشریعی سب شامل ہیں۔ چنانچہ باقرار مرزا قادیانی حضرت یوشع علیہ السلام یا حضرت مسیح علیہ السلام بروزی یا غیر تشریعی نبی اور دوسرے نبی کے متبع تھے۔ تو ان کے آنے سے کیا اضافہ نہیں ہوا اور ان کے آنے کو انبیاء کرام علیہم السلام کا آنا نہیں سمجھا گیا؟ یقیناً ان کو تعداد میں شمار کیا گیا اور ان کو بھی انبیاء کرام علیہم السلام کی گنتی میں داخل کیا گیا۔

چنانچہ قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کے انبیاء علیہم السلام کا یوں ذکر فرمایا: ”وقفینا من بعده بالرسل (البقره:۸۷)“ تو ان کو بھی انبیاء و رسل کی صف میں شمار کیا گیا تھا۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو باقرار خود بروزی انبیاء کی آمد کو انبیاء علیہم السلام کی آمد نہ سمجھو اور مذکورہ آیت کا انکار کر دو۔ یا پھر تسلیم کرو کہ مرزا قادیانی کے آنے سے انبیاء علیہم السلام کی تعداد میں اضافہ ہوگا اور ایک نمبر اور بڑھ جائے گا تو آخری نبی آنحضرت ﷺ نہ رہے۔ نعوذ باللہ!

ایک اور شبہ اور اس کا ازالہ

ایک اور شبہ مرزائیوں کی طرف سے پیش ہوا کرتا ہے کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی شریعت کی خدمت کے لئے تو انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لایا کرتے تھے۔ اب اس امت میں بھی اگر انبیاء علیہم السلام تشریف نہ لائیں تو آپ کی امت خیر امت اور بہترین امت نہ رہے گی۔

الجواب...... یہ بھی ایک محض دھوکہ دہی ہے۔ اوّل تو اس لئے کہ شہادۃ القرآن مولفہ قادیانی کو پڑھو تو اس میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ پہلے انبیاء کے بعد تو خدمت دین کے لئے انبیاء کرام غیر تشریعی آیا کرتے تھے۔ اب اس امت میں بوجہ ختم نبوت کے انبیاء (غیر تشریعی) تو نہیں آئیں گے۔ البتہ خلفاء آتے رہیں گے اور مجددین کا وقتاً فوقتاً دور دورہ ہوتا رہے گا تو تمہارا مرزا قادیانی ہی اس کا جواب دے چکا۔

ثانیاً یہ کہ اگر آنحضرت ﷺ کی امت میں علماء و مجددین ہی وہ فریضہ ادا کر دیں جو ڈیوٹی بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام ادا کیا کرتے تھے۔ تو آپ کی امت خیر امت ہوگی اور اس

میں امت مرحومہ کی افضلیت ثابت ہوگی۔ کیونکہ ادنیٰ درجہ کے لوگ اعلیٰ درجہ والے حضرات کی ڈیوٹی ادا فرمارہے ہیں۔ سواس میں آنحضرت ﷺ یا آپ کی امت کی کوئی ہتک نہیں بلکہ زیادہ عزت ہے۔

اقوال بزرگان دین کا جواب اجمالی

مرزائی لوگ بسا اوقات ملا علی قاریؒ وشیخ اکبرؒ وغیرہم کی عبارتیں پیش کیا کرتے ہیں۔ جن کا ماحصل مرزائیوں کے خیال میں یہ ہوتا ہے کہ نبوت تشریعی بند ہے اور اس کا مفہوم مخالف مرزائیوں کے زعم میں یہ ہوتا ہے کہ نبوت غیر تشریعی جاری ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ بقول مرزا محمود قادیانی مسلمانوں کا عقیدہ یہ تھا کہ نبوت صرف تشریعی ہی ہوتی ہے۔ (دیکھو حقیقت النبوۃ ص۱۲۲،۱۲۳) تو ہم یہ کہیں گے کہ بقول مرزا محمود قادیانی اہل اسلام کے نزدیک صرف ایک ہی نبوت تھی۔ یعنی تشریعی تو گویا کوئی نبوت جاری نہ ہوئی۔

عبارت (حقیقت النبوۃ ص۱۲۲،۱۲۳،۱۳۳،۱۳۶) یہ ہے کہ: ''نبی کی وہ تعریف جس کی رو سے آپ اپنی نبوت سے انکار کرتے رہے ہیں۔ یہ ہے کہ نبی وہی ہوسکتا ہے جو کوئی نئی شریعت یا پچھلی شریعت کے بعض احکام منسوخ کرے یا یہ کہ اس نے بلاواسطہ نبوت پائی ہو اور کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ یہ تعریف عام طور پر مسلمانوں میں مسلم تھی۔''

آخری گزارش

کیونکہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ میری تمام تر توجہ مرزا قادیانی کے اقوال و تحریرات کی طرف رہے گی اور وہی میرے اس رسالہ کا مرکزی نقطہ ہوگا۔ اس لئے بہت سی جگہوں میں میں نے کسی حدیث یا آیت قرآنیہ کا اصلی اور صحیح مفہوم واضح کرنے کی طرف کم توجہ کی ہے اور بطریق تسلیم مرزا قادیانی اور اس کی امت کے مسلمات پر ہی قناعت کر کے گفتگو کرتا رہا ہوں۔ کوئی صاحب یہ نہ سمجھ لیں کہ میں نے مرزائیوں کی تحریفات پر تصحیح کا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ والعیاذ باللہ!

امت مرزائیہ کے لئے

کیونکہ میں مرزا قادیانی کو مرتد کافر دائرہ اسلام سے خارج اور موجودہ زمانہ کا دجال سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں نے کہیں بھی مرزا قادیانی کو ادب اور تعظیم کے الفاظ سے یاد نہیں کیا۔ کیونکہ آج تک آپ بھی اور اہل اسلام بھی مسیلمہ کذاب کو یا اسود عنسی کو یا ان جیسے دوسرے مدعیان نبوت کو کبھی ادب وتکریم کے لفظ سے ذکر نہیں کیا کرتے۔ کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ جناب

حضرت مسیلمہ کذاب صاحب یوں ارشاد فرماتے ہیں۔اس لئے مجھے بھی اپنے عقیدہ کے لحاظ سے معذور سمجھا جائے۔البتہ تمہارے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اتنا ضرور کیا ہے کہ نہ تحقیری لفظ سے یاد کیا ہے نہ تعظیمی الفاظ سے۔یہ بھی صرف اس لئے کہ آپ لوگوں کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے اور خواہ مخواہ آپ اشتعال میں آ کر میرے رسالہ کو ہی ہاتھ سے پھینک کر ایک صحیح راستہ کے مطالعہ کو ترک نہ کردیں۔

خیر اندیش ...... محمد چراغ مدرس اول مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ ...... ۱۳؍مئی ۳۶ء

صدق و کذب مرزا قادیانی

۱...... مرزا قادیانی اور اس کے اتباع کہا کرتے ہیں کہ مرزا کو نبوت اتباع نبوی سے حاصل ہوئی ہے۔لیکن یہ غلط ہے۔کیونکہ بقول مرزا نبوت کسبی نہیں ہے۔وہ وہبی چیز ہے۔(دیکھو حمامۃ البشریٰ ص۸۲، خزائن ج۷ ص۳۰۱)"لاشك ان التحديث موهبة مجردة لاتنال بكسب البتة كما هو شان النبوة...... الخ"

(الاستفتاء ص۲۳، خزائن ج۲۲ ص۶۴۳)"والمومن الكامل هوالذى رزق من هذه النعمة على سبيل الموهبة۔ الخ"

(حقیقت الوحی ص۶۲، خزائن ج۲۲ ص۶۴)سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی۔الخ۔

(قریب منہ ص ۶۷، براہین احمدیہ ص۳۶۲،۳۵۲ حاشیہ نمبر۱۱ جدید)"وحی اللہ کے نزول کا اصل موجب خداتعالیٰ کی رحمانیت ہے۔کسی عامل کا عمل نہیں۔الخ۔

نیز مرزا قادیانی نے کمال اتباع بھی کیا کیا تھا؟ بلکہ بزعم خود حیات مسیح اور ختم نبوت میں بعد از الہام بیس سال تک جتلا رہا۔تو یہ تو الٹا راستہ اختیار کر رہا ہے نہ کہ اتباع۔

۲...... بعض اوقات مرزا یا مرزائی انبیاء سابقین کے معیاروں پر مرزا کو ڈھالنا چاہتے ہیں۔لیکن جبکہ مرزا خود مقر ہے کہ میری نبوت پہلے نبیوں والی نہیں ہے۔تو پھر اس پر ڈھالنا بے سود ہوگا۔(دیکھو الاستفتاء ص۱۶، خزائن ج۲۲ ص۶۳۷)"ماعنی من النبوة مايعنى فى الصحف الاولى"

(حقیقت الوحی حاشیہ ص۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)"بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔الخ"

۳...... بعض اوقات مرزا یا مرزائی آنحضرت ﷺ کے معیار صداقت کو مرزا کے لئے پیش کیا کرتے ہیں۔ مثلاً ''لو تقول علینا بعض الاقاویل '' یا ''لقد لبثت فیکم عمرا من قبله وغیرهما '' لیکن یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ مرزا خود قائل ہے کہ مجھے اس معیار پر مت دیکھو۔ جس پر آنحضرت ﷺ کو دیکھتے ہو۔ کیونکہ میں تبع ہوں اور آنحضرت ﷺ متبوع ہیں۔ (دیکھو آئینہ کمالات اسلام ص۳۳۹، خزائن ج۵ ص۳۳۹ طبع اول، خط بجواب خواب محمد علی خان) ماسوا اس کے جو شخص ایک نبی متبوع علیہ السلام کا تبع ہے اور اس کے فرمودہ پر اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اس کی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی ناسمجھی ہے۔ کیونکہ انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کروائیں۔''

۴...... اور مرزا بھی کہا کرتا ہے کہ میں نے تئیس (حقیقت الوحی ص۲۰۶، خزائن ج۲۲ ص۲۱۴) یا پینتیس سال (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۹، خزائن ج۲۲ ص۴۶۱) یا تئیس سال (اربعین نمبر۳ ص۳، خزائن ج۱۷ ص۳۸۷) سے دعویٰ نبوت کیا ہوا ہے اور مدعی نبوت کاذبہ حسب آیت ''لو تقول علینا بعض الاقاویل '' جلدی مار دیا جاتا ہے اور میں نہیں مارا گیا۔ تو میں سچا ہوا تو اس کا اول تو وہی جواب کہ یہ آنحضرت ﷺ کے لئے ہے تو کیسے تابع ہو کر یہ معیار پیش کر سکتا ہے۔ نیز تیرے نزدیک مفتری علی اللہ کی جو میعاد مہلت ہے، وہ بھی مختلف ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴، خزائن ج۵ ص۵۴ طبع اوّل) میں بارہ برس لکھے ہیں۔ مثلہ (شہادۃ القرآن ص۷۶، خزائن ج۶ ص۳۷۱) اور (نشان آسمان ص۳۴، خزائن ج۴ ص۳۹۷) میں دس سال اور (سراج منیر ص۲، خزائن ج۱۲ ص۴) میں اور (ایام الصلح ص۳۷، خزائن ج۱۴ ص۲۶۸) میں ۲۵ سال اور (حقیقت الوحی ص۲۰۶، خزائن ج۲۲ ص۲۱۴) میں ۳۰ سال اور (تحفہ گولڑویہ ص۲۱ و اربعین نمبر۴ ص۳، خزائن ج۱۷ ص۳۸۷) میں ۲۳ سال۔ تو تیرے کس قول پر اعتبار کیا جائے؟ جوں جوں تیری عمر بڑھی تو بھی میعاد بڑھاتا گیا۔

تو اولاً تو یہ حکم آیت کریمہ کا عام ہی نہیں بلکہ اس کا تعلق آنحضرت ﷺ سے ہے۔ جیسے قرآن مجید سے صاف معلوم ہوتا ہے اور بائیبل مقدس سے بھی تیرے ہی حوالہ سے آنحضرت ﷺ کے لئے معلوم ہوتا ہے۔ (دیکھو ضمیمہ ۳،۴ اربعین ص۱۸ استثناء باب ۱۸، آیت ۱۸ تا ۲۰) ایک نبی میں مبعوث کروں گا...... لیکن وہ نبی جو ایسی شرارت کرے کہ کوئی کلام میرے نام سے کہے جو کہ میں نے اسے حکم نہیں دیا کہ لوگوں کو سناتا...... وہ نبی مر جائے گا اور ثانیاً یہ کہ تیری میعاد ۲۳ سال یا ۳۰ سال یا ۲۵ سال نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ تو خود اقرار کرتا ہے کہ خدا کی وحی مجھے بڑی شدومد

سے مسیح موعود بناتی رہی۔ لیکن میں اس کو نہ سمجھ سکا تو پھر تیرا دعویٰ کہاں ہو سکتا تھا؟

(دیکھو ضمیمہ نزول مسیح (اعجاز احمدی) ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳) ''پھر میں تقریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے، بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے، الخ۔'' تو دعویٰ تو فرع علم کی ہے۔ جبکہ تجھے علم ہی نہیں تو پھر دعویٰ کیسے؟

ثالثاً مرزا نے لوتقول میں جو کہ شرائط خود بیان کی ہیں، وہ بھی اس میں نہیں پائی جاتیں۔ (دیکھو ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۴، خزائن ج ۱۷ ص ۵۸) ''پس اے مومنو، اگر تم ایسے شخص کو پاؤ جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور تم پر ثابت ہو جائے کہ وحی اللہ پانے کے دعویٰ پر ۲۳ برس کا عرصہ گزر گیا اور وہ متواتر اس عرصہ تک وحی اللہ پانے کا دعویٰ کرتا رہا اور وہ دعویٰ اس کی شائع کردہ تحریروں سے ثابت ہوتا رہا تو یقیناً سمجھ لو کہ وہ خدا کی طرف سے ہے اور اس مدت میں اخیر تک کبھی خاموش نہ رہا اور نہ اس دعویٰ سے دست بردار ہوا، الخ۔''

مگر مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ نبوت سے مدت تک انکار کیا۔ (دیکھو حمامۃ البشریٰ ص ۸۳، خزائن ج ۷ ص ۳۰۲) ''**فلا تظنن یا اخی انی قلت کلمة فیه رائحة ادعاء النبوة، الخ** '' اور (حمامۃ البشریٰ ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷) ''**ماکان لی ان ادعی النبوة و اخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین**''

و (جنگ مقدس ص ۶۷، خزائن ج ۶ ص ۱۵۶) ''میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے...... کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے...... اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا ہی نہیں چاہتا...... بلکہ کرامات ہے، الخ۔'' اور نیز مرزا نے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ سے بھی انکار کیا۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص ۱۹، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

''اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ موعود خیال کر بیٹھے...... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگا دے وہ سراسر مفتری اور کذاب، الخ۔'' تو جب تو نے انکار کیا ہے اور اپنے دعویٰ پر جما نہیں رہا تو (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۴، خزائن ج ۱۷ ص ۵۸) والی شرائط تجھ میں نہ پائی گئیں۔

رابعاً بقول مرزا بشیر الدین خلیفہ ثانی دعویٰ نبوت تو ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء کا ہے۔ (دیکھو حقیقت النبوۃ ص ۱۲۱) اس سے معلوم ہوا کہ نبوت کا مسئلہ آپ پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں کھلا ہے اور چونکہ ایک غلطی کا ازالہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے اپنی نبوت کا اعلان بڑے زور سے کیا...... آپ نے تریاق القلوب کے بعد نبوت کے متعلق عقیدہ میں تبدیلی کی ہے۔ یہ بات ثابت

ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے، منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے، الخ۔ تو اس لحاظ سے مرزا کی نبوت کو کل قریباً چھ سات سال ہوئے۔ کیونکہ مرزا ۱۹۰۸ء مئی میں مرگیا اور ۶ سال نبوت کا دعویٰ تو بقول مرزا الٰہی بخش کا بھی ہے۔ کیا اس کو چھ سال دعویٰ نبوت موسویہ میں مرزا یا مرزائی صادق خیال کریں گے؟

دیکھو (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۴۱) ''بابو الٰہی بخش نے اپنا نام موسیٰ رکھا تھا۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۴، خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۰) ''اس کتاب کی تالیف سے ۶ برس بعد فوت ہوگئے، الخ۔''

۵...... اور بعض اوقات مرزا یا مرزائی آیت ''**لقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون**'' کو پیش کیا کرتے ہیں کہ میری پہلی زندگی دیکھو۔

اوّل تو یہ آیت آنحضرت ﷺ کے لئے ہے اور (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۷۵) کے مطابق مرزا اس کو اپنے لئے پیش نہیں کرسکتا۔ دوم مرزا کی ہم جبکہ پہلی زندگی کو دیکھتے ہیں تو وہ بالکل گمنامی کی زندگی ہے۔ جس سے کوئی واقف ہی نہیں تاکہ اس کو شاہد پیش کیا جاسکے۔ (دیکھو حقیقت الوحی کا تتمہ ص ۲۷، ۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۰) ''مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف کیونکہ میں اس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا...... اس زمانہ میں میں درحقیقت اس مردہ کی طرح تھا۔ جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے، الخ۔'' و (نزول مسیح ص ۱۴۰، خزائن ج ۱۸ ص ۵۱۸) ''بلکہ میرے روشناس بھی صرف چند آدمی ہی نکلیں گے۔'' (روایت گواہ نمبر ۱۹ پیش گوئی) تو ایسی زندگی کو کون پیش کرسکتا ہے اور بعض اوقات مرزائی کہا کرتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا کی تعریف کی تھی۔ (ازالہ اوہام ص ۲۹۳، خزائن ج ۳ ص ۲۴۹)

تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ پوری واقفیت سے نہیں لکھا گیا تھا۔ جیسے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی خود اپنی (اشاعت السنہ ج نمبر ۱۵ ص ۸) میں تحریر فرمارہے ہیں۔

''جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا آپ کا ایسا وصف لازم بن گیا ہے۔ گویا وہ آپ کی سرشت کا ایک جز ہے۔ زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپ کی سوانح عمری کا میں تفصیلی علم نہیں رکھتا۔ مگر زمانہ تصنیف براہین سے جو جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا آپ نے اختیار کیا، الخ۔''

اور (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۱۱ طبع اوّل، خزائن ج ۵ ص ۳۱۱، ۳۱۲) میں بھی مولوی محمد حسین بٹالوی کا قول نقل کیا ہے کہ ''زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپ کی سوانح عمری کا میں تفصیلی علم

نہیں رکھتا تھا۔ مگر زمانہ تالیف براہین احمدیہ سے جو جھوٹ بولنا دھوکہ دینا آپ نے اختیار کیا ہے...... علی الخصوص ۱۸۹۰ء سے جب سے آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ مشتہر کیا ہے...... آپ کا بھی حال رہا ہوگا، الخ۔"

یا جیسے مرزا نے چراغ دین جمونی کی کتاب کا بعض حصہ سن کر اس کی طبع کی اجازت دے دی تھی۔ بعد میں اس کو جلانے کا حکم دیا۔ (دیکھو دافع البلاء ص ۱۹، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۹) "اور میں نے سرسری طور پر کچھ حصہ اس کا سنا تھا اور قابل اعتراض حصہ ابھی سنا نہیں گیا تھا۔ اس لئے میں نے اجازت دی تھی کہ اس کے چھپنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر افسوس کہ خطرناک لفظ اور بے ہودہ دعویٰ جو کہ اس کے حاشیہ میں تھے، اس کو میں کثرت لوگوں اور دوسرے خیالات کی وجہ سے سن نہ کا اور محض نیک ظنی سے ان کو چھپنے کے لئے اجازت دی گئی"...... (ص ۲۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۲)

"اس کی تحریروں سے ہمیں پوری واقفیت نہیں تھی۔ اس لئے اجازت طبع دی تھی۔ اب ایسی تحریروں کی چاک کرنا چاہئے، الخ۔"

ایسے ہی ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق (از عشرہ کاملہ ص ۶۰) "ڈاکٹر عبدالحکیم نے ایک تفسیر لکھی تھی۔ جس کا نام تھا تفسیر القرآن بالقرآن۔ مرزا نے اس کی نسبت پہلے اپنی یہ رائے شائع کی "نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے، الخ۔"

پھر دوسری جگہ لکھا: "ڈاکٹر عبدالحکیم کا تقویٰ صحیح ہوتا تو کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا۔ کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں ہے۔ اس کی تفسیر میں ایک ذرہ روحانیت نہیں اور نہ ہی ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے۔ تو ایسے ہی مولوی محمد حسین بٹالوی نے براہین احمدیہ کو دیکھا ہوگا اور تنقید کر دی ہوگی۔

علاوہ ازیں جو لوگ مرزا کے پاس رہے وہ اس کے حق میں بہت بڑی گواہی دیتے ہیں۔ (دیکھو تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵۳، ۱۵۲، خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۰، ۵۹۱) میں رسالہ شحنہ حق کے منتظم و ایڈیٹر کے مرزا قادیان کے حق میں جو الفاظ ہیں، وہ دیکھو۔

"نفس پرست ہے، فاسق ہے، فاجر ہے...... بداخلاق شہرت کا خواہاں، شکم پرور ہے...... کم بخت کمانے سے عار رکھنے والا، مکر وفریب اور جھوٹ میں مشاق...... اور جھوٹ بولنے والا ہے۔ مرزا کی جماعت کے لوگ بدچلن بدمعاش ہیں...... کہ ہم نے پندرہ سال تک متواتر پہلو بہ پہلو ایک ہی قصبہ میں ان کے ساتھ رہ کر ان کے حال پر غور کیا۔ تو اتنی غور کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوا کہ یہ شخص درحقیقت مکار، خود غرض، عشرت پسند، بدزبان وغیرہ وغیرہ ہے۔

اور جب اس خول کی زندگی کے بعد اس کا پبلک سے سابقہ پڑا۔ تو حال یہ ہے کہ دھوکہ بازیوں میں مرزا لگا ہوا ہے۔ ایک ہی واقعہ پیش کرتے ہیں کہ براہین احمدیہ کے پچاس حصے شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر صرف پانچ حصے شائع کر کے کہا کہ پانچ اور پچاس میں کیا فرق ہے۔ صرف ایک نقطہ کا لہٰذا پچاس والا وعدہ پانچ میں پورا ہو گیا۔ (دیکھو دیباچہ حصہ پنجم براہین ص ۷، خزائن ج ۲۱ ص ۹) ''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔''

تین سو دلائل کا وعدہ کیا کہ براہین میں ذکر کروں گا۔ مگر صرف دو قسم کی دلیلوں پر اکتفاء کر دیا۔ (دیکھو براہین احمدیہ ص ب، خزائن ج ۱ ص ۶۲) ''اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ روشن دکھلایا گیا۔''

(دیباچہ حصہ پنجم ص ۵، خزائن ج ۲۱ ص ۶) ''میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثبات حقیقت اسلام کے لئے تین سو دلیل براہین احمدیہ میں لکھوں۔ لیکن جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ دو قسم کے دلائل ہزار ہا نشانوں کے قائم مقام ہیں۔''

اور لطف یہ کہ قیمتیں لوگوں سے براہین کی پیشگی وصول کر لی تھیں۔ مگر ۲۳ سال تک اس کو شائع نہ کیا۔ (دیکھو دیباچہ حصہ پنجم ص ۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲) ''پھر تخمینہ ۲۳ سال تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا...... اور بہت سے لوگ جو اس کتاب کے خریدار تھے۔ اس کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی دنیا سے گذر گئے۔

اور لوگ قیمتوں کا مطالبہ کرتے تھے اور مولوی نورالدین نے لکھا بھی کہ میں لوگوں کی قیمتیں واپس کر دوں۔ مگر اس کو بھی واپسی کی اجازت نہ دی۔ (دیکھو فتح اسلام ص ۶۱، خزائن ج ۳ ص ۳۶) ''اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔''

حالانکہ پیشگی قیمتیں لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ مصارف طبع ۹ ہزار روپیہ تھا اور مرزا کی جائیداد دس ہزار کم از کم تھی۔ (دیکھو براہین احمدیہ ص ج، خزائن ج ۱ ص ۱۰، ۲۴) ''کتاب براہین احمدیہ کی تیاری پر ۹ ہزار روپیہ خرچ آتا تھا۔''

(براہین احمدیہ ص ۲۵، خزائن ج ۱ ص ۲۸) ''میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے وحیلتے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض ودخل دے دوں گا۔''

اور براہین سے غرض بھی تجارت نہ تھی۔ دیکھو (براہین احمدیہ ص د، خزائن ج ۱ ص ۶۹) ''یہ

کچھ تجارت کا معاملہ نہیں اور مؤلف کو بجز تائید دین کے کسی کے مال سے کچھ غرض نہیں۔‘‘

تو پھر یہ سب بددیانتی نہیں اور لوگوں کے مالوں پر ڈاکہ ڈالنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے بعد کی زندگی بھی ہمارے سامنے ہے کہ سلطان محمود مولوی ثناء اللہ و مولوی محمد حسین و ڈاکٹر عبدالحکیم و محمدی بیگم و عبداللہ آتھم وغیرہ سے مقابلہ کر کے خود مرزا فیل اور ناکام رہا۔ یہ ساری مرزا کی زندگی ہے جس کو ’’لقد لبثت فیکم عمرا‘‘ کر کے پیش کرنا چاہتا ہے۔

۶...... نیز مرزا خود کہتا ہے کہ اگر میری باتیں اللہ کی طرف سے نہ ہوتیں تو ان میں تناقضات و اختلافات ہوتے۔ (دیکھو حقیقت الوحی ص ۱۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸)

’’لوکان من عندغیر اللہ لوجدتم فیہ اختلافاً کثیراً‘‘

اب اس معیار پر ہم مرزا کو پرکھتے ہیں کہ اس کے کلام میں ہزاروں تناقضات و اختلافات موجود ہیں۔ بلکہ خود مرزا کا دعویٰ ہے کہ میرے کلام میں تناقض موجود ہیں۔ (دیکھو حقیقت الوحی ص ۱۴۸، ۱۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲، ۱۵۳) ’’رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا...... اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا، الخ۔‘‘

اور (ضمیمہ نزول مسیح ص ۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۴) ’’ان دونوں تناقض مضمونوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرنا...... اس لئے میں نے ان تناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔‘‘

(ایام الصلح ص ۴۱، خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۲) ’’میرا اپنا عقیدہ جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھا۔ ان الہامات کی منشاء سے جو براہین احمدیہ میں درج ہیں۔ صریح نقیض پڑا ہوا ہے۔‘‘

اور مرزا کا خود فتویٰ جو متناقض الکلام کے حق میں ہے۔ ملاحظہ کر لو (حاشیہ ست بچن ص ۲۹، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۱) ’’پرلے درجے کا جاہل جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔‘‘

(ست بچن ص ۳۰، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲) ’’کسی سچے اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔‘‘

(ست بچن ص ۳۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳) ’’ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔‘‘

(براہین ص۳۸۵) ’’بلکہ سراسیمہ اور مخبوط الحواس آدمی کی طرح ایسی تقریر بے بنیاد اور تناقض کی ہے۔الخ۔ و(ضمیمہ حصہ پنجم ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵) ’’اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۷۵ حاشیہ خزائن ج۳ ص۱۳۹،۱۴۰) ’’قل لو کان الامر من عند غیر اللّٰہ لوجد تم فیہ اختلافاً کثیراً‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۸۴، خزائن ج۲۲ ص۱۹۱) ’’اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔‘‘

(انجام آتھم ص۸۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) ’’تلك كلم متهافتة متناقضة لا ينطق بها الا الذی ضلت حواسه وغرب عقله وقياسه وترك طريق المهتدين‘‘

اب اس کے بعد ہمیں تناقضات پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود اس کے اقرار سے تناقض ثابت ہے اور اس کے فتاویٰ بھی ایسے شخص کے لئے اسی کے کلام میں موجود ہیں۔

۷...... نیز مرزا کہتا ہے کہ مصلح و مامور کے عقائد درست ہونے چاہئیں۔ لیکن مرزا کے اپنے عقائد درست نہ تھے۔ (دیکھو براہین احمدیہ ص۱۰۵، خزائن ج۱ ص۹۵) ’’جب علت غائی رسالت اور پیغمبری کی عقائد حقہ اور اعمال صالحہ پر قائم کرنا ہے تو پھر اگر اس علت غائی پر نبی لوگ آپ ہی قائم نہ ہوں تو ان کی کون سن سکتا ہے؟ اور کاہے کو ان کی بات میں اثر ہوگا۔‘‘

(ص۱۰۶، خزائن ج۱ ص۹۶) ’’پس جب تک ایک نفس کو ہر قسم کی نالائق باتوں سے تنزہ تام حاصل نہ ہو جائے۔ تب تک وہ نفس قابلیت فیضان وحی کی پیدا نہیں کرتا اور اگر تنزہ تام کی شرط نہ ہوتی اور قابل اور غیر قابل یکساں ہوتا تو سارا جہاں نبی ہو جاتا۔‘‘

(ص۳۰۴، خزائن ج۱ ص۳۵۳) ’’وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کے سچے اور پاک عقائد ہوں اور جو سچے مذہب پر ثابت اور مستقیم ہوں۔‘‘

(ص۴۴۷ حاشیہ نمبر۳، خزائن ج۱ ص۵۳۴) ’’ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے۔ جس کو حفظ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے...... اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمت الٰہیہ جلد تر ان کا تدارک کر لیتی ہے۔‘‘ لیکن مرزا قادیانی مدتوں تک حیات مسیح جیسے مسئلہ میں مبتلا رہا۔ جس کو وہ شرک عظیم اور کفر تک پہنچاتا ہے۔ (دیکھو ضمیمہ مسیح ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳) ’’پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے

تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔"

و (حقیقت الوحی ص ۳۳۸ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص ۳۵۱) "جیسا کہ میں نے براہین احمدیہ میں اپنا عقیدہ بھی ظاہر کر دیا کہ عیسیٰ آسمان سے آنے والا ہے۔" و (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۶۲،۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص ۶۰۲) "پس تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے پہلے اعتقاد کو نہیں چھوڑا تھا۔ جب تک خدا تعالیٰ نے روشن نشانوں اور کھلے کھلے الہاموں کے ساتھ نہیں چھڑایا اور یہ حیات مسیح کا عقیدہ شرک و کفر ہے۔"

(دیکھو الاستفتاء ص ۲۴،۲۵، خزائن ج۲۲ ص ۶۴۵) "اتجدون فی کتاب الله نزول عیسیٰ بعد موته فما معنی فلما توفیتنی یاذوی الحصاة أتکفرون بکتاب الله بعد ایمانکم " اور (الاستفتاء ص ۳۹، خزائن ج۲۲ ص ۶۶۰) "فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ ما مات وان هو الا شرك عظیم"

(ازالہ اوہام ص ۹۹۶،۳۷۸) "لیکن ہم ایسی تعلیمات کو (حیات مسیح) جو عقل اور تجربہ اور طبعی اور فلسفہ سے بکلی مخالف اور نیز ہمارے نبی ﷺ کی طرف سے ثابت نہیں ہو سکتی...... تعلیم یافتہ لوگوں میں ہرگز پھیلا نہیں سکتے۔" تو اس مسئلہ میں مرزا کا عقیدہ درست نہ رہا۔

۸...... پھر مرزا نے خود ہی براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ انبیاء کسی کے شاگرد نہیں ہوتے۔ (دیکھو براہین احمدیہ ص ۷، خزائن ج۱ ص ۱۶) "تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا۔" بخلاف اس کے مرزا قادیانی کے کئی استاذ ہیں۔ (دیکھو حقیقت الوحی ص ۲۳۴، خزائن ج۲۲ ص ۲۴۵) "چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی تھیں، الخ۔"

و (براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ ص ۲۳۸، خزائن ج۱ ص ۲۷۵) "یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا۔"

(براہین احمدیہ ص ۵۲۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳، خزائن ج۱ ص ۶۲۱) "مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی صاحب کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب بھی تھے۔"

و (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۵، خزائن ج۵ ص ایضاً) "قرأت قلیلاً من الفارسیة ونبذة من رسائل الصرف والنحو وعدة من العلوم تعمیقیة وشیئاً یسیراً من کتب الطب...... وکذالك لم یتفق لی التوغل فی علم الحدیث والاصول والفقه الاکطل من الوبل"

و(شہادۃ القرآن کا اشتہار ملحقہ پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب ص ۷، خزائن ج ۶ ص ۳۸۴)'' جبکہ ہم قطبی وشرح ملا پڑھتے تھے۔ ہمارے ہم مکتب اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان میں خط وکتابت جاری ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۸۷۸، خزائن ج ۳ ص ۵۷۹)'' مرزا استاد مولوی فضل احمد۔''

(دافع البلاء ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۳)'' میرے استاد ایک بزرگ شیعہ تھے۔ ان کا مقولہ تھا کہ وباء کا علاج فقط تولا وتبریٰ ہے۔''

اس کے علاوہ مرزا کی سوانح عمریوں میں اس کے اساتذہ کے لکھے ہوئے ہیں۔ تو گویا کم از کم مرزا کے استاذ مولوی فضل احمد، میاں فضل الٰہی گل شیعہ، مرزا غلام مرتضیٰ والد مرزا قادیانی ہوئے۔ تو اس کے مقرر کردہ قانون کے موافق بھی وہ پیغمبر نہ ہوا۔

۹...... نیز مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے۔ (دیکھو براہین ضمیمہ حصہ پنجم ص ۱۱۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۳)'' اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا۔ اس پیش گوئی کو شائع نہ کیا۔''

اور مرزا کا خود اقرار ہے کہ گناہ گار آدمی خدا کا نبی نہیں ہوسکتا۔ (دیکھو براہین احمدیہ ص ۱۷۶، خزائن ج ۱ ص ۱۹۰ حاشیہ نمبر ۱۱)'' اس خود غرضی کے جوش سے انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ اس سے فقط نبیوں کی توہین نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا کی قدوسیت پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ جس نے نعوذ باللہ ناپاکوں سے ربط ارتباط اور میل ملاپ رکھا، وہ آپ بھی کا ہے کا پاک ہوا؟

(براہین احمدیہ ص ۱۰۶، خزائن ج ۱ ص ۹۶)'' اور جب تنزہ تام شرط ہے تو پھر نبیوں کو اعلیٰ درجہ کا پاک تعیین کرنا چاہئے کہ جس سے زیادہ تر پاکی نوع انسان کے لئے متصور نہیں۔''

تو اس قاعدہ مقررہ سے کیونکہ مرزا گناہ گار ہے۔ اس میں تنزہ تام نہیں۔ اس لئے وہ نبی نہیں ہوسکتا۔[1]

---

[1] اگر کوئی کہے کہ آنحضرت ﷺ اور انبیاء کے لئے بھی استغفار یا ذنوب سے توبہ کا حکم ہوا ہے تو وہ بھی عیاذاً باللہ گناہ گار ہوئے تو اس کا جواب مرزا کے کلام میں ہے۔ (دیکھو نور القرآن ص ۱۹، خزائن ج ۹ ص ۳۵۵)'' استغفار کی تعلیم جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔ اس کو عام لوگوں کے گناہ میں داخل کرنا عین حماقت ہے۔ بلکہ دوسرے لفظوں میں یہ لفظ اپنی نیستی اور تذلل اور کمزوری کا اقرار اور مدد طلب کرنے کا متواضعانہ طریق ہے۔''

۱۰...... نیز مرزا نے خود یہ لکھا ہے کہ نبی اپنی تعلیم اور دعویٰ میں کبھی غلطی نہیں کھا سکتا۔ ہاں جزئیات میں غلطی کھا سکتا ہے۔ (دیکھو ضمیمہ نزول مسیح (اعجاز احمدی) ص۲۶، خزائن ج۱۹ص۱۳۵) ''اصل بات یہ ہے کہ جس یقین کو نبی کے دل میں اس کی نبوت کے بارے میں بٹھایا جاتا ہے۔ وہ دلائل تو آفتاب کی طرح چمک اٹھتے ہیں اور اس قدر تواتر سے جمع ہوتے ہیں کہ وہ امر بدیہی ہو جاتا ہے...... پس ایسا ہی نبیوں اور رسولوں کو ان کے دعویٰ کے متعلق اور ان کی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے اور اس میں اس قدر تواتر ہوتا ہے۔ جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا۔ بعض جزوی امور جو اہم مقاصد میں سے نہیں ہوتے۔ ان کو نظر کشفی دور سے دیکھتی ہے۔ ان میں کچھ تواتر نہیں ہوتا۔ اس لئے کبھی ان کی تشخیص میں دھوکہ بھی کھا لیتی ہے، الخ۔''

لیکن اس کے برخلاف مرزا قادیانی کو اپنے دعویٰ میں اور اپنی سب سے پہلی تعلیم (وفات مسیح) میں بارہ سال تک پتہ نہ چلا۔ (دیکھو ضمیمہ نزول المسیح ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳) ''پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر و غافل رہا کہ خدا نے مجھے شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور اس میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے اس رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے، الخ۔''

ورنہ میرے مخالف بتلا دیں کہ میں باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا، الخ۔''

اس معیار کے لحاظ سے بھی مرزا کاذب ہوا۔ کیونکہ اس کو اپنے دعویٰ کے متعلق اور اپنی سب سے پہلے اصولی (وفات مسیح) تعلیم کے متعلق اتنی دیر تک بے خبر رہا۔ یہ کوئی جزوی امور نہ تھے کہ ان میں احتمال غلطی ہوتا۔

۱۱...... بعض اوقات مرزایا مرزائی مرزا کی صداقت کے لئے یہ پیش کیا کرتے ہیں کہ مرزا نے مباہلات کئے ہیں اور ان میں وہ غالب رہا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا کے مباہلات میں جو اس نے شرائط مقرر کئے ہیں۔ وہ شرائط تو اس کے کسی مباہلہ میں نہیں پائے جاتے تاکہ وہ اپنے کسی مباہلہ کی صداقت کے لئے پیش کرے۔ ملاحظہ ہو (شرائط مباہلہ انجام آتھم ص۶۷، خزائن ج۱۱ص۶۷)

''میں بھی یہ شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اسی صورت میں سمجھا جائے گا کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں۔ ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جاویں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تائیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار...... میرے مباہلہ میں یہ شرط بھی ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل میں سے کم سے کم دس

آدمی حاضر ہوں۔اس سے کم نہ ہوں،الخ۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۳۳ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۳۱۷)"مگر یہ شرط ضروری ہے کہ جو الہامات میں نے رسالہ انجام آتھم ص۵۱ سے ۶۲ تک لکھے ہیں۔وہ کل الہامات اپنے اشتہار مباہلہ میں لکھے اور محض حوالہ نہ دے بلکہ کل الہامات صفحات مذکورہ کے نقل اشتہار میں درج کرے،الخ۔"

اور (ضمیمہ انجام آتھم ص۳۵،خزائن ج۱۱ص۳۱۹) میں ہے:"یہ بھی یاد رہے کہ اس مسنون طریقہ مباہلہ میں یہی ہے کہ جو لوگ ایسے مدعی کے ساتھ مباہلہ کریں۔جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کو کاذب اور کافر ٹھہراویں۔وہ جماعت مباہلین کی ہو صرف ایک دو آدمی نہ ہوں۔"

اور (ضمیمہ انجام آتھم ص۳۶،خزائن ج۱۱ص۳۲۰) میں ہے:"اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور پھر کسی دوسرے وقت میں مباہلہ کی درخواست بھیجے،تو ایسی درخواست منظور نہیں کی جائے گی۔"

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا ان شرائط کا لحاظ مرزا قادیانی کے مباہلات میں ہے۔ہرگز نہیں۔ذیل میں میں ان لوگوں کے نام لکھتا ہوں جن کو مرزا نے (انجام آتھم ص۶۹ تا ۷۲) درج کئے ہیں اور پھر ان میں وہ شرائط نہیں پائے جاتے اور ان کو حقیقت الوحی اور تتمہ حقیقت الوحی میں اپنے مباہلات کا شکار خیال کر کے اپنی صداقت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔جب کہ تیرے مقرر کردہ شرائط پر مباہلہ ہی نہیں ہوتا تو پھر تیرا یہ کہنا کہ میرے مباہلہ سے مرے،کیسی بددیانتی ہوگی؟

مولوی نذیر حسین دہلوی (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۲ خزائن ج۲۲ص۴۵۴) مولوی عبدالحمید دہلوی (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۳،خزائن ج۲۲ص۴۵۵) مولوی رشید احمد گنگوہیؒ (حقیقت الوحی ص۳۰۰، خزائن ج۲۲ص۳۱۳، وتتمہ حقیقت الوحی ص۲۳،خزائن ج۲۲ص۴۵۴) مولوی عبدالعزیز لدھیانوی (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۳،خزائن ج۲۲ص۴۵۴) مولوی محمد لدھیانوی (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۲۷،تتمہ حقیقت الوحی ص۲۲، خزائن ج۲۲ص۴۳۶،۴۳۸) سعد اللہ نومسلم لدھیانہ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵،۱۷، خزائن ج۲۲ص۴۳۶،۴۳۸) مولوی غلام رسول امرتسری عرف رسل بابا (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۳،خزائن ج۲۲ص۴۵۴) مولوی غلام دستگیر قصوری (حقیقت الوحی ص۲۲۸،خزائن ج۲۲ص۲۳۹،تتمہ حقیقت الوحی ص۲۳،خزائن ج۲۲ص۴۵۴)

علاوہ ازیں جب کہ مرزا خود اقرار کرتا ہے کہ انجام آتھم کے مندرج لوگوں میں سے کوئی مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔تو پھر ان کو اپنے مباہلہ کے شکار خیال کرنا کس قدر بددیانتی ہے۔ (دیکھو حقیقت الوحی ص۳۰۰،خزائن ج۲۲ص۳۱۳)"نشان ۱۳۰ میں نے اپنے رسالہ انجام آتھم میں

بہت سے مخالف مولویوں کا نام لے کر مباہلہ کی طرف ان کو بلایا تھا اور (ص۶۶، خزائن ج۱۱ص۶۶) رسالہ مذکورہ میں یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی ان میں سے کوئی مباہلہ کرے۔ تو میں دعا کروں گا کہ ان میں سے کوئی اندھا ہو جائے اور کوئی مفلوج اور کوئی دیوانہ اور کسی کی موت سانپ کے کاٹنے سے ہو...... پھر اگر چہ تمام مخالف مولوی مرد میدان بن کر مباہلہ کے لئے حاضر نہ ہوئے۔ مگر پس پشت گالیاں دیتے رہے اور تکذیب کرتے رہے، الخ۔"

اب مباہلہ کو معیار صداقت پیش کرنا کس قدر دجل وفریب ہوگا؟

۱۲...... نیز مرزا کہتا ہے کہ مجھے خدا کا الہام ہوا ہے: "یانبی الله كنت لا اعرفك"

(الاستفتاء ص۸۵، خزائن ج۲۲ص۷۱۳)

اب الہام کے معنی صاف ظاہر ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کے نبی (مرزا) میں تجھے نہیں پہچانتا تھا۔ اس میں کوئی صرف عن الظاہر کی دلیل نہیں۔ لہٰذا مرزا ایسا نبی ہوا جس کو خدا بھی نہیں جانتا۔

۱۳...... نیز مرزا کو الہام ہوا کہ تو جھوٹا مفتری ہے۔ (دیکھو کشتی نوح ص۴۸، خزائن ج۱۹ص۵۱) "لقد جئت شيئا فريا ماكان ابوك امرأ سوء وما كانت امك بغيا" لیکن مرزا اس الہام میں تاویل کر کے قالوا کو مقدر نکالنا چاہتا ہے۔ لیکن اس تقدیر کا کوئی قرینہ وقاعدہ بھی ہونا چاہئے۔

پس یہ خدا کا الہام مرزا کو ہوا تو مفتری ہے: "ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا الآية" سے نتیجہ خود واضح ہے۔ خود مرزا کا فتویٰ مفتری کے متعلق یہ موجود ہے۔

(نشان آسمانی ص۲، خزائن ج۴ص۳۶۲) "اگر ہم بے باک اور کذاب ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے افتراؤں سے نہ ڈریں تو ہزار ہادرجے ہم سے کتے اور سؤر اچھے ہیں۔" اب نتیجہ ظاہر ہے۔

۱۴...... نیز مرزا کا یہ اقرار ہے کہ ملہمین کے عقائد صحیح اور درست ہوتے ہیں۔ اگر ان سے کوئی خطاء ہو جائے تو رحمت الٰہی جلد تر اس کا تدارک کر لیتی ہے۔ (براہین احمدیہ ص۲۴۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳، خزائن ج۱ص۵۳۶) "ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے۔ جس کو حفظ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے...... اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمت الٰہیہ جلد تر ان کا تدارک کر لیتی ہے۔"

اور خود مرزا نے (نور الحق ص۱۲، خزائن ج۸ص۲۷۲) میں لکھا ہے کہ: "ان الله لا يتركني على خطاء طرفة عين ويعصمني عن كل مين" لیکن باایں ہمہ مرزا ایک ایسے مسئلہ میں جو اس کا سب سے اولین مسئلہ تھا اور جس غرض کے لئے وہ دنیا میں آیا۔

(ضمیمہ حصہ پنجم ص۱۵۲، ۱۹۸) و (آئینہ کمالات اسلام ص۲۷۵، ۳۳۹ طبع اول وایام الصلح ص۳۹، ۴۱ جدید) اورمسئلہ حیات مسیح ہی عیسائیت کا ستون تھا۔ (ص۳۶، ۴۱ طبع اوّل آئینہ کمالات اسلام) اور مرزا آیا بھی کسر صلیب کے لئے ہے۔ (ضرورت الامام ص۲۵، خزائن ج۱۳ ص۴۹۵)

اسی مسئلہ میں بارہ سال تک مبتلاء غلطی رہا۔ تو ایسے کوڑ مغز نبی کو دنیا کس کام میں لائے گی اور ایسے ہی مرزا بشیر الدین خلیفہ ثانی کے قول مذکور فی (حقیقت النبوۃ ص۱۲۱)

(ضمیمہ نزول مسیح ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳) مرزا قادیانی ختم نبوت کے مسئلہ میں ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۰ء تک غلطی پر رہے۔

۱۵...... مرزا قادیانی نے کسی کی صداقت کی علامت جو (ازالہ اوہام ص۱۰۷۹) میں لکھی ہے۔ وہ یہ ہے۔

۱۹...... ان کو موت نہیں دیتا جب تک وہ کام پورا نہ ہو جائے جس کے لئے وہ بھیجے گئے ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ ص۴۹، خزائن ج۷ ص۲۴۳ واربعین ص۵ نمبر۴) ''وان الانبیاء لاینقلون من هذه الدنیا الی دارالآخرة الا بعد تکمیل رسالات قد ارسلو التبلیغها، الخ''

(ازالہ اوہام ص۱۱۲۶، ۳۰۸) ''لیکن زیرک لوگ اس کو خوب جانتے ہیں کہ ایسے مامور من اللہ کی صداقت کا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت ممکن نہیں کہ جس خدمت کے لئے اس کا دعویٰ ہے کہ اس کو بجالانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر وہ خدمت کو ایسی طرز پسندیدہ اور طریق برگزیدہ سے ادا کر دیوے۔ جو دوسرے اس کے شریک نہ ہو سکیں تو یقیناً سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا تھا۔''

اسی معیار پر ہم مرزا قادیانی کو دیکھتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے سپرد کردہ کام کو پورا نہیں کیا۔ (دیکھو تتمہ حقیقت الوحی ص۵۹، خزائن ج۲۲ ص۴۹۳) ''مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ طاعت وتقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھا۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ کرنا چاہئے تھا میں کر نہیں سکا...... مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی اور مردہ ہوں نہ زندہ۔''

تو معلوم ہوا کہ مرزا اپنی خدمت سپرد کردہ کو پورا کر کے نہیں گیا۔ نیز مرزا خود اپنے لئے تحریر کرتا ہے کہ میری صداقت اس سے معلوم کر لو کہ جس کام کے لئے میں آیا ہوں وہ پورا ہوا یا نہ؟ اگر وہ غرض پوری نہ ہو تو خواہ میرے کروڑ نشان ومعجزات ہوں کوئی ان پر اعتبار نہیں۔'' (دیکھو اخبار

بدر نمبر ۲۸ ج ۲، ۱۹ ر جولائی ۱۹۰۶ء ص ۴ کالم ۲ (زیر عنوان، حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط بنام قاضی نذیر حسین صاحب ایڈیٹر اخبار قلقل)

مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں۔ یہ ہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔ بس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے؟ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی؟ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا۔ تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام فقط غلام احمد۔"

اب اسی معیار مقرر کردہ مرزا پہ اس کو ہم جانچتے ہیں کہ کسر صلیب سے مراد کیا۔ ادلہ توحید کو واضح کرنے ادلہ تثلیث کو باطل کرنا ہے یا عیسائیوں کی تعداد کو کم کر کے مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے اور مراد شق اول ہے تو اس میں مرزا خود جھوٹا ہے۔ کیونکہ ادلہ تثلیث کو قرآن مجید نے پہلے ہی باطل کر کے توحید کی ادلہ کو واضح کر دیا اور بائبل یا عقلی رنگ سے ادلہ تثلیث کو توڑنے کا نہایت بہترین کام مولانا رحمت اللہ مہاجر مکیؒ نے اپنی تصانیف میں کر دیا ہے۔ مرزا کی تردید عیسائیت تو ان کے عشر عشیر کے برابر ہی نہیں۔ علاوہ ازیں مرزا خود انہیں کا خوشہ چین ہے اور اگر مراد شق دوم ہو تو مرزا کے اقوال سے ہی عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے نہ کہ کمی۔ (دیکھو حوالہ جات ذیل براہین احمدیہ ص ۵ جدید (غرض ضروری بحالت مجبوری، خزائن ج ۱ ص ۶۷) "کلکتہ میں جو پادری ہیکر صاحب نے اندازہ کرستان شدہ آدمیوں کا بیان کیا ہے۔ اس سے ایک نہایت قابل افسوس خبر ظاہر ہوتی ہے۔ پادری صاحب فرماتے ہیں جو پچاس سال سے پہلے تمام ہندوستان میں کرستان شدہ لوگوں کی تعداد صرف ستائیس ہزار تھی۔ اب پچاس سال میں یہ کارروائی ہوئی جو ستائیس ہزار سے پانچ لاکھ تک شمار عیسائیوں کا پہنچ گیا۔

تو براہین کی تصنیف کے وقت کی تعداد تو لحاظ میں رکھئے اور اس کے بعد کی تعداد ملاحظہ ہو۔ (نزول مسیح ص ۲۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۰۷) "کیونکہ انیس لاکھ تو مرتد عیسائی پنجاب اور ہندوستان میں ظاہر ہو گیا۔" (ملفوظات احمدیہ ص ۴۲۵) "اسی ملک ہندوستان میں ۲۹ لاکھ انسان مرتد ہوا، عیسائی ہو گیا، الخ۔" (ریویو آف ریلیجنز نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء) اب خیال فرمایا جائے کہ جوں جوں مرزا نے دنیا میں کام کیا۔ عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔ اب مردم شماری ۱۹۳۰ء میں تو عیسائیوں کی

تعداد ہندوستان میں...... تک پہنچ گئی ہے۔ یہ کسر صلیب ہوا یا تقویت صلیب ہوئی؟

۱۵...... نیز مرزا خدا اور خدا کے رسول پر افتراء باندھا کرتا ہے: ”قال الله تعالیٰ ومن اظلم ممن افتریٰ علی الله“ اور بقول مرزا مفتری علی اللہ سوروں اور کتوں سے بھی بدتر ہے۔
(نشان آسمانی ص ۲، خزائن ج ۴ ص ۳۶۲)

اب ذیل میں چند ایک مرزا کے افتراء ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱...... (کشتی نوح ص ۴۵، ۴۶، خزائن ج ۱۹ ص ۴۹) ”اور اسی واقعہ کو سورہ مریم میں بطور پیش گوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریمیت کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا اور اس طرح پر وہ عیسیٰ ابن مریم کہلائے گا۔ یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارے میں ہے۔ جو سورۂ تحریم میں اس زمانہ سے تیرہ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے۔ حالانکہ سورۂ تحریم میں یہ کوئی پیش گوئی نہیں۔ یہ مرزا خود توڑ مروڑ کر اس آیت کو اپنے مطلب کے لئے بنا رہا ہے اور توڑ مروڑ کرنے والے کے حق میں خود مرزا کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

(چشمہ معرفت ص ۱۹۵، خزائن ج ۲۳ ص ۲۰۴) ”یونہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا۔ یہ تو ان لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور غنڈے کہلاتے ہیں۔ اس آیت کو کسی نے پیش گوئی نہیں سمجھا۔ کوئی مفسر ومحدث اس طرف نہیں گیا۔ حالانکہ قرآن مجید کے عام محاورات کے خلاف معنی کرنا الحاد وزندقہ ہے۔“

(نزول مسیح ص ۴۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۸) ”سو قرآن کے برخلاف اس کے اور معنی کرنا بھی تحریف اور الحاد اور دجل ہے۔“

نیز اگر یہ پیش گوئی صریحہ تھی تو پیش گوئی تو ایسی ہونی چاہئے۔ جس کو دوسری دنیا بھی سمجھ سکے نہ وہ کہ اس کو تیرہ سو سال کے بعد آ کر مرزا نے ہی سمجھا ہو۔ ملاحظہ ہو۔

قول مرزا (ریویو آف ریلیجنز نمبر ۱۰ ج ۳، ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۳۶۲) ”ہم پوچھتے ہیں کہ پیش گوئی کے بیان کرنے سے کوئی غرض بھی ہوتی ہے۔ پیش گوئیاں اللہ تعالیٰ اس لئے بیان فرماتا ہے کہ انہیں پورا ہوتے دیکھ کر لوگوں کے ایمان میں ترقی ہو۔ لیکن اس قسم کی پیش گوئیاں جو مصنف کتاب پیش کرتے ہیں۔ ایسا فائدہ نہیں دے سکتیں۔ کیونکہ ان کے پورا ہونے کو ان لوگوں نے تو سمجھا ہی نہیں۔ جن کی آنکھوں کے سامنے وہ پوری ہوئیں اور اب ایک ہزار یا تیرہ سو سال بعد ایک

شخص کی سمجھ میں یہ بات آئی جو واقعات سے بھی بالکل بے خبر ہے۔ جو آیت ظالموں کی سزا کے لئے ہے۔ اسے معاویہؓ پر لگا دیا کیونکہ آپ معاویہؓ کو اچھا نہیں سمجھتے۔ لیکن کیا ان کو یقین ہے کہ حضرت معاویہؓ اس آیت کے واقعی مصداق ہیں، الخ۔'' اسی معیار پر ہم سورہ تحریم کی پیش گوئی کو جانچتے ہیں تو بالکل تحریف قرآن ہے۔

۲...... (ست بچن ص۱۶۳، خزائن ۱۰ص ۲۸۷) ''قرآن مجید کے بعض اشارات سے نہایت صفائی کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کو خدا بنانے کے موجد پہلے آریہ ورت کے برہمن ہی ہیں۔
اس مضمون کو کون سی آیت میں نہایت صفائی سے بیان کیا گیا ہے۔ کیا یہ تحریف علی اللہ نہیں۔

۳...... ''قرآن شریف اور انجیل سے ثابت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رد کر دیا تھا اور اصلاح مخلوق میں تمام نبیوں سے یہ ان کا گرا ہوا نمبر تھا۔''

(براہین حصہ پنجم ص۳۷، ۳۸، خزائن ج۲۱ص ۴۸)

یہ کس آیت سے ثابت ہے کیا یہ خدا پر افتراء نہیں ہے۔

۴...... (ازالہ اوہام حاشیہ ص۷۴، خزائن ج۳ص ۱۳۹) ''اور یہ الہام جو براہین احمدیہ میں بھی چھپ چکا ہے۔ بصراحت و بہ آواز بلند ظاہر کر رہا ہے کہ قادیان کا نام قرآن شریف میں یا حدیث نبویہ میں بمعہ پیش گوئی ضرور موجود ہے'' انا انزلناہ قریبا من القادیان '' یہ پیش گوئی کہاں قرآن اور حدیث میں ہے؟ مگر پیش گوئی کا معیار ریویو آف ریلیجنز ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء کا بیان کردہ مضمون یاد رہے۔

اب چند نمونے افتراء علی الرسول کے ملاحظہ ہوں۔

۱...... (ازالہ اوہام ص۸۱، خزائن ج۳ص ۱۴۲) ''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ کہاں صحیح مسلم میں آسمان لفظ ہے، بالکل غلط ہے۔

۲...... (حقیقت الوحی ص۲۰۱، خزائن ج۲۲ص ۲۰۹) ''اور احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔'' کون سی احادیث صحیحہ میں چھٹے ہزار میں مسیح کی پیدائش لکھی ہے؟ یہ افتراء علی الرسول ہے۔

۳...... ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ کون سی احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ یہ بھی افتراء علی الرسول ہے۔

۴...... (شہادۃ القرآن ص ۴۱، خزائن ج ۶ ص ۳۳۷) ’’خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے، الخ۔

کہاں بخاری میں یہ حدیث ہے؟ یہ بھی افتراء ہے۔

۱۷...... نیز مرزا خود اپنی صداقت کا جو سب سے اعلیٰ درجہ کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ وہ اس کی پیش گوئیوں کی صداقت ہے اور عام مرزائی بھی اس کو پیش کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اسی معیار کو سامنے رکھتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ بعض پیش گوئیاں تو کنجروں کی بھی صادق ہو جاتی ہے۔ (دیکھو حقیقت الوحی ص ۱ تا ۳، خزائن ج ۲۲ ص ۳ تا ۵) اور ممکن ہے کہ ایک خواب سچا ہو اور پھر بھی شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو۔

(حقیقت الوحی ص ۲، خزائن ج ۲۲ ص ۵) ’’بعض فاسق اور فاجر اور زانی اور ظالم اور غیر متدین اور چور اور حرام خور اور خدا کے احکام کے مخالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی کبھی سچی خوابیں آتی ہیں...... انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۲) ’’اس تمام تقریر سے ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ کسی شخص کا محض سچی خوابوں کا دیکھنا یا بعض سچے الہامات کا مشاہدہ کرنا یہ امر اس کے کسی کمال پر دلیل نہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۲۰، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲) ’’ان کو بعض سچی خوابیں آ جاتی ہیں اور سچے کشف ظاہر ہوتے ہیں۔ جن میں کوئی مقبولیت اور محبوبیت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے، الخ۔‘‘

اب حوالہ جات پیش ہوتے ہیں۔ جن میں مرزا نے لکھا ہے کہ میری صداقت کی دلیل میری پیش گوئیاں ہیں۔

۱...... ’’واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۲...... ’’باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳، خزائن ج ۵ ص ۶۵۱، سراج منیر ص ۱۳، خزائن ج ۱۲ ص ۱۵، تریاق القلوب ص ۳۸۲، خزائن ج ۱۵ ص ۳۸۲)

۳...... ’’میرے نزدیک جھوٹا ثابت ہونے کی ذلت ہزاروں موتوں سے بدتر ہے۔‘‘ (آریہ دھرم ص ۴۲، خزائن ج ۱۰ ص ۴۸)

۴...... ''اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیش گوئی میری پوری نہ ہوئی یا پورا ہونے کی امید جاتی رہی۔ تو اگر میں نے بحوالہ انبیاء علیہم السلام کی پیش گوئیوں سے یہ ثابت نہ کر دیا کہ در حقیقت وہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوگئی ہیں یا بعض انتظار کے لائق ہیں اور وہ اسی رنگ کی ہیں۔ جیسا کہ نبیوں کی پیش گوئیاں تھیں، تو بلاشبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھہروں گا۔''

(اربعین نمبر۴ ص۳، خزائن ج۱۷ ص۴۳۹)

ذیل میں مرزا کی وہ چند ایک پیش گوئیاں پیش کی جاتی ہیں جو پوری نہیں ہوئیں:

۱...... ''الحمدلله الذی وهب لی علی الکبر اربعة من النبیین وانجز وعده من الاحسان وبشر نی بخامس فی حین من الاحیان و هذه کلها آیات من ربی'' (مواہب الرحمٰن ص۱۳۹، خزائن ج۱۹ ص۳۶۰)

اس کو مولوی نوردین تسلیم کرتا ہے کہ پانچواں بچہ پیدا نہیں ہوا۔

(دیکھو، ریویو آف ریلیجنز ج۷ نمبر۶،۷ ماہ جون وجولائی ۱۹۰۸ء ص۲۷۶)

۲...... ''وانی رأیت ان هذالرجل مومن بایمانی قبل موته...... وهذه رؤیای وارجوان یجعلها ربی حقا''

(حجۃ الاسلام ص۱۵ وقریب منہ سراج منیر ص۲۹،۷۸،۳۰ حاشیہ)

۳...... ''خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ تمام خبیث مرضوں سے تجھے بچاؤں گا۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۸، قریب منہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳۰ حاشیہ، اربعین نمبر۳ ص۱۰، اربعین نمبر۳ ص۳۷)

حالانکہ مرزا کو ذیل کی بیماریاں تھیں۔

ذیابیطس۔ (حقیقت الوحی ص۳۰۶، خزائن ج۲۲ ص۳۱۹، ص۳۶۳، خزائن ج۲۲ ص۳۷۷، ضمیمہ اربعین ص۴، نزول المسیح ص۲۱)

''دماغی کمزوری، دوران سر۔''

(حقیقت الوحی ص۳۱۹، خزائن ج۲۲ ص۳۱۹، حقیقت الوحی ص۳۶۳، خزائن ج۲۲ ص۳۷۶)

''کثرت پیشاب سو سو بار دن میں۔'' (ضمیمہ اربعین نمبر۳ ص۴، نزول مسیح ص۲۳۵)

''درد گردہ'' (جس سے مرگی کا خطرہ ہوتا ہے)

(حقیقت الوحی ص۳۴۵، خزائن ج۲۲ ص۳۵۸)

درد سر۔ دوران سر، تشنج قلب، دل و دماغ اور جسم نہایت کمزور...... حالت مردی معدوم۔ (ضمیمہ اربعین نمبر۳،۴ ص۴، نزول مسیح ص۲۰۹، خزائن ج۱۸ ص۵۸۷)

ایک دفعہ قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا۔ (حقیقت الوحی ص۲۳۴، خزائن ج۲۲ص۲۴۶)
فالج جس سے نصف حصہ اسفل بے حس ہو گیا۔
(حقیقت الوحی ص۲۳۴، خزائن ج۲۲ص۲۴۵)
دائم المرض۔ (برکات الدعا ص۳، سراج منیر ص۱۵، نزول مسیح ص۱۷۸)

۴...... مولوی ثناء اللہ سے مقابلہ میں مغلوب رہا جس کو آخری فیصلہ کر کے یاد کیا کرتے ہیں۔

۵...... ''مولوی ثناء اللہ قادیان میں پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے نہیں آئے گا۔''
(ضمیمہ نزول مسیح ص۳۷، خزائن ج۱۹ص۱۴۸)
حالانکہ مولوی ثناء اللہ آیا۔ (مواہب الرحمٰن ص۱۰۹)

۶...... ڈاکٹر عبدالحکیم کے مقابلہ پر پیش گوئی۔ اشتہار خدا سچے کا حامی ہو۔ (ملحقہ تتمہ حقیقت الوحی وتبصرہ، مرزا عبدالحکیم کی پیش گوئی کے مطابق مرگیا چشمہ معرفت)

۷...... ''مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کا جاری ہونا۔''
(اربعین نمبر۲ص۲۸ حاشیہ ص۱۵، وتحفہ گولڑویہ ص۱۰۲تا۱۰۴)

۸...... ''سلطان محمد سے مرزا کا پہلے مرنا اس کے کذب کی دلیل ہوگی۔''
(بقیہ حاشیہ انجام آتھم ص۳۲، خزائن ج۱۱ص۳۲)

۹...... ''محمدی بیگم کے نکاح کا خدا کا وعدہ تھا۔ جس کا ٹلنا ناممکن ہے۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳،۵۴ حاشیہ)

۱۰...... ''عبداللہ آتھم عیسائی کے پندرہ ماہ میں مرنے کی پیش گوئی۔''
(جنگ مقدس ص۱۸۹ حاشیہ، خزائن ج۶ص۲۹۲)

۱۱...... ''محمدی بیگم زوجہ منظور لدھیانوی کی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہونا جس کے ۶ نام ہوں گے۔ عالم کباب وغیرہ) (حقیقت الوحی ص۱۰۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۱۰۳، ریویو آف ریلیجنز نمبر۷ ج۵،۹)

۱۲...... ''محمدی بیگم کے نکاح میں ۶ پیش گوئیاں ہیں۔''
(آئینہ کمالات اسلام ص۳۲۵، خزائن ج۵ص ایضاً، شہادۃ القرآن ص۸۱، خزائن ج۶ص۳۷۶)

۱۳...... ''سلطان محمد کا اڑھائی برس بعد از نکاح فوت ہو جانا۔''
(آئینہ کمالات اسلام ص۳۲۵، خزائن ج۵ص ایضاً)

۱۴...... ''انی اری ان اهل مكة يدخلون افواجاً فی حزب الله القادر المختار'' (نور الحق ص۱۰، خزائن ج۸ص۱۹۷)

۱۵...... ’’عمر مرزا مطابق الہام ۷۴ سال کم از کم نہیں ہوئی، بلکہ اس سے بہت کم رہی۔ حالانکہ الہام کم از کم ۷۴، ۷۵ سال کا تھا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۹۶، خزائن ج۲۲ ص۱۰۰، استفتاء ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۷۱۲)

۱۶...... ’’الٰہی بخش ان خیالات فاسدہ پر قائم نہیں رہے گا۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۰۳، خزائن ج۲۲ ص۵۳۹)

حالانکہ وہ آخر تک مرزا کے خلاف رہا۔

۱۷...... ’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔‘‘ (ریویو آف ریلیجنز وتذکرہ)

۱۸...... ’’مرزا احمد بیگ کی پیش گوئی بھی سچی نہیں، کیونکہ مرزا کا خود (حقیقت الوحی ص۲۷۳) میں الہام ہے،’’اجیب کل دعائك الافی شرکائك ‘‘اس قاعدہ سے احمد بیگ کیونکہ مرزا کے شرکاء میں سے ہے۔اس لئے اس کے حق میں کوئی دعا وغیرہ قبول نہ ہوگی۔اگر کہو کہ پیش گوئی دعا نہیں ہوتی۔تو ہم کہتے ہیں کہ سرسید کے حق میں پیش گوئی ہے۔جس کو مرزا دعا مستجاب کہتا ہے۔‘‘

(تریاق القلوب ص۱۵۲، خزائن ج۱۵ ص۴۷۰)

۱۹...... لیکھرام والی پیش گوئی بھی سچی نہیں، کیونکہ مرزا نے لکھا ہے کہ’’اپنے دشمن یا دوست کا خیال کر کے جب توجہ کی جائے کہ اس کے حق میں برا یا اچھا الہام ہو، تو وہ الہام شیطانی ہوتا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۶۲۸، خزائن ج۳ ص۴۳۹)

لیکھرام کے متعلق اسی نوعیت کا الہام تھا۔دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص۵۳۵) لہٰذا وہ شیطانی ہوا۔ (لیکھرام پشاوری کی نسبت پیش گوئی ص۲ جدید)

نیز مرزا چونکہ جھوٹ بولا کرتا ہے۔اس لئے بھی وہ سچا نبی یا انسان یا مسیح یا مجدد نہیں ہو سکتا۔ملاحظہ ہوں پہلے اس کے اپنے اقوال کہ جھوٹے کی کیا حالت ہوتی ہے؟

۱...... ’’جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔‘‘(حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶)

۲...... ’’تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ (پاخانہ) کھانا ہے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ ص۳۴۳)

۳...... ’’ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے، تو اس کی دوسری باتوں میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

۴...... ’’میرے نزدیک جھوٹا ثابت ہونے کی ذلت ہزاروں موتوں سے بدتر ہے۔‘‘

(آریہ دھرم ص۴۲، خزائن ج۱۰ ص۴۸)

۵...... ’’جھوٹ اس پاخانہ سے بڑھ کر بدبو رکھتا ہے۔‘‘

(ملفوظات احمدیہ ص۱۸۱ سلسلہ اشاعت لاہوری)

۶...... ’’غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں، بلکہ نہایت شریر و بدذات آدمیوں کا کام ہے۔‘‘ (آریہ دھرم ص۱۱، خزائن ج۱۰ ص۱۳)

۷...... ’’لعنتی زندگی والے، اوّل وہ شخص اور اس کی جماعت ہے جو خدا تعالیٰ پر افتراء کرتے ہیں اور جھوٹ اور دجالی طریقہ سے دنیا میں فساد اور پھوٹ ڈالتے ہیں۔‘‘

(نزول مسیح ص۸، خزائن ج۱۸ ص۳۸۶)

ذیل میں اس کے جھوٹ ملاحظہ ہوں

اول تو وہ چند قرآن اور حدیث پر افتراء ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں۔

۱...... ’’میرے ہی زمانہ میں ملک پر موافق احادیث صحیحہ اور قرآن شریف اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۴۵، خزائن ج۲۲ ص۴۸، ومثلہ، کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص ایضاً)

۲...... مرزا نے (حقیقت الوحی ص۱۸۹ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۹۶) میں کہا کہ ’’بہشتیوں کے لئے قرآن مجید میں ’’الا ماشاء ربك‘‘ نہیں ہے۔‘‘ حالانکہ اسی صورت میں موجود ہے۔

۳...... ’’لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں، وہ نبی کہلاتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

بحوالہ مکتوبات مجدد الف ثانی، حالانکہ اس میں نبی کا لفظ نہیں بلکہ محدث کا لفظ ہے۔

۴...... ’’خاص کر وہ خلیفہ، الخ، یعنی بخاری شریف میں حدیث ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی۔ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔‘‘ (شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷) حالانکہ بخاری میں کہیں ذکر نہیں۔

۵...... ’’صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۸۱، خزائن ج۳ ص۱۴۲)

حالانکہ مسلم میں آسمان کا لفظ نہیں۔

۶...... ’’انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے پاس کم از کم ایک ہزار روپیہ رہتا تھا۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۴۰، خزائن ج۱۴ ص۳۸۵، ملفوظات احمدیہ ص۱۲ اسلسلہ اشاعت لاہوری) میں دو ہزار لکھا ہے۔ لیکن انجیل میں کہیں نہیں۔

۷...... ''اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح نے کامل عمر پائی۔ یعنی ایک سو چیس سال زندہ رہے۔'' (مسیح ہندوستان میں ص ۵۳، خزائن ج ۱۵ ص ۵۵) غلط تہمت ہے۔

۸...... ''(حقیقت الوحی ص ۱۸۹ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۶) میں لکھا ہے کہ حدیث آتی ہے'' یأتی علی جهنم زمان ليس فيها احد و نسيم الصبا تحرك ابوابها '' غلط ہے، حوالہ دو کہ یہ کس جگہ ہے۔

۹..... (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۱۸۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۶) میں ایک فارسی حدیث لکھی ہے۔'' ایں مشت خاك گر نه بخشم چه کنم''

۱۰...... (ازالہ اوہام ص ۱۸۵، خزائن ج ۳ ص ۱۸۹) میں لکھا ہے کہ'' تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا اجماعی عقیدہ ہے۔'' کوئی اجماعی عقیدہ نہیں۔

۱۱...... ''حضرت مسیح کے لئے کسی حدیث میں رجوع کا لفظ نہیں آیا۔'' (انجام آتھم ص ۱۵۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۳ جدید، خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۰) حالانکہ رجوع کا لفظ موجود ہے۔ دیکھو (عقيدة الاسلام اور التصريح بما تواتر فی نزول المسيح)

۱۲...... ''سلف کی کلام میں مسیح کے لئے نزول من السماء کا لفظ نہیں آیا۔''

(انجام آتھم ص ۱۴۸، خزائن ج ۱۱ ص ۱۴۸)

حالانکہ کئی سلف کے کلام میں ہے۔ مثلاً فقہ اکبر میں امام ابو حنیفہ کا قول موجود ہے۔

۱۳...... ''علم نحو میں یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو۔ ہمیشہ وہاں مارنے اور قبض کرنے کے معنی ہوتے ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۳۵، خزائن ج ۱۷ ص ۱۶۲) غلط ہے اور جھوٹ۔

۱۴...... (چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹) میں مرزا نے لکھا کہ'' تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے گیارہ لڑکے ہوئے اور سب فوت ہو گئے۔'' غلط ہے، جھوٹ ہے۔

۱۵...... (حمامۃ البشریٰ ص ۵۶، ۱۹۳ جدید) میں لکھا ہے کہ'' قوم کا اتفاق ہے کہ'' آیة یا عیسیٰ انی متوفیك '' میں چاروں مواعید بالترتیب وقوع میں آئے۔'' حالانکہ ابن عباسؓ کا قول ہے ''تقديم و تاخير''

۱۶...... ''دار قطنی کو شائع ہوتے ہوئے گیارہ سو برس ہو چکے ہیں۔''

(ایام الصلح ص ۴۸، خزائن ج ۱۴ ص ۲۸۰)

بالکل غلط، جھوٹ ہے۔

۱۷۔۔۔ "فتاویٰ ابن حجر حنفیوں کی نہایت معتبر کتاب ہے۔"

(ایام الصلح ص ۸۰، خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۵)

جھوٹ ہے کیونکہ یہ حنفیوں کی کتاب نہیں، شافعیہ کی ہے۔

۱۸۔۔۔ "یہ حدیث کہ حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ محدثین کے نزدیک اول درجہ کی صحیح مانی ہوئی ہے۔" (ایام الصلح ص ۱۲۲، خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۸) بالکل غلط، کس محدث نے اس کو اول درجہ کی صحیح مانا ہے؟

۱۹۔۔۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۸۰ طبع اول و ص ۱۸۶، ۲۲۴، ۲۷۵) میں ستمبر کو ۳۱ دن کا لکھا ہے۔ غلط، ستمبر ۳۰ دن کا ہوتا ہے (طبع ثانی میں ۳۰ر ستمبر ہے)

۲۰۔۔۔ (تریاق القلوب ص ۴۱، خزائن ج ۱۵ ص ۲۱۸) میں لکھا ہے کہ "صفر کا مہینہ اسلامی مہینوں میں چوتھا[1] مہینہ ہے۔" بالکل جھوٹ! اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے۔

۲۱۔۔۔ (ازالہ اوہام ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲) میں لکھا ہے کہ "میرا مسیح موعود کا کوئی دعویٰ نہیں۔" حالانکہ یہ غلط کہتا ہے۔ اس سے پہلے (ازالہ اوہام ص ۱۸۵، خزائن ج ۳ ص ۱۸۹) میں لکھ چکا ہے کہ "اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلا دیں۔" نیز (ص ۱۸۷، خزائن ج ۳ ص ۱۸۶) میں بھی اپنے آپ کو مسیح موعود مانتا ہے۔ لہٰذا (ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲) والا قول یقیناً جھوٹ ہے۔

۲۲۔۔۔ (حمامۃ البشریٰ ص ۸۲، خزائن ج ۷ ص ۳۰۲) میں کہتا ہے کہ "فلا تظنن یا اخی انی قلت کلمة فیه رائحة ادعاء النبوة" حالانکہ اس کے کئی ایک ایسے کلمات اور دعاوی ہیں۔ حمامۃ البشریٰ ۱۳۱۱ھ کی تصنیف ہے اور مرزا خود (اربعین ص ۶، ۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۶) میں لکھتا ہے کہ "میرے دعویٰ نبوت کو ۲۳ سال سے زیادہ ہو چکے ہیں[2]۔"

مرزا کے وہ جھوٹ جو اس نے حلفاً کہہ کر غلط بیانی کی ہے

حالانکہ مرزا خود لکھتا ہے کہ "جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے۔"

(نزول مسیح ص ۲۲۷، خزائن ج ۱۸ ص ۶۰۵ پیش گوئی نمبر ۱۲۱۔ نسیم دعوت ص ۸۲، خزائن ج ۱۹ ص ۴۵۲)

---

[1] تریاق القلوب کے حاشیہ میں اس کی تاویل کی گئی ہے جو بالکل غیر معقول اور غلط ہے۔ محمد عارف۔

[2] وفات مرزا ۱۳۲۶ھ

''خدا کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے۔''

(تریاق القلوب ص ۶، خزائن ج ۱۵ص ۱۴۰)

۱...... (ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ص ۳۹۴) ''سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔'' یہ بالکل غلط ہے۔ مرزا کے کئی استاذ ہوئے ہیں۔ مولوی فضل احمد، مولوی فضل الٰہی، مرزا غلام مرتضیٰ، گل علی شاہ وغیرہ۔ خود معراج دین عمر نے مرزا کی سوانح عمری (ص ۶۳) میں اس کے کئی ایک استاد قرآن مجید وغیرہ کے لکھے ہیں اور مرزا بشیر الدین خلیفہ ثانی نے بھی مرزا کی سوانح عمری (ص ۱۰، ۱۱) میں یونہی لکھا ہے کہ اس نے فلاں فلاں سے پڑھا ہے۔ خود مرزا کے قلم سے ہے۔ (ریویو آف ریلیجز ج ۶ص ۲۲۰ ماخوذ از کتاب البریہ)

۲، ۳...... ''والله قد كنت اعلم من ايام مديدة اننى جعلت المسيح ابن مريم وانى نازل فى منزله ولكنى واخفيته......وتوقفت فى الاظهار عشرسنين''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱، خزائن ج ۵ص ایضاً) اس میں دو جھوٹ قسمیہ ثابت ہوتے ہیں۔

۱...... تو یہ کہ میں جانتا تھا کہ میں مسیح بن مریم ہوں۔ حالانکہ (ضمیمہ نزول مسیح ص ۷، خزائن ج ۱۹ص ۱۱۳) میں خود لکھتا ہے کہ: ''مجھے اس امر کی کوئی خبر نہ تھی کہ میں ہی مسیح موعود ہوں۔''

۲...... یہ کہ یہاں کہتا ہے کہ ''دس سال تک میں نے بعد از الہام اپنے دعویٰ کو ظاہر نہ کیا اور (ضمیمہ نزول مسیح ص ۷، خزائن ج ۱۹ص ۱۱۳) میں بارہ سال لکھتا ہے۔ یہ دو جھوٹ ہوئے۔

مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام

مسئلہ نزول وصعود وحیات مسیح علیہ السلام کی پوزیشن مرزا کی نظر میں

عموماً مرزائی جماعت سب سے اول مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام لے آنا چاہتی ہے۔ لیکن دیکھتے ہیں کہ یہ مسئلہ مرزا کی نظر میں کوئی اصولی مسئلہ نہیں۔ دیکھو

(ازالہ اوہام ص ۱۴۰، خزائن ج ۳ص ۱۷۱)

''اوّل تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں

سے ایک پیش گوئی ہے۔ جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی، اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہوگیا۔"

نیز ملاحظہ فرمائیے (اخبار بدر ۲۰ر دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۷ کالم ۱) "حیات و وفات مسیح کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو اسلام میں داخل ہونے کے لئے شرط ہو۔ جبکہ یہ مسئلہ اسلام کی جزو نہیں، الخ۔"

اب مرزا یا مرزائی جماعت کا یہ کہنا اصل الاصول ہمارے نزاعات کا مسئلہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام ہے یا یہ مرزا کے صدق و کذب کی اصل مدار ہے۔ جیسے مرزا بھی کہتا ہے۔ (انجام آتھم ص ۱۳۳، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً، آئینہ کمالات اسلام ص ۲۷۵، ضمیمہ حصہ پنجم ص ۲۰۰، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۲) بالکل غلط ہوا۔ کیونکہ مرزا کا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا موجود ہوتے ہوئے پھر مرزا کہہ رہا ہے کہ اس مسئلہ کو اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ تو پھر مدار دعویٰ مسیحیت حیات و نزول پر کیوں ہوئی؟ مرزا کا دعویٰ مسیحیت (ازالہ اوہام ص ۲۱، ۷، خزائن ج ۳ ص ۴۸۸) وغیرہ میں مصرح موجود ہے۔

پس ثابت ہوا کہ مسیح موعود ہونے کی مدار حیات و نزول و وفات مسیح علیہ السلام پر نہیں۔ نزول مسیح علیہ السلام و صعود و حیات مسیح علیہ السلام آپس میں متلازم ہیں۔ جیسے مرزا نے (حمامۃ البشریٰ ص ۳۲، خزائن ج ۷ ص ۲۱۶) میں کہا: "وما عرفوا ان النزول فرع الصعود" اور (ازالہ اوہام ص ۲۷۰، خزائن ج ۳ ص ۳۵۱) میں کہا کہ "واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کی قبر میں ان کا آخری زمانہ میں دفن ہونا یہ اس بات کی فرع ہے کہ پہلے ان کا اس جسم خاکی کے ساتھ زندہ اٹھایا جانا ثابت ہو، الخ۔ پس اب ثابت ہوا کہ نزول و صعود و حیات مسیح علیہ السلام سب متلازم ہیں۔ ایک کے ثبوت سے دوسرے کا ثبوت خود ہو جائے گا۔

لفظ "توفی" پر مرزا کے اصول سے نظر

مرزا اور مرزائی یہ کہا کرتے ہیں کہ "توفی" کا فاعل جب اللہ تعالیٰ ہو اور مفعول بہ ذی روح ہو تو اس کا معنی سوا موات دینے اور قبض روح کے اور کچھ نہیں۔ (ازالہ ص ۹۱۸، ۲۴۶، خزائن ج ۳ ص ۶۰۲، ۲۲۴، وغیرہ و تحفہ گولڑویہ ص ۴۵، خزائن ج ۱۷ ص ۱۶۲) لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا باوجود ملہم ہو چکنے کے براہین احمدیہ میں متوفی کا موت دینے کا معنی نہیں کرتا۔ (دیکھو براہین احمدیہ ص ۵۲۰، خزائن ج ۱

ص ۲۲۰)''انی متوفیك و رافعك الیّ...... ''(میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔الخ)[1] و (مکتوبات ص ۶۷،۶۸)''پوری نعمت دینا یا مارنا اور دونوں معنوں میں سے کسی ایک کا متعین کرنا صریح شرارت ہے۔(نور القرآن ص ۴۴، خزائن ج۹ ص۴۴) کیا اس وقت نحو لغت، عقل و نقل قرآن و حدیث وغیرہ کچھ بھی زیر نظر نہ تھا کہ توفی کا معنی پوری نعمت دینے کا کر دیا۔

علاوہ ازیں مرزا قرآن مجید میں دو جگہ تسلیم کرتا ہے کہ مراد موت نہیں۔''الآیة الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت وآیة هو الذی یتوفا کم باللیل الآیة''(دیکھو ازالہ اوہام ص ۳۳۷، خزائن ج۳ ص۲۷۲) اور نیند کے محل پر توفی کا لفظ صرف دو جگہ قرآن شریف میں آیا ہے۔

اس سے پہلا قاعدہ کلیہ تو غلط ہو گیا اور جب دو جگہ مرزا مانتا ہے کہ موت مراد نہیں تو پھر تیسری جگہ بھی مان لے کہ''یا عیسی انی متوفیك الآیة''میں بھی وہ موت مراد نہیں۔بلکہ سلانا یا نعمت پوری دینا ہی مراد ہے اور بطور تسلیم قول مرزا ہم یہ کہتے ہیں کہ جیسے تو خود بعض اوقات آیات میں ایسے معنی کر جاتا ہے جو تیرے نزدیک صرف ایک جگہ ہی وہ معنی مراد ہوتے ہیں اور دوسرے مقامات کثیرہ کے معنی تو اس جگہ ترک کر دیا کرتا ہے۔دیکھو کہ مرزا نے''الرسل''سے مراد''آیة اذالرسل اقتت''میں مجازی رسول اور پھر جمع سے مراد مفرد لیا ہے۔

(شہادۃ القرآن ص ۲۳، خزائن ج۶ ص۳۱۹)

اور یاد رہے کہ کلام اللہ میں رسل کا لفظ واحد پر بھی اطلاق پاتا ہے اور غیر رسول پر بھی اطلاق پاتا ہے......اور''آیة اذاالرسل اقتت''میں الف لام عہد خارجی پر دلالت کرتا ہے اور مرزا نے اسی طرح الناس سے مراد''آیة لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس''اور آیت''وکنتم خیر امة اخرجت للناس''میں دجال معہود لیا ہے۔(دیکھو تحفہ گولڑویہ ص ۳۳) اور''الساعة''کا معنی قرآن مجید میں عموماً قیامت ہے۔لیکن (ضمیمہ نزول مسیح ص ۲۱، خزائن ج۱۹ ص۱۲۹) میں''وانه لعلم للساعة''میں''ساعة''سے مراد قیامت نہیں ہے۔

---

[1] (سراج منیر حاشیہ ص ۲۰، خزائن ج۱۲ ص۲۳) میں بھی متوفی کا معنی مرزا نے موت نہیں کیا۔دیکھو اس کی عبارت براہین احمدیہ کا وہ الہام یعنی''یا عیسیٰ انی متوفیك''جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے۔اس کے اس وقت خوب معنی کھلے۔یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ کو اس وقت بطور تسلی ہوا تھا جب کہ یہود ان کے مصلوب کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود وہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔

حالانکہ قرآن مجید کے باقی مقامات میں الناس سے مراد دجال معہود یا الرسل سے مراد مفرد رسول مجازی نہیں لیا کرتا۔ تو اگر تیرے خیال میں توفی کا معنی اور مقامات کثیرہ میں وفات کا ہی ہے تو پھر بھی بعض جگہ میں جو موت مراد نہیں تو اسی دو جگہ پر "متوفيك" کو حمل کرلیں گے۔ جیسے تو نے الناس اور الرسل میں کیا ہے اور پھر بفرض محال اگر تیرے خیال میں توفی کا حقیقی معنی موت ہی ہے تو پھر بھی تیرا خود اقرار ہے کہ ہر لفظ کا معنی حقیقت پر پورا نہیں کیا کرتے اور نہ ہی لغت پر حمل کیا جاتا ہے۔ بلکہ دیکھنا ہوتا ہے کہ اصطلاح علماء میں اس کے کیا معنی ہیں؟ (دیکھو کمالات اسلام ص۱۷۴) ماسوا اس کے ہم ان کتب لغت کو جو صدہا برس قرآن کریم کے بعد اپنے زمانہ کے محاورات کے موافق تیار ہوئی ہیں۔ قرآن مجید کا حکم نہیں ٹھہرا سکتے۔ (اتمام الحجہ ص۴، خزائن ج۸ ص۲۷۶) "ولو جاز صرف الفاظ تحكما من المعاني المرادة المتواترة لا رتفع الامان عن اللغة والشرع بالكلية وفسدت العقائد كلها ونزلت آفات على الملة والدين" (براہین احمدیہ ص۲۲۱، ۲۲۲ حاشیہ در حاشیہ، خزائن ج۱ ص۲۴۵، ۲۴۶)

پس اگر ہر لفظ کا لغت ہی سے فیصلہ کرنا چاہئے تو اس حالت میں اسلام بھی الہام کی طرح مولوی صاحب کے نزدیک صرف صلح یا سونپنے کا نام ہوگا اور دوسرے معانی سب ناجائز اور غیر صحیح ٹھہریں گے۔ نعوذ باللہ من زلۃ الفکر...... اور علماء کو اس بات سے چارہ اور گریز گاہ نہیں کہ اس علم کے استفادہ و افادہ کی غرض سے بعض الفاظ کے معانی اپنے عرف میں اپنے مطلب کے موافق مقرر کرلیں۔

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ ص۲۲۰، خزائن ج۱ ص۲۴۴) کیونکہ لفظ الہام جو اکثر جگہ عام طور پر وحی کے معنوں پر اطلاق پاتا ہے۔ وہ باعتبار لغوی معنی کے اطلاق نہیں پاتا۔ بلکہ اطلاق اس کا باعتبار عرف علماء اسلام ہے۔ پس اسی قاعدہ کے موافق ہم بھی کہتے ہیں کہ بالفرض اگر توفی کا معنی موت ہی ہے تو دیکھنا کہ علماء اور مفسرین ومحدثین نے اس کے معنی متواتر اس جگہ کیا مراد لئے ہیں۔ وہ یا نیند ہے یا پورا کرنے کے ہیں۔ دیکھو کتب تفسیر الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح ماسٹر پیر بخش لاہوری مرحوم کی۔

مرزا کا اقرار ہے کہ مروجہ مصطلحہ الفاظ کے خلاف قرآن مجید کی تفسیر کرنا الحاد ہے۔ (دیکھو ازالہ ص۲۶۷، ۲۶۸، خزائن ج۳ ص۲۵۰) پس جو شخص الحاد کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اس کے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ قرآن شریف کے معنی اس کے مروجہ اور مصطلحہ الفاظ سے کرے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی۔ اس قاعدہ کے لحاظ سے بھی ہم کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے توفی کے معنی مروجہ و

مصطلحہ ارباب تفسیر وحدیث کے نزدیک کیا ہیں۔ یہی کہ اس سے وفات مسیح نہ ثابت کی جائے۔ یہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین نے معنی کئے ہیں اور ان کا خیال نزول مسیح بجسمہ کا تھا۔ جس کا مرزا خود اقراری ہے کہ یہ وفات مسیح یا نزول مسیح روحانی کا مسئلہ کسی کو معلوم نہ تھا۔ صرف مجھے ہی معلوم ہوا۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ کو بھی اگر معلوم نہ ہو تو کوئی بعید نہیں۔ (دیکھو ازالہ اوہام ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳) اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم علیہما السلام اور دجال کی حقیقت کاملہ ...... اور دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی ہو ...... تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۵۱، خزائن ج۵ ص ایضاً)

”فتوجهت عنايته لتعليمي وتفهيمي والهمت وعلمت من لدنه ان النزول في اصل مفهومه حق ولكن مافهم المسلمون حقيقته لان الله تعالىٰ اراد اخفائه ...... فصدف وجوههم عن الحقيقة الروحانية الى الخيالات الجسمانية ...... وبقي هذا الخبر مكتوما مستورا كالحب في السنبلة قرنا بعد قرن حتىٰ جاء زماننا هذا فكشف الله الحقيقة علينا ...... فالخبر تي ربي ان النزول روحاني لاجسماني“

تو پھر یقیناً صحابہ کرامؓ اور اس کے بعد کے علماء وسلف نے اور آنحضرت ﷺ نے نزول مسیح سے مراد جسمانی نزول ہی سمجھا ہوگا اور نزول فرع صعود ہے۔ (حمامۃ البشریٰ ص۳۱، خزائن ج۷ ص۲۲۶) مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ وہ مردہ کی توفی سے مراد موت ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کسی کی موت ثابت ہو جائے اور اس کو مردہ ثابت کر دیں تو اس پر توفی کا لفظ وارد ہوگا اس کا معنی موت ہوگا۔ (دیکھو ضمیمہ حصہ پنجم حاشیہ ص۲۰۵، خزائن ج۲۱ ص۳۷۷) اسی بناء پر لسان العرب اور تاج العروس میں لکھا ہے۔

”توفي الميت استيفاء مدته التي وفيت له وعدد اياما وشهوره واعوامه في الدنيا“ یعنی مرنے والے کی توفی سے مراد یہ ہے کہ اس کی طبعی زندگی کے تمام دن اور مہینے اور برس پورے کئے جائیں۔

اب اس قول مرزا سے مطلب صاف ظاہر ہے۔ لہٰذا جب تک پہلے مسیح کو مردہ ثابت نہ کر لیں، تب تک توفی کے لفظ سے استدلال کرنا بالکل غلط ہوگا اور متوفیک کی آیت وفات مسیح پر دال نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ تو زندہ کی توفی ہے نہ کہ مردہ کی اور تمام امور کے تسلیم کرنے کے بعد ہم مرزا سے کہتے ہیں کہ اگر ابن عباسؓ نے توفی کا معنی موت ہی کیا ہے اور متوفیک بمعنی ممیتک ہے اور وہ روایت صحیح بھی ہو اور آیہ میں تقدیم وتاخیر بھی نہ مانی جاوے (حالانکہ یہ سب غیر مسلمہ امور ہیں) تو

بھی اماتت کا معنی مرزا کے نزدیک نیند کا بھی آتا ہے تو ابن عباسؓ بھی اماتت سے مراد نیند ہی لیتے ہوں گے۔ کیونکہ بعض علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نیند وارد کر کے ان کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ مرزا کا اقرار کہ اماتت بمعنے نیند آتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص۹۴۳، خزائن ج۳ ص۶۲۰،۶۲۱) میں موجود ہے۔

مرزا نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن مجید کے وہی معانی معتبر ہوں گے جس کی شہادت دوسرے قرآنی مقامات دیتے ہوں اور جس کی تائید احادیث صحیحہ مرفوعہ سے بھی ہو۔ (دیکھو آریہ دھرم ص۵۸، خزائن ج۷ ص۸۰ ملخص) مگر یاد رہے کہ کسی قرآنی آیت کے معنی ہمارے نزدیک وہی معتبر اور صحیح ہیں جن پر قرآن کے دوسرے مقامات بھی شہادت دیتے ہوں۔ کیونکہ قرآن کی بعض آیات بعض کی تفسیر ہیں...... یہ بھی شرط ہے کہ کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل بھی اس کی مفسر ہو۔

اب ہم کہتے ہیں کہ جب کہ قرآنی آیات سے اور تواتر احادیث سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو تو پھر ”توفی“ کے لفظ پر بے جا مرزا کا زور دینا بالکل غلط ہوگا۔ رہی آیات تو کئی آیات حیات مسیح علیہ السلام میں پیش کی جاتی ہیں۔ مثلاً ”وانہ لعلم للساعۃ وآیۃ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ الآیۃ“ وغیرہ اور احادیث کو اگر دیکھنا ہو تو التصریح بما تواتر فی نزول المسیح مولفہ مولوی محمد شفیعؒ کو دیکھ لو اور اس میں جو اوصاف آنے والے عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے بیان کئے گئے ہیں۔ قریباً ایک سو ہوں گے۔ ان سب کے نصوص و ظواہر کو ترک کر کے مرزا کے مجازات و استعارات و کنایات پر چلنا کہاں تک ممکن ہوگا۔ حالانکہ خود مرزا تسلیم کرتا ہے کہ نصوص کو اپنے ظاہر پر رہنے دینا چاہئے۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص۵۴۰، خزائن ج۳ ص۳۹۰) کیونکہ یہ مسلم ہے کہ ”النصوص یحمل علی ظواھرھا، الخ“

قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت

مرزا اور مرزائی لوگ بہت زور سے یہ پیش کیا کرتے ہیں کہ آیت ”قد خلت من قبلہ الرسل“ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے سب انبیاء فوت ہو چکے ہیں اور اس آیت میں الف لام استغراق کے لئے ہے اور لفظ خلت موت پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس آیت کا معنی جو مرزا نے جنگ مقدس میں کیا ہے۔ اس سے تو وفات انبیاء کا کوئی اشارہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ دیکھو (جنگ مقدس ص۷، خزائن ج۶ ص۸۹) ”قد خلت من قبلہ الرسل...... “ اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں۔ رہا یہ مسئلہ کہ اس میں الرسل پر جو الف لام ہے، وہ استغراق کے لئے ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو دلیل پیش کرو کہ استغراق

ہی مراد ہے اور پھر استغراق بھی حقیقی ہی ہو گیا" وقفینا من بعدہ بالرسل "میں الف لام استغراق ہے؟ اور نیز" اذا الرسل اقتت "میں کیا الرسل پر الف لام مرزا کے نزدیک استغراقی ہی ہے؟ حالانکہ شہادت القرآن میں" اذا الرسل اقتت "میں مرزا تسلیم کرتا ہے کہ الف لام استغراقی نہیں، عہد خارجی ہے اور نیز یہ کہ مراد اس سے جمع بھی نہیں ہے۔ دیکھو (شہادت القرآن ص۲۳، خزائن ج۶ ص۳۱۹)" واذا الرسل اقتت "اور جب رسول وقت مقررہ پر لوٹ جائیں گے۔ یہ اشارہ درحقیقت مسیح موعود کے آنے کی طرف ہے اور اس بات کا بیان مقصود ہے کہ وہ عین وقت پر آئے گا اور یاد رہے کہ کلام اللہ میں رسل کا لفظ واحد پر بھی اطلاق پاتا ہے اور غیر رسول پر بھی اطلاق پاتا ہے...... اور" اذا الرسل اقتت "میں الف لام عہد خارجی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی طرح مرزا الف لام کو تخصیص کے لئے تعلیم اسلام یعنی اسلامی اصول کی فلاسفی میں تسلیم کرتا ہے۔ دیکھو کتاب مذکور (ص۳۲، خزائن ج۱۰ ص۳۵۴، ۳۵۵) اور پھر احسان کے بارے میں اور بھی ضروری ہدایتیں قرآن شریف میں ہیں اور سب کو الف لام کے ساتھ جو خاص کرنے کے لئے آتا ہے، استعمال فرما کر موقع محل کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے" یا ایھا الذین آمنو انفقوا من طیبات، الخ "

پس ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ" قد خلت من قبلہ الرسل "میں الف لام استغراقی نہیں ہے۔ نیز مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ ہر جگہ استغراق حقیقی ہی مراد نہیں ہوتا۔ بلکہ دیکھنا ہوتا ہے کہ متکلم کی مراد کس قدر استغراق کرتا ہے۔ اس کے موافق استغراق ہو گا۔ دیکھو (ایک عیسائی کے تین سوالوں کو جواب ص۹) معترض کا یہ گمان کہ اس آیت میں" لا نافیہ جنس "معجزات کی نفی پر دلالت کرتا ہے، جس سے کل معجزات کی نفی لازم آتی ہے۔ محض صرف ونحو سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ نفی کا اثر اسی حد تک محدود ہوتا ہے جو متکلم کے ارادہ میں متعین ہوتی ہے۔ خواہ وہ ارادہ تصریحاً بیان کیا گیا ہو یا اشارۃً الخ۔

(ص۱۱) ایسا" لا نافیہ "کبھی عربوں کے خواب میں بھی نہیں آیا ہو گا۔

(ص۱۴) اب جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں جو معترض نے بصورت اعتراض پیش کی ہے، صرف تخویف کے نشانوں کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ آیت" وما نرسل بالآیات الا تخویفاً "سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کے کل نشانوں کو قہری نشانوں میں ہی محصور سمجھ کر اس آیت کے یہ معنے کئے جائیں کہ ہم تمام نشانوں کو محض تخویف کی غرض سے ہی بھیجا کرتے ہیں اور کوئی دوسری غرض نہیں ہوتی تو یہ معنی" ببداہت "باطل ہیں، الخ۔

اس سے بھی اب ثابت ہوگیا کہ ہر جگہ استغراق حقیقی ہی مراد نہیں ہوا کرتا۔ تو ہم بھی کہتے ہیں کہ بعد فرض الاستغراق یہاں استغراق حقیقی نہیں ہے، کیونکہ دوسری آیات اور احادیث جو مسیح علیہ السلام کی آمد کی ہیں، وہ اس کو مخصص کر دیتی ہیں۔ اس کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مستقل بحث کی جائے گی کہ ہر جگہ عموم واستغراق حقیقی ہی مراد نہیں ہوا کرتا۔ اس پر قرآن واقوال مرزا بطور استشہاد پیش کروں گا۔ بفضلہ تعالیٰ انشاء اللہ!

اجماع صحابہ بر وفات مسیح

مرزا اور مرزائی لوگ اس پر بہت زور دیا کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب آنحضرتﷺ کی وفات کے وقت خطبہ دیا تھا تو اس وقت اس بات پر صحابہؓ کا اجماع ہوگیا تھا کہ آنحضرتﷺ اور تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ (حقیقت الوحی ص۳۲، خزائن ج۲۲ ص۳۶، استفتاء ص۴۳، خزائن ج۲۲ ص۶۶۵، تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۹۲)

۱...... اوّل تو اس میں جو آیت وہ پیش کرتے ہیں وہ ’’قد خلت من قبله الرسل الآیة‘‘ ہے۔ جس سے وفات انبیاء علیہم السلام ثابت نہیں ہوتی۔ جس پر پہلے بحث ہو چکی ہے۔ نیز اگر یہ ثابت کرتی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام فوت ہو چکے ہیں۔ تو پھر مرزا جو خود کو نبی ٹھہراتا ہے، وہ بھی اس آیت کے معنی سے اسی وقت جب کہ یہ آیت نازل ہوئی، فوت شدہ ماننا پڑے گا۔ ورنہ استغراق نہیں ہوگا۔

۲...... ثانیاً مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ بعض صحابہ وفات مسیح کے قائل ہیں نہ کہ تمام صحابہ، دیکھو (ازالہ اوہام ص۲۶۹، خزائن ج۳ ص۳۵۱) اے حضرات مولوی صاحبان جبکہ عام طور پر قرآن شریف سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے اور ابتداء سے آج تک بعض اقوال صحابہؓ اور مفسرین بھی اس کو مارتے ہی چلے آئے ہیں۔ تو اب آپ لوگ ناحق کی ضد کیوں کرتے ہیں، الخ۔

و (ازالہ اوہام ص۵۶۷، خزائن ج۳ ص۵۰۸) انہی تفسیروں میں بعض اقوال کے مخالف بعض دوسرے اقوال بھی لکھے ہیں۔ مثلاً اگر کسی کا یہ مذہب لکھا ہے کہ مسیح بن مریم علیہما السلام جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہی اٹھایا گیا، تو ساتھ ہی اس کے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ بعض کا یہ بھی مذہب ہے کہ مسیح فوت ہوگیا ہے۔ بلکہ ثقات صحابہؓ کی روایت سے فوت ہو جانے کے قول کو ترجیح دی ہے۔ جیسے کہ ابن عباسؓ کا بھی مذہب بیان کیا گیا ہے، الخ۔

(ازالہ اوہام ص۴۵۹، خزائن ج۳ ص۳۴۵) اور یہ اعتراض کہ تیرہ سو برس کے بعد یہ بات تمہیں کو معلوم ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ قول نیا تو نہیں پہلے راوی اس کے تو ابن

عباسؓ ہی تھے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر اس قول کی حقیقت ظاہر کر دی اور دوسرے اقوال کا بطلان ثابت کر دیا، الخ۔ اب اجماع صحابہ کہاں رہا؟

۳...... ثالثاً مرزا یہ کہتا ہے کہ ایک دو آدمی کے بیان کا نام اجماع رکھنا بددیانتی ہے۔ جب تک اجماع کرنے والوں کے بیانات اور شہادت قلمبند نہ ہوں۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص۳۰۲، خزائن ج۳ ص۲۵۵) صحابہؓ کا ہرگز اس پر اجماع نہیں، بھلا اگر ہے تو کم سے کم تین سو یا چار سو صحابہؓ کا نام لیجئے۔ جو اس بارہ میں اپنی شہادت ادا کر گئے ہوں۔ ورنہ ایک یا دو آدمی کے بیان کا نام اجماع رکھنا سخت بددیانتی ہے۔

اب ہم مرزا سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پاس کتنے صحابہؓ کی شہادت اور بیان ہے جو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ کوئی ایک ہی صحابی دو جس نے یہ کہا ہو کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ صرف ایک ابن عباسؓ کے قول ''متوفيك ممتيك'' کو ہی پیش کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح وفات پا گئے ہیں۔ بلکہ یہ کہ وہ وفات پائیں گے۔ اس پر ہم مستقل بحث انشاء اللہ کریں گے اور رہا یہ کہ ابوبکرؓ صدیق کا قول خطبہ میں کہ ''قد خلت من قبله الرسل'' پیش کرنا اس پر ہم بحث کر چکے ہیں کہ اس آیت میں کوئی وفات کی دلیل نہیں اور پھر ابوبکرؓ یا دوسرے صحابہؓ نے بھی وفات مسیح کو نہ صراحتاً ذکر کیا نہ اشارۃً اور ہم تو انشاء اللہ چند ایک صحابہؓ کے صریح بیان حیات مسیح علیہ السلام کے متعلق بھی بیان کر سکتے ہیں۔

۴...... رابعاً مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ حضرت ابوہریرۃؓ اور حضرت عمر بن خطابؓ حیات مسیح کے قائل تھے۔ لیکن مرزا کا ساتھ ہی یہ بھی دعویٰ ہے کہ پھر حضرت ابوہریرۃؓ اور حضرت عمرؓ اس سے رجوع کر گئے۔ ہم مرزا سے رجوع کی نقل دریافت کرتے ہیں کہ کہاں حضرت ابوہریرۃؓ اور حضرت عمرؓ نے رجوع کیا؟ ابوہریرۃؓ کا حیات مسیح کا قائل ہونا۔ دیکھو (حقیقت الوحی ص۳۳، ۳۴، خزائن ج۲۲ ص۳۵، ۳۶) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہؓ اس غلط عقیدے میں مبتلا تھے کہ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے...... بعض کم تدبر والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابوہریرۃؓ) وہ اپنی غلط فہمی سے عیسیٰ موعود کے آنے کی پیش گوئی پہ نظر ڈال کر یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی آ جائیں گے۔ جیسا کہ ابتداء میں ابوہریرۃؓ کو بھی یہی دھوکہ لگا ہوا تھا اور اکثر باتوں میں ابوہریرۃؓ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا...... ایسے الٹے معنے کرتا تھا، الخ۔

(ضمیمہ حصہ پنجم ص۱۲۰، خزائن ج۲۱ ص۲۸۵) بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کوئی حصہ

نہ تھا۔ وہ بھی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔

اور حضرت عمر بن خطابؓ کا حیات مسیح کا قائل ہونا (وہ حضرت عمرؓ جو بقول مرزا ظل محمدﷺ ہیں، (ایام الصلح ص ۳۵، خزائن ج ۱۴ ص ۲۶۵، خطبہ الہامیہ ص ۱۴۹، ۳۹ جدید) میں ہے اور جس قدر صریح قول حضرت عمرؓ یا حضرت ابو ہریرہؓ کے حیات مسیح میں باعتراف مرزا ہیں۔ ویسا رجوع ان کا یا کسی صحابیؓ کا اقرار وفات مسیح تو مرزا دکھادے، ورنہ محض دھوکہ دہی کے طور پر دعویٰ اجماع بر وفات کرتا پھرتا ہے۔

۵...... اور پھر خامساً ہم کہتے ہیں کہ اجماع کے توڑنے کے لئے ایک آدمی کا نکل جانا بھی کافی ہوتا ہے۔ دیکھو (اتمام الحجہ ص ۱۷، خزائن ج ۸ ص ۲۹۵) اجماع کے توڑنے کے لئے ایک فرد کا باہر رہنا بھی کافی ہوتا ہے۔ تو بقول مرزا جب بعض صحابہؓ حیات مسیح کے قائل ہیں، تو پھر اجماع کیسا ہوا۔

۶...... سادساً مرزا یہ بھی اقرار کرتا ہے کہ یہ مسئلہ سب پر مخفی رہا۔ حتیٰ کہ میرا زمانہ آیا تو اس وقت یہ مسئلہ کھلا اور جب کہ تیرے اقرار سے یہ صحابہ کو بالتفصیل مسئلہ معلوم ہی نہ تھا اور تیرا ہی اقرار ہے کہ اجماع ایسی چیز پر ہوتا ہے۔ جس کی تفصیلات و جزئیات معلوم ہوں تو پھر اجماع صحابہؓ چہ معنی دارد! مرزا کا اقرار کہ پہلے کسی کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہوا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۲، ۵۵۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً) میں ہے: ''وعلمت من لدنه ان النزول فی اصل مفهومه حق ولکن مافهم المسلمون حقیقته لان اللّٰہ تعالیٰ ارادا خفاء ہ فغلب قضاء ہ ومکرہ ابتلا ءہ علی الافهام فصرف وجوههم عن الحقیقة الروحانیة الی الخیالات الجسمانیة فکانو ابها من القانعین وبقی هذا الخبر مکتوماً مستوراً کالحب فی السنبلة قرنا بعد قرن حتیٰ جاء زماننا و اغترب الاسلام...... فکشف اللّٰہ الحقیقة علینا، الخ''

(تحفہ بغداد ص ۷، خزائن ج ۷ ص ۸، ۹) ''ماکان ایمان الاخیار من الصحابة و التابعین بنزول المسیح علیه السلام الا اجمالیا وکانوا یومنون بالنزول اجمالا''

(حمامۃ البشریٰ ص ۱۸، خزائن ج ۷ ص ۱۹۸) ''واما السلف الصالح فما تکلموا فی هذه المسئلة تفصیلاً بل آمنوا مجملا بان المسیح عیسیٰ بن مریم قد توفی''

(ازالہ اوہام ص ۵۵۲، خزائن ج ۳ ص ۳۹۷) ''اگر انکشاف تام ان کو نصیب ہوتا تو وہ بحوالہ قرآن کریم واحادیث صحیحہ ضرور لکھتے کہ آنے والا مسیح بن مریم علیہما السلام دراصل وہی مسیح بن مریم

رسول اللہ ہے۔جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ جواسرائیلی نبی تھا، بلکہ انہوں نے اس مقام کی تصریح میں دم نہیں مارا اور اصل حقیقت کو بحوالہ خدا کر کے گزر گئے۔ جیسا کہ صلحاء کی سیرت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا جو خدا تعالیٰ نے وہ اصل حقیقت اپنے ایک بندہ پر کھول دی۔‘‘

اسی طرح (ازالہ اوہام ص۶۵۰، خزائن ج۳ ص۴۵۱) میں بھی ہے اور یہ مرزا کا اقرار کہ بغیر تفصیل وکشف تام کے اجماع نہیں ہوسکتا۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص۵۵۱، خزائن ج۳ ص۳۹۷) حضرات اجماع کا لفظ پیش گوییوں کے متعلق ہرگز نہیں ہوسکتا۔ قبل از ظہور ایک نبی کی اجتہادی تاویل میں بھی غلطی ممکن ہے۔ لیکن یہ لوگ نہیں مانتے اور یہ بھی نہیں جانتے کہ اجماع کی بناء یقین اور انکشاف کلی پر ہوا کرتی ہے۔ لیکن سلف وخلف کے ہاتھ میں جن کی طرف اجماع کا دعویٰ منسوب کیا جاتا ہے، نہ یقین کلی تھا نہ انکشاف تام، الخ۔

(ازالہ اوہام ص۴۲۷، خزائن ج۳ ص۳۲۶) ہم لکھ چکے ہیں کہ اجماع کو پیش گوئیوں سے کچھ علاقہ نہیں۔ اجماع ان امور پر ہوتا ہے جن کی حقیقت بخوبی سمجھی گئی اور دیکھی گئی اور دریافت کی گئی اور شارع علیہ السلام نے اس کے تمام جزئیات سمجھا دیئے، سکھلا دیئے، دکھا دیئے، الخ۔

اب حاصل یہ ہوا کہ جب کہ صحابہ کو وفات مسیح یا نزول مسیح کا پورا تفصیلی علم ہی نہ تھا۔ تو وہ اجماع کیسے کر سکتے تھے اور تیرے نزدیک تو آنحضرت ﷺ کو بھی اگر پورا علم نہ ہو تو کوئی تعجب کی چیز نہیں۔ (ازالہ اوہام ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳) حالانکہ تیرا ہی خود اقرار ہے کہ ملہم سے زیادہ اور کوئی الہام کو نہیں سمجھ سکتا۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص۷، خزائن ج۲۲ ص۴۳۸) ملہم سے زیادہ کوئی الہام کا معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اس کے مخالف کہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۵، خزائن ج۵ ص ایضاً) ’’ماکان لامة ان تسبق الانبیاء فی فهمها‘‘ تو پھر تجھ پر زیادہ کشف کیوں ہوگیا اور آنحضرت ﷺ پر کشف نہ ہوا اور تیرا علم کیوں اعلیٰ ہوگیا اور آنحضرت ﷺ سے اسبق کیوں ہوگیا۔

۷…… سابعاً مرزا خود اقرار کرتا ہے کہ تیرہ سو سال تک یہی حیات مسیح کا عقیدہ رہا ہے۔ دیکھو (اخبار الحکم نمبر۱۲ ج۱۲ ص۷ کالم نمبر۳، مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۸ء) دہلی میں سخت مخالفت ہوئی۔ آخر میں نے کہا کہ ۱۳۰۰ برس وہ نسخہ (حیات مسیح) آزمایا۔ اس کا نتیجہ دیکھا کہ کئی مرتد ہو گئے۔ اب یہ نسخہ (وفات مسیح) آزما دیکھو۔ (ملفوظات) معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ خود مرزا کا استخراج کردہ ہے۔

۸…… ثامناً مرزا (ازالہ اوہام ص۳۶۷، خزائن ج۳ ص۳۵۰) میں لکھتا ہے۔ اگر ایک قوم کا ان معنوں ’’توفی‘‘ بمعنی موت، پر اجماع نہ ہوتا تو کیوں آنحضرت ﷺ کے زمانے سے آج تک

جو تیرہ سو برس گزر گئے۔ یہ معنی تفسیروں میں درج ہوتے چلے آئے؟ سو ان معنوں کا مسلسل طور پر درج ہوتے چلے آنا صریح اس بات پر دلیل ہے کہ صحابہؓ کے وقت سے آج تک ان معنوں پہ اجماع چلا آیا ہے۔

تو بعینہ ہم بھی اسی دلیل سے اجماع بر حیات استدلال کرتے ہیں کہ توفی کا معنی وفات نہ کرنے والے تیرے ہی اقرار سے زیادہ ناقلین ہیں اور واقع میں بھی ایک جماعت عظیمہ ہے۔ لہٰذا یہ اسی دلیل سے بہت بڑا اجماع ہوا۔

۹...... تاسعاً مرزا (ازالہ اوہام ص۷۵۵، خزائن ج۳ ص۵۰۷) میں تحریر کرتا ہے:

''ہم کو محض جبر اور تحکم کی راہ سے یہ سنایا جاتا ہے کہ اسی بات (یعنی حیات مسیح) پر تمام امت کا اجماع ہے۔ لیکن جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ سلف وخلف کا تو کسی ایک بات پر بھی اتفاق ہی نہیں تو ہم کیونکر قبول کرلیں کہ ہاں اجماع ہی ہے۔

ہم مرزا سے دریافت کرتے ہیں کہ جب سلف وخلف کا کسی ایک بات پر بھی اتفاق نہیں تو وفات مسیح پر اجماع پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے اور حیات مسیح پر اجماع نقل کرنے والے حافظ الدنیا حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ہیں۔ دیکھو (تلخیص الحبیر ص۳۱۹، ۳۲۰) ''اما رفع عیسیٰ علیه السلام فاتفق اصحاب الاخبار و التفسیر علی انه رفع ببدنه حیا و انما اختلفوا هل مات قبل ان یرفع اونام فرفع، الخ ''اور بھی کئی ناقلین اجماع ہیں کما سیأتی اور مرزا اجماع کے ناقلین کو کس قدر برے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ دیکھو (اتمام الحجہ ص۵، خزائن ج۸ ص۲۷۸) ''واما قول بعض الناس من الحمقی ان الاجماع قد انعقد علی رفع عیسیٰ الی السمٰوٰت العلٰی بحیاته الجسمانی لا بحیاته الروحانی فاعلم ان هذا القول فاسد، الخ '' حالانکہ حافظ ابن حجر دنیا کا مشہور حافظ ومحدث مانا ہوا ہے اور امت مرزائیہ کے اقرار سے یہ مجدد وقت ہے۔ دیکھو (عسل مصفی ص۱۶) آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں۔

۱...... حافظ ابن حجر عسقلانی شافعیؒ اور مجدد وقت کا قول معتبر ہوا کرتا ہے۔

۱۰...... عاشر یہ کہ مرزا کے اقوال سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ مسئلہ وفات مسیح مرزا کے اپنے الہامات سے معلوم ہوا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ قرآن وحدیث کا نہیں، مرزا کے الہام کا مسئلہ ہے۔ اسی لئے اس نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا اقرار قرآن مجید کی آیت ''هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله '' کی تفسیر کرتے ہوئے

لکھا ہے اور پھر اس نے ازالہ میں کہا کہ میرا عقیدہ حیات مسیح کا احادیث نبویہ کے ماتحت تھا۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص ۱۹۸، خزائن ج ۳ ص ۱۹۶) یہ بیان جو براہین احمدیہ میں درج ہو چکا ہے۔ صرف اس سرسری پیروی کی وجہ سے ہے جو ملہم کو قبل از انکشاف اصل حقیقت اپنے نبی کے آثار مرویہ کے لحاظ سے لازم ہے۔ کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے، الخ۔

اور نیز (توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲) اب پہلے ہم صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اس وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح بن مریم علیہما السلام جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔

اور انجیل کے حوالہ سے بھی مرزا مانتا ہے۔ دیکھو (مسیح ہندوستان میں ص ۳۶، خزائن ج ۱۵ ص ۳۸) اور منجملہ انجیلی شہادتوں کے جو ہم کو ملی ہیں۔ انجیل متی کی مندرجہ ذیل آیت ہے اور اس وقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت وجلال کے ساتھ آسمانوں کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔ دیکھو (متی باب ۲۴ آیت ۳۰)

حاصل یہ ہوا کہ قرآن وحدیث وبائبل سب مسیح کے حیات ونزول جسمانی ورفع جسمانی کے قائل ہیں۔ لہٰذا اب کوئی آیت یا حدیث یا بائبل پیش کرنا بے سود ہوگا۔

اب ذیل میں وہ حوالہ جات نقل ہوتے ہیں۔ جن میں مرزا نے اقرار کیا ہے کہ میں نے اپنے الہام کی بناء پر وفات مسیح کا قول کہا ہے۔

(اتمام الحجہ ص ۳، خزائن ج ۸ ص ۲۷۵) ''وکان من مفاتح تعلیمه وعطایا تفهیمه ان المسیح عیسیٰ بن مریم قدمات بموته الطبعی''

(حمامۃ البشریٰ ص ۱۳، خزائن ج ۷ ص ۱۹۱) ''ووالله ما قلت قولا فی وفات المسیح وعدم نزوله وقیامی مقامه الا بعد الالهام المتواتر المتتابع النازل کالوابل وبعد مکاشفات صریحة بینة، الخ''

(ازالہ اوہام ص ۳۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۱) میرا بیان مسیح موعود کی نسبت جس کے آسمان سے اترنے اور دوبارہ دنیا میں آنے کے انتظار کی جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے پر کھول دیا ہے، یہ ہے کہ الخ۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۶، ۴۰۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً) ''قد اخبر نی من سر نزول

المسیح و عمی علیکم وکان ھذا فتنة من اللہ تعالیٰ، الخ"

(آئینہ کمالات اسلام ص۴۰۴،۴۰۵، خزائن ج۵ ص ایضاً)"ان نزول المسیح کان امراً غیبیًا فاللہ ابداہ غیبہ کیف ماشاء"

(ضمیمہ نزول مسیح ص۶، خزائن ج۱۹ ص۱۱۲،۱۱۳)" اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں۔ جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہوگیا ہے۔ تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۶۲،۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۶۰۲)" پس تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے پہلے اعتقاد کو نہیں چھوڑا تھا۔ جب تک خدا نے روشن نشانوں اور کھلے الہاموں کے ساتھ نہیں چھڑایا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۱۲، خزائن ج۵ ص۲۱)" فبه الشیاطین متلاعبة "مرزا یہ تسلیم کرتا ہے کہ نزول مسیح علیہ السلام تواتر احادیث سے ثابت ہے۔ (ایام الصلح ص۴۸، خزائن ج۱۴ ص۲۷۹)" کیونکہ یہ حدیثیں ایسے تواتر کی حد کو پہنچ گئی ہیں کہ عند العقل ان کا کذب محال ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰، شہادت القرآن ص۲، خزائن ج۶ ص۲۹۸)" یہ پیش گوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے۔ جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے اور بالضرورة اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنے والا ہے۔"

اقوال صحابہؓ برحیات مسیح علیہ السلام
واقوال اجماعیہ برحیات مسیح علیہ السلام

۱...... (تلخیص الحبیر ص۳۱۹،۳۲۰)"امارفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار و التفسیر علی انه رفع ببدنه حیا و انما اختلفو اھل مات قبل ان یرفع اونام، الخ"

۲...... (ازکلمۃ اللہ مولوی ادریس ص۳۹، تفسیر بحر المحیط ص۴۷۳، ج۲)" قال ابن عطیة و اجمعت الامة علی ماتضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسیٰ فی السماء حی وانه ینزل فی اخر الزمان"

۳...... (تفسیر الشمر المادس ص۴۷۳، ج۲)" واجتمعت الامة علی ان عیسیٰ حی فی السماء و ینزل الی الارض[1]"

۴...... تفسیر جامع البیان برحاشیہ ابن کثیرؒ جو صاحب البیان کی تفسیر ہے۔ اس کے (ص۵۲) پر ہے:" والاجماع علی انه حی فی السماء و ینزل و یقتل الدجال و یؤید الدین (تفسیر و جیز)"

۵...... ابوالحسن اشعریؒ کا قول:" فی الابانة عن اصول الدیانه (ص۴۶) و اجتمعت علی ان الله عزوجل رفع عیسیٰ الی السماء الخ " یہ سب حوالہ جات کلمۃ اللہ فی حیات روح اللہ سے لئے گئے ہیں۔

۶...... (تفسیر روح المعانی ص۳۲، ج۲۲)" ولا یقدح فی ذالك ما اجمعت علیه الامة و اشتهرت فیه الاخبار و لعلها بلغت مبلغ التواتر المعنوی و نطق به الکتاب علی قول و وجب الایمان به و اکفر منکره کالفلاسفة من نزول عیسیٰ علیه السلام آخر الزمان لانه کان نبیا قبل تحلی نبینا ﷺ بالنبوة فی هذه النشأة " اور مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ میں مسلمانوں کے اجماعی مسائل کا انکار نہیں کرتا۔ ایسے شخص پر" لعنة الله و الملائکة والناس اجمعین "(انجام آتھم ص۱۴۴، خزائن ج۱۱ ص۱۴۴)

" ولا اخالف قومی فی الاصول الاجتماعیة ومثله "

(وشلہ فی ایام الصلح ص۸۷، خزائن ج۱۴ ص۳۲۳)

باقی اقوال صحابہؓ یہ ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ (حقیقت الوحی ص۳۲، خزائن ج۲۲ ص۳۶، ضمیمہ حصہ پنجم ص۱۲۰، خزائن ج۲۱ ص۲۸۵) اور حضرت عمرؓ کا قول (خطبہ الہامیہ ص۱۳۹، خزائن ج۱۶ ص۲۲۹) میں ہے۔ (وشلہ بدر ۲۰ نومبر ۱۹۰۶ء ص۷ کالم نمبر۲،۳)

اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت" متوفیك ممیتك " جو بخاری میں ہے۔ وہ صحیح الاسناد نہیں۔ دیکھو (کلمۃ اللہ فی حیات روح اللہ ص۳۹) نیز جس میں وہ معنی موت والا کرتے ہیں۔ اس میں وہ تقدیم وتاخیر بھی مانتے ہیں۔ دیکھو (درمنثور ص۳۶، ج۲)" عن ابن عباسؓ فی قوله تعالیٰ انی متوفیك و رافعك الی یعنی رافعك ثم متوفیك فی آخر الزمان"

---

[1] تعجب ہے کہ مرزا مسلمانوں کے اجماع کو تو نہیں مانتا۔ لیکن سکھوں کے اجماع کو (ست بچن ص۱۶۱، خزائن ج۱۰ ص۲۸۵) و یہودیوں کے اجماع کو تسلیم کرلیا کرتا ہے۔ دیکھو (جنگ مقدس ص۸۹، خزائن ج۶ ص۱۸۰)

اور ایسے ہی تفسیر عباسی میں بھی ہے: ''فیہ تقدیم و تاخیر'' علاوہ ازاں ابن عباسؓ کا مذہب جو کتب احادیث و تفسیر میں ہے۔ وہ صاف رفع جسمانی کا ہے۔ دیکھو
(روح المعانی ص ۱۵۸، ج ۳)

{نزول مسیح من السماء بقول ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲، تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۱، ۲، ۳، ۲۰۴، حجج الکرامۃ) میں ابن واطیل وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ ''مسیح عصر کے وقت آسمان پر سے نازل ہوگا...... پس ابن واطیل کا اصل قول جو سرچشمہ نبوت سے لیا گیا ہے۔''

حیات مسیح علیہ السلام ونزول وصعود پر مرزا اور اس کی جماعت کے خدشات

۱...... اول تو سب خدشات و اعتراضات کا مجمل جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کی حد و بست کرنا بے ایمانی ہے اور وہ اپنا قانون اپنے خاص بندوں کے لئے بدل دیا کرتا ہے۔ دیکھو (چشمہ معرفت ص ۲۱۲، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۰) ''یہ خیال نہایت بے ادبی اور بے ایمانی ہے کہ وہ خدا جس کے اسرار وراء الوراء ہیں اور جس کی قدرتیں اس کی ذات کی طرح ناپیدا کنار ہیں۔ اس کے عجائبات قدرت کو کسی حد تک محدود کر دیا جائے۔'' (قریب منہ سرمہ چشم آریہ ص ۴۳، ۴۷، خزائن ج ۲ ص ۹۳، ۹۴، برکات الدعاء ص ۲۸، خزائن ج ۶ ص ۳۲، ازالہ ص ۴۴، کشتی نوح ص ۱۹، خزائن ج ۱۹ ص ۲۰، براہین ضمیمہ حصہ پنجم ص الف، خزائن ج ۲۱ ص ۴۱۱ شہادۃ القرآن ص ۵۰، خزائن ج ۶ ص ۳۴۶، سراج منیر ص ۲۶، خزائن ج ۱۲ ص ۳۱) ایسے ہی سرمہ چشم آریہ وغیرہ میں قانون قدرت کی بحث موجود ہے۔
(چشمہ معرفت ص ۹۶، خزائن ج ۲۳ ص ۱۰۴) بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں اور وہ اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون ہی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔ (مثلہ قریبا منہ حقیقت الوحی ص ۵۰، ۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۵۱، ۵۲)

۱...... کبھی مرزا اور اس کی جماعت یہ خدشہ پیش کیا کرتے ہیں کہ آسمان پر جانا یا دہاں سے اترنا ناممکن ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ آسمان پہ بجسم عنصری جانا ناممکن نہیں، بلکہ ممکن ہے۔ دیکھو (چشمہ معرفت ص ۲۱۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷، ۲۲۸) ''ہماری طرف سے یہ جواب ہی کافی ہے کہ اول تو خدا تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۱۵ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۸) ''اگر خدا کا کلام قرآن شریف مانع نہ ہوتا تو فقط یہی نبی (آنحضرت ﷺ) تھا جس کی نسبت ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ اب تک مع جسم عنصری زندہ آسمان پر موجود ہے۔'' (قریب منہ حاشیہ ایک عیسائی کے ۳ سوالوں کا جواب ص ۱۲) اور نیز جب کہ

مرزا کا خود اقرار ہے کہ میں ایسی نصوص شرعیہ کو بھی تسلیم کرتا ہوں جو ہماری عقل میں نہ آسکیں۔تو پھر کیوں حیات ونزول وصعود مسیح پر خدشات وارد ہوں۔ دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص۲۱، خزائن ج۵ ص ایضاً)''و آمنا بمعانی ارادھا اللہ و الرسول الکریم وان لم نعلمھا ولم یکشف علینا حقیقتھا من اللہ العلیم'' (مثلہ نور الحق ص۵، خزائن ج۸ ص۷) (تحفہ بغداد ص۲۹، خزائن ج۷ ص۳۵) اور نیز مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل[۱] ہوتا ہے۔ دیکھو (شہادۃ القرآن ص۵۳، خزائن ج۶ ص۳۴۹) انبیاء کی تعلیم اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت پر دو تعلیم کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار نہیں دے سکتا کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے۔

اور پھر تعجب یہ کہ بابا نانک کے چولہ کا آسمان پر سے اترنا تو مرزا کے نزدیک تسلیم ہو سکتا ہے اور اس کو آگ نہیں جلاتی۔لیکن حضرت مسیح کے جانے یا آنے سے کرۂ زمہریرہ یا کرۂ ناریہ مانع ہے۔ دیکھو (ست بچن ص۴۷، خزائن ج۱۰ ص۱۵۷) بعض لوگ انگد کی جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ آسمان پر سے نازل ہوا ہے اور خدا نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔مگر خدا تعالیٰ کی بے انتہاء قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی۔

۲...... مردہ مر کر کیسے زندہ ہوسکتا ہے یہ ناممکن ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا کے نزدیک بابا نانک کا مر کر جی اٹھنا تو بعید از عقل نہیں اور ناممکن نہیں۔مگر حضرت مسیح سے ہی کچھ دشمنی ہے کہ ان کا جی اٹھنا ناممکن ہے۔ دیکھو (ست بچن ص۱۱۲، خزائن ج۱۰ ص۲۳۶) ایسے مؤرخوں کو سوچنا چاہئے کہ یہ عجیب قصہ باوا صاحب کی وفات کا اور پھر ان کی نعش گم ہونے کا حضرت مسیح کے قصہ سے بہت ملتا ہے۔ کیونکہ یہی واقعہ وہاں بھی پیش آیا اور حضرت مسیح کی نعش کے چورایا جانے کا اب تک یہودیوں کو شبہ چلا آتا ہے۔ چنانچہ (انجیل متی باب۲۷ آیت۶۲)...... غرض جب اسی الزام کے نیچے عیسائی صاحبوں کا عقیدہ یہی ہے تو پھر باوا نانک صاحب کے قصہ پر یہ اعتراض بے جا ہے۔ بالخصوص جب باوا صاحب کے گرنتھ میں اس قسم کے شعر بھی پائے جاتے ہیں کہ جو لوگ خدا کی محبت سے مرے ہوئے ہوں۔ وہ پھر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔تو ایسے شعر ان کے اس واقعہ کے اور بھی نوید ٹھہرتے ہیں۔

---

[۱] معراج جسمانی آنحضرت ﷺ کا باجماع صحابہؓ باقرار مرزا (ازالہ اوہام ص۲۸۹، خزائن ج۳ ص۲۴۷) اور اجماع صحابہ حجت شرعیہ ہے۔ (ضمیمہ حصہ پنجم ص۲۳۴، خزائن ج۲۱ ص۴۱۰)

(ست بچن ص ۱۶۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۸۵) دنیا میں بہتیرے ایسے گزرے ہیں کہ جن کی قوم یا معتقدوں کا یہی اعتقاد تھا کہ ان کی نعش گم ہو کر وہ مع جسم بہشت میں پہنچ گئی ہے۔ تو کیا عیسائی قبول کرلیں گے کہ فی الحقیقت ایسا ہی ہوا ہوگا۔ مثلاً دور نہ جاؤ، بابا نانک صاحب کے واقعات پر ہی نظر ڈالو کہ ۱۷ لاکھ سکھ صاحبوں کا اسی پر اتفاق ہے کہ درحقیقت وہ مرنے کے بعد مع اپنے جسم کے بہشت میں پہنچ گئے اور نہ صرف اتفاق بلکہ ان کی معتبر کتابوں میں جو اسی زمانہ میں تالیف ہوئیں یہی لکھا ہے...... اگر عیسائی صاحبان کچھ انصاف سے کام لینا چاہیں تو جلد سمجھ سکتے ہیں کہ سکھ صاحبوں کے دلائل بابا نانک صاحب کی نعش گم ہونے اور مع جسم بہشت میں جانے کے بارے میں عیسائیوں کی مزخرفات کی نسبت بہت ہی قوی اور قابل توجہ ہیں۔

(براہین احمدیہ ص ۴۳۳، خزائن ج ۱ ص ۵۱۸، ۵۱۹) انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا اور کسی نے مردہ کو زندہ کر کے دکھلا دیا۔ اس قسم کی دستبازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں، الخ۔

علاوہ ازیں جس مرزا نے خود اقرار کرلیا ہو کہ واقعی مردہ مرنے کے بعد زندہ ہوسکتا ہے۔ وہ حضرت مسیح کی زندگی بعد از موت پہ کیوں معترض ہے۔ دیکھو (سراج منیر ص ۲۴، خزائن ج ۱۲ ص ۲۸) اگر لیکھرام رجوع کرتا زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آجاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی وہ زندہ ہو جاتا۔ وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں اس سے کوئی بات انہونی نہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۶۵، خزائن ج ۳ ص ۲۸۷) خدا تعالیٰ کے کرشمہ قدرت نے ایک لحہ کے لئے عزیر کو زندہ کر کے دکھلا دیا۔ علاوہ ازیں ہم اس موت حقیقی یا احیاء حقیقی کے قائل نہیں۔ جس کو مرزا محال سمجھتا ہے۔ بلکہ اس کے تو ہم قیامت کے دن میں بھی قائل نہیں۔ دیکھو

(احیاء حقیقی کا معنی مرزا کا حمامۃ البشریٰ ص ۵۱، ۵۲، خزائن ج ۷ ص ۲۲۷، ۲۲۸)

”واعنی من الرجوع الحقیقی رجوع الموتی الی الدنیا بجمیع شهواتها ولوازمها و مع کسب الاعمال من خیر وشر مع استحقاق الاجر علی ما کسبوا و مع ذالك اعنی من الرجوع الحقیقی لحوق الموتی بالذین فارقوهم من الاحباء والا بناء والا خوان والازواج و العشیرة الذین هم موجو دون فی الدنیا وكك رجوعهم الی اموالهم التی کانوا اقترفوها و مساکنهم التی کانوا بنوها وزروعهم کانوازرعوها وخزائنهم التی کانوا جمعوها ثم

من شرائط الرجوع الحقیقی ان یعیشوا فی الدنیا کما کا نو ایعیشون من قبل ویتزوجوا ان کانوا الی النکاح محتاجین......واما احیاء الموتی من دون هذه اللوازم التی نکرنا ها اواماته الاحیاء لساعة واحدة ثم احیاء هم من غیر توقف کما نجدبیانه فی قصص القرآن الکریم فهو امراخروسر من اسرار الله تعالیٰ ولا توجد فیه آثار الحیات الحقیقی ولا علامات الموت الحقیقی بل هو من آیات الله تعالیٰ و اعجازات بعض انبیاءہ نومن به وان لم نعلم حقیقته، الخ"

ترجمہ...... اور رجوع حقیقی سے میری مراد یہ ہے کہ مردے اپنی تمام خواہشات ولوازمات سمیت واپس لوٹ آئیں۔اس کے ساتھ ساتھ وہ اچھے اور برے اعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور اپنے کئے پر اجر کے مستحق ہوں۔اس کے ساتھ رجوع حقیقی سے میری مراد یہ ہے کہ وہ اپنے ان آباؤاجداد، بیٹوں، بھائیوں، بیویوں اور افراد قبیلہ سے آملیں۔جن سے وہ الگ ہو کر گئے تھے اور جو (اس وقت) دنیا میں موجود ہیں۔اسی طرح وہ اپنے ان مالوں کی طرف واپس ہوں۔جو انہوں نے کمائے تھے۔ان مکانات کی طرف واپس آجائیں۔جنہیں انہوں نے تعمیر کیا تھا اور اپنے ان کھیتوں کی طرف پلٹ آئیں جنہیں انہوں نے کاشت کیا تھا۔ان خزانوں کی طرف لوٹ آئیں جنہیں انہوں نے جمع کیا تھا۔رجوع حقیقی سے مراد یہ بھی ہے کہ دنیا میں پھر وہ اسی طرح رہیں جس طرح پہلے رہتے تھے اور اگر وہ شادی کے پھر محتاج ہوں تو شادی کریں...... جہاں تک مردوں کے ان لوازمات کے بغیر زندہ کئے جانے کا تعلق ہے، جن کا ذکر ہم نے کیا ہے۔یا زندوں کو ایک گھڑی کے لئے موت دینا اور پھر کسی توقف کے بغیر انہیں دوبارہ زندہ کر دینا...... جیسا کہ قرآن کریم کے قصوں میں ہم اس کا ذکر پاتے ہیں۔تو یہ ایک دوسری بات ہے اور یہ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔اس صورت میں نہ اس (مردہ) میں حقیقی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں اور نہ اس (زندہ) میں حقیقی موت کی علامات بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوتی ہے اور بعض انبیاء کے معجزے۔اگرچہ ان کی حقیقت کا ہمیں علم نہیں۔لیکن پھر بھی ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

۳...... کبھی مرزا اور اس کی جماعت یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ کوئی آدمی سو سال سے زیادہ زندہ رہ کر عمر نہیں پاتا۔

جواب یہ ہے کہ انبیاء سابقین علیہم السلام کی لمبی لمبی عمریں ہوئی تھیں۔حضرت نوح علیہ

السلام کی عمر بنص قرآن پچاس سال کم ایک ہزار یعنی (۹۵۰) سال تھی اور باقرار مرزا حضرت لبیدؓ کی عمر ڈیڑھ سو سال تھی۔ دیکھو (نور الحق ص ۱۲۷، خزائن ج ۸ ص ۱۶۸) ''صاحب القصیدة الرابعة من السبع المعلقة وکان من نبغاء الزمان و فی البلاغة امام الاقران وزاد عمر علی مائة و خمسین، الخ''

ترجمہ...... سبع معلقات میں سے چوتھے قصیدہ والا (شاعر) ہے اور وہ اپنے زمانہ کے سربر آوردہ لوگوں میں تھا اور بلاغت میں سب کا امام تھا اور اس کی عمر ۱۵۰ سال سے زیادہ ہوئی۔

اور مرزا کے نزدیک ایک شخص کی عمر تین سو سال تھی۔ دیکھو (سرمہ چشم آریہ ص ۵۰، خزائن ج ۲ ص ۹۸) جیسے مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے۔

۴...... مرزا اور اس کی جماعت کا شبہ ہے کہ حضرت مسیح کھاتے اور پیتے کیا ہوں گے؟

جواب...... مرزا کا اقرار ہے کہ آدمی کئی لاکھ برس تک سویا رہے تو ہو سکتا ہے۔ دیکھو (ملفوظات احمد ص ۱۰۵، ڈائری مرزا قادیانی ۱۸۹۷ء، ۱۸۹۸ء مرتب منظور الٰہی) اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ سو برس چھوڑ کر کوئی دو لاکھ برس سویا رہے۔ جیسے یہ شخص دو لاکھ سال تک سویا رہے تو بغیر کھانے پینے کے سویا رہے گا۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کو خیال کرے۔ دوسرا یہ کہ مرزا کا اقرار ہے کہ بعض اوقات مومن کا کھانا پانی خدا ہوتا ہے۔ تو اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی خیال کر لو۔ دیکھو (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۷، خزائن ج ۲۱ ص ۲۱۶) اس درجہ پر مومن کی روٹی خدا ہوتا ہے جس کے کھانے پر اس کی زندگی موقوف ہوتی ہے اور مومن کا پانی بھی خدا ہوتا ہے۔ جس کے پینے سے وہ موت سے بچ جاتا ہے۔

۵...... بعض اوقات کہا کرتے ہیں کہ صعود و نزول مسیح میں درمیان میں کرۂ ناریہ سے مسیح کیسے گزریں گے۔

جواب...... جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے نہ جلایا تھا۔ دیکھو (حقیقت الوحی ص ۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲) اور ان سے خدا کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے وہ ہرگز نہیں کرتا۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا کا وفادار بندہ تھا، اس لئے ہر ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی۔ جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا اور ایسے ہی بابا نانک کو خدا نے آگ سے بچالیا تھا۔ (ست بچن ص ۴۲، خزائن ج ۱۰ ص ۱۶۲)

اسی کا تو تھا معجزانہ اثر
کہ نانک بچا جس سے وقت خطر
بچا آگ سے اور بچا آب سے
اسی کے اثر سے نہ اسباب سے

اب حضرت مسیح علیہ السلام سے کیوں ضد و کد ہے۔

۶...... مرزا یا مرزائی جماعت کہا کرتے ہیں کہ وفات مسیح پہ اجماع صحابہؓ و تابعین و تبع تابعین ہے۔ (حقیقت الوحی حاشیہ ص ۵۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۱) افسوس کہ قرون ثلثہ کے بعد بعض مسلمانوں کے فرقوں کا یہ مذہب ہو گیا کہ گویا حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے محفوظ رہ کر آسمان پر زندہ چلے گئے۔

جواب...... اس اجماع کا مفصل جواب پہلے ہو چکا ہے۔ نیز مرزا کا خود اقرار ہے کہ جس بات میں اختلاف اقوال ہو، اس پر دعویٰ اجماع نہیں ہو سکتا۔ (ازالہ اوہام ص ۵۳۸، خزائن ج ۳ ص ۳۸۹) اور سلف و خلف کا کسی بات پر اجماع ہوتا تو تفسیروں کے لکھنے والے متفرق قولوں کو نہ لکھتے۔ (ومثلہ ازالہ ص ۷۵۵، خزائن ج ۳ ص ۵۰۷) اور سلف و خلف کا تو کسی ایک بات پر اتفاق ہی نہیں۔

تو مرزا کا خود اقرار ہے کہ وفات مسیح کے قائل بعض صحابہؓ تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۶۹، خزائن ج ۳ ص ۳۵۱) ابتداء سے آج تک بعض اقوال صحابہؓ اور مفسرین بھی اس کو مارتے ہی چلے آئے ہیں تو اب دعویٰ اجماع کس قدر دھوکہ دہی ہوگی۔

۷...... بسا اوقات مرزا اور اس کی جماعت کہا کرتی ہے کہ حدیث ”یدفن معی فی قبری“ کے مطابق تو مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے روضہ کو اکھاڑ کر حضرت مسیح علیہ السلام کو دفن کرنا کس قدر آنحضرت ﷺ کی توہین ہوگی؟

جواب...... اولاً تم نے حدیث کے سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے روضہ میں دفن ہونا مراد ہے۔ کیونکہ اس کو قبر رابع فرمایا گیا ہے۔ نیز اس حدیث کو تو مرزا خود بھی تسلیم کرتا ہے۔ گو اس کی تاویلیں کرتا ہے۔ لہٰذا اس حدیث کی صحت تو مرزا کے نزدیک بھی مسلم ہوگی۔ دیکھو (کشتی نوح ص ۱۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶) یہی بھید ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔

(حقیقت الوحی ص ۳۱۳، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۶) اور یہ پیش گوئی کہ مسیح موعود بعد وفات کے آنحضرت ﷺ کی قبر میں داخل ہوگا۔ اس کے یہ معنی کرنا کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی قبر کھودی جائے گی۔ یہ جسمانی خیال کے لوگوں کی غلطیاں ہیں۔ جو گستاخی اور بے ادبی سے بھری ہوئی ہیں۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح موعود مقام قرب میں آنحضرت ﷺ سے اس قدر ہوگا کہ موت کے بعد وہ اس رتبہ کو پائے گا کہ آنحضرت ﷺ کے قرب کا رتبہ اس کو ملے گا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۹ حاشیہ طبع اول، خزائن ج ۵ ص ۵۷۸، ۵۷۹) ''وامـــاد فـــن المسیح فی قبر رسول اللہ ﷺ کما جاء فی ھذا الحدیث فھذا سر معکوم...... وحقیقتہ ان اللہ تعالیٰ قد جعل قبر نبیہ مقرونا بالجنۃ......وقد جرت عادۃ اللہ انہ یدنی قبر رسول اللہ ﷺ من المومن المتوفی کمایدنی الجنۃ رزقامنہ، الخ''

ترجمہ...... اور جہاں تک ''مسیح'' کے رسول اللہ ﷺ کی قبر میں دفن ہونے کا تعلق ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے......تو یہ ایک پوشیدہ راز ہے......اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی قبر کو جنت سے ملا دیا ہے......اور اللہ کی عادت یہ واقع ہوئی ہے کہ وہ اپنے فضل سے رسول اللہ ﷺ کی قبر کو فوت ہونے والے مومن کے ایسا قریب کر دیتا ہے۔ جس طرح جنت کو قریب کر دیتا ہے۔

علاوہ ازیں ہم یہ کہتے ہیں کہ دفن فی القبر سے مراد دفن فی المقبرہ ہے۔ جیسے مرزا نے ایسی حالت کو دفن فی قبر النبی ﷺ سے ہی تعبیر کیا ہے۔ (دیکھو نزول مسیح ص ۴۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۵) پھر عجیب تربات یہ ہے کہ حسینؓ کو یہ شرف نصیب بھی نہیں ہوا کہ وہ موت کے بعد آنحضرت ﷺ کی قبر کے قریب دفن کیا جاتا۔ مگر ابوبکرؓ و عمرؓ جن کو حضرات شیعہ کافر کہتے ہیں۔ بلکہ تمام کافروں سے بدتر سمجھتے ہیں۔ ان کو یہ رتبہ ملا کہ آنحضرت ﷺ سے ایسے ملحق ہوکر دفن کئے گئے کہ گویا ایک ہی قبر ہے۔

۸...... بسا اوقات مرزا اور اس کی ذریت یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ حیات ونزول وصعود مسیح علیہ السلام کا مسئلہ عقل کے خلاف ہے۔

جواب...... مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہوا کرتا ہے۔

(شہادۃ القرآن ص ۵۳، خزائن ج ۶ ص ۳۴۹) انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت ہر دو تعلیم کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار نہیں دے سکتا کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے۔

اور نیز مرزا خود اقرار کرتا ہے کہ جس مسئلہ کی حقیقت مجھے معلوم نہ ہو۔ میں اس کو بھی تسلیم کرتا ہوں۔(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً)''و آمنا بمعانی ارادھا اللہ و الرسول الکریم و ان لم نعلمھا ولم یکشف علینا حقیقتھا من اللہ العلیم''
(مثلہ نور الحق ص ۵، خزائن ج ۸ ص ۷، تحفہ بغداد ص ۲۹، خزائن ج ۷ ص ۳۵)

۹...... بعض اوقات مرزا اور اس کی جماعت یہ خدشہ کیا کرتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ آویں تو وہ آ کر امت محمدیہ میں داخل ہو کر نبوت کی ہتک کریں گے کہ ایک نبی ہو کر آنحضرت ﷺ کی امت میں شمار ہو۔

جواب...... اولاً یہ کہ مرزا کے نزدیک حضرت مسیح علیہ السلام آگے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع تھے اور اسی کے خدمت گزار تھے۔ دیکھو (براہین احمدیہ ص ۵۰۰ حاشیہ در حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۵۹۴) مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ علیہ السلام کا تابع اور خادم دین تھا۔
(نور الحق ص ۵۰، ۶۸ جدید، خزائن ج ۸ ص ۶۸)''ان عیسیٰ الا نبی اللہ کانبیاء آخرین و ان ھوالا خادم شریعۃ النبی المعصوم الذی حرم اللہ علیہ المراضع حتیٰ اقبل علی ثدی امہ، الخ''(ومثلہ فی جنگ مقدس ص ۱۵۲، ۱۵۳ جدید)

تو اگر اب آنحضرت ﷺ کی شریعت کا متبع اور خادم ہو گیا، تو پھر کیوں ہتک ہو گئی۔ کیا آنحضرت ﷺ کے خادم بننے سے وہ انکار کرتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے انکار نہیں کرتے۔ ثانیاً باعتراف مرزا جب کہ حضرت مسیح علیہ السلام پہلے ہی امت محمدیہ میں شمار ہیں تو پھر کیوں وہ استنکاف کریں گے۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص ۶۲۳، خزائن ج ۳ ص ۴۳۶) یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح بن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں۔ پھر اتنا فرق کیونکر ممکن ہے کہ اور لوگ تو ستر برس تک مشکل سے پہنچیں اور ان کا یہ حال ہو کہ دو ہزار کے قریب ان کی زندگی کے برس گزر گئے اور اب تک مرنے نہیں آتے۔

اور اسی (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۱۲، ۱۳) میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو جو کچھ بزرگی ملی، وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد ﷺ کے ملی۔

اور پھر باقرار مرزا صرف حضرت مسیح ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہیں۔ دیکھو (ضمیمہ حصہ پنجم ص ۱۳۳، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۰) یوں تو قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہے۔ جیسا کہ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے: "لتؤمنن به ولتنصرنه" پس اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرت ﷺ کی امت ہوئے۔

۱۰...... کبھی کبھی مرزا کہا کرتا ہے کہ حیات مسیح علیہ السلام کے ماننے سے احادیث وآیات میں تدافع اور تخالف معلوم نہیں ہوتا۔ ثانیاً اگر تجھ کو تخالف معلوم ہوتا ہے تو تو نے خود اقرار کر لیا ہے کہ آیات واحادیث اور پیش گوئیوں کے تناقص کو بحوالہ خدا کرو۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص ۲۹۷، خزائن ج ۳ ص ۲۵۲) پس جب کہ ہم نے اس ضد کو ہی چھوڑ دیا ہے اور اپنے مولیٰ کی ہدایت کے موافق تمام متشابہات میں جن کا سمجھنا عقل پر مشتبہ رہتا ہے۔ یہی اصول مقرر کر رکھا کہ ان پر اجمالی طور پر ایمان لاویں اور ان کی اصل حقیقت بحوالہ خدا کریں۔ تو پھر اعتراض کے لئے کوئی بنیاد پیدا نہیں ہوسکتی۔ (ازالہ اوہام ص ۲۱۵، خزائن ج ۳ ص ۲۰۷) درحقیقت ان روایات میں کسی قسم کا اختلاف یا تناقص نہیں سمجھنا چاہئے اور اس بات کا علم بحوالہ خدا کرنا چاہئے کہ ان چالیس دن یا چالیس برس سے کیا مراد ہے۔ (مسئلہ ازالہ ص ۲۲۳، خزائن ج ۳ ص ۲۱۷)

اور (ازالہ اوہام ص ۲۹۵، خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) میں ہے قرآن شریف میں ہمیں صاف تاکید فرمائی گئی ہے کہ آیات متشابہات جن کا سمجھنا عقل پر مشتبہ ہے...... بلکہ اس پر ایمان لانا چاہئے اور اس کی اصل حقیقت کو حوالہ خدا کر دینا چاہئے۔

اور (ازالہ اوہام ص ۴۰۷، خزائن ج ۳ ص ۳۶۱) اور کیا یہ تعلیم بآواز بلند نہیں بتلا رہی کہ پیش گوئیوں پر اجمالی طور پر ایمان لاؤ اور ان کی اصل حقیقت حوالہ بخدا کرو امت محمدیہ میں تفرقہ مت ڈالو اور تقویٰ کا طریق اختیار کرلو۔

اور (ایام الصلح ص ۳۲، خزائن ج ۱۴ ص ۲۶۱) اور وہ حصہ جو سمجھ میں نہیں آتا اس میں سنت صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے، الخ۔

پس ان حوالہ جات کے مطابق مرزا کو اگر تدافع معلوم ہو تو اس کو حوالہ خدا کرے۔

۱۱...... بعض اوقات مرزا اور اس کی جماعت یہ ڈھکوسلہ پیش کیا کرتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام دنیا میں دوبارہ آئیں گے تو ان کو اپنی امت کے بگڑنے کا علم ہو جائے گا۔ تو پھر قیامت میں ان کا یہ کہنا کہ مجھے کوئی امت کا علم نہیں بحوائے آیت "کنت انت الرقیب علیهم" دروغ بے فروغ ہوگا۔

(حقیقت الوحی ص ۳۱ ملخصاً، خزائن ج ۲۲ ص ۳۳، مواہب الرحمٰن ص ۷۳، خزائن ج ۱۹ ص ۲۹۲)

تو اس کا جواب اولاً تو یہ ہے کہ باقرار مرزا یہ سوال قیامت میں حضرت مسیح علیہ السلام سے نہیں ہوگا۔ یہ سوال ان سے اس کے نزدیک ماضی میں ہو چکا ہے۔

دیکھو (ازالہ اوہام ص۶۰۲، خزائن ج۳ ص۴۲۵) اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے۔ جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا قصہ تھا نہ استقبال کا، الخ۔

ثانیاً یہ کہ مرزا اگر اس کو قیامت کے دن کا واقعہ ہی تسلیم کرے جیسا کہ ازالہ اوہام کے خلاف اس نے (حقیقت الوحی ص۳۱، خزائن ج۲۲ ص۳۳، حصہ پنجم ص۴۰، خزائن ج۲۱ ص۵۱، چشمہ معرفت ص۲۲۰، خزائن ج۲۳ ص۲۲۹) میں تسلیم کیا ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ مرزا کے نزدیک ان کو اپنی امت کی خرابی کا علم ہو چکا ہے۔ دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص۲۶۸ حاشیہ، خزائن ج۵ ص ایضاً) خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا۔ یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی کہ تیری قوم اور تیری امت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے۔ تب وہ اپنی قوم کی خرابی کو کمال فساد پر دیکھ کر نزول کے لئے بے قرار ہوا، الخ۔

اب جو اعتراض مرزا مسلمانوں پہ کرتا ہے کہ قیامت کے دن حضرت مسیح کا یہ قول دروغ بے فروغ ہوگا۔ وہی اعتراض خود اس پر وارد ہوگا۔

۱۲...... کبھی کبھی مرزا یہ بھی کہہ دیا کرتا ہے کہ مسیح ناصری اور مسیح موعود کے حلیہ میں احادیث میں اختلاف بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود وہ مسیح ناصری نہیں۔ بلکہ اس کا مثیل ہوگا۔ (ازالہ اوہام ص۹۰۰، ۹۰۱، خزائن ج۳ ص۵۹۲)

اس کا جواب اولاً تو یہ ہے کہ تیرے نزدیک مثیل اور اصیل تو بالکل تمام چیزوں میں ایک ہوتے ہیں۔ دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص۳۷۶، خزائن ج۵ ص ایضاً) ''قد استمرت سنته انه یرسل بعض الاولیاء علی قدم بعض الانبیاء فمن بعث علی قدم نبی یسمی فی الملاء الاعلیٰ باسم ذالك النبی الامین و ینزل اللّٰه علیه سر روحه و حقیقة جوهره وصفاء سیرته وشان شمائله ویوحد جوهره بجوهره وطبیعته بطبیعته واسمه باسمه ویجعل اراداته فی ارادته وتوجهاته فی توجهاته و اغراضه فی اغراضه و یجعلهما کالمرایا المتقابلة فی الا نارة والاستنارة کانهما شیٔ واحد''

ترجمہ...... قدیم سے یہ سنت جاری ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بعض اولیاء کو بعض انبیاء کے بعد بھیجتا ہے۔ پس جو (ولی) کسی نبی کے بعد بھیجا جاتا ہے۔ ملاء اعلیٰ میں اس کا نام اسی نبی کے نام پر رکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر اس کی روح کا بھید، اس کے جوہر کی حقیقت اور اس کی سیرت کی صفائی اور اس کے شمائل کی شان نازل کرتا ہے اور اس کے جوہر کو اس کے جوہر، اس کی طبیعت کو اس کی طبیعت اور اس کے نام کو اس کے نام کے ساتھ ایک کر دیتا ہے اور اس کے ارادے کو اس کے ارادے، اس کی توجہات کو اس کی توجہات اور اس کی اغراض کو اس کی اغراض میں منعکس کر دیتا ہے اور ان دونوں کو اس طرح کر دیتا ہے۔ جس طرح آمنے سامنے آئینے ہوں کہ وہ ایک دوسرے سے روشنی لیتے بھی ہیں اور دیتے بھی۔ گویا وہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

اور ثانیاً یہ کہ درحقیقت حلیوں میں کوئی فرق ہی نہیں۔ دیکھو کتاب حلیہ مسیح مؤلفہ بابو حبیب اللہ امرتسری۔ ثالثاً یہ کہ تیرا خود اقرار ہے کہ اختلاف کا علم بحوالہ خدا کرو۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص ۴۰۷، خزائن ج ۳ ص ۳۱۱) کہ پیش گوئیوں پر اجمالی طور پر ایمان لاؤ اور ان کی اصل حقیقت بحوالہ خدا کرو۔

۱۳...... بسا اوقات مرزا اور مرزائی اس پر زور دیا کرتی ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ تو فوت ہو جائیں اور حضرت مسیح آسمان پر ہوں تو یہ ہر پہلو سے آنحضرت ﷺ کی توہین ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۷۰ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۵)

جواب یہ ہے کہ مرزا خود ہی (تریاق القلوب ص ۶، خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۹) میں کہتا ہے ورنہ جسمانی وجود کے ساتھ ایک لمبی عمر پانا اگر فرض بھی کر لیں اور فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ ایسی عمر کسی کو دی گئی ہے۔ تو کچھ بھی جائے فخر نہیں مصر کی بعض پرانی عمارتیں ہزارہا برس سے چلی آتی ہیں اور بابل کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں۔ جن میں الو بولتے ہیں اور اس ملک میں اجودھیا اور بندرابن بھی پرانے زمانے کی آبادیاں ہیں اور اٹلی اور یونان میں بھی ایسی قدیم عمارتیں پائی جاتی ہیں تو کیا اس جسمانی طور پر لمبی عمر پانے سے یہ تمام چیزیں اس جلال اور بزرگی سے حصہ لے سکتی ہیں۔ جو روحانی زندگی کی وجہ سے خدا کے مقدس لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اب اس بات کا فیصلہ ہو گیا کہ اس روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے۔ خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کو شامل حال رہیں۔ افسوس کہ عیسائیوں کو کبھی بھی یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی ثابت کریں اور صرف اس لمبی عمر پر خوش نہ ہوں۔ جس میں اینٹ اور پتھر بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ بے سود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں اور لا حاصل

ہے۔وہ بقاء جس میں فیض نہیں۔

و(شحنہ حق ص۵۰،خزائن ج۲ص۳۹۲)پھر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ بجز ذاتی کمالات کے جس قدر خارجی بزرگیاں ہیں۔خواہ وہ کبرسن ہو یا کثرت دولت یا حصول حکومت یا شرف قومیت وغیرہ وغیرہ۔وہ سب ہیچ ہیں اور صرف انہی کے لحاظ سے بزرگی کا دم مارنا گدھوں کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا،الخ۔

اب فیصلہ صاف ظاہر ہے کہ(تحفہ گولڑویہ ص۷۰،خزائن ج۱۷ص۲۰۵)میں جو مرزا نے طویل عمر کو باعث توہین آنحضرت ﷺ و باعث بزرگی حضرت مسیح لکھا ہے،وہ گدھوں کا کام کررہا ہے۔

مزید برآں یہ کہ جب کہ طول عمر ایک فضیلت جزوی ہی زیادہ سے زیادہ ہوسکتی ہے۔مطابق(شحنہ حق ص۵۰،خزائن ج۲ص۳۹۲)تو پھر مرزا کا خود اقرار ہے کہ غیر نبی کو بھی نبی پر فضیلت جزوی ہوسکتی ہے۔چہ جائیکہ نبی کو نبی پر فضیلت جزوی ہو۔دیکھو(تریاق القلوب ص۱۵۷،خزائن ج۱۵ ص۴۸۱)اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے۔جو غیر نبی کو نبی پر ہوسکتی ہے۔

(حمامۃ البشریٰ ص۷۸،خزائن ج۷ص۲۹۵)"**وقد اتفق علماء الاسلام انه قد يوجد فضيلة جزئية فى غير نبى لا توجد فى نبى**"

(حقیقت الوحی ص۱۴۹،خزائن ج۲۲ص۱۵۳)

۱۴...... بعض اوقات مرزائی لوگ کہا کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تو زمین پر ہوں اور حضرت مسیح آسمان پر ہوں اس میں تو آنحضرت ﷺ کی توہین ہے۔

جواب یہ ہے کہ کسی کا اونچی جگہ پر ہونا اس کی افضلیت کی دلیل کہاں ہے۔کیا اس سے ملائکۃ اللہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہوں گے؟ بطور تسلیم یہ تو ایک جزوی فضیلت ہوگی اور باقرار مرزا جزوی فضیلت تو غیر نبی کو بھی نبی پر ہوسکتی ہے۔تو گویا ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت جزوی ہو تو اس میں کیا استحالہ لازم آ گیا۔

۱۵...... کبھی یہ شبہ پیش کیا کرتے ہیں کہ مسیح اگر آئے گا تو امتی ہو کر آئے گا اور اس میں اس کی ہتک ہوگی۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہتک نہیں۔کیونکہ جب مرزا خود کو مسیح علیہ السلام سے اس لئے افضل قرار دیتا ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کا متبع ہے جو آنحضرت ﷺ سے مفضول

ہے۔تو میرا متبوع آنحضرت ﷺ ہیں۔وہ افضل ہے تو مسیح محمدی بھی موسوی سے افضل ہوا۔
دیکھو (دافع البلاء ص ۱۳،۱۵ وغیرہ، مفہوم، خزائن ج۱۸ص ۲۳۲،۲۳۳)

اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ وہی مسیح اگر آنحضرت ﷺ کی اتباع کرے گا تو اس کی افضلیت ثابت ہوگی نہ مفضولیت نیز آگے وہ موسیٰ کا متبع تھا۔اب آنحضرت ﷺ کا متبع ہوگا۔
علاوہ ازیں تیرے قول سے مسیح امتی تو پہلے ہی بن چکا ہے۔دیکھو (ازالہ اوہام)

بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہیں۔

(ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۱۳۳، خزائن ج ۲۱ص ۳۰۰)

۱۶...... حضرت مسیح آوے گا تو ختم نبوت کیسے رہا۔تو اول تو اس کا جواب یہ ہے کہ ختم نبوت کا معنی ہے کہ اب نیا نبی کوئی نہیں ہوگا۔اس کا یہ معنی نہیں کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی نبوت بھی سلب ہوگئی۔جیسے کوئی کالج بند ہو جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ پہلے کے پاس شدہ طلباء کا منصب و علم سلب ہو گیا۔بلکہ بندش آئندہ کے لئے ہوتی ہے۔

مرزا کا یہ دعویٰ کہ آیت یا عیسیٰ انی متوفیک میں مواعید اربع بالترتیب واقع ہوئے ہیں

اولاً تو آیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے ترتیب ثابت ہوتی ہو۔واؤ مطلق جمع کے لئے ہوتی ہے نہ کہ ترتیب کے لئے اور مرزا کا خیال ہے کہ ترتیب مواعید اربعہ میں تقدیم وتاخیر کرنا تحریف کلام اللہ ہے۔دیکھو (حمامۃ البشریٰ ص ۱۷، خزائن ج۷ص ۱۹۶)

”والایة بزعمهم كانت فى الاصل على هذه الصورة يا عيسىٰ انى رافعك الى و مطهرك من الذين كفروا وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة ثم منزلك من السماء ثم متوفيك فانظركيف يبدلون كلام الله و يحرفون لكم عن مواضعها الخ“

اور ایسے ہی (ازالہ اوہام ص ۹۱۲،۹۱۳، خزائن ج۳ص ۶۰۷،۶۰۸) میں ہے۔یہودیوں کی طرز پر ”یحرفون الکلم عن مواضعه“ کی عادت ہے......اور کلام الٰہی کی تحریف وتبدیل پر کمر باندھ لی ہے۔وہ نہایت تکلف سے خدا تعالیٰ کے ان چار ترتیب وار فقروں میں سے دو فقروں کی ترتیب طبعی سے منکر ہو بیٹھے۔

اب ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا کے اقوال کے مطابق بھی مواعید اربعہ میں ترتیب باقی نہیں رہتی۔لہٰذا وہ بھی محرف قرآن ہوگا۔

۱...... مرزا ''سراج منیر'' میں کہتا ہے کہ حضرت مسیح کا رفع روحانی تب ہوا۔ جب کہ ان کو یہود کے ہاتھوں سے واقعہ صلیبی میں بچایا گیا۔ دیکھو (سراج منیر ص۲۰ حاشیہ، خزائن ج۱۲ ص۲۲) ''یا عیسیٰ انی متوفیك ''جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے اس وقت خوب معنی کھلے ہیں۔ یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ کو اس وقت بطور تسلی ہوا تھا۔ جب کہ یہود ان کے مصلوب کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود ہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔ (سراج منیر ص۲۷،۲۸، خزائن ج۱۲ ص۴۴) میں ہے غرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو ایسے اضطراب کے زمانہ میں تسلی دی......

اس میں ایک باریک اشارہ ہے کہ اس عاجز کو بھی ایسا واقعہ پیش آئے گا...... یعنی ایسے منصوبے جو قتل کے کئے جاویں گے وہ کب اور کس وقت میں ہوں گے اور کن امور کا اس سے پہلے ظاہر ہونا ضروری ہے۔ سو اسی الہام کے بعد میں جو الہام ہے۔ اس میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔

(یہ رافعک الی کی تفسیر ہے)

دنیا میں ایک نذیر آیا...... اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرمادیا کہ قتل کی سازشوں کا وقت وہ ہوگا کہ جب ایک چمک دار نشان حملہ کی صورت پر ظاہر ہوگا، الخ۔

اب اس سے ظاہر ہوگیا کہ واقعہ صلیبی سے بچانا اسی کا نام رافع روحانی ہے اور توفی کا معنی اگر موت مراد ہے۔ جیسے مرزا کہتا ہے تو پھر توفی کا وعدہ قریباً ۸۷ سال بعد کو ہوا۔ کیونکہ واقعہ صلیبی حضرت مسیح کو تقریباً ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا۔ (تحفہ گولڑویہ ص۱۲۷، خزائن ج۱۷ ص۳۱۱) واقعہ صلیب اس وقت حضرت مسیح کو پیش آیا تھا جب آپ کی عمر صرف تینتیس برس اور چھ مہینے کی تھی۔

اور وفات آپ کی بقول مرزا ایک سو بیس برس کی عمر میں ہوئی۔ (ایام الصلح ص۱۴۳، خزائن ج۱۴ ص۳۸۸) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی۔ محدثین نے اس حدیث کو اوّل درجہ کی صحیح مانا ہے۔

اب یہ ثابت ہوا کہ وفات تو ہوئی ۱۲۰ سال کی عمر میں اور رفع روحانی ہوا، ۳۳ برس کی عمر میں تو رفع روحانی پہلے ہوا اور وفات اس کے بہت مدت بعد قریباً ۸۷ سال کے بعد تو رفع اور توفی میں بھی ترتیب بدل گئی اور تحریف قرآن ہوئی۔

۲...... اور تیسرے وعدہ اور چوتھے وعدہ میں بھی باقرار مرزا ترتیب باقی نہیں۔ کیونکہ اس کی

تفسیر ہے۔ تطہیر کا وعدہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے ہوا یا خود مرزا سے معرض ظہور میں آیا۔ لیکن چوتھا وعدہ ’’وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفرو ‘‘اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ کیونکہ چوتھے وعدہ کا مفہوم ہے کہ تیرے ماننے والوں کو تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا اور وہ تو آنحضرت ﷺ سے پہلے قسطنطین اوّل کے زمانہ سے پورا ہو گیا ہے۔ اب اس کی دلیل کہ تطہیر کا وعدہ آنحضرت ﷺ سے پورا ہوا۔

دیکھو (حمامۃ البشریٰ ص۵۶، خزائن ج۷ ص۲۵۸) ’’وھکذا وعد مطھرك من الذین کفروا وقع وتم ببعث النبی ﷺ الخ‘‘

اور اس کا حوالہ تطہیر کا وعدہ مرزا کے آنے سے پورا ہوا۔ (مسیح ہندوستان میں ص۵۲، خزائن ج۱۵ ص۵۴) اور مطھرک کی پیش گوئی میں یہ ارشاد ہے کہ ایک زمانہ وہ آتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان الزاموں سے حضرت مسیح کو پاک کرے گا اور یہی وہ زمانہ ہے، الخ۔

اور اس کا حوالہ کہ چوتھا وعدہ سلطنت کا ہے۔ دیکھو (تحفہ گولڑویہ ص۸۴، خزائن ج۱۷ ص۲۳۶) ’’وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ‘‘

یعنی اے عیسیٰ خدا تیرے حقیقی تابعین کو جو مسلمان ہیں اور ادعائی تابعین کو جو عیسائی ہیں۔ ادعائی طور پر قیامت تک ان لوگوں پر غالب رکھے گا جو تیرے دشمن اور منکر اور مکذب ہیں۔ (ملخصاً ص۱۳۷) پس ثابت ہوا کہ چوتھا وعدہ آنحضرت ﷺ سے یا مرزا سے قبل ہو چکا ہے اور تیسرا وعدہ آنحضرت ﷺ یا مرزا کے زمانہ میں پورا ہوا۔ پس ان دو میں بھی ترتیب باقی نہ رہی۔

نیز مرزا خود کہتا ہے کہ اگر وعدہ رفع پورا ہو چکا ہے تو وعدۂ وفات بھی بلا توقف پورا ہونا چاہئے۔ دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص۴۰، خزائن ج۵ ص۴۶) ماسوا اس کے یہ بھی سوچنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ کہ میں ایسا کرنے کو ہوں، خود یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ وہ وعدہ (وفات) جلد پورا ہونے والا ہے اور اس میں کوئی توقف نہیں نہ یہ کہ رفع کا وعدہ تو اسی وقت پورا ہو جائے۔ لیکن وفات دینے کا وعدہ ابھی تک جو دو ہزار برس گزر گئے ہیں، پورا ہونے میں نہ آوے۔

اب ہم کہتے ہیں کہ جب ترتیب ضروری ہے تو رفع مسیح تو واقعہ صلیبی پر ہوا کہ خدا نے لعنتی اور ذلیل موت سے بچا لیا تو وعدہ وفات رفع روحانی سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ تو ثابت ہوا کہ حضرت مسیح واقعہ صلیبی پر تو ضرور فوت ہوئے ہوں گے۔ بلکہ اس سے قبل مرے ہوں گے۔ تو واقعہ صلیبی کے وقت سے پہلے مر گئے ہیں تو صلیب مردے کو دی گئی ہوگی اور پھر صلیب کے وقت

وہ ضرور مرے ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ توفی کا وعدہ اس سے پہلے پورا ہوتا ہے تو اب تو ثابت ہوا کہ حضرت مسیح صلیب کے وقت مردہ تھے اور وہ یقیناً لعنتی اور ذلیل موت سے مرے۔ کیونکہ مرزا خود کہتا ہے کہ اگر حضرت مسیح واقعہ صلیبی پر مرے ہوئے ہوں تو ان کی نبوت جھوٹی ٹھہرے گی اور وہ لعنتی ثابت ہوں گے۔ دیکھو (ایام الصلح ص ۱۱۱، ۱۱۲، خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۸، ۳۴۹) یہودیوں کے مذہب کی رو سے جس شخص کو صلیب کے ذریعے قتل کیا جائے۔ خدا کی لعنت اس پر پڑتی ہے...... خدانخواستہ اگر واقعہ صلیبی وقوع میں آ جاتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک ایسا داغ ہوتا کہ کسی طرح ان کی نبوت درست نہ ٹھہر سکتی۔

اب نتیجہ یہ ہوا کہ واقعہ صلیبی پر جب کہ رفع روحانی ہوا تو اس سے پہلے وفات ثابت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ ترتیب ضروری ہے تو پھر وہ لعنتی موت سے مرے ہوں گے اور ان کی نبوت میں بھی شک پڑ گیا ہوگا۔

مزیں برآں یہ کہ مرزا کو خود (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۷، خزائن ج ۱ ص ۶۶۴ حاشیہ) میں یہی الہام "یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك الی، الخ" کا ہوا ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ تیرے چاروں وعدوں میں بھی ترتیب ضروری ہے یا نہیں اور پھر جب اپنا الہام آیا تو اس میں اب متوفیک کا معنی پوری نعمت دینے والا کیوں کر لیا۔ اس لئے کہ کہیں اپنی موت نہ ثابت ہو جائے۔

تیرے اپنے اس الہام میں بھی یقیناً توفی اور رفع میں ترتیب باقی نہیں۔ کیونکہ تیرا رفع روحانی تیرے زعم میں لیکھرام کے قتل کے وقت ہوا جب کہ ہنود نے تجھ پر اس کے قتل کا الزام لگایا اور خدا نے تجھ کو اس سے بری کر کے تیرا رفع روحانی کیا۔

دیکھو (سراج منیر ص ۳۲، خزائن ج ۱۲ ص ۳۹ ملخص) کہ یہ تفسیر رافعک الی کی ہے۔ تو تیرا وفات کا وعدہ تو ابھی پورا ہی نہ ہوا تھا اور رفع روحانی کا وعدہ پورا ہو گیا۔ تو تیرے اپنے دونوں وعدوں میں بھی یقیناً ترتیب مفقود ہے۔ کیونکہ رفع تو قتل لیکھرام کے جرم سے برأت کے وقت ہوا اور وفات بہت سال بعد میں جا کر ہوئی۔ پس اس لحاظ سے مرزا بھی قرآن مجید اور اپنے الہامات کا تحریف کرنے والا ثابت ہو گیا۔

خبط عشواء

مرزا قادیانی وفات مسیح میں عجیب خبط عشواء سے کام لیتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ حضرت

مسیح زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ (براہین احمدیہ ص۴۵۸،۳۶۵، ۴۹۸،۵۰۵ جدید، خزائن ج ۲۲ ص ۳۵) اور کبھی کہتا ہے کہ وہ صلیب پر چڑھ کر مر گئے تھے۔ (ص ۴۱، ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب) اور کبھی کہتا ہے کہ وہ صلیب سے محفوظ رہ کر بعد میں مرے تھے۔ (حقیقت الوحی ص۱۰۱) اور ان کی قبر گلیل میں بتاتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۵۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳) اور کبھی یروشلم میں بتاتا ہے۔ (اتمام الحجۃ ص ۱۹،۱۸، ۲۵ جدید، خزائن ج ۸ ص ۲۹۹ حاشیہ) اور کبھی سری نگر کشمیر میں بتاتا ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴) اور ان کی عمر بھی کبھی ایک سو بیس بتاتا ہے۔ (ایام الصلح ص ۱۴۳، خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۸) کبھی ایک سو تیس (۱۳۰) کبھی ایک سو پچیس (۱۲۵)۔ دیکھو (مسیح ہندوستان میں ص ۵۳، خزائن ج ۱۵ ص ۵۵، تریاق القلوب ص ۴۰۰، خزائن ج ۱۵ ص ۲۴۳) اور حضرت مسیح...... آخر سری نگر میں ایک سو پچیس برس کی عمر میں وفات پائے۔

''آیة وان من اهل الکتاب الالیومنن به قبل موته'' کی تفسیر میں مرزا نے عجیب عجیب مطلب بیان کئے ہیں۔ (حقیقت الوحی ص ۳۴، ۱۴۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۷۲، براہین حصہ پنجم ضمیمہ ص ۲۳۰، ۲۳۳ جدید، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۹) اور ضمیر بہ کا مرجع آنحضرت ﷺ یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانا ہے۔ دیکھو (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۱، ضمیمہ حصہ پنجم ص ۲۳۰، ۱۳۳، ۲۳۳ جدید) اور قبل موتہ کا مرجع حضرت عیسیٰ کو بھی تسلیم کیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۶۹، خزائن ج ۳ ص ۲۹۰) میں لکھا ہے کہ یہ معنی صحیح اور ضروری التسلیم ہیں۔ اور (ص ۱۰۴۵) میں ہے کہ واللہ یہ صداقت مجھے خدا سے معلوم ہوئی۔

جبکہ یہ آیت آخری زمانہ کے لئے ہے کہ مسیح موعود پر اہل کتاب ایمان لاویں۔ دیکھو (حقیقت الوحی ص ۱۰۴، ۱۲۱) اور قبل موتہ کی ضمیر کا مرجع از رائے الہام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۷۹ تا ۳۸۵ طبع اول، خزائن ج ۳ ص ۲۹۸ وص ۱۰۴۲، ۱۰۴۸ طبع لاہوری)

براہین احمدیہ اور مرزا کا عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام

مرزا کا یہ عقیدہ یعنی حیات مسیح اور صعود مسیح اور نزول مسیح کا تھا۔ کیونکہ یہ تینوں امور آپس میں متلازم ہیں۔ لہٰذا ایک کے ثبوت سے دوسرے کا ثبوت خود بخود ہو جاوے گا۔ (حمامۃ البشریٰ ص ۳۴، خزائن ج ۷ ص ۲۱۶) ''اماعرفوا ان النزول فرع الصعود'' ایسے ہی مرزا (ازالہ اوہام ص ۲۶۳، ۲۶۴، خزائن ج ۳ ص ۲۳۲، ۲۳۳) میں کہتا ہے کہ حضرت مسیح کا قبر ﷺ میں دفن ہونا اس امر کی فرع ہے کہ وہ پہلے آسمان سے نازل ہوں۔ لہٰذا یہ تینوں امور آپس میں اصل و فرع متلازمین کا حکم رکھتے ہیں۔ اس کا ثبوت کہ پہلے مرزا حیات و نزول مسیح کا عقیدہ رکھتا تھا۔ دیکھو

(براہین احمدیہ ص۴۹۸، خزائن ج۱ ص۵۹۳)''ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین کله''
یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ اور دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔ (وشلہ ص۵۰۵، خزائن ج۱ ص۶۰۱) وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال لاوے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور نادرست کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا اور یہ زمانہ اس زمانہ کے لئے بطور ارہاص کے ہے اور مرزا کہتا ہے کہ میں اس عقیدہ پر مدت تک جما رہا۔ دیکھو (ضمیمہ نزول مسیح ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳) پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے۔ تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ (ایام الصلح ص۴۱،۴۲،۴۳، خزائن ج۱۴ ص۲۷۱ تا ۲۷۴ ملخص) میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے۔

(وحمامۃ البشریٰ ص۱۴،۱۵ جدید، خزائن ج۷ ص۱۹۱)''بل کنت خلت ان المسیح نازل من السماء کما ھو مرکوز فی مدارك القوم و لکنی کنت اقول فی نفسی تعجبا ان اللّٰه لم سمانی عیسیٰ بن مریم فی الھامه المتواتر المتتابع ''(حقیقت الوحی ص۱۴۹، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳) اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے نازل ہوں گے۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۶۲،۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۶۰۲) پس تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے پہلے اعتقاد کو نہیں چھوڑا تھا۔ جب تک خدا نے روشن نشانوں اور کھلے کھلے الہاموں کے ساتھ نہیں چھوڑایا۔ (حصہ پنجم ص۹۴،۹۵، ۸۵ جدید، خزائن ج۲۱ ص۹۵) بلکہ میں تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ معلوم ہوا کہ براہین

احمدیہ میں مرزا کا حیات مسیح کا عقیدہ تھا اور پھر وہ تھا بھی قرآن مجید کی آیت کی تفسیر کے ماتحت اور (ازالہ اوہام ص۱۴۹، خزائن ج۳ ص۱۷۱) میں تسلیم کرتا ہے کہ میں نے احادیث نبویہ کے ماتحت حیات مسیح کا عقیدہ لکھا تھا اور (ازالہ اوہام ص۸۵۹، خزائن ج۳ ص۵۷۳) میں تسلیم کرتا ہے کہ بائبل اور احادیث کی رو سے حضرت مسیح کا آسمان پر جانا خیال کیا گیا ہے اور کتاب (مسیح ہندوستان میں ص۳۶، خزائن ج۱۵ ص۳۸) میں لکھا کہ (انجیل متی باب ۲۴ آیت ۳۰) سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح آسمان سے نازل ہوں گے۔ پس قرآن اور حدیث و بائبل وانجیل سے تو حیات مسیح ثابت ہوئی اور وفات مسیح کا دعویٰ مرزا کے اپنے الہام سے ہوا۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۶۰۲) تو پھر قرآن وحدیث و بائبل کو وفات مسیح میں استدلالاً پیش کرنا یقیناً دھوکہ دینا ہوگا۔

براہین احمدیہ کے عقیدے کو پھر مرزا نے ترک کر کے قرآن وحدیث کا خلاف کر کے پھر کہنا شروع کر دیا کہ میں نے جو کچھ براہین میں لکھا تھا وہ ایک رسمی عقیدہ تھا۔ میں دوسرے مسلمانوں کے پیچھے لگ کر وہ کہہ بیٹھا تھا۔ لیکن اس کا عذر مردود ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ جو حکم ہو کر آیا کرتا ہے وہ تمہارے رسمی عقائد کی پابندی نہیں کیا کرتا۔ دیکھو (نزول مسیح ص۳۴، ۳۵، خزائن ج۱۸ ص۴۱۲) ماسوا اس کے جبکہ مسیح موعود کا نام حکم ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کے بہتر (۷۲) فرقوں میں فیصلہ کرے اور بعض خیالات کا رد کرے اور بعض کی تصدیق کرے۔ یہ کیونکر ہو سکے کہ جو حکم کہلاتا ہے وہ تمہارا سب رطب ویابس کا ذخیرہ مان لے اور پھر اس کے وجود سے فائدہ کیا ہوا اور کس لئے اس کا نام حکم رکھا گیا، الخ۔

(قریب منہ تحفہ گولڑویہ ص۷۰، ۲۳۲ قدیم، خزائن ج۱۷ ص۱۵۴، ضمیمہ حصہ پنجم ص۲۰۴، خزائن ج۲۱ ص۳۷۷) اور کبھی یہ کہتا کرتا ہے کہ میں نے براہین میں جو عقیدہ لکھا تھا وہ الہام سے نہیں لکھا تھا۔ دیکھو (ضمیمہ نزول مسیح ص۶، خزائن ج۱۹ ص۱۱۲) اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہوں۔ اس اقرار میں کہا لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ تیرے ہی اقرار سے براہین کو تو نے ملہم و مامور ہو کر لکھا ہے اور پھر تو نے براہین کی اس قدر توثیق کی ہے کہ کسی دوسری کتاب کی تصدیق و توثیق نہیں کی اور تیرا خود دعویٰ ہے کہ ملہم کی اجتہادی غلطی بھی وحی کے ماتحت ہوتی ہے اور اس کو وحی کی غلطی سمجھنا چاہئے اور

تیرا خود اقرار ہے کہ ہم الہام والوں کی ہر بات معتبر ہوتی ہے۔ خواہ الہام سے کہیں یا بغیر الہام کے تو پھر یہ معاذیر اور بہانے کیا معنی رکھتے ہیں۔ اب ذیل میں ہم ہر ایک بات کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

۱...... امر اوّل کہ براہین کو ملہم ہو کر لکھا اور براہین کی تصنیف کے وقت مرزا ملہم تھا۔ دیکھو (اشتہار ملحقہ سرمہ چشم اریہ، خزائن ج۲ ص۳۱۹) کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے۔ جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے، الخ۔ (مثلہ اشتہار ملحقہ آئینہ کمالات اسلام، خزائن ج۵ ص۶۵۷)

اور خود براہین احمدیہ میں سے معلوم ہو رہا ہے کہ مرزا اس وقت ملہم تھا۔ دیکھو (براہین احمدیہ ص۲۲۵ جدید حاشیہ در حاشیہ، خزائن ج۱ ص۲۴۹) یہ الہام جب اس خاکسار کو ہوا تو قریب دس یا پندرہ ہندو اور مسلمان لوگوں کے ہوں گے کہ جو قادیان میں اب تک موجود ہیں۔ جن کو اسی وقت اس الہام سے خبر دی گئی۔

و (ص۵۲۰ جدید حاشیہ در حاشیہ نمبر۳، خزائن ج۱ ص۶۲۱) اور اس برکت کے بارہ میں ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں بھی ایک عجیب الہام اردو میں ہوا۔ جس کو اس جگہ لکھنا مناسب ہے، الخ۔

اور (آئینہ کمالات اسلام ص۱۰۹، خزائن ج۵ ص۱۰۹) میں ہے کہ مجھ کو یاد ہے کہ ابتداء وقت میں جب میں مامور کیا گیا۔ تو مجھے یہ الہام ہوا کہ جو براہین احمدیہ کے (ص۲۳۸) میں مندرج ہے۔

اس کے علاوہ براہین میں مرزا نے اپنے بہت سے الہام درج کئے ہیں جو اس وقت اس کے ملہم ہونے کی دلیل ہے اور پھر مختلف کتب میں (مثلہ حقیقت الوحی ص۲۰۰، خزائن ج۲۲ ص۲۰۰) سراج منیر وغیرہ میں حوالہ دیا کرتا ہے کہ میرا یہ الہام براہین میں مندرج ہے۔ پس اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو کہ براہین کے وقت مرزا ملہم تھا۔

۲...... اور امر دوم کہ مرزا نے براہین احمدیہ کی بڑی تعریف وتوثیق کی ہے۔ اس کے حوالہ جات یہ ہیں۔ (براہین احمدیہ ص۱۳۶، خزائن ج۱ ص۱۲۸) اور اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان نہیں۔ بلکہ وہ تمام صداقتیں کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجتماعی کا نام اسلام ہے۔ وہ سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو ضروریات دین پر احاطہ ہو جائے گا اور کسی مغوی یا بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ دوسروں کو وعظ ونصیحت اور ہدایت کرنے کے لئے ایک کامل استاذ اور ایک عیار رہبر بن جائیں گے۔

(ص ۱۳۷، خزائن ج ۱ ص ۱۳۰) پانچواں اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ اس کو پڑھنے سے حقائق اور معارف کلام ربانی کے معلوم ہو جائیں گے...... اور وہ تمام کامل صداقتیں جو اس میں دکھائی گئی ہیں۔ وہ سب آیات بینات قرآن شریف سے لی گئی ہیں...... پس حقیقت میں یہ کتاب قرآن شریف کے دقائق اور حقائق اور اس کے اسرار عالیہ اور اس کے علوم حکمیہ اور اس کو اعلیٰ فلسفہ ظاہر کرنے کے لئے ایک عالی بیان تفسیر ہے، الخ۔

(ص ۲۴۸، خزائن ج ۱ ص ۲۷۵) میں ہے۔ جناب خاتم الانبیاء ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہو جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔

براہین کا آخری صفحہ ٹائٹل پیج بعنوان ہم اور ہماری کتاب، سو اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے اور مرزا نے دس ہزار انعامی کتاب اسی کو کہا ہے اور کوئی ایسے اوصاف کی جامع کتاب نہیں کہ وہ دس ہزار انعامی بھی ہو اور وہ کتاب اللہ کی تفسیر بھی ہو اور اس پر آنحضرت ﷺ کا ریویو بھی اور اس کے طبع کا ظاہری و باطنی مہتمم خدا تعالیٰ ہو۔

۳...... امر سوم کہ ملہم و نبی کی اجتہادی غلطی بھی وحی کے ماتحت ہوتی ہے اور وہ اس کی غلطی نہیں، بلکہ وحی کی غلطی (گویا عیاذاً باللہ خدا کی غلطی) ہوتی ہے۔ دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۱۴، خزائن ج ۵ ص ۱۱۴) اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اجتہادی غلطی بھی وحی کی روشنی سے دور نہیں تھی...... سو ہم اس اجتہادی غلطی کو بھی وحی سے علیحدہ نہیں سمجھتے۔ (ص ۳۵۴، خزائن ج ۵ ص ایضاً) چونکہ ہر ایک بات جو اس کے منہ سے نکلتی ہے، وحی ہے۔ اس لئے جب اس کے اجتہاد میں غلطی ہو گئی تو وحی کی غلطی کہلائے گی نہ اجتہاد کی غلطی، الخ۔

۴...... امر چہارم کہ ملہم کی ہر بات صحیح اور سچ ہوتی ہے۔ خواہ الہام سے ہو یا بغیر الہام کے۔ دیکھو (حقیقت الوحی ص ۱۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸) علی ہذا القیاس اس کے (ملہم) دل کو قوت فراست عطاء کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں اس کے دل میں پڑ جاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہیں۔ علی ہذا القیاس شیطان اس پر تصرف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا اور

بباعث نہایت درجہ فنافی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو۔ تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے نہیں، بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیونکہ نفسانی ہستی اس کی بکلی جل جاتی ہے۔

(حمامۃ البشریٰ ٹائٹل پیج ص الف، خزائن ج۷ ص۱۶۷،۱۶۸) ''ان اولیـــــاء اللّٰه قــوم یـحبهم و یـحبـونـه...... و یحفظهم من مقامات مزلة الاقدام '' (ص ب، خزائن ج۷ ص۱۷۰) ''فانهم یؤتون علما و فهما من لدن ربهم......ویعصمهم یدا الرب من کل مزلة ''

(حمامۃ البشریٰ ص۴۹، خزائن ج۷ ص۲۳۳) ''والـذیـن کثر علیهم فیضان العلوم و الـمـعـارف من هذا النبی الرسول الامی فمنهم قوم توجهوا الی کتاب اللّٰه و التـدبر فیه و استنباط دقائقه وقوم آخرون کانت همتهم اخذ العلوم من اللّٰه تبارك وتعالیٰ فهم الحکماء و المحدثون اهل الحکمة الربانیة، الخ ''

(حمامۃ البشریٰ ص۷۱، خزائن ج۷ ص۲۸۴،۲۸۵) ''والذی نفسی بیده انه نظر الی فـقبلنی واحسن الی وربانی و اعطانی من لدنه فهما وعقلا مستقیما وکم من نور قذف فی قلبی فعرفت من القرآن مالا یعرف غیری ''

(حمامۃ البشریٰ ص۷۲، خزائن ج۷ ص۲۸۵) ''انـا ماکتبنا فی کتاب شیعا یخالف النصوص القرآنیة والحدیثیة وما تفوهنا به یوما من الدهر ''

(مواہب الرحمٰن ص۳، خزائن ج۱۹ ص۲۲۱) ''وکـلما قلت قلت عن امره وما فعلت شیئا من امری ''

(براہین احمدیہ ص۲۰۸، حاشیہ ۳۳۸ جدید) ''اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمت الٰہیہ جلد تر ان (ملہمین) کا تدارک کر لیتی ہے۔''

(براہین احمدیہ ص۲۲۰، خزائن ج۱ ص۲۸۰ ملخص) انبیاء و رسل اور ملہمین کے عقائد صاف اور سچے ہونے چاہئیں۔

(نور الحق ج۲ ص۴۱، خزائن ج۸ ص۲۳۶) ''ویبعـث اللّٰه عبدا لاعـانتـه فیجدد دین اللّٰه بعلمه وصدقه......وما یقول الا ما علمه لسان الرحمن ''

(نورالحق ج۲ص ح،خزائن ج۸ص۲۷۱)''ان اللّٰہ لا یترکنی علی خطاء طرفۃ عین و یعصمنی من کل مین''
(حقیقت الوحی ص۲۷۸،خزائن ج۲۲ص۲۹۱)''میں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا۔''
(حقیقت الوحی ص۲۲،۱۵۱،خزائن ج۲۲ص۱۲۵)''اس کا (ملہم) ہاتھ خدا کا ہاتھ اس کا منہ خدا کا منہ ہوتا ہے۔''
(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۵،خزائن ج۲۲ص۵۷۳)''مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔ ہاں اس کے سمجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہ ہو، کسی نبی سے غلطی ہوسکتی ہے۔''
کیا یہ وفات وحیات مسیح کا مسئلہ حکم شرعی نہ تھا؟
(حمامتہ البشریٰ ص۹،خزائن ج۷ص۱۸۶)''واللّٰہ یعلم انی ماقلت الا ماقال اللّٰہ ولم اقل کلمۃ قط یخالفہ وما سہا قلمی فی عمری''
(آئینہ کمالات اسلام ص۹۳طبع اول،خزائن ج۵ص۹۳)''اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلافصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔''
الحاصل...... اب مرزا کا کوئی عذر باقی نہ رہا کہ میں نے براہین میں غلطی سے جو لکھ دیا، لکھ دیا اور اگر مرزا یا مرزائی لوگ یہ کہیں کہ یہ بات اور تعلیم مرزا کو بعد میں حاصل ہوئی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا خود لکھتا ہے کہ میں نے براہین کو سالہا سال کے مطالعہ کے بعد لکھا ہے اور اس کو جو کچھ ملا ہے وہ مادر کے شکم سے ہی ملا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مبداء ولادت سے ہی ہے۔ دیکھو (براہین احمدیہ ص ح،خزائن ج۱ص۱۴)(عرض ضروری، بحالت مجبوری) اور کچھ ضرور نہ تھا جو ہم سالہا سال اپنی جان کو محنت شدید میں ڈال کر اور اپنی عمر کا ایک حصہ خرچ کر کے پھر آخر کار ایسا کام کرتے جو محض تحصیل حاصل تھا۔ (ص۹۰،۹۱،خزائن ج۱ص۷۹،۸۰) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کتاب کی تالیف سے پہلے ایک بڑی تحقیقات کی گئی اور ہر ایک مذہب کی کتاب دریافت اور امانت اور تدبر سے دیکھی گئی اور فرقان مجید اور ان کتابوں کا باہم مقابلہ بھی کیا گیا۔

بخواندم زہر ملتے دفترے | بدیدم زہر قوم دانش ورے
ہم از کودکی سوئے ایں تاختم | دریں شغل خود را بیندا ختم
جوانی ہمہ اندریں باختم | دل از غیر ایں کار پرداختم

(ص۹۵ مقدمہ،خزائن ج۱ص۸۵)

(حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ص۷۰) ''اب میں بموجب آیت کریمہ'' وامـــا بنعمة ربك فحدث ''اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں، بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطاء کی گئی ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷طبع اول، خزائن ج۵ص۵۴۷) ''کان الله معی اول امری حین ولدت وحین کنت ضریعا عند ظئری وحین کنت اقراء فی المتعلمین، الخ ''اور پھر مرزا کے علوم کسبی بھی نہیں کہ بعد میں حاصل کئے گئے ہوں۔ بلکہ وہبی ہیں۔(نورالحق ص۲۱۱، ۲جدید) ''وعلمنی من لدنه وتولدنی وفتح علی ابواب علوم الذین خلوامن قبلی''

(حقیقت الوحی ص۳۰۸، خزائن ج۲۲ص۳۲۱) ''اور دو فرشتوں سے مراد اس کے لئے دو قسم کے غیبی سہارے ہیں۔ جن پر ان کی اتمام حجت موقوف ہے۔''

۱...... ''ایک وہبی علم متعلق عقل اور نقل کے ساتھ اتمام حجت جو بغیر کسب اور اکتساب کے اس کو عطاء کیا جائے گا۔'' (وشلہ ایام الصلح ص۱۴۷، خزائن ج۱۴ص۳۹۴، ۳۹۵ملخص)

تو پھر اب کیا عذر کیا جاسکتا ہے کہ میں نے براہین میں غلطی کی تھی اور حیات مسیح کا عقیدہ لکھ دیا تھا اور پھر لطف یہ کہ مرزا کو قرآن مجید کا علم بھی خاص خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ دیکھو (حصہ پنجم ص۵۲، ۵۱جدید خزائن ج۲۱ص۶۵، ۶۶) واضح ہو کہ براہین احمدیہ میری تالیف میں سے وہ کتاب ہے جو ۱۸۸۰ء یعنی ۱۲۹۷ھ میں چھپ کر شائع ہوئی تھی...... مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ خفیف سی غنودگی ہو کر یہ وحی ہوئی یا احمد ''بارك الله فیك الرحمان علم القرآن ''جس نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے حقیقی معنوں پر تجھے اطلاع دی۔

اب قرآن مجید کے حقیقی معنوں پر بھی خدا سے اطلاع دی گئی تھی۔ پھر براہین میں کیوں حیات مسیح کو لکھا۔ سوائے اس کے کہ مسلمانوں کو اس وقت دھوکہ دینا منظور تھا کہ کوئی میری مخالفت نہ کرے۔ لیکن اپنے دل کی تمنائیں ابھی پوشیدہ رکھی ہوئی تھیں۔

پھر علاوہ ازیں جبکہ تیرے نزدیک تیرا دنیا میں آنا ہی کسر صلیب کے لئے ہے۔ (ضرورت الامام ص۲۵، ۲۶جدید، خزائن ج۱۳ص۴۹۶ملخص) اور عیسائیت کا بڑا ستون حیات مسیح ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۴۱طبع اول، خزائن ج۵ص۴۱) تو پھر اپنی علت غائی میں جو تیرے مبعوث ہونے کی باعث تھی۔ کیوں غلطی میں بارہ سال تک بعد ملہم ہونے کے مبتلا رہا۔ (ضمیمہ نزول مسیح ص۷، خزائن

ج۱۹ص۱۱۳) حالانکہ نبی اپنی تعلیم میں (ضمیمہ نزول مسیح ص۲۶، خزائن ج۱۹ص۱۳۵، قدیم تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۵، خزائن ج۲۲ص۵۷۳) اور احکام شرعیہ میں کبھی غلطی نہیں کھاسکتا۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(ضرورۃ الامام ص۲۴،۲۵،۲۶، خزائن ج۱۳ص۴۹۴،۴۹۵ ملخص) "سو وہ حکم میں ہوں میں روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کے دور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ان ہی دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا جاؤں۔"

(مثلاً اخبار بدر ۱۹/جولائی ۱۹۰۶ص۴ کالم نمبر۲، مکتوبات احمدیہ ص۴۹۵ جدید)

(آئینہ کمالات اسلام ص۴۱، خزائن ج۵ص ایضاً) عقائد باطلہ کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا بنانے کے لئے گویا عیسائی مذہب کا بھی ایک ستون ہے۔ (ضمیمہ نزول مسیح ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۵، خزائن ج۲۲ص۵۷۳) مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔ ہاں اس کے سمجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہ ہو، کسی نبی سے غلطی ہوسکتی ہے۔ پس اب مرزا کے پاس براہین احمدیہ میں جو حیات مسیح کا قول کر چکا ہے۔ اس سے رہائی کی کوئی صورت نہیں رہی۔

یہ تو مرزا کے لئے پہلا دور تھا اور اسی دور میں مرزا کے نزدیک حیات مسیح یا وفات مسیح کوئی قابل قدر چیز نہ تھی اور اس کی نظر میں یہ ایک فرعی مسئلہ تھا اور نزول مسیح پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی تھی جس کو اسلام کی حقیقت سے کوئی تعلق نہ تھا اور اس سے اسلام کا کچھ نقصان و نفع نہ تھا۔ مگر بعد میں جو اس مسئلہ نے پوزیشن اختیار کی۔ اس کو ہم آگے بیان کریں گے۔ ابھی پہلے دور کی پوزیشن کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(ازالہ اوہام ص۱۴۰، خزائن ج۳ص۱۷۱) مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں، جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز و یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے، الخ۔

مثلاً (چشمہ معرفت ص۱۸۰، خزائن ج۲۳ص۱۸۹) ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف نزاع لفظی ہے، الخ۔ (حقیقت الوحی ص۳۸۱، خزائن ج۲۲ص۳۹۲) اور کہا کہ تم لوگ مسجد میں نماز نہ پڑھا کرو۔ مسجد کو بھرشٹ کر دیا ہے۔ پھر فرعی مسائل کا جو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مختلف فیہ ہیں، ذکر چھیڑ کر میرے ساتھ مجادلہ شروع کر دیا۔

(گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص۵، خزائن ج۶ص۳۸۲ ملحقہ شہادۃ القرآن) ایک شخص ساکن

بٹالہ ضلع گورداسپور نے جو اپنے تئیں مولوی ابوسعید محمد حسین کر کے مشہور کرتا ہے۔ اس اختلاف رائے کے سبب سے جو بعض جزئی مسائل میں وہ اس عاجز کے ساتھ رکھتا ہے، الخ۔

اور (ازالہ اوہام ص۳۶۱، خزائن ج۳ ص۳۳۷) میں دوسرے مسلمانوں کو مسلمان ہی سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ حیات مسیح کے ہی قائل تھے اور پھر میاں عبدالحق اور مولوی محی الدین کو باوجودیکہ وہ مرزا کو کافر وملحد و (ص۶۲۸، خزائن ج۳ ص۴۳۸) جہنمی کہتے تھے۔ مسلمان (ص۶۳۷، خزائن ج۳ ص۴۴۳،۴۴۴) ہی خیال کرتا تھا۔ ملاحظہ ہوں حوالہ جات (ص۳۶۱، خزائن ج۳ ص۳۳۶،۳۳۷) اگر اب بھی ہمارے مخالف الرائے مولوی صاحبان ماننے میں نہیں آتے تو ہم انہیں غلطی ہونے کی وجہ سے مباہلہ کے لئے نہیں بلاتے۔ کیونکہ اگر اختلافات باہمی کی وجہ سے مسلمانوں کا باہم مباہلہ جائز ہوتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ مسلمانوں پر عذاب نازل ہونا شروع ہو جائے۔

(ازالہ ص۵۹۵، خزائن ج۳ ص۴۲۱) اب کیا یہ انسانیت ہے یا ہمدردی اور ترحم میں داخل ہے کہ طریق تصفیہ یہ ٹھہرایا جائے کہ تمام مسلمان کیا آئمہ اربعہ کے پیرو اور کیا محدثین کے پیرو اور کیا متصوفین ان ادنیٰ ادنیٰ اختلافات کی وجہ سے مباہلہ کے میدان میں آکر ایک دوسرے پر لعنت کرنا شروع کر دیں۔

(ص۶۶۰، خزائن ج۳ ص۴۵۶) اگر اب بھی تمہیں شک ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ مسلمانوں کے ساتھ جزوی اختلافات کی وجہ سے لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ (ص۶۳۷، خزائن ج۳ ص۴۴۳،۴۴۴) میاں عبدالحق نے مباہلہ کی درخواست بھی کی تھی۔ لیکن اب تک میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسے اختلافی مسائل میں جن کی وجہ سے کوئی فریق کافر یا ظالم نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ مباہلہ جائز ہے اور پھر وہ خود رقمطراز ہے کہ مرزا سے پہلے یہ حیات مسیح کا عقیدہ ایک اجتہادی غلطی تھی، جو قابل گرفت نہ تھی۔ دیکھو (حقیقت الوحی ص۳۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۳۲) اور مسیح موعود کے ظہور سے پہلے اگر اس امت میں سے کسی نے یہ خیال بھی کیا کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ صرف اجتہادی خطاء ہے۔

(مسئلہ الاستفتاء ص۳۹، خزائن ج۲۲ ص۶۶۰، لیکچر سیالکوٹ ص۲۰، خزائن ج۲۰ ص۲۱۸)

بلکہ یہ مسئلہ ایسا تھا کہ جس کا پورا علم صحابہؓ کو اور آنحضرت ﷺ کو بھی نہ تھا۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳،۴۷۴، حمامۃ البشریٰ ص۱۸، خزائن ج۷ ص۱۹۷) ان تمام حوالہ جات کو پہلے اجماع کو توڑنے کی وجہ سے سادس میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

اب اس مسئلہ کے دور ثانی کی پوزیشن مرزا کی نظر میں ملاحظہ ہو۔

۱...... کہ یہی مسئلہ ہمارے اصول مناظرات میں سے ہے۔

(ضمیمہ حصہ پنجم ص ۱۵۲، انجام آتھم ص ۱۳۳، خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

۲...... یہی میرے صدق وکذب کی مدار ہے۔

۳...... حیات مسیح کا عقیدہ رکھنا بہت بڑا شرک ہے۔

۴...... مسئلہ وفات مسیح بالکل غیر مشتبہ مسئلہ تھا۔

۵...... وفات مسیح کا مسئلہ قرآن مجید میں اس قدر وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ وضاحت ممکن نہیں۔

۶...... وفات مسیح نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے۔

۷...... حیات مسیح میں آنحضرت ﷺ کی توہین ہوتی ہے۔

۸...... مسئلہ حیات مسیح سخت جہالت سے بھرا ہوا ہے۔

۹...... حیات مسیح نصوص قرآن کے صریح اور بدیہی مخالف ہے۔

۱۰...... حیات مسیح کا قول قرآن مجید کی تحریف ہے۔ اس پر کوئی آیت حدیث، قول سلف یا امام مجتہد دال نہیں۔ ایسے مسئلہ کے قائلین محرفین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

۱۱...... وفات مسیح پر صحابہؓ کا سب سے اوّل اجماع تھا۔

۱۲...... حیات مسیح کا عقیدہ قرون ثلثہ سلف میں نہ تھا۔

۱۳...... حیات مسیح کا عقیدہ کھلے طور پر قرآن کے مخالف ہے۔

۱۴...... حیات مسیح ونزول وصعود کی قرآن وعقل تکذیب کرتا ہے۔

۱۵...... حیات مسیح کا عقیدہ بے ہودہ اور بے اصل اور متناقض روایات سے ہے۔

۱۶...... عقل اور تجربہ اور طبعی اور فلسفہ سے بکلی مخالف ہے۔

۱۷...... حیات مسیح کا نیا اور پرانا فلسفہ محال ثابت کرتا ہے۔

۱۸...... حیات مسیح نہایت لغو اور بے اصل مسئلہ ہے۔

۱۹...... حیات مسیح کا عقیدہ رکھنا الحاد وتحریف قرآن ہے۔

۲۰...... حیات مسیح کا عقیدہ رکھ کر توفی کا معنی موت نہ کرنا سب سے بڑھ کر حماقت ہے۔

۲۱...... اس مسئلہ کو مان کر آنحضرت ﷺ کی سخت توہین اور بے حرمتی ہوتی ہے۔ میں ایک لحظہ کے لئے اس ہجو کو گوارہ نہیں کر سکتا۔ الخ۔ (بدر ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۷ کالم نمبر ۲، قریب منہ ص ۸ کالم نمبر ۲)

ان تمام دعاوی کے حوالہ جات کو میں ذیل میں بالترتیب انشاءاللہ تعالیٰ ذکر کروں گا۔

۱...... ہمارے دعوے کی بنیاد حضرت عیسیٰ کی وفات پر ہے۔
(ایام الصلح ص ۳۹، خزائن ج ۱۴ ص ۲۶۹)

''فان بحث الوفات والحیات مقدم فی هذه المناظرات''
(انجام آتھم ص ۱۳۳، ۱۳۴، خزائن ج ۱۱ ص ایضا، مثلاً آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۹، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۲...... صرف مابہ النزاع حیات مسیح اور وفات مسیح ہے اور مسیح موعود کا دعویٰ اس مسئلہ کی درحقیقت ایک فرع ہے۔
(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۹، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۳...... ''فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات ان هوالاشرك عظیم''
ترجمہ...... یہ کہنا تو سوءادب ہے کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے۔ یہ تو شرک عظیم ہے۔
(الاستفتاء ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰)

۴...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بیان کر چکا ہے، الخ۔
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۳۴، خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۶)

۵...... ''فانظر کیف بین الله تعالیٰ وفات المسیح فی کتابه ثم انظر هل یکون من البیان و الشرح والا یضاح والتصریح اکثر من هذا''
ترجمہ...... دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عیسیٰ کی وفات کو کس طرح واضح بیان کر دیا۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی بیان، شرح، توضیح یا تصریح ہو سکتی ہے؟
(حمامۃ البشریٰ ص ۳۴، خزائن ج ۷ ص ۲۰۴)

۶...... ''اعلم ان وفات عیسیٰ علیه السلام ثابت بالنصوص القطعیة الیقینیة''
(حمامۃ البشریٰ حاشیہ متعلقہ ص ۵۶، خزائن ج ۷ ص ۲۵۴)
ترجمہ...... جان لیجئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قطعی اور یقینی نصوص سے ثابت ہے۔

۷...... ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے۔ اس کے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی ﷺ کی توہین ہوتی ہے۔
(حاشیہ گولڑویہ ص ۱۱۲)

۸...... توفی کے لفظ سے یہ نکالنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے نہ صرف مسیح بن مریم کی روح کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ بلکہ اس کے جسم عنصری کو بھی ساتھ ہی اٹھا لیا۔ یہ کیسا جہالت سے بھرا ہوا خیال

ہے۔ جو صریح اور بدیہی طور پر نصوص بینہ قرآن کریم کے مخالف ہے، الخ۔
(ازالہ اوہام ص۵۴۳، خزائن ج۳ ص۳۹۲)

۹...... بحوالہ سابقہ (ازالہ اوہام ص۱۱۲۲، ۳۰۴) صریح اور بدیہی طور پر نصوص بینہ قرآن کے مخالف ہے۔

۱۰...... ’’کیف یجوز لاحد من المسلمین ان یتکلم بمثل هذا ویبدل کلام الله من تلقاء نفسه و یحرفه عن موضعه من غیر سند من الله و رسوله الیست لعنة الله علی المحرفین ولوکانو علی الحق فلم لا یأتون ببرهان علی هذا التحریف من آیت اوحدیث اوقول صحابی اورأی امام مجتهد...... واما السلف الصالح فما تکلمو فی هذه المسئلة تفصیلاً بل آمنو مجملاً بان المسیح عیسیٰ بن مریم قد توفی، الخ ‘‘(حمامۃ البشریٰ ص۱۸، خزائن ج۷ ص۱۹۷، ۱۹۸)

ترجمہ...... کسی مسلمان کے لئے یہ کس طرح جائز ہے کہ وہ اس طرح کی بات کرے یا اپنی طرف سے اللہ کے کلام میں کوئی تبدیلی کرے اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بغیر کسی سند کے اسے اپنے محل سے پھیر دے۔ کیا ایسے تحریف کرنے والوں پر...... اللہ کی لعنت نہیں ہے اور اگر یہ لوگ حق پر ہیں۔ تو اس تحریف پر کسی آیت، حدیث، قول صحابی یا کسی امام مجتہد کی رائے سے دلیل کیوں نہیں لاتے...... اور جہاں تک سلف صالح کا تعلق ہے تو انہوں نے اس مسئلہ کے بارے میں کوئی تفصیلی کلام نہیں کیا۔ بلکہ وہ اجمالاً اس پر ایمان لائے کہ مسیح عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکے ہیں۔

۱۱...... غرض تمام صحابہؓ کا اجماع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر تھا۔ بلکہ تمام انبیاء کی موت پر، الخ۔ (حقیقت الوحی ص۳۵، خزائن ج۲۲ ص۳۷)

۱۲...... افسوس کہ قرون ثلثہ کے بعد بعض مسلمانوں کے فرقوں کا یہ مذہب ہوگیا کہ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے محفوظ رہ کر آسمان پر زندہ چلے گئے اور اب تک وہیں زندہ مع جسم عنصری بیٹھے ہیں۔ ان پر موت نہیں آئی، الخ۔ (حقیقت الوحی حاشیہ ص۵۹، خزائن ج۲۲ ص۶۱)

۱۳...... یہ خیال کہ سچ مچ مسیح بن مریم بہشت سے نکل کر دنیا میں آئیں گے۔ تصریحات قرآنیہ سے بکلی مخالف ہے۔ (ازالہ اوہام ص۹۰، خزائن ج۳ ص۱۴۹)

۱۴...... ’’واما صعود عیسیٰ و نزوله فهوا مریکذبه العقل و کتاب الله الفرقان ‘‘ (الاستفتاء ص۲، خزائن ج۲۲ ص۶۲۲، تحفہ گولڑویہ ص۵۱، خزائن ج۱۷ ص۱۷۳)

۱۵...... یہ عقیدہ کہ مسیح جسم کے ساتھ آسمان پر چلا گیا۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ صرف بیہودہ اور بے اصل اور متناقض روایات پر اس کی بنیاد معلوم ہوتی ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۲۶۸، خزائن ج ۳ ص ۲۳۵)

۱۶...... لیکن ہم ایسی تعلیمات (حیات مسیح) کو جو عقل اور تجربہ اور طبعی اور فلسفہ سے بکلی مخالف ...... تعلیم یافتہ لوگوں میں ہرگز پھیلا نہیں سکتے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۶۸، خزائن ج ۳ ص ۲۳۵)

۱۷...... نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس جسم خاکی کے ساتھ کرہ زمہریہ تک پہنچ سکے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

۱۸...... غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا۔ نہایت لغو اور بے اصل بات ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۲، ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

۱۹...... اپنے دل سے کوئی معنی مخالف عام محاورہ قرآن گھڑنا (یعنی توفی کا معنی موت نہ کرنا۔ محمد چراغ) اگر الحاد و تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟

(ازالہ اوہام ص ۳۳۵، خزائن ج ۳ ص ۲۷۰، قریب منہ حمامۃ البشریٰ ص ۱۸، خزائن ج ۷ ص ۱۹۷)

۲۰...... اس سے بڑھ کر کوئی حماقت نہیں کہ توفی کے معنی یہ کئے جائیں کہ خدا تعالیٰ جسم کو اپنے قبضہ میں کر لیوے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۴۲، خزائن ج ۳ ص ۳۹۱)

۲۱...... آنحضرت ﷺ کی توہین اور بے حرمتی ہوتی ہے۔

(بدر ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۷ کالم ۲، قریب منہ ریویو آف ریلیجز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۲۲)

اب فیصلہ دنیا کے سامنے ہے کہ ان اکیس نمبر میں جو اشیاء مرزا کی ہم نے نقل کی ہیں۔ کیا مرزا اپنے لئے بھی یہ سب ثابت کرے گا۔ کیونکہ خود بھی بارہ سال تک ملہم ہو چکنے کے باوجود اس غلط عقیدہ میں بزعمہ مبتلا رہا۔ بلکہ اپنی عمر میں باون سال تک اس میں مبتلا رہا۔ کیونکہ چالیس کی عمر میں وہ ملہم ہوا تھا اور بارہ سال بعد بھی یہی عقیدہ رہا۔ تو کیا اب مرزا تسلیم کرتا ہے کہ ۵۲ سال تک میں ان سب باتوں اور القابات کا مستحق ہوں۔

مرزا قادیانی کا خیال ہے کہ مسئلہ حیات ونزول مسیح پہلے کسی کو معلوم نہ تھا

۱...... آنحضرت ﷺ کو بھی یہ مسئلہ معلوم نہ تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی

نمونہ کے مو بمو منکشف نہ ہوئی ہو...... تو کچھ تعجب کی بات نہیں، الخ۔

۲...... حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی اپنے نزول کا مطلب سمجھ نہ آیا۔ دیکھو (ریویو آف ریلیجنز ج ۳ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۰۴، ص ۲۸۱) یہ امر بھی ناممکن نہیں کہ مسیح کو اپنی آمد ثانی کے معنی سمجھنے میں غلطی لگی ہو اور بجائے روحانی آمد سمجھنے کے اس نے جسمانی آمد اس سے سمجھ لی ہو، الخ۔

۳...... صحابہؓ کو بھی اس مسئلہ کی حقیقت معلوم نہ ہوئی۔ دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۲۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً) ”یا اخوان هذا هو الامر الذی اخفاه الله عن اعین القرون الاولی“ (تحفہ بغداد ص ۷، خزائن ج ۷ ص ۸، ۹) ”ما كان ايمان الاخيار من الصحابة و التابعين بنزول المسيح عليه السلام الا اجماليا وكانوا يومنون بالنزول اجمالاً، الخ“

(حمامۃ البشریٰ ص ۵۴۳، خزائن ج ۷ ص ۲۹۲) ”واما السلف الصالح فما تكلموا فى هذه المسئلة تفصيلاً بل آمنوا اجمالاً بان المسيح عيسىٰ بن مريم توفى، الخ“ (ازالہ اوہام ص ۱۱۲۲، ۳۰۴، ۱۱۲۶، ۳۲۸)

۴...... پہلے کسی کو بھی اس مسئلہ کا علم نہ ہوا۔ دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۲، خزائن ج ۵ ص ۵۵۲، ۵۵۳) ”وعلمت من لدنه ان النزول فى اصل مفهومه حق ولكن ما فهم المسلمون حقيقته لان الله اراد اخفاءه فغلب قضائه ومكره ابتلاء على الافهام فصرف وجوههم عن الحقيقة الروحانية الى الخيالات الجسمانية فكانوا بها من القانعين وبقى هذا الخبر مكتوما مستوراً كالحب فى السنبلة قرنا بعد قرن حتىٰ جاء زماننا هذا...... فكشف الله الحقيقة علينا، الخ“

۵...... اس کی حقیقت صرف مرزا کو ہی معلوم ہوئی۔ دیکھو (کمالات اسلام ص ۵۵۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً) ”فكشف الله الحقيقة علينا، الخ“ (ازالہ اوہام ص ۱۱۲۶، ۳۰۸) یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا جو خدا تعالیٰ نے وہ اصل حقیقت اپنے ایک بندہ پر کھول دی، الخ۔

(مثلہ ازالہ اوہام ص ۶۵۰، خزائن ج ۳ ص ۴۵۱، اربعین نمبر ۳، ۴ ضمیمہ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۰)

۶...... خدا تعالیٰ نے بھی خود نزول مسیح کی حقیقت کو دنیا سے چھپائے رکھا تھا۔ دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳۹، ۵۵۲ طبع اول واخبار الحکم ص ۶ ج ۱۰ ص ۳ کالم ۳ بابت ۱۷ ارفروری ۱۹۰۶ء) مگر باوجود اس قدر آشکارا ہونے کے خدا تعالیٰ نے اس کو مخفی کر لیا اور آنے والے موعود کے لئے اس کو مخفی رکھا۔

عموماً ہر جگہ استغراق حقیقی مراد نہیں ہوا کرتا تا کہ قد خلت من قبلہ الرسل میں استغراق حقیقی مراد ہو

مرزا عموماً ایسی آیات و احادیث سے استدلال کیا کرتا ہے۔ جن کو خصوصی طور پر حضرت مسیح علیہ السلام سے تعلق نہیں۔ بلکہ وہ عمومی حالات وواقعات ہوا کرتے ہیں اور یہ عموماً قاعدہ مسلمہ ہے کہ عمومات واردہ میں تخصیصات ہوا ہی کرتی ہیں۔ ہم ذیل میں چند ایک آیات عامہ پیش کرتے ہیں۔ جن میں استغراق حقیقی مراد نہیں۔ لیکن وہ عمومی حالات وواقعات کو بیان کرتی ہیں۔ بلکہ مرزا کے بھی خود ایسے اقوال پیش کرتے ہیں۔ جن کو اس نے بطور استغراق یا بطور کلیہ بیان کیا ہے۔ لیکن وہاں اس کی مراد بھی عموم کلی و استغراق حقیقی نہیں ہے۔

۱...... ”یایها الناس أن کنتم فی ریب من البعث فانا خلقناکم من تراب الآیة (پ۱۷حج، پ۲۴مومن)“

۲...... ”ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین ثم جعلناه نطفة الآیة (پ۱۸ مومنون)“

۳...... ”ان رسلنا یکتبون ماتمکرون (پ۱۱، یونس)“

۴...... ”یایها الناس اناخلقناکم من ذکروأنثی (پ۲۶حجرات)“

۵...... ”ویقتلون الانبیاء بغیرحق (پ۴،آل عمران)“

۶...... ”یقتلون الذین یا مرون بالقسط من الناس (پ۳،آل عمران)“

۷...... ”وکان الانسان عجولا (پ۱۵،بنی اسرائیل)“

۸...... ”ان الذین کفروا سواء علیهم أأنذرتهم ام لم تنذرهم لایؤمنون (پ۱، بقرة)“

۹...... ”واذا اذقنا الناس رحمة فرحوابها وان تصبهم سیئة بما قد مت ایدیهم اذاهم یقنطون (پ۲۱،روم)“

۱۰...... ”الم نجعل له عینین ولسانا وشفتین وهدیناه النجدین (پ۳۰،بلد)“

اقوال مرزا

۱...... ”ان لفظ التوفی فی القرآن فی کل مواضعها ماجاء الاللاماتة و

قبـض الــروح ''(حمامۃ البشریٰ ص ۶۳، خزائن ج ۷ ص ۲۶۹) و (ازالہ اوہام ص ۱۰۲۵،۲۰۷) یہاں کل استغراقی نہیں۔ کیونکہ دو جگہ توفی سے مراد نیند بھی ہے۔ دیکھو

(حمامۃ البشریٰ ص ۵۸، خزائن ج ۷ ص ۲۶۱، ازالہ اوہام ص ۳۳۶، خزائن ج ۳ ص ۲۷۱)

۲...... ''ان الاحادیث کلها آحاد ''(حمامۃ البشریٰ ص ۳۳، خزائن ج ۷ ص ۲۱۷)

یہاں بھی کل استغراقی نہیں بدلیل قولہ فی (حمامۃ البشریٰ ص ۲۳،۹۹ جدید، خزائن ج ۷ ص ۲۰۵) کہ بعض احادیث غیر احاد ہیں۔

۳...... ''ان هذه الاحاديث كلها لا تخلوعن المعارضات و التناقضات فاعتزل كلها ''(حمامۃ البشریٰ ص ۹۰، خزائن ج ۷ ص ۳۱۵) یہاں بھی استغراق یقیناً مراد نہیں ہے۔ بدلیل قولہ فی (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۸)''ان فی بعض الاحادیث دخن قلیل من التناقض''

اقوال بزرگان دین در ختم نبوت

حوالہ جات از مولوی ابوالوفاء صاحب شاہجہان پوریؒ

مولوی عبدالحئی لکھنوی۔ (دافع الوسواس ص ۲۱) فی ابن عباس طبع علوی لکھنوی تالیف ۱۲ رمضان ۱۲۹۰ھ اور یہ نصوص قطعیہ سے مثل نص ''ولكن رسول الله و خاتم النّبيين ولا نبی بعدی ولو كان بعدی نبی لكان عمرو غیر ذالك '' ثابت ہے کہ کوئی نبی کسی مقام پر بعد عصر آنحضرت ﷺ کے مبعوث نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

(اخیر نمبر ۱ ص ۲۱)''وثبت انه ينزل الى الارض فی آخرالزمان ويحكم بشريعته النبی ﷺ فوجب حمل النفی علی انشاء النبوة لكل احد من الناس لا على نفی وجود نبی كان قد نبی قبل ذلك ''(زجر الناس ص ۸۴ تالیف ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ)

''وثبت فی مقره انه خاتم الانبياء علی الاطلاق والاستغراق''

(ص ۸۴)''لكن ختم نبيناﷺ حقيقی بالنّسبة الی جميع انبياء جميع الطبقات بمعنی انه لم يعط بعده النبوة لاحد فی طبقة''

مولانا عبدالرحمن جامیؒ (رسالہ عقائد جامی ص ۱۵)

خاتم الانبیاء و الرسل است دیگراں ہم چو جزو اوچوں کل است

(از رسالہ ہدیۃ المہدیین ص ۱۰۶)

وازپے او رسول دیگر نیست بعد ازاں ہیچ کس پیمبر نیست

چوں در آخر زماں بقول رسول کند از آسماں مسیح نزول
پیرو دین و شرع او باشد تابع اصل و فرع او باشد
دین ہماں دین شرع او داند ہمہ کس رابدین او خواند

خواجہ معین الدین چشتیؒ (دیوان خواجہ معین الدین چشتی طبع نولکشور لکھنو ص ۴۷)

مراز دیدہ و دل ہر زماں درودو ماتم
نثار روضہ پرنور صدرو بدر و عالم
چہ مظہر یست کہ مبعوث شد ہراول و آخر
بظاہر است موخر بباطن است مقدم

مولانا محمد طاہر سندھی صاحب (مجمع البحارج اول ص ۳۳۰) ”و الخاتم و الخاتم من اسماء ﷺ ش بالفتح اسم ای آخرھم“

(مجمع البحار ج دوم ص ۲۰۴) ”وفی اسماء ہ ﷺ العاقب وھو آخر الانبیاء“

(مجمع البحار ج سوم ص ۵۴) عنوان علی خاتما وخاتما۔ ”المبتداء بھدا یتھم والخاتم لھم کقول النبی ﷺ کنت اول النّبیین فی الخلق و آخر ھم فی البعث“

(مجمع البحار ج اول ص ۳۵۲) ”تحت قولہ الرویا جزء من اجزاء النبوۃ لا حرج فی الاخذ بظاھرہ فان اجزاء النبوۃ لا یکون نبوۃ فلا ینا فی حینئذ ذھب النبوۃ، الخ“

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ (مقامات مظہری ص ۸۸) ”ہیچ کمال غیر از نبوت بالا صالت ختم نگر دیدہ و درمبداء فیاض بخل و دریغ ممکن نیست۔“

(از مقدمہ بہادل پور بیان شمس)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(کنز العمال ص ۲۳ ج ۸) ”عن عائشۃ عن النبی ﷺ انہ قال لا یبقی بعدہ من النبوۃ شی الا المبشرات قالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال الرویا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ“

بروایت احمد والخطیب والبیہقی فی شعب الایمان۔

(کنز العمال ص ۲۳، ۸) ”وعن عائشۃ عن النبی ﷺ انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء“

بروایات دیلمی۔ بزار۔ ابن نجار

(تکملہ مجمع البحار ص ۸۵)"قولوا خاتم النّبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ......
وھذا ناظر الی نزول عیسیٰ"

حضرت علیؓ

(کنز العمال از ختم نبوت حصہ دوم ص ۳۳)"عن علیؓ قال وجعت وجعافاتیت النبی ﷺ فاقامنی فی مقامه وقام یصلی والقی علی طرف ثوبه ثم قال برئت یا ابن ابی طالب فلا باس علیك ما سألت بالله لی شیئا الا سألت لك مثله ولا سالت الله شیئا الا اعطانیه غیرانه قیل لی لانبی بعدی فقمت کانی ما اشتکیت"

امام حسن بن علیؓ

(در منثور ج خامس ص ۲۰۴، از ختم نبوت حصہ دوم)"و خاتم النّبیین قال ختم الله النّبیین بحمد ﷺ وکان آخر من بعث"

ملا علی قاریؒ

(شرح فقہ اکبر لعلی القاری ص ۲۰۲)"دعویٰ النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع"

(موضوعات لعلی القاری ص ۵۸)"وانما الکلام علی فرض وقوع التقدم"

(موضوعات کبیر ص ۵۸ مجتبائی)"ولو عاش وبلغ اربعین وصارنبیا لزم ان لا یکون نبینا ﷺ خاتم النّبیین"

(مرقاة شرح مشکوٰة ص ۵۶۴ ج ۵ مصری)"فالمعنی انه لا یحدث بعده نبی لانه خاتم النّبیین السابقین و فیه ایماء الی انه لوکان بعده نبی لکان علیا وهو لا ینا فی ماورد فی حق عمرؓ صریحا لان الحکم فرضی وتقدیری فکانه قال لو تصور نبی بعدی لکان جماعة من اصحابی انبیاء ولکن لا نبی بعدی و هذا معنی قوله ﷺ لوعاش ابراهیم لکان نبیا"

امام غزالیؒ

(تفسیر سراج منیر)"قال الغزالیؒ فی کتابه الاقتصادان الامة فهمت من

ھذا الفظ ومن قرائن احواله ﷺ انه افهم عدم نبی بعده ابداً و عدم رسول بعده ابداً وانه لیس فیه تاویل ولا تخصیص وقال ان من اوله بتخصیص النّبیین باولی العزم من الرسل و نحوھذا فکلامه من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیره لانه مکذب بھذا النص الذی اجمعت الامة علی انه غیر موول ولا مخصوص"

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

(غنیۃ الطالبین ص۱۸۳)"ویعتقداھل الاسلام قاطبة ان محمد بن عبداللّٰه بن عبدالمطلب بن ھاشم رسول اللّٰه و سید المرسلین وخاتم النّبیین"

(الیواقیت ص۳۵ ج۲ مبحث نمبر۳۵)"قد کان الشیخ عبدالقادر الجیلی یقول اوتی الانبیاء اسم النبوة واوتینا للّقب اے حجر علینا اسم النبی مع ان الحق تعالیٰ یخبرنا فی سرائر نا بمعانی کلامه و کلام رسول اللّٰه ﷺ"

امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ فقہاء حنفیہ کا عقیدہ

(عقیدہ طحاوی ص۱۴)"کل دعوة بعد نبوة ﷺ بغی وھوی"

محی الدین بن العربیؒ

(فتوحات مکیہ ص۳۸ ج۳ باب۱۱ سوال۱۳)"وادعاء نبوة قد انقطعت بلفظ استغراق"

(فتوحات مکیہ ص۱۴۰ ج۳ باب۳۰۳ سوال نمبر۱۳)"فالنبوة اختصاص من اللّٰه...... وقداغلق ذلك الباب و ختم برسول اللّٰه ﷺ والولایة مکتسبة الی یوم القیامة ""فصوص الحکم فص حکمة فردیة فی کلمة محمدیة لانه اکمل موجود فی ھذا النوع الانسانی ولھذا بده به الامروختم به فکان نبیا و آدم بین الماء والطین ثم کان بنشاتة العنصریة خاتم النّبیین ""فصوص الحکم فص حکمة قدریة فی کلمة عزیریة از تاویل المحکم فی المتشابه "(فصوص الحکم ص۲۲۸ لکھنو)"واما نبوة التشریع والرسالة فمنقطعه وفی محمد ﷺ قد انقطعت فلا نبی بعده مشرعا ولا مشرعا له ولا رسول وھوالمشرع"

ترجمہ...... ازحکیم محمد حسین رئیس امروہہ صاحب تفسیر غایۃ البرھان وکواکب دریہ وغیرہ (تاویل محکم

ص ۴۲۸)"ولیکن نبوت تشریعی و رسالت پس منقطع شد ودرحضرت ﷺ منقطع شد ونیست نبی بعد آنحضرت ﷺ شرح کنده که رسول باشد یابرائے اوشرح کرده باشد که نبی باشد برشریعت رسول دیگر ونه رسول که اومشرع باشد۔"

شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ

(الیواقیت والجواہر بحث نمبر۳۵، ج۲ص۳۳)"اعلم ان الاجماع قد انعقد علی انه ﷺ خاتم المرسلین کما انه خاتم النّبیین"

(الیواقیت ج۲ص۳۳)"فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوة الا التعریفات"(اکشاف بدل)"وانسدباب الاوامر الالهیة والنواهی فمن ادعاها بعد محمد ﷺ فمدع شریعة اوحی بها الیه سواء وافق شرعنا اوخالف فان کان مکلفا ضربنا عنقه والاضربنا عنه صفحا "(الیواقیت ج۲ص۳۳ نبوت کی بحث)

"قال وهذاباب اغلق بعد محمد ﷺ فلایفتح لاحد الی یوم القیامة"

شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ قرآن مجید کا تشریحی نوٹ زیر آیت خاتم النّبیین۔یعنی بعداز وے ہیچ پیغمبر نباشد

(تفہیمات الہیہ تفہیم نمبر۵۳ ص۱۳۷ مدینہ پریس)"وختم به النبیون ای لایوجد من یامره الله بالتشریع علی الناس"(شریعت،بیان کردن،منتہی الادب)

(تفہیمات الہیہ تفہیم نمبر۱۵۳ ج۲ص۱۳۷)"وصارخاتم هذه الدورة فلذلك لا یمکن ان یوجد بعده نبی صلوٰة الله علیه و سلامه"

شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ

موضح القرآن آیت خاتم النّبیین کا تفسیری نوٹ

"اور پیغمبروں پر مہر ہے،اس کے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔"

شیخ عبدالحق دہلویؒ

(مدارج النبوۃ ج اول باب نمبر۵ فصل درخصائص آنحضرت ﷺ مطبع ناصری ص۱۴۱)وازاں جمله است که وے ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین است و بعدازوی هیچ پیغمبری نخواهد بود قرآن مجید بداں ناطق است و درحدیث آمده، الخ۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ

(مکتوبات امام ربانی دفتر سوم حصہ نمبر۸، مکتوب نمبر۱۷)"اوّل انبیاء حضرت آدم هست علیٰ نبینا وعلیه الصلوٰة والتسلیمات والتحیات وآخر ایشاں وخاتم نبوت شاں حضرت محمد رسول الله هست علیه وعلیهم الصلوٰة والتسلیمات"

جلال الدین رومیؒ

(مثنوی دفتر نمبر۶ ص۶ مجیدی کانپوری)

بہر ایں خاتم شدواو کہ بجود   مثل اونی بودونی خواہند بود
چونکہ درصنعت بروراستادوست   نے تو گوئی ختم صنعت برتواست

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

(مناظرہ عجیبہ ص۱۰)"سو اگر اطلاق وعموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ادھر تصریحات نبوی مثل "انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الاانه لا نبی بعدی اوکماقال "جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔اس باب میں کافی کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہوگیا۔گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں۔سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا۔جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض ووتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں۔جب اس کا منکر کافر ہے۔ایسا ہی ان کا منکر بھی کافر ہوگا اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی۔

(الاشباہ والنظائر کتاب الردہ ص۲۹۶)"اذالم یعرف محمد ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من ضروریات الدین"

مرزا کی علمی قابلیت

امر اوّل: مرزا کا علمیت وعصمت کا دعویٰ

۱...... (ضرورۃ الامام ص۱۰، خزائن ج۱۳ ص۴۸۰)"امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابلہ پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔کیونکہ شریعت پر ہر

ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ طبابت کی رو سے بھی ہیئت کی رو سے بھی طبعی کے رو سے بھی جغرافیہ کے رو سے بھی، الخ۔‘‘

۲...... (ملفوظات احمدیہ ص ۱۶۵ حصہ اول سلسلہ اشاعت لاہوری) ’’بڑا معجزہ علمی معجزہ ہوتا ہے۔‘‘

۳...... (نور الحق ص ۲۷ حصہ دوم، خزائن ج ۸ ص ۲۷۲) ’’ان اللّٰہ لایترکنی علی خطاء طرفة عین ویعصمنی عن کل مین‘‘

۴...... (مواہب الرحمٰن ص ۳، خزائن ج ۱۹ ص ۲۲۱) ’’کلما قلت قلت عن امره وما فعلت شیئا عن امری‘‘

امر دوم: مرزا کے اغلاط علم حساب

۱...... (آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ریاض ہند پریس ۱۸۹۳ء ص ۲۸۶ حاشیہ، خزائن ج ۵ ص ۲۸۶) ’’والد اس عورت کا (یعنی محترمہ محمدی بیگم) نکاح سے چوتھے مہینے مطابق پیش گوئی فوت ہوگیا۔ یعنی نکاح ۷؍ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا اور وہ ۳۱؍ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیار پور فوت ہوگیا۔‘‘

۲...... (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۱۲ حاشیہ، خزائن ج ۵ ص ۳۱۲) ’’نکاح کے چھٹے مہینے پیش گوئی کی میعاد میں مر گیا۔‘‘

۳...... (آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ریاض ہند پریس ص ۲۸۰، خزائن ج ۵ ص ایضاً) ’’۷؍ اپریل ۱۸۹۲ء کو اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح ہوگیا اور ۳۱؍ ستمبر ۱۸۹۲ء کو یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔‘‘

۴...... (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً) ’’پیش گوئی جو لڑکی کے باپ کے متعلق ہے۔ جو ۳۱؍ ستمبر ۱۸۹۲ء کو پوری ہوگئی۔‘‘

منظور الٰہی مرزائی نے یہی غلطی کی۔ دیکھو (البشریٰ ص ۱۱ ج ۲) ’’۷؍ اپریل ۱۸۹۲ء کو اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح ہوگیا اور ۳۱؍ ستمبر ۱۸۹۲ء کو احمد بیگ ہوشیار پور میں فوت ہوگیا۔‘‘

فضل الٰہی مرزائی نے یہی ٹھوکر کھائی۔ دیکھو (الحکم نمبر ۱۸ ج ۱۰ کالم ۴ بابت ۲۴؍ مئی ۱۹۰۶ء)

’’مرزا احمد بیگ ۳۱؍ ستمبر ۱۸۹۲ء کو ٹھیک چوتھے مہینے بعد نکاح کے جو ۷؍ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا تھا مر گیا۔‘‘

۵...... (تریاق القلوب ص ۴۱، خزائن ج ۱۵ ص ۲۱۷) ’’مگر اس لڑکے نے پیٹ ہی میں دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر اس کے بعد ۱۴؍ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا۔ یعنی ماہ صفر اور ہفتے کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا۔ یعنی چہار شنبہ...... پایا۔‘‘

۶...... (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷، خزائن ج ۲۱ ص ۹) ''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

علم جغرافیہ

۱...... (اشتہار چندہ منارۃ المسیح ص ح ملحقہ خطبہ الہامیہ ص ح، خزائن ج ۱۶ ص ۲۲، ۲۳) ''قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے۔ جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔''

علم تاریخ

۱...... (چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹) ''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے (یعنی آنحضرت ﷺ) گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔''

۲...... (ملفوظات احمدیہ ص ۳۳۶، ۳۳۷ جلد اول سلسلہ اشاعت لاہوری) ''کہتے ہیں کہ امام حسینؓ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا۔ جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔''

۳...... (چشمہ معرفت ص ۲۳۰، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۹، نور القرآن ص ۹ حاشیہ حصہ اول، خزائن ج ۹ ص ۳۳۲، اربعین ص ۴، ۵، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴) میں پادری فنڈ کو فنڈل کر کے لکھا ہے۔

۴...... (ازالہ اوہام ص ۹۶، خزائن ج ۳ ص ۱۵۴) ''یاد رکھنا چاہئے کہ امام محمد اسماعیل صاحب (یہ امام بخاریؒ ہیں۔ جن کا نام محمد بن اسماعیل بخاریؒ ہے)''

(ازالہ اوہام ص ۲۷۳، خزائن ج ۳ ص ۲۳۹) ''ہمارے امام المحدثین حضرت اسماعیل صاحب اپنی صحیح بخاری میں۔

۵...... (ایام الصلح ص ۸۰، خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۵) ''فتاویٰ ابن حجرؒ جو حنفیوں کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔'' (حالانکہ ابن حجر شافعی المذہب ہیں)

۶...... (توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲) ''یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔''

علم الصرف

۱...... (انجام آتھم ص ۲۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) ''ان لفظ التحت کان فی الاصل طیة ومعناہ ماکان تحت القدم وحاذی الفوق جهة ثم بدل الطاء بالتاء والیاء بالحاء بکثرة الاستعمال ونظائرہ کثیرة''

۲...... (ملفوظات احمدیہ ص ۳۲ حصہ دوم سلسلہ اشاعت لاہوری) ''ھدی للمتقین تو اتقاء ''جو افتعال کے باب پر ہے اور یہ باب تکلف کے لئے آتا ہے۔'' (مثلہ ملفوظات احمدیہ ص ۲۵۱ حصہ اوّل)

علم النحو

۱...... (تحفہ گولڑویہ ص ۴۵، خزائن ج ۱۷ ص ۱۶۲) ''علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو۔ ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔''

علم معانی

۱...... (تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۴۳، خزائن ج ۱۵ ص ۴۵۴) ''کیونکہ اس آیت کریمہ میں لف نشر مرتب ہے۔ پہلے وفات کا وعدہ ہے پھر رفع کا پھر تطہیر کا پھر یہ کہ خداوند تعالیٰ ان کے متبعین کو ہر ایک پہلو سے غلبہ بخش کر مخالفوں کو قیامت تک ذلیل کرتا رہے گا۔''

اس آیت کریمہ میں لف نشر نہیں بلکہ عطف نسق ہے۔ یعنی چند چیزوں کو ایک ہی حکم میں شامل کرنا۔ لف نشر تو دو گروپوں میں ہوتا ہے کہ پہلے ایک گروپ کے افراد کا ذکر ہو۔ پھر ان افراد سے متعلقہ باتوں کا ذکر دوسرے گروپ میں ہو۔ مثلاً موسیٰ عیسیٰ اور محمد اللہ کی طرف سے تورات انجیل اور قرآن لائے۔

علم الفقہ

۱...... (چشمہ معرفت ص ۲۷۵، خزائن ج ۲۳ ص ۲۸۸) ''جب عورت بذریعہ حاکم کے طلاق لیتی ہے، تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام خلع ہے۔''

عدالتی طلاق نہیں۔ بلکہ زوجین کی رضامندی سے مہر کی واپسی کے بدلے علیحدگی کا نام خلع ہے۔

۲...... (اربعین نمبر۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵، ۴۳۶) ''میری وحی میں امر ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام ''قل للمومنین یغضو امن ابصارھم ویحفظوافروجھم ذلك ازکی لھم '' یہ براہین احمدیہ میں درج ہے۔ امر بھی ہے اور نہی بھی۔'' اس میں نہی کہاں ہے؟

علم اصول حدیث

۱...... (ایام الصلح ص ۱۷۰، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۹) ''محدثین کا یہ اصول مانا ہوا ہے کہ کسی حدیث کی پیش گوئی پوری ہو جائے تو گو وہ حدیث موضوع ہی ہو، پوری ہونے کے بعد وہ صحیح تسلیم ہوگی۔''

صرف قابل اعتماد راویوں کے متصل سلسلہ سے ثابت ہونے والی حدیث ہی کو صحیح کہا جاتا ہے۔ جو پہلے ہی موضوع (من گھڑت) ہو اس کی صحت کا کیا سوال ہے؟

علم الحدیث

۱...... (انجام آتھم ص۱۲۹، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) ''وماجاء فی الحدیث لفظ النزول من السماء'' کنزالعمال میں ابن عباسؓ کی مرفوع روایت میں ہے ''ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء حکما عدلاً، الخ''

اس حدیث کو مرزا نے (حمامۃ البشریٰ ص۸۸،۸۹، خزائن ج۷ ص۳۱۲،۳۱۴) میں دو دفعہ نقل کیا۔ مگر من السماء کا لفظ کاٹ دیا گیا۔

چہ دلاوراست دزدے کہ بکف چراغ دارد

اور از خود مرزا نے (ازالہ اوہام ص۸۱، خزائن ج۳ ص۱۴۲) میں لکھا ہے: ''صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' اور (تحفہ گولڑویہ ص۱۱۳، خزائن ج۱۷ ص۲۸۳) ''حجج الکرامۃ میں ابن واطیل وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ مسیح عصر کے وقت آسمان پر سے نازل ہوگا۔ ابن واطیل کا اصل قول جو سرچشمہ نبوت سے لیا گیا ہے۔''

۲...... (ملفوظات احمدیہ ص۱۲۸ حصہ اول سلسلہ اشاعت لاہوری) ''سلمان منا اہل البیت سلیمان یعنی دو صلحسین اور پھر فرمایا علی مشرب الحسن۔''

۳...... (ایام الصلح ص۱۴۳، خزائن ج۱۴ ص۳۸۸) ''عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی تھی۔ محدثین نے اس حدیث کو اول درجہ کی صحیح مانا ہے اور کوئی جرح نہیں کیا گیا۔''

۴...... (انجام آتھم ص۱۱۱،۱۵۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً، ضمیمہ حصہ پنجم براہین احمدیہ ص۱۲۴، خزائن ج۲۱ ص۲۹۰) میں مرزا نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رجوع کا لفظ احادیث نبویہ میں نہیں آیا۔ جس کا معنی دوبارہ آنے کے ہیں۔ حالانکہ رجوع عیسیٰ کی احادیث ہیں۔ مثلاً حضرت شیخ الحدیث علامہ سید انور شاہ صاحب مرحوم کے عقیدۃ الاسلام میں مروی ہے اور اس کے علاوہ مرزا کا بھی قول ہے (الحکم نمبر۹، ۲؍فروری ۱۹۰۸ء ص۳ کالم نمبر۲ ج۱۲) ''جیسا کہ حدیثوں میں صریح طور پر وارد ہو چکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔'' اور (براہین احمدیہ ص۴۹۸، خزائن ج۱ ص۵۹۳،۵۰۵، خزائن ج۱ ص۶۰۱) میں بھی مرزا آیات قرآنیہ سے حضرت مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا ثابت کرتا ہے۔

علم التفسیر

۱...... (تحفہ گولڑویہ ص۲۱، خزائن ج۱۷ص۱۲۰، ایام الصلح ص۶۲، خزائن ج۱۴ص۲۹۶) ’’الناس کا لفظ بمعنی دجال معہود بھی آتا ہے...... پھراور معنی کرنا معصیت ہے۔ چنانچہ قرآن شریف کے ایک اور مقام میں الناس کے معنی دجال ہی لکھا ہے اور وہ یہ ہے ’’لخلق السموت والارض اکبر من خلق الناس‘‘

۲...... (ست بچن ص۱۴۰، خزائن ج۱۰ص۲۶۴) ’’لم یلد کا لفظ جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں۔ کسی کا جنایا ہوا نہیں۔‘‘

علم القرآن

۱...... (حقیقت الوحی ص۱۸۹ مع حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۱۹۶) ’’وعید کی پیش گوئیوں میں منسوخی کا سلسلہ اس کی طرف سے جاری ہے۔ یہاں تک کہ جو جہنم میں ہمیشہ رہنے کا وعید قرآن شریف میں کافروں کے لئے ہے۔ وہاں بھی یہ آیت موجود ہے: ’’الا ماشاء ربك ان ربك فعال لما یرید ‘‘یعنی کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ لیکن اگر تیرا رب چاہے کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہے، اس کے کرنے پر وہ قادر ہے۔ لیکن بہشتیوں کے لئے ایسا نہیں فرمایا، کیونکہ وہ وعدہ ہے وعید نہیں۔‘‘ اور (حاشیہ ص۱۸۹، خزائن ج۲۲ص۱۹۶) میں ہے ’’قرآن شریف میں کفار اور مشرکین کی سزا کے لئے بار بار ابدی جہنم کا ذکر ہے اور بار بار فرمایا ہے: ’’خلدین فیھا ابدا ‘‘اور پھر باوجود اس کے قرآن شریف میں دوزخیوں کے حق میں ’’الا ماشاء ربك ‘‘ بھی موجود ہے۔‘‘

۲...... (تریاق القلوب ص۶۶، خزائن ج۱۵ص۲۷۷) ’’ان قوموں میں سے ہو جو اسلام میں دوسری قوموں کی خادم اور نیچی قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے حجام، موچی، تیلی، ڈوم، الخ۔‘‘ خلاف قرآن مجید ’’وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم‘‘

علم اللغت

۱...... (نسیم دعوت ص۲۳، خزائن ج۱۹ص۳۸۷) ’’عربی میں آدمی کو انسان کہتے ہیں۔ یعنی جس میں دو انس ہیں، ایک انس خدا کی اور ایک انس بنی نوع کی۔‘‘

۲...... (تعلیم اسلامی یعنی اسلامی اصول کی فلاسفی ص۲۰، خزائن ج۱۰ص۳۴۸) ’’خنزیر کا لفظ خنز اور سے مرکب ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ میں اس کو فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔‘‘

۳...... (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۶۲، خزائن ج۱۰ص۴۰۳) ’’برزخ عربی لفظ ہے، جو مرکب ہے

زخ اور برسے، جس کے یہ معنی ہیں کہ طریق کسب اعمال ختم ہو گیا۔"

۴...... (اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۵۱، خزائن ج ۱۰ص ۳۸۶) "زنجبیل دو لفظوں سے مرکب ہے۔ یعنی زنا اور جبل سے اور زنا لغت عرب میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل پہاڑ کو اس کے ترکیبی معنی یہ ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ گیا۔"

۵...... (ملفوظات احمدیہ ص ۲۱۷ حصہ اول سلسلہ اشاعت لاہوری) "(لفظ شہید کی بحث) شہید...... یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے...... وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں۔"

۶...... (ملفوظات احمدیہ ص ۵۷ اول سلسلہ اشاعت لاہوری) "محبت ایک عربی لفظ ہے اور معنی اس کے پر ہو جانا ہے۔"

۷...... (حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۴ ست بچن ص د، ز، خزائن ج ۱۰ص ۳۰۶، ۳۰۷) "یا اسفا علی یوسف پس اس سے صاف نکلتا ہے کہ یوسف پر اسف یعنی اندوہ کیا گیا اس کا نام یوسف ہوا۔"

۸...... (حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۴ ست بچن ص و، ز، خزائن ج ۱۰ص ۳۰۷) "اور ایسا ہی مریم کا نام بھی ایک واقعہ پر دلالت کرتا ہے اور وہ یہ کہ جب مریم کا لڑکا عیسیٰ پیدا ہوا تو وہ اپنے اہل و عیال سے دور تھی اور مریم وطن سے دور ہونے کو کہتے ہیں۔"

علم العقائد

۱...... (تریاق القلوب ص ۲، ۶۵، ۶۶، خزائن ج ۱۵ص ۲۷۶، ۲۷۷) "اولیاء اللہ اور رسول اور نبی جن پر خدا کا رحم اور فضل ہوتا ہے اور خدا ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو دوسروں کی اصلاح کے لئے مامور نہیں ہوئے۔" "وما ارسلنا من رسول الا لیطاع" (ازالہ اوہام ص، خزائن ج ۳ص ۴۰۷)

۲...... (سرمہ چشم آریہ ص ۱۸۳ تا ۱۸۵، خزائن ج ۲ص ۲۳۱ تا ۲۳۳) "دوسرا ٹکڑا اعتراض کا کہ تقریر مذکورہ بالا سے خدا تعالیٰ کا اپنی مثل بنانے پر قادر ہونا لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قدرت الٰہی صرف ان چیزوں کی طرف رجوع کرتی ہے۔ جو اس کی صفات ازلیہ ابدیہ کے منافی اور مخالف نہ ہوں۔ بیشک یہ بات تو صحیح اور ہر طرح سے مدلل اور معقول ہے کہ جس چیز کا علم خدا تعالیٰ کو کامل ہے۔ اس چیز کو اگر چاہے تو پیدا بھی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ہرگز صحیح اور ضروری نہیں کہ جن باتوں کے کرنے پر وہ قادر ہو۔ ان سب باتوں کو بلا لحاظ اپنی صفات کمالیہ کے کر کے بھی دکھا دے...... ایسا ہی اس کی قدرت اس طرف رجوع نہیں کرتی کہ وہ اپنے تئیں ہلاک کرے۔ کیونکہ یہ فعل اس کی صفت حیات ازلی و ابدی کے منافی ہے۔ پس اس طرح سے سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنے جیسا خدا بھی

نہیں بناتا۔ کیونکہ اس کی صفت احدیت اور بے مثل و مانند ہونے کی جو ازلی وابدی طور پر اس میں پائی جاتی ہے۔ اس طرف توجہ کرنے سے اس کو روکتی ہے۔ پس ذرا آنکھ کھول کر سمجھ لینا چاہئے کہ ایک کام کرنے سے عاجز ہونا اور بات ہے۔ لیکن باوجود قدرت کے بلحاظ صفات کمالیہ امر منافی صفات کی طرف توجہ نہ کرنا یہ اور بات ہے۔"

۲...... (چشمہ معرفت ص۱۶۰، خزائن ج۲۳ ص۱۶۸) "پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے۔ نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آتا ہے۔ سو اس طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن شریف نے ہمیں سکھایا ہے...... اور خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت شخصی ضروری نہیں" (خلاف اس کے ملفوظات احمدیہ حصہ اول ص۱۳۴) "نوعی قدم کا میں ہرگز ہرگز قائل نہیں ہوں۔"

۳...... (تریاق القلوب ص۱۳۰ حاشیہ خزائن ج۱۵ ص۴۳۲) "یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم ومحدث ہیں۔ گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں، ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔"

۵...... (حمامۃ البشریٰ ص۳۵، خزائن ج۷ ص۲۲۱) "بل حیات کلیم اللّٰہ ثابت بنص القرآن الکریم الا تقرافی القرآن ماقال اللّٰہ تعالیٰ عزوجل فلاتکن فی مریۃ من لقائہ وانت تعلم ان ہذہ الآیۃ نزلت فی موسیٰ فہی دلیل صریح علی حیات موسیٰ علیہ السلام لانہ لقی رسول اللّٰہ ﷺ والا موات لایلا قون الاحیاء ولا تجد ہذہ الآیات فی شان عیسیٰ علیہ السلام نعم جاء ذکر وفاتہ فی مقامات شتی فتدبر"

۶...... (نورالحق ج۱ حصہ اوّل ص۵۰، خزائن ج۸ ص۶۸،۶۹) "ہذا ہو موسیٰ فتی اللّٰہ الذی اشار اللّٰہ فی کتابہ الی حیاتہ و فرض علینا ان نومن بانہ حی فی السماء ولم یمت ولیس من المیتین واما نزول عیسیٰ من السماء فقد اثبتنا بطلانہ فی کتابنا الحمامۃ وخلاصتہ انا لانجد فی القرآن شیئا فی ہذا الباب من غیر خبر وفاتہ الذی نجدہا فی مقامات کثیرۃ من الفرقان الحمید۔"

علم اصول اسلام در مساوات

۱...... (تریاق القلوب ص ۶۶، خزائن ج ۱۵ ص ۲۷۷) ''ان قوموں میں سے جو اسلام میں دوسری قوموں کی خادم اور نیچی قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے حجام، موچی، تیلی، ڈوم، میراسی، سقاء، قصائی، جولاہے، الخ۔''

علم منطق

۱...... (سرمہ چشم آریہ ص ۹۹، خزائن ج ۲ ص ۱۴۷ لاہوری مطبع) ''اسی واسطے صناعت منطق میں قضیہ ضروریہ مطلقہ سے قضیہ دائمہ مطلقہ کو اخص مطلق قرار دیا گیا ہے...... پس یہ جو دائمہ مطلقہ ہے قضیہ ضروریہ مطلقہ سے اسی واسطے اخص سمجھا جاتا ہے۔''

۲...... (جنگ مقدس ص ۷، خزائن ج ۶ ص ۸۹، ۹۰) ''قیاسات کے جمیع اقسام میں سے استقراء کا مرتبہ وہ اعلیٰ شان کا مرتبہ ہے کہ اگر یقینی اور قطعی مرتبہ سے اس کو انداز کر دیا جائے تو دین اور دنیا کا تمام سلسلہ بگڑ جاتا ہے۔'' (ازالہ اوہام طبع اول ص ۸۸۸، خزائن ج ۳ ص ۵۸۴) ''اور کچھ شک نہیں کہ استقراء بھی ادلۂ یقینیہ میں سے ہے، بلکہ جس قدر حقائق کے ثابت کرنے کے لئے استقراء سے مدد ملی ہے اور کسی طریق سے مدد نہیں ملی۔''

۳...... (چشمہ معرفت ص ۵۶، خزائن ج ۲۳ ص ۶۴) ''لمی دلیل اس کو کہتے ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگالیں جیسے کہ ہم نے ایک جگہ دھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگالیا۔''

علم فلسفہ

۱...... (سرمہ چشم آریہ ص ۱۲۱، ۱۲۲ حاشیہ، خزائن ج ۲ ص ۱۷۰، ۱۷۱) ''یہی نقطہ درمیانی ہے جس کو اصطلاحات اہل اللہ میں نفسی نقطہ احمد مجتبیٰ و محمد مصطفیٰ نام رکھتے ہیں اور فلاسفہ کی اصطلاحات میں عقل اول کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔''

۲...... (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۲) ''علاوہ ازیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ علم طبعی کی رو سے جس کے مسائل مشہورہ محسوسہ ہیں۔ ہمیشہ جسم معرض تحلیل وتبدیل میں ہے۔ ہر آن دسیکنڈ ذرات جسم بدلتے رہتے ہیں جو اس وقت ہیں وہ ایک منٹ کے بعد نہیں۔''

علم مناظرہ

۱...... (مکتوبات احمدیہ ص ۲۲ حصہ دوم) ''مناسب ہے کہ یہ سارا مضمون ایک ہی دفعہ برادر ہند میں درج ہو یعنی تین تحریریں ہماری طرف سے اور تین ہی آپ کی طرف سے ہوں اور ان پر دونوں منصفوں کی مفصل رائے درج ہو۔''

۲...... (مکتوبات احمدیہ ص۷۰ حصہ دوم) ''اول تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو چاہیں گے، جواب دیں گے۔ پھر ان کا جواب الجواب ہماری طرف سے گزارش ہوگا اور بحث ختم ہوجائے گی۔''

مسلمانوں کی مردم شماری

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۲۶ حاشیہ، خزائن ج۵ ص ایضاً) ''بیس کروڑ مسلمان دنیا میں مان رہے ہیں۔'' (ضمیمہ چشمہ معرفت ص۹ طبع ۱۹۰۸) ''آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ کے مسلمان آپ کی غلامی میں کمربستہ کھڑے ہیں۔'' (پیغام الصلح ص۳۲، خزائن ج۲۳ ص۴۶۱) ''بیس کروڑ انسانوں کا محمد درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے۔'' (نور القرآن ص۷ حاشیہ، خزائن ج۹ ص۳۳۹) ''اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ طبع ۱۹۰۲، ص۶۷، خزائن ج۱۷ ص۲۰۰) ''نوے کروڑ مسلمان مختلف دیار و بلاد ہیں۔'' (ست بچن طبع ۱۸۹۲ء ص۶۷، خزائن ج۱۰ ص۱۹۱) ''انگریزوں نے سرسری مردم شماری میں بیس کروڑ لکھی تھی۔ مگر جدید تحقیقات کی رو سے معلوم ہوا ہے کہ دراصل مسلمان روئے زمین پر چورانوے کروڑ ہیں۔'' (ملفوظات احمدیہ حصہ اول ۱۵۹ اسلسلہ اشاعت لاہوری)'' اور ۹۹ کروڑ مسلمان اس کے خادم موجود ہیں۔''

جھوٹے آدمی کے متعلق مرزا کا فتویٰ

۱...... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶)

۲...... ''تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ ص۳۴۳)

۳...... ''میرے نزدیک جھوٹا ثابت ہونے کی ذلت ہزاروں موتوں سے بدتر ہے۔''

(آریہ دھرم ص۴۲، خزائن ج۱۰ ص۴۸)

۴...... ''جھوٹ جو اس پاخانہ سے بھی بڑھ کر بدبو رکھتا ہے۔''

(ملفوظات احمدیہ حصہ اول ص۱۸۱ اسلسلہ اشاعت لاہوری)

۵...... ''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں، بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔'' (آریہ دھرم ص۱۱، خزائن ج۱۰ ص۱۳)

۶...... ''اگر کوئی شخص ایک بات میں جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر اس کی بات کا اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص۲۲۲)

عدالت میں مرزا کا جھوٹ

۱...... (انوار الاسلام ۱۸۹۴ء ص ۲، خزائن ج ۹ ص ایضاً) ''پیش گوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے جس کے لئے ہادیہ یا ذلت کا وعدہ تھا۔ ایک گروہ مراد ہے جو اس بحث سے تعلق رکھتا تھا۔ خواہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون یا حامی یا سرگروہ تھا۔''

(انوار الاسلام ص ۷، ۸، خزائن ج ۹ ص ۸) ''یہ تو مسٹر عبداللہ آتھم کا حال ہوا، مگر اس کے باقی رفیق بھی جو فریق بحث کے لفظ میں داخل تھے...... ان میں سے کوئی بھی اثر ہادیہ سے خالی نہ رہا اور ان سب نے میعاد کے اندر اپنی اپنی حالت کے موافق ہادیہ کا مزہ دیکھ لیا...... ڈاکٹر مارٹن کلارک اور ایسا ہی اس کے دوسرے تمام دوستوں اور عزیزوں اور ماتحتوں کو سخت صدمہ پہنچایا۔''

(کتاب البریہ ص ۲۴۴، ۲۴۵، خزائن ج ۱۳ ص ۲۷۹، ۲۸۰) ''ڈاکٹر کلارک صاحب کی بابت یہ پیش گوئی نہ تھی اور نہ وہ اس پیش گوئی میں شامل تھا۔ فریق سے مراد آتھم ہی ہے۔ جیسا کہ عبارت سے ظاہر ہے فریق اور شخص کے ایک ہی معنی ہیں...... میں نے کوئی پیش گوئی نہ اشارۃً اور نہ کنایتاً ڈاکٹر کلارک صاحب کی بابت کی۔''

(کتاب البریہ ص ۱۷۳، خزائن ج ۱۳ ص ۲۰۶) ''ہم نے کبھی پیش گوئی نہیں کی کہ ڈاکٹر کلارک صاحب مر جائیں گے...... عبداللہ آتھم صاحب کی درخواست پر پیش گوئی صرف اس کے واسطے کی تھی۔ کل متعلقین مباحثہ کی بابت پیش گوئی نہ تھی۔'' یہ بیان اگست ۱۸۹۷ء کا ہے۔

عمر مسیح علیہ السلام میں مرزا کا خبط

(براہین احمدیہ ص ۴۹۸، ۵۰۵، خزائن ج ص ۵۹۳ تا ۶۰۱) میں عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ثابت کیا ہے از روئے آیات قرآنیہ۔

(اتمام الحجہ ص ۱۶ حاشیہ، خزائن ج ۸ ص ۲۹۳) ''طبرانی اور مستدرک میں عائشہ صدیقہؓ سے یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کی بیماری میں فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ایک سو بیس برس تک جیتا رہا۔'' (۱۸۹۴ء کی تصنیف)

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸ جدید، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵) ''حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔'' (۱۹۰۲ء کی تصنیف) (مسیح ہندوستان میں ص ۵۳، خزائن ج ۱۵ ص ۵۵) ''احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ حضرت مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی تھیں کہ کسی نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں۔''

۱...... ''ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی، یعنی ایک سو پچیس برس زندہ رہے۔'' (۱۹۰۸ء)
(حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست ملحقہ تریاق القلوب ص ش، خزائن ج ۱۵ ص ۴۹۹) میں بھی ایک سو پچیس برس ہی لکھی ہے۔ (۱۹۰۲ء)

(ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب ص ۴۲، خزائن ج ۴ ص ۴۴۷) ''سچ یہی ہے کہ مسیح بغیر اپنی مرضی ناگہانی طور پر پکڑا گیا...... اس سے بوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ رہنا اور کچھ اور دن دنیا میں قیام کرنا چاہتا تھا اور اس کی روح نہایت بے قراری سے تڑپ رہی تھی کہ کسی طرح اس کی جان بچ جائے۔ لیکن بلا مرضی اس کے یہ سفر اس کو پیش آ گیا۔'' یہ واقعہ صلیبی ہے۔ جس وقت حضرت مسیح کی عمر ۳۳ برس تھی۔ جیسے (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۷، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۱) میں ہے۔

(اتمام الحجہ ص ۱۷، خزائن ج ۸ ص ۲۹۴) ''اور امام مالکؒ نے کہا ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور وہ تینتیس برس کا تھا جب فوت ہوا۔ اب دیکھو امام مالکؒ کس شان اور مرتبہ کے امام اور خیر القرون کے زمانے کا اور کروڑہا آدمی اس کے پیرو ہیں۔ جب ان کا یہی مذہب ہوا تو گویا یہ کہنا چاہئے کہ کروڑہا عالم اور متقی اور اہل ولایت جو سچے پیرو حضرت امام صاحبؒ کے تھے۔ ان کا یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔''

(تحفہ الندوہ ص ۱۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۳، ۱۰۴) ''سب کے بعد جو آج ہمیں خبر ملی یہ تو ایک ایسی خبر ہے کہ آج اس نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن چڑھا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حال میں بمقام یوروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پرانی عبرانی میں لکھا ہوا دستیاب ہوا۔ جس کو کتاب کشتی نوح کے ساتھ شامل کیا گیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد اسی زمین پر فوت ہو گئے تھے...... یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ وہ پطرس کی تحریر ہے...... اور واقعہ صلیب کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر تقریباً ۳۳ سال...... تھی...... اور اس خط کے متعلق اکابر علماء مذہب عیسوی نے بہت تحقیقات کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ صحیح ہے...... اور ہمارے نزدیک اس کاغذ کی صحت پر اور قوی دلیل ہے۔''

(اخبار الحکم نمبر ۳۵ ج ۹ ص ۵ کالم ۳ ، ۱۰ را کتوبر ۱۹۰۵ء) ''اور اس پر سوال کرتے ہیں کہ جبکہ وہ ۸۷ سال تک زندہ رہے تو ان کی قوم نے ترقی کیوں نہ کی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اسی کا جواب دینا ہمارے ذمہ نہیں۔'' (۱۹۰۵ء)

حیات مسیح علیہ السلام میں مرزا کا خبط عشواء

۱...... (براہین احمدیہ ص ۵۰۵، خزائن ج ۱ ص ۶۰۱) میں اہل اسلام کے عقیدہ کے موافق مرزا

قادیانی حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات قرآن مجید کی دو آیتوں سے ثابت کرتا ہے۔اس قول کے لحاظ سے مرزا از روئے قرآن مجید حیات مسیح کا قائل ٹھہرا۔

۲...... اس قول میں مرزا قادیانی حضرت مسیح علیہ السلام کا واقعہ صلیبی میں ہی فوت ہو جانا تسلیم کرتا ہے۔گویا حضرت مسیح بزعم مرزائیہ صلیبی واقعہ میں فوت ہو کر راندہ درگاہ الٰہی ٹھہرے اور ملعون ہوئے۔عیاذاً باللہ۔قول ملاحظہ ہو:

(ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب ص۳۲، خزائن ج۴ ص۴۷۲،۴۷۳) "بلکہ سچ یہی ہے کہ مسیح بغیر اپنی مرضی کے ناگہانی طور پر پکڑا گیا......اس سے بوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ رہنا اور کچھ اور دن دنیا میں قیام کرنا چاہتا ہے اور اس کی روح نہایت بے قراری سے تڑپ رہی تھی کہ کس طرح اس کی جان بچ جائے۔لیکن بلا مرضی اس کے یہ سفر اس کو پیش آ گیا۔"

(اتمام الحجہ ص۱۷، خزائن ج۸ ص۲۹۴) "دیکھو کتاب مجمع بحار الانوار جلد اول ص۲۸۶ جو اس حکما کے لفظ کی شرح لکھتا ہے۔"ینزل (ای ینزل عیسیٰ) حکما ای حاکما بهذه الشریعة لا نبیاء والا کثر ان عیسیٰ لم یمت وقال مالکؒ مات وهو ابن ثلث و ثلثین سنة "یعنی حضرت عیسیٰ ایسی حالت میں نازل ہوگا جو اس شریعت کے مطابق حکم کرے گا۔نہ نبی ہوگا اور اکثر کا قول یہ ہے کہ عیسیٰ نہیں مرا اور امام مالکؒ نے کہا ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور وہ تینتیس برس کا تھا۔جب فوت ہوا۔"

تو گویا واقعہ صلیبی میں ہی لعنتی موت سے مر گیا۔(عیاذاً باللہ)

تیسرا قول یہ ہے کہ واقعہ صلیبی پر فوت نہیں ہوئے۔بلکہ وہاں سے کشمیر چلے گئے اور وہیں فوت ہوئے،وہیں ان کی قبر ہے۔یہ آج کل مرزائیوں کا مشہور قول ہے۔جیسے (حقیقت الوحی ص۱۰۱ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۰۴) میں ہے۔"مگر خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے"وآوینا هما الی ربوة ذات قرار و معین "یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ پر پہنچا دیا جو آرام اور خوش حالی کی جگہ ہے۔"

مرزا کی عربی کی فحش اغلاط

(براہین احمدیہ ص۱۵۸ تا ۱۶۳، خزائن ج۱ ص۱۲۶ تا ۱۷۵) "گو کسی بشر کا کلام کیسا ہی صاف اور شستہ ہو۔مگر اس کی نسبت یہ کہنا جائز نہیں ہو سکتا کہ فی الواقع تالیف اس کی انسانی طاقتوں سے باہر ہے......پس یہ خیال تو سراسر سودائیوں اور مخبوط الحواسوں کا ہے کہ پہلے ایک چیز کو اپنے منہ سے

قوی بشریہ کی بنائی ہوئی مان لیں اور پھر آپ ہی بڑبڑائیں کہ اب قوی اس چیز کی مثل بنانے سے قاصر اور عاجز ہیں...... علاوہ اس کے آج تک کسی انسان نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میرے کلمات اور مصنوعات خدا کے کلمات اور مصنوعات کی طرح بے مثل و مانند ہیں۔ اگر کوئی نادان مغرور ایسا دعویٰ کرتا تو ہزاروں اس سے بہتر تالیفیں کرنے والے اور اس کے منہ میں ذلت کی خاک بھرنے والے پیدا ہو جاتے۔"

خلاف اس کے اقوال مرزا

(ضرورۃ الامام ص۲۵، خزائن ج۱۳ص۴۹۶)"خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔ (۱) میں قرآن شریف کے معجزے کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔"

ایسے ہی (حقیقت الوحی ص۲۳۴، خزائن ج۲۲ ص۲۳۵، ایام الصلح ص۱۵۸، خزائن ج۱۴ ص۴۰۶، الاستفتاء ص۹ ملحقہ حقیقت الوحی ص، خزائن ج۲۲ ص۶۲۹، ایام الصلح ص۱۷۲، خزائن ج۱۴ص۴۲۱) نیز ایک آدمی کی عربی کے متعلق (ضرورۃ الامام ص۲۸، خزائن ج۱۳ص۴۹۹) میں لکھتا ہے: "مگر میں کیا کہوں اور کیا لکھوں۔ معافی مانگ کر کہتا ہوں کہ جس وقت میں نے آپ کے الہامات لکھے ہوئے سنے تھے۔ ان میں بعض جگہ صرفی اور نحوی غلطیاں تھیں۔"

(نزول مسیح ص۵۶، خزائن ج۱۸ص۴۳۴)"اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں۔ تو محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔"

اب مرزا کی چالیس کے قریب ادبی اغلاط عربی میں ثابت کی جاتی ہیں

۱...... (حقیقت الوحی ص۳۶۲، خزائن ج۲۲ص۳۷۵)"کلام افصحت من لدن رب کریم"

۲،۳...... (سراج منیر ص۱۱، خزائن ج۱۲ص۱۳)"فبشرنی ربی بموته فی ستة سنة ان فی ذلك لآیات للطالبین" (حجۃ اللہ ص۳۹) میں بھی ستۃ سنۃ ہی ہے۔ صحیح لفظ "ست سنین" ہے (اس میں دو اغلاط ہوئیں۔)

۴،۵...... (حمامۃ البشریٰ ص۸۱، خزائن ج۷ص۳۰۰)"وانی والله اومن بالله ورسوله واومن بانه خاتم النّبیین" صحیح لفظ "اؤمن" ہے۔

۶...... (حمامۃ البشریٰ ص۸۳، خزائن ج۷ص۳۰۲)"فلا تظنن یا اخی انی قلت کلمة فیه

رائحة ادعاء النبوة" صحیح لفظ "فیہا" ہے۔ کیونکہ کلمہ مؤنث ہے۔

۷...... (آئینہ کمالات اسلام ص۲۱، خزائن ج۵ ص ایضاً) "من تفوه بكلمة ليس له اصل صحيح فى الشرع" صحیح لفظ "لیس لہا" ہے۔ کیونکہ کلمہ مؤنث ہے۔

۹،۸...... (نور الحق ص۱۹ حصہ اول حاشیہ، خزائن ج۸ ص۲۵) "وهى مدينة عظيمة على ساحل بحر الروم بينها وبين بيروت ثلثون اكواسا" اکواس جمع کوس کی بنانا چاہتا ہے۔ حالانکہ کوس عربی لفظ نہیں ہے کہ اس کی جمع اکواس ہو۔

۱۰...... (نور الحق ص۲۰، خزائن ج۸ ص۲۷) "ولوكانت فلسة اوربعه" صحیح "ربعہا" ہے

۱۱...... (نور الحق ص۵۶، خزائن ج۸ ص۷۷) "وسالت عنى دليلا عليه" صحیح "سالتنی عن دلیل علیہ" ہے۔

۱۲...... (نور الحق ص۸۴، خزائن ج۸ ص۱۱۴) "فاسألوا عنه سرهذا التخصيص" صحیح "فاسالوہ عن سر، الخ۔"

۱۳...... (نور الحق ص۱۲۷، خزائن ج۸ ص۱۶۸) "سبقاه كوالجها" کالج عربی لفظ نہیں کہ اس کی جمع کوالج ہو۔

۱۴،۱۵،۱۶،۱۷...... (آئینہ کمالات اسلام ص۱، خزائن ج۵ ص ایضاً) "وجعلهم منهلا لا يغور ومتاعا لا يبور" اصل عبارت صحیح یوں ہے "جعلهم مناهل لاتغورو امتعة لاتبور"

۱۸،۱۹،۲۰،۲۱،۲۲،۲۳...... (آئینہ کمالات اسلام ص۴، خزائن ج۵ ص ایضاً) "فاعطاهم الله قلبا متقلبا مع الحق ولسانا متحليا بالصدق وجنانا خاليا من الحقدوالغل" صحیح "قلوبا متقبلة والسنة متحلية وخالية" ہے۔

۲۴، ۲۵...... (آئینہ کمالات اسلام ص۴، خزائن ج۵ ص ایضاً) "انهم برهان رسالة سيدنا وحجة صدق مولانا" صحیح "براہین وحجج" ہے۔

۲۶...... (آئینہ کمالات اسلام ص۸، خزائن ج۵ ص ایضاً) "سالتهما من رب الارض و السماء" صحیح "سالت رب الارض والسماء عنهما" ہے۔

۲۷...... (آئینہ کمالات اسلام ص۱۱، خزائن ج۵ ص ایضاً) "ما اسرنى كسرورى منذلك" صحیح "ما سترنی" کیونکہ مسرت خود متعدی ہوتا ہے اور پھر سروری بھی حسن نہیں۔

۲۸...... (آئینہ کمالات اسلام ص۱۷، خزائن ج۵ ص ایضاً) "وحبه شيئا اسراهل الصلاح" صحیح "سراهل الصلاح" کیونکہ مسرت خود متعدی ہے۔

۲۹۔۔۔۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۲،۲۳، خزائن ج۵ ص ایضاً)''رب ارحم علی الذین یلعنون علی۔۔۔۔ولرحم علیهم'' صحیح ''ارحم الذین وارحمهم'' کیونکہ رحم کا صلہ علی نہیں آتا اور ''اولئك سیرحمهم الله الآیة''

۳۲۔۔۔۔ (الاستفتاء ص۷۷ ملحقہ حقیقت الوحی، خزائن ج۲۲ ص۷۰۳)''انا المسمی بغلام احمد بن مرزا غلام مرتضیٰ ومیرزا غلام مرتضیٰ بن میرزا عطاء محمد بن میرزا گل محمد الخ'' صحیح غلام احمد بن غلام مرتضیٰ بن عطاء محمد بن گل محمد، الخ ہے۔

۳۳۔۔۔۔ (التبلیغ ص۵۴۲، خزائن ج۵ ص ایضاً)''فاعلموا یا اخوان ان اسمی غلام احمد و اسم ابی غلام مرتضیٰ و اسم ابیهٔ عطاء محمد وکان عطا محمد بن گل محمد وگل محمد بن فیض محمد و فیض محمد بن محمد قائم الخ'' صحیح عبارت یوں تھی۔ ''ان اسمی غلام احمد بن غلام مرتضیٰ بن عطاء محمد بن گل محمد بن فیض محمد الخ''

۳۴۔۔۔۔ (ماالفرق فی آدم والمسیح الموعود) یہ مرزا کی ایک کتاب ہے۔ جو خطبہ الہامیہ کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل ہے۔ صحیح نام یوں تھا''ماالفرق بین آدم والمسیح الموعود''

۳۵۔۔۔۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۱۵، خزائن ج۵ ص ایضاً)''اضلوا خلقا کثیرا بتلك الافترا'' صحیح یہ تھا''بذلك الافتراء''

۳۶۔۔۔۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۱۵، خزائن ج۵ ص ایضاً)''و اسروا نفوسهم'' صحیح ''سروا'' ہے۔

۳۷۔۔۔۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۱۷، خزائن ج۵ ص ایضاً)''کیف ینطفی نور الله من فوه بطلوی''

۳۸،۳۹،۴۰۔۔۔۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۱۵، خزائن ج۵ ص ایضاً)''ووالله لوقتلت جمیع صبیانی واولادی احفادی باعینی وقطعت ایدی وارجلی'' صحیح ''بعینی ویدی ورجلی بصیغه تثنیه'' ہے۔ کیونکہ ہر انسان میں دو ہاتھ، دو پاؤں، دو آنکھیں ہوتی ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور لفظ حرامزادہ

گالیاں دینا مرزا کے نزدیک کس قدر بری چیز ہے۔

۱۔۔۔۔ (ملفوظات احمدیہ ص۸۵ حصہ دوم سلسلہ اشاعت لاہوری)''اسی طرح انسان کو چاہئے کہ جب

کوئی شریر گالی دے، تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے، نہیں تو وہی کت پن کی مثال صادق آئے گی۔"

۲...... (ازالہ اوہام ص۸۲۶، خزائن ج۳ ص۵۴۷)"تمہاری فتح مند اور غالب ہونے کی یہ راہ نہیں...... گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔"

۳...... (کشتی نوح ص۱۱، خزائن ج۱۹ ص ایضاً)"کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔"

۴...... (ضمیمہ اربعین ص۵، خزائن ج۱۷ ص۴۷۱)"گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔"

۵...... (آئینہ کمالات اسلام ص۵۲۹ لاہوری)"اگر کوئی بدظنی کی راہ میں کیسی ہی بدزبانی اور بدگوئی کی مشق کر رہا ہو اور ناخدا ترسی سے ہمیں آزار دے رہا ہو۔ ہم پھر بھی اس کے حق میں دعا ہی کرتے۔"

۶...... (ضرورۃ الامام ص۸، خزائن ج۱۳ ص۴۷۸)"امام میں قوت اخلاق ہو اور وہ پورا نمونہ "انک لعلی خلق عظیم" کا ہو۔"

۷...... (اربعین ص۱،۲، خزائن ج ۱۷ ص۳۴۳،۳۴۴)"میں اخلاقی اور اعتقادی اور ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔"

اب جو مرزا نے صرف حرامزادہ کی گالی مخالفین کو سنائی ہے، وہی ملاحظہ ہو

۱...... (انوار اسلام ص۲۴، خزائن ج۹ ص۲۵)"اگر کوئی مولویوں میں سے کہے کہ ثابت نہیں تو اگر وہ اس بات میں سچا اور حلال زادہ ہے تو عبداللہ آتھم کو اس حلف پر آمادہ کرے۔"

۲...... (انوار اسلام ص۲۴، خزائن ج۹ ص۲۶)"ان کا نام فتح یاب رکھنا یہ حلال زادوں کا نام نہیں۔"

۳...... (انوار اسلام ص۲۹، خزائن ج۹ س۳۱)"بیشک وہ ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا۔"

۴...... (انوار اسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱)"اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔"

۵...... (انوار اسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۲)"حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ نہ چلے۔"

۶...... (انوار اسلام ص۳۱، خزائن ج۹ ص۳۲)"نہ ہم کسی کو ولد حرام کہتے اور نہ حرام زادہ نام رکھتے۔"

۷...... (انوار اسلام ص۴۰) ''اگر وہ ولد حرام نہیں ہیں اور حلال زادے ہیں تو......الخ۔''

۸...... (انوار اسلام ص۳۷، خزائن ج۹ ص۳۹) ''کون اس فیصلے کے لئے بلا توقف سعی کرتا ہے اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔''

۹...... (اخبار بدر ۲۰؍دسمبر ۱۹۰۶ء ص۵ کالم نمبر۳) ''یونہی تکذیب کرنا اور بلا وجہ معقول انکار اور استہزاء یہ حرامزادی کا کام ہے۔''

۱۰...... (نور القرآن حصہ دوم ص۳۱، خزائن ج۹ ص۴۴۴) ''یہ نہایت شرارت اور خباثت ہے اور حرامزدگی ہے۔''

۱۱...... (آریہ دھرم ص۵۵، خزائن ج۱۰ ص۶۳) ''ایسے ایسے حرام زادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں، جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔''

۱۲...... (شحنۂ حق ص۳۷، خزائن ج۲ ص۳۷۶) ''لیکن اگر وہ حلال زادہ ہے تو اب امتحان کے لئے ہمارے سامنے آجائے۔''

۱۳...... (اخبار الحکم ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء ص۲) ''یونہی تکذیب کرنا اور بلا وجہ معقول انکار و استہزاء، یہ حرام زادی کا کام ہے۔ کوئی حلال زادہ ایسی جرأت نہیں کرسکتا۔''

۱۴...... (شحنۂ حق ص۴۶، خزائن ج۲ ص۳۸۶) ''وہ کنجر جو اولاد زنا کہلاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹ بولنے سے شرماتے ہیں۔ مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہیں رہی۔''

۱۵...... (اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن ص۳، خزائن ج۶ ص۳۸۰) ''محسن کی بدخواہی کرنا (گورنمنٹ سے جہاد کرنا) ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔''

۱۶...... سعد اللہ نو مسلم لدھیانوی کی بابت لکھتا ہے۔ (انجام آتھم ص۲۸۲، خزائن ج۱۱ ص۲۸۲)

آذیتنی خبثاً فلست بصادق

ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

ترجمہ...... تو نے مجھے خبث سے ایذا دی ہے۔ پس اے کنجری کے بیٹے، اگر تو رسوائی سے نہ مرے تو میں سچا نہ ہوں گا۔''

۱۷...... (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵، خزائن ج۲۲ ص۴۴۶) ''سعد اللہ لدھیانوی کی بابت وہی شعر'' یا ابن بغاء کا لفظ۔''

۱۸...... (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۲، خزائن ج۲۲ ص۴۵۳) ''سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق یا ابن بغاء (اے بازاری عورت کے بیٹے) کہا ہے۔

۱۹...... (ازالہ اوہام ص ۷۲۷ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۴۹۰) ۱۸۵۷ء کے انقلاب کے علماء کے حق میں لکھتا ہے" جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں......ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا۔"

۲۰...... (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۹۲، خزائن ج ۵ ص ایضاً) مولوی محمد حسین بٹالوی کی بابت: "شیخ صاحب جو شخص متقی اور حلال زادہ ہو تو اول وہ جرأت کر کے اپنے بھائی پر بے تحقیق......الزام نہیں لگاتا۔"

۲۱...... (نور الحق ص ۱۲۳، خزائن ج ۸ ص ۱۶۳) "واعلم ان کل من هو من ولد الحلال وليس من ذرية البغايا ونسل الدجال فيفعل امرامن امرين۔"

ترجمہ...... جو حلال زادہ ہے اور بازاری عورتوں اور دجال کی اولاد نہیں، دونوں کاموں میں سے ایک کام تو ضرور کرے گا۔"

۲۲...... (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج ۵ ص ایضاً) "کل مسلم......يقبلني ويصدق دعوتي الاذرية البغايا۔"

ترجمہ...... ہر ایک مسلمان مجھے مانتا ہے اور میرے دعوے کو سچا مانتا ہے سوا ان لوگوں کے جو کنجروں کی اولاد ہیں۔

مرزا کی جھوٹی قسمیں

۱...... (ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۴) "میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی شخص سے قرآن، حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔"

حالانکہ خود اس نے قرآن وحدیث وغیرہ لوگوں سے پڑھی ہے۔ دیکھو (التبلیغ ص ۵۴۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً ملحقہ آئینہ کمالات اسلام) "لم يتفق لي التوغل في علم الحديث والاصول و الفقه الا كطل من الوبل۔"

(کتاب البریہ ص ۱۴۹ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۸۰) "میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا۔ ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔"

۲...... (تذکرہ ص ۱۶۱ طبع سوم) "مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا

نہیں سکتا۔" (یہ الہام عربی میں ہے جو محمدی بیگم منکوحہ آسمانی کے متعلق ہے۔ اصل الہام عربی میں تھا)

۳...... (آسمانی فیصلہ ص۳، خزائن ج۴ ص۳۱۲) "میں نے اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر پیغام پہنچایا کہ میری کسی تحریر یا تقریر میں کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جو نعوذ باللہ عقیدۂ اسلام کے مخالف ہو۔"

حالانکہ خود اس نے (براہین احمدیہ ص۴۹۸، خزائن ج۱ ص۵۹۳) میں حیات مسیح کا عقیدہ درج کیا۔ جو مرزائیوں کے اور مرزا کے خیال میں شرک عظیم ہے۔ نیز مرزا محمود نے (حقیقت النبوۃ) میں لکھا ہے کہ مرزا ۱۹۰۰ء تک تو ختم نبوت کا قائل تھا۔ وہ اس کی عبارتیں منسوخ ہیں تو بزعم محمود اس کا باپ ختم نبوت کا سالہا سال تک مشیع رہا۔ جو مرزائیوں کے نزدیک بالکل اسلام کے خلاف ہے۔

۴...... (آئینہ کمالات اسلام ص۵۵۱، خزائن ج۵ ص ایضاً) "واللہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ اننی جعلت المسیح بن مریم واننی نازل منزلته ولکن اخفیته...... و توقفت فی الاظهار عشر سنین ۔" حالانکہ خود مرزا نے اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول مسیح ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳) "میں لکھا ہے کہ براہین احمدیہ کی تالیف کے بعد بارہ سال تک مجھے بالکل خبر نہ ہوئی کہ میں مسیح موعود بنایا گیا ہوں۔ بلکہ میں حیات مسیح کا قائل رہا اس سے ثابت ہوا کہ آئینہ کی عبارت جھوٹ ہے۔

۵...... (حمامۃ البشریٰ ص۹، خزائن ج۷ ص۱۸۶) "واللہ یعلم اننی ماقلت الا ماقال اللہ تعالیٰ ولم اقل کلمة قط یخالفها وما سها قلمی فی عمری" حالانکہ مرزا اور اس کی امت کے خیال میں حیات مسیح کا عقیدہ خلاف نصوص قرآنیہ وحدیثیہ جس کو مرزا نے (براہین احمدیہ ص۴۵۸، ۴۶۴) میں آیات قرآنیہ سے ثابت کیا اور بقول محمود اس نے سالہا سال تک اپنی کتابوں میں ختم نبوت کے مسئلہ کی اشاعت کی۔ جو بزعم مرزائیت نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے خلاف ہے۔

۶...... (اعجاز احمدی ص۳۰، خزائن ج۱۹ ص۱۴۰) "ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں۔ بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔" حالانکہ اس کے خلاف (انجام آتھم ص۶۵، خزائن ج۱۱ ص۶۵) میں لکھا ہے کہ میرے دعوے کی بنیاد حدیث پر ہی ہے۔ لہٰذا اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول مسیح) کی قسم جھوٹی ثابت ہوئی۔

جواب تاویلات

کہ (حمامۃ البشریٰ ص۱۴ حاشیہ، خزائن ج۷ ص۱۹۲) "میں خود مرزا نے لکھا ہے کہ جملہ قسمیہ

میں کوئی تاویل وتخصیص کی گنجائش نہیں ہوا کرتی۔" (شحنہ حق ص ۴۶، خزائن ج ۲ ص ۳۸۶) "وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹ بولنے سے شرماتے ہیں۔ مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی۔"

آنحضرت ﷺ کی توہین مرزا کی زبانی

۱...... عیسائیوں نے ایک کتاب امہات المومنین کے خلاف لکھی تھی تو انجمن حمایت الاسلام لاہور والوں نے اس کتاب کی ضبطی کے لئے ایک میموریل حکومت کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ کیا تو مرزا قادیانی نے اس تحریک کی مخالفت کی۔ جس کا ذکر (حقیقت الوحی ص ۲۷۵، خزائن ج ۲۲ ص ۲۸۸، ایام الصلح ص ۶۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۰) میں مفصل مذکور ہے۔

۲...... (براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ ص ۱۰۶ حاشیہ ۱۰۵ حاشیہ، خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۹) "ہمارے نبی ﷺ کی تمام استغفار اسی بناء پر ہے کہ آپ ﷺ بہت ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے۔ یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت اس کو جیسا اس کا حق تھا، میں ادا نہیں کر سکا۔"

حالانکہ نبی کی صداقت کی دلیل بقول مرزا یہ ہے کہ وہ اپنے مشن کو کامیابی سے سرانجام دے۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص ۳۲۸، خزائن ج ۳ ص ۳۲۸) "ان (انبیاء) کو موت نہیں دیتا جب تک وہ کام پورا نہ ہو جائے۔ جس کے لئے وہ بھیجے گئے ہیں۔"

(ازالہ اوہام ص ۵۵۳، خزائن ج ۳ ص ۳۹۸) "مامور من اللہ کی صداقت کا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت ممکن نہیں کہ جس خدمت کے لئے اس کا دعویٰ ہے کہ اس کے بجالانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر وہ اس خدمت کو ایسی طرز پسندیدہ اور طریق برگزیدہ سے ادا کر دیوے۔"

نتیجہ یہ ٹھہرا کہ بقول مرزا آنحضرت ﷺ کی نبوت ہی معاذ اللہ مخدوش ہو گئی۔ کیونکہ جو صداقت کا معیار بزعم مرزا تھا۔ وہ آنحضرت ﷺ میں نہیں پایا جاتا۔ جیسا کہ اس نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھا۔

۳...... آنحضرت ﷺ مدۃ العمر غلطی میں مبتلا رہے۔" (ازالہ اوہام ص ۴۰۰، ۴۰۱، خزائن ج ۳ ص ۳۰۷) "جب آنحضرت ﷺ کی بیویوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے۔ تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے۔"

ایسے ہی (ازالہ ص ۴۰۱، خزائن ج ۳ ص ۳۰۷) میں بھی یہی مرزا نے لکھا ہے "جس سے ثابت ہوا کہ اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہیں تھی۔"

حالانکہ مرزا خود لکھتا ہے کہ انبیاء کو غلطی پر باقی نہیں رکھا جاتا۔(ضمیمہ نزول مسیح ص ۳۲، خزائن ج ۱۹ص ۱۳۲،۱۳۲)"کیونکہ انبیاء غلطی پہ قائم نہیں رکھے جاتے۔"

(ضمیمہ حصہ پنجم براہین احمدیہ ص ۱۱۵، خزائن ج ۲۱ص ۲۸۰)"مگر وہ (انبیاء) ہمیشہ اس غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے۔" (مسئلہ ضمیمہ پنجم براہین احمدیہ ۸۹، خزائن ج ۲۱ص ۲۵۰)"اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمت خداوندی جلد ان کا تدارک کر لیتی ہے۔"

نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا مدۃ العمر رہنا بقول مرزا ان کی نبوت کو مخدوش کرتا ہے (عیاذاباللہ) کیونکہ نبی کی غلطی تو باقی نہیں رکھی جاتی۔"

۴...... (ضمیمہ نزول مسیح (اعجاز احمدی) ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ص ۱۸۳)

له خسف القمر المنير وان لی
غسا القمر ان المشرقان اتنکر

۵...... (ازالہ اوہام ص ۶۳۲،۸، خزائن ج ۳ص ۵۵۷)"آنحضرت ﷺ جو اخبار حکایات بیان کردہ تصدیق کرتے تھے۔ اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہوتا تھا کہ وہ تصدیق وحی کی رو سے ہو...... چنانچہ کئی دفعہ یہ اتفاق ہوا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ نے کسی مخبر کی خبر کو صحیح سمجھا اور بعد ازاں وہ خبر غلط نکلی۔"

تو گویا آنحضرت ﷺ کی تصدیق کا اعتبار نہیں حالانکہ خود مرزا لکھتا ہے کہ انبیاء کی شان یہ ہوتی ہے:"وما ینطق عن الهوی ان هوالا وحی یوحی۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۶، خزائن ج ۲۲ص ۱۸)

"بباعث فنافی اللہ ہونے کے اس کی زبان (یعنی ملہم کی زبان۔ناقل) ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے...... اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام نہ بھی ہو۔تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔وہ اس کی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔"

۶...... آنحضرت ﷺ کے معجزات بقول مرزا تین ہزار تھے۔(تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ص ۱۵۳)"مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا بھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔"(مثلہ ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب ص ۱۹، خزائن ج ۴ص ۳۲۵)"مگر اپنے معجزات ونشانات کی تعداد دس لاکھ سے زائد جو بالکل کھلے کھلے اور اعلیٰ درجہ کے خارق عادت ہیں، بتلاتا ہے۔"

(حصہ پنجم براہین ص ۵۶، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲) ”ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں۔ وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں۔ جو دس لاکھ سے زائد ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں...... اور بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے، دس لاکھ سے زائد ہوں گے۔“

۷...... آنحضرت ﷺ کا علم بھی مرزا سے (عیاذاً باللہ) کم تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) ”اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی اور نہ دجال کے ستر باغ کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج و ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ہی ظاہر کی گئی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔“

گویا مرزا اپنے آپ کو اب ان سب امور کا حقیقی عالم اور واقف سمجھتا ہے اور آپ ﷺ کے متعلق یہ کہتا ہے کہ آپ ﷺ کو ان اشیاء کے حقائق نہ معلوم ہوئے ہوں۔ نعوذ باللہ!

۸...... (تحفہ گولڑویہ ص ۷۰، خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۵) ”خداوند تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔“ مگر اپنی جائے قبر کے متعلق مرزا یہ لکھتا ہے:

(رسالہ الوصیہ ص ۱۵، خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۶) ”اور مجھے ایک جگہ دکھائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا تھا۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔“

آنحضرت ﷺ کی جگہ اور مرزا کی جگہ کا موازنہ کرو عیاذاً باللہ!

۹...... (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷، خزائن ج ۱۶ ص ۲۶۶) ”ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقی کا انتہا نہ تھا۔ بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔“

(ص ۱۸۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۲) ”بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بنسبت ان سالوں (جب آنحضرت بذات شریفہ دنیا میں رونق افروز تھے۔ ناقل) کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔“

(ص۱۸۴، خزائن ۱۶ص ۲۷۵) ”اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ (یعنی مرزا کا زمانہ) میں بدر ہو جائے۔ ہلال اور بدر کی نسبت مرزا کی زبانی ذیل میں درج ہے (ملفوظات احمدیہ ص ۱۷۱ حصہ اول سلسلہ اشاعت لاہوری) ”چونکہ آنحضرت ﷺ کے وجود باجود سے انبیاء علیہم السلام کو ایسی نسبت ہے جیسی کہ ہلال کو بدر سے ہوتی ہے۔ ہلال کا وجود ایک تاریکی میں ہوتا ہے۔“

(ص۱۹۲ خطبہ الہامیہ، خزائن ج۱۶ص ۲۸۷) ”اس زمانہ میں اسلام بدر کامل کی طرح ہو جائے گا۔“

(ص۱۹۳ خطبہ الہامیہ، خزائن ج۱۶ص ۲۸۸) ”اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے۔“

(ص ۱۹۸ خطبہ الہامیہ، خزائن ج۱۶ص ۲۹۴) ”اسلام ہلال کی مانند مسجد حرام سے ظاہر ہوا (آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں) پھر مسجد اقصیٰ تک پہنچا۔ (قادیان میں) بدر کامل ہو گیا۔“

۱۰...... مرزا کو اللہ تعالیٰ نے قمر الانبیاء کہا (عیاذاً باللہ) (انجام آتھم ص ۵۸، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۱۱...... ”اعطانی مالم یعط احدا من العلمین“

(انجام آتھم ص ۷۷، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

”گویا تمام دنیا میں کسی فرد بشر کو وہ کچھ نصیب نہ ہوا جو مرزا کو عطاء ہوا۔ عیاذاً باللہ!“

۱۲...... مرزا اوّل المومنین ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۱۰، خزائن ج۵ص ایضاً) ”اور اسی کتاب کے (ص۱۶۲) میں اول المومنین کا معنی مرزا نے یہ لکھا ہے: ”میں اول المسلمین ہوں۔ یعنی دنیا کی ابتداء اور اس کی اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل نہیں۔ جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنافی اللہ ہو۔“

۱۳...... مرزا کے لئے الہام ہے: ”آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔“ (حقیقت الوحی ص ۸۹، خزائن ج۲۲ص ۹۲، الاستفتاء ص ۸۳، خزائن ج۲۲ص ۷۰۹، اربعین نمبر۳ ص ۳۷، خزائن ج۱۷ص ۴۲۸)

۱۴...... آنحضرت ﷺ مثیل مسیح ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۳، خزائن ج۵ص ایضاً) اور مثیل موسیٰ ہیں اور بقول مرزا مثیل اپنے اصل سے مفضول ہوتا ہے۔ دیکھو (نور الحق ص ۹۷، خزائن ج۸ص ۱۰۶،۱۰۵) ”ومن العلوم ان الفضل للمتقدم لا للذی جاء بعده کالمتضاهین۔“

۱۵...... (ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود ص خ ہو، خزائن ج۱۶ص ۳۲۲ ملحقہ خطبہ الہامیہ)

’’فان اظهار الدین علیٰ ادیان اخریٰ لایتحقق الا بالبینة الکبریٰ و الحجج القاطعة العظمی و کثرة اهل الصلاح والتقویٰ……وکان اللّٰه قد قدر ان دینه لایظهر بظهور تام علی الادیان کلها ولا یرزق اکثر القلوب دلائل الحق ولا یعطی تقوی الباطن لاکثرها الافی زمان المسیح الموعود والمهدی المعهود واما الازمنة التی هی قبله فلا تعم فیها التقوی ولا الدرایة بل یکثر الفسق والغوایة ……فان هذا البعث بعث ماراه الا ولون ولا المرسلون السابقون ولا النبیون اجمعون……وکان ذلك تقدیراً من اللّٰه الودود بما سبق منه ان الغلبة التامة والصلاح الاکبر الاعم یختص بزمان المسیح الموعود ولذالك استمهل الشیطان الی هذا الزمان المسعود۔‘‘

۱۶…… (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۰، خزائن ج۲۲ ص۵۷۸) ’’آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ جب آپ پر فرشتہ جبرائیل ظاہر ہوا تو آپ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ بلکہ حضرت خدیجہؓ کے پاس ڈرتے ڈرتے آئے اور فرمایا ’’انی خشیت علی نفسی ‘‘یعنی مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہوا ہے کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔‘‘

(نزول مسیح ص۱۱۴، خزائن ج۱۸ ص۴۹۲) ’’اس جگہ یہ نکتہ خوب توجہ سے یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو الہامات ایسے کمزور اور ضعیف الاثر ہوں۔ جو ملہم پر مشتبہ رہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے ہیں یا شیطان کی طرف سے وہ درحقیقت شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں یا شیطان کی آمیزش سے اور گمراہ ہے وہ شخص جو ان پر بھروسہ کرتا ہے اور بدبخت ہے وہ شخص جو اس خطرناک ابتلاء میں ماخوذ ہے۔ شیطان اس سے بازی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو ہلاک کردے۔‘‘

مرزا قادیانی کی صحیح انسانیت پر بحث

مرزا صحیح انسان نہیں بوجوہ ذیل

۱…… مرزا کا اقرار ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۱۲۷)

۲…… (ست بچن ص۳۰، خزائن ج۱۰ ص۱۴۲) ’’کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں

ہاں ملا دیتا ہو۔اس کا کلام بیشک متناقض ہو جاتا ہے۔''

(ست بچن ص ۳۱، خزائن ج۱۰ص ۱۴۳)''ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔کیونکہ ایسے طریقہ سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔''

(انجام آتھم ص ۸۳، خزائن ج۱۱ص ایضا)''تلك كلم متهافته متناقضة لا ينطق بها الاالذی ضلت حواسه و غرب عقله وقياسه وترك طريق المهتدين۔''

اور مرزا کا اقرار ہے کہ میرے کلام میں تناقض ہے۔لہٰذا پہلے تمام القاب کا خود مستحق ٹھہرا۔(اعجاز احمدی ص ۸، خزائن ج۱۹ص ۱۱۴)''(میں نے) ان دو متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۴۸،۱۴۹، خزائن ج۲۲ص ۱۵۲،۱۵۳)''رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں تناقض کیوں پیدا ہو گیا؟ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہوں۔اس تناقض کا سبب بھی یہی تھا۔''

(ایام الصلح ص ۴۱، خزائن ج۱۴ص ۲۷۱،۲۷۲)''اس جگہ یاد رہے کہ میں نے براہین احمدیہ میں غلطی سے توفی کے معنی ایک جگہ پورا دینے کے کئے ہیں۔جس کو بعض مولوی صاحبان بطور اعتراض پیش کیا کرتے ہیں۔مگر یہ امر جائے اعتراض نہیں میں مانتا ہوں وہ میری غلطی ہے...... باوجود ان الہامی تصریحات کے ان الہامات کے منشاء پر اطلاع نہ پاسکا...... میرا اپنا عقیدہ جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھا ان الہامات کی منشاء سے جو براہین احمدیہ میں درج ہیں، صریح نقیض پڑا ہوا ہے۔''

۳...... (تحفہ گولڑویہ کا ضمیمہ ص ۱۳ حاشیہ، خزائن ج۱۷ص ۵۶)''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(انجام آتھم کا ضمیمہ ص ۵۹، خزائن ج۱۱ص ۳۴۳)''تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔''

(آریہ دھرم ص ۱۱، خزائن ج۱۰ص ۱۱۳)''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں، بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمی کا کام ہے۔''

مرزا نے سینکڑوں جھوٹ بکے۔سر عدالت کے جھوٹ ہی سن لو۔

۱...... ''یہ کتاب ۱۸۹۴ء کی تالیف شدہ ہے۔(ص ۲، خزائن ج۹ص ۲)''پیش گوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے جس کے لئے ہاویہ یا ذلت کا وعدہ تھا۔ایک گروہ مراد ہے جو اس بحث سے تعلق

رکھتا ہے۔خواہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون یا حامی یا سر کردہ تھا۔''
(ص ۷،۸، خزائن ج۹ص ۸) ''یہ تو مسٹر عبداللہ آتھم کا حال ہوا۔ مگر اس کے باقی رفیق بھی جو فریق بحث کے لفظ میں داخل تھے......ان میں سے کوئی بھی اثر ھاویہ سے خالی نہ رہا اور ان سب نے میعاد کے اندر اپنی اپنی حالت کے موافق ہاویہ کا مزہ چکھ لیا......ڈاکٹر مارٹن کلارک اور ویسے ہی اس کے دوسرے تمام دوستوں اور عزیزوں اور ماتحتوں کو سخت صدمہ پہنچایا۔''

اور (کتاب البریہ میں جو ۱۸۹۷ء میں بیان عدالت میں دیا۔ بالکل اس کی ضد ہے اور ہے بھی وہ بیان بعد تالیف انوار الاسلام کے کتاب البریہ ص ۱۷۳، خزائن ج ۱۳ص ۲۰۶) ''ہم نے کبھی پیش گوئی نہیں کی کہ ڈاکٹر کلارک صاحب مر جائیں گے......عبداللہ آتھم صاحب کی درخواست پر پیش گوئی صرف اس کے واسطے کی تھی کل متعلقین مباحثہ کی بابت پیش گوئی نہ تھی۔''

(کتاب البریہ ص ۲۴۴، ۲۴۵، خزائن ج ۱۳ص ۲۷۹، ۲۸۰) ''ڈاکٹر کلارک صاحب کی بابت یہ پیش گوئی نہ تھی اور نہ وہ اس پیش گوئی میں شامل تھا۔ فریق سے مراد آتھم ہے جیسا کہ عبارت سے ظاہر ہے فریق اور شخص کے ایک ہی معنی ہیں...... میں نے کوئی پیش گوئی نہ اشارہ کیا نہ کنایہ، ڈاکٹر کلارک صاحب کی بابت کی۔''

۲...... دوسرا جھوٹ عدالت میں یہ ہوا کہ ۱۸۹۷ء میں (انجام آتھم کے ضمیمہ) میں لکھا کہ میرے مریدوں کی تعداد آٹھ ہزار سے زائد ہے اور جب انکم ٹیکس کا مقدمہ ۱۸۹۸ء میں دائر ہوا تو اس وقت اپنے مریدوں کی تعداد صرف ۳۱۸ تسلیم کی۔ گویا ایک سال بعد تمام کے تمام مریدوں میں طاعون ہی نازل ہوگئی۔ ملاحظہ ہوں حوالہ جات۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶، خزائن ج۱۱ص ۳۱۰) ''مباہلہ سے پہلے میرے ساتھ شاید تین یا چار سو آدمی ہوں گے۔ اب آٹھ ہزار سے کچھ زیادہ وہ لوگ ہیں جو اس راہ میں جانفشاں ہیں۔''

(ضرورۃ الامام ص ۴۳، خزائن ج ۱۳ص ۵۱۴) ''مرزا غلام احمد ابتدائی ایام میں خود ملازمت کرتا رہا......اور اس امر کی ہمیشہ کوشش کرتا رہا کہ وہ ایک مذہبی سرگروہ مانا جائے......اس فرقہ میں حسب فہرست منسلکہ ہذا ۳۱۸ آدمی ہیں۔''

(ضرورۃ الاسلام ص ۴۲، خزائن ج ۱۳ص ۵۱۳) ''اس جگہ محنت اور تفتیش منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار پرگنہ بٹالہ قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے صاف اور احقاق حق مقصود رکھ کر واقعات صحیحہ کو آئینہ کی طرح حکام بالا دست کو دکھا دیا۔''

یہ بیان جو داخل عدالت ہوا۔ وہ ایک تحصیلدار کا بیان تھا جس کی تصدیق ص ۴۲ میں

خود مرزا نے بھی کردی۔

۳...... (شہادۃ القرآن ص ۴۱، خزائن ج ۶ ص ۳۳۷) ''خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آوے گی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی اور سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور کس مرتبہ کی ہے۔ جو اس کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد اللہ ہے۔''

یہ بھی صاف جھوٹ ہے۔ کہیں بخاری شریف میں یہ روایت نہیں۔

۴...... (حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) ''مجدد صاحب سرہندیؒ نے اپنی مکتوبات میں لکھا ہے...... جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں، وہ نبی کہلاتا ہے۔''

یہ بھی جھوٹ ہے۔ کیونکہ مجدد صاحبؒ نے کہیں نبی نہیں لکھا۔ بلکہ ''محدث'' لکھا ہے۔ جس کو مرزا نے آج سے قبل (براہین احمدیہ ص ۵۴۶ حاشیہ در حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۶۵۲، تحفہ بغداد ص ۲۱، خزائن ج ۷ ص ۲۸، ازالہ اوہام ص ۹۱۰، خزائن ج ۳ ص ۶۰۰) میں نقل کیا ہے اور وہاں صاف لفظ ''محدث'' ہے۔

۵...... (آریہ دھرم ص ۵۵، خزائن ج ۱۰ ص ۶۲) ''وہ شخص بدذات اور حرامزادہ ہے۔ جو مقدس اور راست بازوں پر بے ثبوت تہمت لگاتا ہے۔'' (مثلہ قریب منہ پیغام صلح ص ۲۱، ۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۴۵۲، ۴۵۳، ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۹)

مرزا نے خود راستبازوں پر بے ثبوت تہمتیں لگائیں۔

حضرت مریم علیہا السلام پر (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸) ''اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ یہ سب مجبوریاں تھیں، جو پیش آ گئیں۔''

(زندہ نبی ص ۳۰، ۳۱) ''ایک اور خطرناک معاملہ ہے جس کا جواب عیسائیوں کے پاس ہرگز نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ مریم کی ماں نے عہد کیا تھا کہ وہ بیت المقدس کی خدمت کرے گی اور تارکہ رہے گی نکاح نہ کرے گی اور خود مریم نے بھی یہ عہد کیا تھا کہ میں ہیکل کی خدمت کروں گی۔ باوجود اس عہد کے پھر وہ کیا بلا اور آفت آ پڑی کہ یہ عہد توڑا گیا اور نکاح کیا گیا...... دوم جب عیسائیوں کے نزدیک کثرت ازواج زنا کاری ہے تو وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں...... سوم جب کہ حمل ہو چکا تھا، تو پھر حمل میں نکاح کیوں کیا گیا...... اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ مریم کو ہیکل میں پیٹ ہو گیا تھا...... چار پانچ مہینے کے بعد جب پیٹ بڑھا او پردہ نہ رہ سکا تو پھر رہا نہ گیا، تو

ہیکل کے بزرگوں کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ مریم حاملہ ہے اور انہیں فکر پیدا ہوئی اور جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی شریف خاندان کی کوئی لڑکی حاملہ ہو جائے تو جھٹ پٹ اس کا نکاح کر دیتے ہیں تاکہ ناک نہ کٹ جائے۔"

حضرت مسیح علیہ السلام پر بے ثبوت تہمت لگائی۔

(کشتی نوح ص ۶۶ حاشیہ خزائن ج ۱۹ ص ۷۱) "عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، ۸ ۔ دافع البلاء ٹائٹل ص ۱۱ صفحہ حاشیہ کے لحاظ سے خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱) "یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

مرزا نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے حضرت حسینؓ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں زبان درازی کی ہے۔ دیکھو (اعجاز احمدی ص ۲۸ خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۹)

"میں نے اس قصیدہ میں جو امام حسینؓ کی نسبت لکھا ہے یا عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بیان کیا ہے یہ انسانی کارروائی نہیں خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راست بازوں پر زبان درازی کرتا ہے۔"

حضرت داؤد علیہ السلام پر تہمت لگائی۔

(ست بچن ص ۱۶۸، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۲) "اور ایک نانی یسوع صاحب کی جو ایک رشتہ سے دادی بھی تھی۔ بت سبع کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہی پاک دامن تھی جس نے داؤد علیہ السلام کے ساتھ زنا کیا تھا۔ دیکھو (سموئیل ۲:۱۱) (یہ حوالہ بھی غلط ہے۔ سموئیل الباب ۱۱ آیت ۲) میں یہ واقعہ نہیں۔ بلکہ آیت (۴-۵) میں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام و موسیٰ و الیسع علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام پر مسمریزم کی تہمت لگائی۔ خود مسمریزم کو بری چیز بھی کہتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۹، ۳۱۰ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۵۷، ۱۵۸) "اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے..... اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم علیہما السلام سے کم نہ رہتا۔"

(ازالہ ص ۵۰۷،۵۰۳، خزائن ج ۳ ص ۵۰۲،۵۰۳) "پھر وہ ایک اور وہم پیش کرتے کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض مردے زندہ ہو گئے۔ جیسے وہ مردہ جس کا خون بنی اسرائیل نے چھپا دیا تھا۔ جس کا ذکر اس آیت میں ہے "وانقتلتم نفسافادرأتم فیھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون"

اس کا جواب یہ ہے کہ...... یہ طریق علم عمل الترب مسمریزم کا ایک شعبہ تھا۔ جس کے بعض خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات میں ایک حرکت مشابہ بحرکت حیوانات پیدا ہو کر اس سے بعض مشتبہ اور مجہول امور کا پتہ لگ سکتا ہے۔"

اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو بے وقعت کیا جارہا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۰۶، خزائن ج ۳ ص ۵۰۶) "اور یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم میں چار پرندوں کا ذکر لکھا ہے کہ ان کو اجزاء متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے چار پہاڑیوں پر چھوڑا گیا تھا اور پھر وہ بلانے سے آگئے تھے۔ یہ بھی عمل الترب کی طرف اشارہ ہے۔"

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزہ کو بے حقیقت ثابت کرنے کی کوشش ہے اور آنحضرت ﷺ پر یہ تہمت لگائی کہ آپ مدۃ العمر غلطی میں مبتلا رہے۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۰،۳۰۱، خزائن ج ۳ ص ۳۰۷) "جب آنحضرت ﷺ کی بیبیوں نے آپ کے مرنے کے بعد پوچھنا شروع کئے تھے تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے۔"

نیز آنحضرت ﷺ پر یہ تہمت لگائی کہ آپ کی پہلی وحی ہی شیطانی تھی۔

اگر کوئی جواب دے کہ مرزا کی ان باتوں کی بنیاد بائبل مقدس پر ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ مرزا کے نزدیک اناجیل کا ذرہ بھر بھی اعتبار نہیں۔ یہی تو دلیل ہے کہ یہ سب باتیں بے ثبوت تہمتیں ہیں۔ دیکھو

(تریاق القلوب ص ۸، خزائن ج ۱۵ ص ۱۴۲) "یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں کہ ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔"

نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا نے کئی مقدسین پر بے ثبوت اتہامات لگائے ہیں۔ اس لئے وہ (آریہ دھرم ص ۵۵) کے تمام القاب کا مستحق ٹھہرا۔

۵...... (ملفوظات احمدیہ حصہ دوم ص ۸۵ سلسلہ اشاعت لاہوری) "اسی طرح انسان کو چاہئے کہ جب

کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال صادق آئے گی۔"

مرزا کی گالیوں کی فہرست اس قدر مشہور ہے کہ محتاج بیان نہیں۔

لہٰذا اگرچہ بالفرض مرزا نے جواباً ہی گالیاں دی ہوں تو بھی اس پر کت پن کی مثال صادق آئے گی۔

۶...... اخفاء کرنا لئیموں کا کام ہے۔

(الاستفتاء ص ۳۶ ملحقہ حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۶۵۷) "**الاخفاء معصیة عندی ومن سیر اللئام۔**"

مرزا کا خود اعتراف ہے کہ میں نے اخفاء کیا۔ جس میں قسم سے تاکید ہے۔

(التبلیغ ص ۵۵۱، ملحقہ آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ایضاً) "**وواللّٰہ قد کنت اعلم من ایام مدیدة اننی جعلت المسیح بن مریم وانی نازل منزلته ولکنی اخفیته...... وتوقفت فی الاظہار عشر سنین۔**"

جواب

اگر کوئی اس میں تاویل کرے تو اس کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ (حمامۃ البشریٰ ص ۱۴ حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۱۹۲) میں مرزا نے لکھا ہے کہ جملہ قسمیہ میں تاویل واستثناء نہیں ہو سکتا۔ دیکھو

(حمامۃ البشریٰ ص ۱۴ حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۱۹۲) "**والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاہر لا تاویل فیه ولا استثناء والا فای فائدة کانت فی ذکر القسم**"

۷...... (براہین احمدیہ پنجم کا ضمیمہ ص ۱۲۶ خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۲) "ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔"

مرزا خود اس دفعہ کا مجرم ہے کہ اس نے دعویٰ کیا تھا کہ محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے ہو گا اور اس الہام کو موکد بالقسم ذکر کیا۔ دیکھو (آسمانی فیصلہ ص ۴۰ خزائن ج ۴ ص ۳۵۰) "**یسئلونك احق ہو قل ای وربی انه لحق وما انتم بمعجزین زوجناکہا لا مبدل لکلماتی۔**"

اسی طرح براہین احمدیہ کے متعلق لکھتا ہے کہ میں نے ملہم ومامور ہو کر اس کتاب کو لکھا۔ دیکھو (سرمہ چشم آریہ ص ۱۰ خزائن ج ۲ ص ۳۱۹) اور اسی براہین احمدیہ میں حیات مسیح علیہ السلام کو درج کیا۔

آیات قرآنی سے ثابت کیا ہے۔ (براہین ص ۴۹۹،۵۰۵، خزائن ج۱ص ۶۰۱) جس مسئلہ کو مرزائی کہا کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ غلط ہے۔ جس کو مرزا نے ملہم و مامور ہو کر براہین احمدیہ میں لکھا۔

مرزا کے باقی الہامات کو بھی اسی قبیلہ سے سمجھتے ہیں۔ لہٰذا مرزا بقول خود بدذات کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوا۔

۸...... مرزا لکھتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کو توڑ مروڑ کر اپنی مطلب براری کرنے والا یا جھوٹ بولنے والا سور بندر اور شریر گندہ ہے۔ (کتاب آسمانی ص ۱۶، خزائن ج۴ص ۳۲۲)

"اگر ہم بے باک اور کذاب ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے افتراؤں سے نہ ڈریں تو بتر الحبہ ہم سے کتے اور سور اچھے ہیں۔"

(چشمہ معرفت ص ۲۱۵، خزائن ج ۲۳ص ۲۲۳) "یونہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا تو ان لوگوں کا کام ہے۔ جو سخت شریر اور بدمعاش اور گنڈے کہلاتے ہیں۔"

مرزا نے یہ سب کچھ کیا جھوٹ بولا جیسے ہم نمبر ۳ میں بیان کر آئے ہیں اور آیات میں بھی اپنے مطلب نکالنے کے لئے توڑ مروڑ کی دیکھو کہ مرزائیوں کے نزدیک حیات مسیح بالکل غلط ہے۔ لیکن مرزا نے اس کو (براہین احمدیہ ص ۴۹۹، خزائن ج۱ص ۵۹۳، براہین احمدیہ ص ۵۰۵، خزائن ج۱ ص ۶۰۱) میں آیات قرآنیہ سے ثابت کیا۔ نیز مرزا اپنی تصانیف میں قرآنی آیات اور احادیث سے ختم نبوت کو ثابت کیا۔ جس کے متعلق مرزا کا بیٹا بشیر محمود حقیقت النبوۃ میں لکھتا ہے کہ میرے ماننے یہ غلطی کی اور ان تمام عبارتوں کو جو مرزا قادیانی نے ختم نبوت کے لئے لکھی ہیں اور ۱۹۰۰ء سے پہلے کی ہیں منسوخ سمجھو۔

(حقیقت النبوۃ ص ۱۲۱) "معلوم ہوا کہ نبوت کا مسئلہ آپ (مرزا) پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں کھلا ہے اور چونکہ "ایک غلطی کا ازالہ" ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے اپنی نبوت کا اعلان بڑے زور سے کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے۔ (یہ بات ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔"

نیز مرزا نے کشتی نوح میں توڑ مروڑ کر اپنا مطلب نکالا۔ دیکھو (کشتی ص ۴۵،۴۶، خزائن ج۱۹ص ۴۹) اور اسی واقعہ کو سورۂ تحریم میں بطور پیش گوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد

اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریمیت کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا اور اس پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔''

کس قدر قرآن مجید میں تحریف کی جارہی ہے۔ سورۂ تحریم میں اس مضمون کا ذکر ہی نہیں۔ وہ تو گزشتہ مریم وابن مریم کا ذکر ہے۔ اس امت کا اس میں نام ونشان نہیں اور قرآن مجید کی غلط تفسیریں کر کے اپنی مطلب براری مرزا نے کی۔ مثلاً (تحفہ گولڑویہ ص ۲۱، خزائن ج ۱۷ص ۱۲۰) ''کنتم خیر امة اخرجت للناس '' قرآن شریف میں الناس کا لفظ بمعنی دجال معہود بھی آتا ہے اور جس جگہ ان معنوں کو قرینہ قویہ متعین کرے تو پھر اور معنی کرنے معصیت ہے۔ چنانچہ قرآن شریف کے ایک اور مقام میں الناس کے معنی دجال بھی لکھا ہے اور وہ یہ ہے ''لخلق السموٰت و الارض اکبر من خلق الناس '' (دراصل لفظ رجال ہوگا جس کو خوش فہم نے دجال خیال کرلیا)

(نسیم دعوت ص ۵۲، خزائن ج ۱۹ص ۴۱۸) میں ''رب العالمین، الرحمن، الرحیم مالك یوم الدین '' کی تفسیر آکاش، سورج، قمر، زمین کیا ہے۔ یا ظہر الفساد فی البر والبحر کی تفسیر (پیغام الصلح ص ۳۴، ۳۵، خزائن ج ۲۳ص ۴۶۲، ۴۶۳، زندہ نبی ص ۱۲) میں دو تفسیریں کیں۔ جو آپس میں متضاد ہیں اور یہی دونوں تحریف قرآن کی مثال نہیں اور بھی بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں۔

۹...... کسی کے بزرگ پیشوا کے حق میں ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنا پرلے درجے کا شریر النفس بنتا ہے۔ جیسے (براہین احمدیہ ص ۱۰۱، خزائن ج ۱ص ۹۰، ۹۱) میں ہے:

''اور اس میں ایسا کوئی لفظ نہیں کہ جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقہ کی کسر شان لازم آئے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایۃً اختیار کرنا خبط عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجہ کا شریر النفس خیال کرتے ہیں۔''

مرزا نے سب فرقوں کے بزرگوں کی شان میں ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت مسیح علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کی شان میں ہتک آمیز عبارات پیش ہوچکی ہیں۔

نیز مرزا نے صحابہ کرامؓ کی بھی توہین کی ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ ۱۲۰، خزائن ج ۲۱ص ۲۸۵) ''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔ وہ بھی اس عقیدے سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہوچکے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ص ۱۲۶، ۱۲۷) ''بعض ایک دو کم سمجھ صحابہؓ کو جن کی درایت

عمدہ نہیں تھی...... جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور روائت اچھی طرح نہیں رکھتا تھا۔"

(مثلہ حقیقت الوحی ص ۳۳، ۳۴، خزائن ج ۲۲ ص ۳۶)

۱۰...... "مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس پر جھوٹ بولنا ایک شیطان اور لعنتی کا کام ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۲۰۹، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۸) مرزا نے خدا پر جھوٹ بولا (آسمانی فیصلہ ص ۳ ٹائٹل پیج، خزائن ج ۴ ص ۳۴۲) "ویستنبئونك احق هو قل ای وربی انه لحق وما انتم بمعجزین زوجناکها لامبدل لکلماتی۔"

اگر یہ سچا الہام ہے تو پھر الہام جو موکد بالقسم ہے۔ پورا کیوں نہ ہوا اور محمدی بیگم سے نکاح کیوں نہ ہوا۔ اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ بقاعدہ کلیہ

(حمامۃ البشریٰ ص ۱۴ حاشیہ، خزائن ج ۷ ص ۱۹۲)

مرزا قادیانی کی تبدیلی عقائد وغیرہ سب کی علت غائیہ پولیٹیکل غرض کی وجہ سے انگریزی حکومت کی چاپلوسی تھی

۱...... آمد مسیح کے انکار میں بھی انگریز کی پولیٹیکل غرض ملحوظ خاطر تھی۔ دیکھو (کشف الغطاء ص ۲۵، خزائن ج ۱۴ ص ۲۱۰) "اگرچہ عیسائی عقیدوں کے لحاظ سے حضرت مسیح کا دوبارہ آنا پولیٹیکل مصالح سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ مگر جس طور سے حال کے اسلامی مولویوں نے حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا اور مہدی کے ساتھ اتفاق کر کے جہادی لڑائی کرنا غلط طور پر اپنے اعتقاد میں داخل کر لیا ہے۔ یہ عقیدہ نہ صرف جھوٹ ہے۔ بلکہ خطرناک بھی ہے اور جو کچھ حال میں حضرت عیسیٰ کے ہندوستان میں آنے اور کشمیر میں وفات پانے کا مجھے ثبوت ملا ہے۔ وہ ان خطرناک خیالات کو دانش مندوں کے دلوں سے بکلی مٹا دیتا ہے۔"

۲...... اہل اسلام کو گالیاں دینے اور حرمت جہاد میں بھی پولیٹیکل غرض کارفرما تھی۔

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص ۳، ۴، خزائن ج ۶ ص ۳۸۰، ۳۸۱ ملحقہ شہادۃ القرآن)

"بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا سوال ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کرنا کیسا ہے؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کو بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں۔ یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں اور دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو...... سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے...... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا

اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔“

۳...... علماء اسلام کو گالیاں دینا گورنمنٹ کی سیاسی پالیسی پر مبنی تھا۔

(ازالہ اوہام ص۷۲۳،۷۲۴ حاشیہ، خزائن ج۳ص۴۹۰) ”جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں۔ جنہوں نے عام طور پر مہریں لگا دی تھیں کہ انگریزوں کو قتل کر دینا چاہئے۔ تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ کیسے مولوی تھے؟ کیسے ان کے فتوے تھے؟ جن میں نہ رحم تھا، نہ عقل تھی، نہ اخلاق، نہ انصاف۔ ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔“

۴...... اپنی پیش گوئیوں کے اظہار واخفاء میں بھی انگریز کے ایماء پر کام کرتا تھا۔

(اربعین ص۱ حاشیہ، خزائن ج۱۷ص۳۴۳) ”پس ہر ایک پیش گوئی سے اجتناب رہے گا جو امن عامہ اور اغراض گورنمنٹ کے خلاف ہو۔“

۵...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین میں بھی انگریز کی پالیسی ہی مطمح نظر تھی۔

(حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست ص ب، ج، خزائن ج۱۵ص۴۸۹تا۴۹۱، ملحقہ تریاق القلوب)

”اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے۔ جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کر سکتا...... ہاں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نیک نیتی سے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحثات بھی کیا کرتا ہوں اور ایسا ہی پادریوں کے مقابل پر بھی مباحثات کی کتابیں شائع کرتا رہا ہوں اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی...... تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔ تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبا دینے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تاکہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو...... سو مجھے پادریوں کے مقابل میں جو کچھ وقوع میں آیا ہے۔ یہی ہے حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا ہے اور دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام

مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اولیٰ درجہ پر بنا دیا ہے...... تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔"

۶ ...... جہاد کے حرام کرنے میں بھی یہی سیاسی غرض مخفی تھی۔ (اشتہار المنار ص۲، ملحقہ خطبہ الہامیہ)

"اس جگہ بارہا بے اختیار دل میں یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گزاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر دنیا میں شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے۔ اس گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔"

۷ ...... مرزا کو اگر جہاد کی اجازت ہوتی تو پہلے مسلمانوں کا ہی صفایا کرتا۔

(اخبار الحکم نمبر۱۲ ج ۱۲، ۱۴ر فروری ۱۹۰۸ء ص ۷ کالم نمبر ۱ عنوان (ملفوظات احمدیہ) از بدر)

"اوّل خویشاں بعد درویشاں کے مطابق ہمارا فرض ہے کہ پہلے اپنی قوم کی اصلاح کریں۔ جب مسلمانوں میں ہی ہزاروں گند ہوں تو دوسروں کو کیا کہا جا سکتا ہے؟ جہاد جہاد پکارتے ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر ہمیں جہاد کا حکم ہوتا تو سب سے پہلے انہی سے جہاد کیا جانا چاہئے تھا۔ یہ عادۃ اللہ ہے کہ جس قوم کے اندر کتاب اللہ ہو، پہلے اسے درست کیا جاتا ہے پھر دوسری قوموں کی طرف توجہ ہوتی ہے۔"

مرزا کے الہامات میں اغلاط ہیں

۱ ...... (ضرورۃ الامام ص۱۸، خزائن ج ۱۳ ص۴۸۹) "سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت رکھتا ہے...... اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔"

۲ ...... مرزا کو اپنی فصاحت کے متعلق الہام ہوا ہے کلام "افصحت من لدن رب کریم"

(حقیقت الوحی ص۳۶۲، خزائن ج۲۲ ص۳۷۵) (پہلا الہام ہی غلط ہے)

۳ ...... (ضرورۃ الامام ص۲۸، خزائن ج ۱۳ ص۴۹۹) میں ایک آدمی کے الہامات کے متعلق لکھتا ہے: "مگر میں کیا کہوں اور کیا لکھوں معافی مانگ کر کہتا ہوں کہ جس وقت میں نے آپ کے الہامات لکھے ہوئے سنے تھے تو ان میں بعض جگہ صرفی اور نحوی غلطیاں تھیں۔"

۴ ...... (نزول مسیح ص۵۶، خزائن ج۱۸ ص۴۳۴) "اعجاز نمائی کو انشاپردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں۔ کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔"

۵ ...... (حقیقت الوحی ص۱۳۹، ۱۴۰، خزائن ج۲۲ ص۱۴۲، ۱۴۳، والبشریٰ ص۳ تا ۵) "رحمانی الہام اور

وحی کے لئے اول شرط یہ ہے کہ انسان محض خدا کا ہو جائے اور شیطان کا کوئی حصہ اس میں نہ رہے..... شیطان گنگا ہے۔ اپنی زبان میں فصاحت اور روانگی نہیں رکھتا اور گنگے کی طرح وہ فصیح اور کثیر المقدار باتوں پر قادر نہیں ہوسکتا۔ صرف ایک بدبودار پیرایہ میں فقرہ دو فقرہ دل میں ڈال دیتا ہے..... اور نہ وہ بہت دیر تک چل سکتا ہے۔ گویا جلدی تھک جاتا ہے..... شیطان سے الہام پانے والے یہ قوت نہیں پاتے۔ وہ بزدل ہوتے ہیں۔ کیونکہ شیطان بزدل ہے..... یہ سوال کہ آیا شیطانی خواب یا الہام میں کوئی غیبی خبر ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانی خواب یا الہام میں جیسے کہ قرآن شریف میں ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی خبر غیب تو ہوسکتی ہے۔ مگر وہ تین علامتیں اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ اول یہ کہ وہ غیب کوئی اقتداری غیب نہیں ہوتا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اس قسم کے غیب ہوتے ہیں کہ فلاں شخص جو شرارت سے باز نہیں آیا۔ ہم اس کو ہلاک کر دیں گے اور فلاں شخص جس نے صدق دکھلایا ہم اس کو ایسی ایسی عزت دیں گے اور ہم اپنے نبی کی تائید کے لئے فلاں فلاں نشان دکھائیں گے۔"

مندرجہ بالا معیار پر مرزا کے الہامات ہم دیکھتے ہیں۔

دوسرا حصہ

۱..... (حقیقت الوحی ص۳۶۲ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۳۷۵، والبشریٰ ص۲،۵۹) "کلام افصحت من لدن رب کریم"

۲..... (سراج منیر ص۴۷، خزائن ج۱۲ ص۸۳، براہین احمدیہ ص۴۸۷، خزائن ج۱ ص۵۷۹، البشریٰ ص۲،۴۶) "السماء والارض معك كماهو معی"

۳..... (الحکم نمبر۳۳ ج۱۰ ص۱، تذکرہ ص۶۰۶، طبع سوم) "قال ربك انه نازل من السماء مايرضيك" "اس کا معنی خود مرزا کرتا ہے۔" "تیرے رب نے فرمایا ہے کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے خوش کرے گی۔"

۴..... (البشریٰ ص۲۳، ج۱، تذکرہ ص۴۷ طبع سوم) "فبما رحمة من الله لنت عليهم" (صحیح لہم) ہے۔

۵..... (البشریٰ ص۲۲، ج۱، تذکرہ ص۷۰ طبع سوم) "يامريم اسكن انت و زوجك الجنة"

۶..... (البشریٰ ص۴۸، ج۱، تذکرہ ص۹۳ طبع سوم) "عسى ربكم ان يرحم عليكم و ان عدتم عدنا" (صحیح یرحمکم) ہے۔

۷..... (البشریٰ ص۳۱،۱) "تلطف بالناس وترحم عليهم انت فيهم بمنزلة

موسیٰ ""قال فی المنجد ص۲۰۰،ترحم علیه قال رحمه الله"

۸...... (البشریٰ ص۳۲،۱،تذکرہ ص۸۴ طبع سوم)"ویحبون ان تدهنون قل یا ایهاالکافرون"

۹...... (البشریٰ ص۳۸،۱،تذکرہ ص۹۵،طبع سوم)"جمال هو الذی امشاء کم فی کل حال""انشاکم کا معنی مرزا نے "تنقیه" کیا ہے۔

۱۰...... (البشریٰ ص۴۴،۱،تذکرہ ص۱۰۴،طبع سوم)"قوت الرحمان بعبید الله الصمد"

۱۱...... (البشریٰ ص۴۷،۱،تذکرہ ص۲۴ طبع سوم)"والسماء والطارق"(جواب قسم ندارد)

۱۲...... (البشریٰ ص۴۹،۱،تذکرہ ص۶۲ طبع سوم)"کذب علیکم الخبیث کذب علیکم الخنزیر"

اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ سے تو خطاب بصیغہ مفرد کرے۔لیکن مرزا کو تعظیماً بصیغہ جمع (المنجد تکذب علیہ زعم انہ کاذب)

۱۳...... (البشریٰ ص۵۰،۱،تذکرہ ص۱۱۳،طبع سوم)"وان یمسك بضرفلا کاشف له الاهووان یردك بخیر فلا رادلفضله"

۱۴...... (البشریٰ ص۵۶،۱،تذکرہ ص۴۳۷،طبع سوم)"الاالذین امنو وعملوالصالحات"(مستثنیٰ منہ ندارد)

۱۵...... (البشریٰ ص۵۶،۱،تذکرہ ص۴۳۷ طبع سوم)"تهیدستا عشرت رآ"(مبتداء خبر کا پتہ نہیں)

۱۶...... (البشریٰ ص۵۶،۲،تذکرہ ص۳۲ طبع سوم)"اللهم صل علیٰ محمد واٰل محمد"(بلا اعادۂ جار)

۱۷...... (البشریٰ ص۷،۲،تذکرہ ص۱۴۴ طبع سوم)"نازل من السماء"

۱۸...... (البشریٰ ص۹،۲،تذکرہ ص۱۸۵ طبع سوم)"یاتی علیك زمان مختلف بازواج مختلف"

۱۹...... (البشریٰ ص۱۹،۲،تذکرہ ص۱۷۶ طبع سوم)"اخرج منه الیزیدیون" (قادیان مونث ہے منہا چاہئے۔"المنجد اخرج الشی ابرزه"

۲۰...... (البشریٰ ص۲۶،۲،تذکرہ ص۲۱۲ طبع سوم)"نبدلنك من بعد خوفك امنا"(نون ثقیلہ کا موقع کیا ہے؟)

۲۱...... (البشریٰ ص۲۸،۲، آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۵، خزائن ج۵ص ایضاً)"امرك يتاتى "تیرا کام ظاہر ہوگا۔"المنجد تاتی الامرتهیأ وتسهل"

۲۲...... (البشریٰ ص۵۳،۲، تذکرہ ص۳۲۷، طبع سوم)"برق طفلی بشیر (ترجمہ: میرے لڑکے بشیر کی آنکھیں اچھی ہوگئیں)"المنجد برقه زينه برق عينيه و بعينيه وسعها واحد النظر"

۲۳...... (البشریٰ ص۵۵،۲، تذکرہ ص۳۳۴، طبع سوم)"سيبدى الامر وننسف نسفاً"(ثقیلہ کا کیا مقام ہے)

۲۴...... (البشریٰ ص۶۵،۲، تذکرہ ص۳۹۹ طبع سوم)"يريدون ان يرواطمثك"

۲۵...... (البشریٰ ص۶۹،۲، تذکرہ ص۴۱۲، طبع سوم)"هذا علاج الوقت والنّربسى"

۲۶...... (البشریٰ ص۶۹،۲، تذکرہ ص۴۱۳، طبع سوم)"رشن الخبر ناخوانده مهمان کی خبر""المنجد رشن رشنا تطفل الرش والرشن الفرضة اى الثلمة التى ينحد و منها الماء"

۲۷...... (البشریٰ ص۷۱،۲، تذکرہ ص۴۲۰، طبع سوم)"انت معى وانى معك انى بايعتك بايعنى ربى "(میرے رب تو میری بیعت قبول کر۔)""وبايعه عقد البيع وعاهده المنجد"

۲۸...... (البشریٰ ص۷۲،۲، تذکرہ ص۴۲۷، طبع سوم، تذکرہ ص۴۲۸ طبع سوم)"انى احافظ كل من فى الداد الاالذين علوا باستكبار "(البشریٰ ص۷۳،۲)"الاالذين علوامن استكبار"

۲۹...... (البشریٰ ص۷۵،۲، تذکرہ ص۴۲۷، طبع سوم)"خسف القمر والشمس فى رمضان فباى الآء ربكما تكذبان"(صحیح ترتیب شمس وقمر بتقدیم شمس ہوتی ہے۔)

۳۰...... (البشریٰ ص۷۸،۲، تذکرہ ص۴۵۴، طبع سوم)"افانين آيات"

۳۱...... (البشریٰ ص۷۸،۲، تذکرہ ص۴۵۵، طبع سوم)"غاسق الله "ترجمہ (خدا کے نزدیک غاسق)

۳۲...... (البشریٰ ص۹۱،۲، تذکرہ ص۵۱۴، طبع سوم)"معنی دیگر نہ پسندیم ما"اسکے معنی ہمیں دوسرے معنی پسند نہیں۔یہی لفظ (حقیقت الوحی ص۳۸۰، خزائن ج۲۲ص۳۹۴) میں ہے۔وہاں ترجمہ کیا"یہ معنی قائم نہیں رہیں گے۔"

۳۳...... (البشریٰ ص۹۸،۲،تذکرہ ص۵۵۲،طبع سوم)''صلوٰۃ العرش الی الفرش ''یعنی ''رحمت الٰہی جوتجھ پر ہے،اس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لےکر فرش تک ہے۔''

۳۴...... (البشریٰ ص۴۰،۱،وص۱۰۲،۲،تذکرہ ص۹۶،طبع سوم)''تموت وانا راض منك''

۳۵...... (البشریٰ ص۴۰،۱،وص۱۰۲،۲،تذکرہ ص۵۹۵،طبع سوم)''دوحة اسماعیل فاخفها حتیٰ یخرج''(اس کی ترکیب کیا ہے اور نیز دوحہ کو پہلے مونث کیا پھر مذکر؟)

۳۶...... (البشریٰ ص۱۲۰،۱،تذکرہ ص۶۷۹،طبع سوم)''امانرینك بعض الذی نعدهم نزید عمرك''(اما کے بعد او نہیں آیا)

۳۷...... (البشریٰ ص۴،۲،مکتوبات احمدیہ ص۶۹،۱، تذکرہ ص۱۱۷،طبع سوم)''ہی پلٹس ان دی ضلع پشاور۔''

۳۸...... (البشریٰ ص۲،۲،مکتوبات احمدیہ ص۱۱۰،۱،تذکرہ ص۵۷،۵۸،طبع سوم)''اصلها ثابت و فرعها فی السماء''

۳۹...... (اخبار الحکم نمبر۱۱ ج۱۰ص۱،تذکرہ ص۶۰۶)''رب اخر وقت هذا''(زلزلہ کی طرف اشارہ مذکر ہذا)

۴۰...... (سراج منیر ص۱۱،خزائن ج۱۲ص۱۳، حجۃ اللہ ص۳۹،۷۹ جدید)''ستة سنة''(صحیح ست سنین ہے)۔

۴۱...... (الاستفتاء ص۵۴،خزائن ج۲۲ص۶۷۸)''فالآن مسکنکم فلاة عوراء،ودشت لیس هناك الماء''

مرزا قادیانی کی اصلاحی خدمات

پنجاب میں جہاں مرزا مدعی اصلاح ہو کر نمودار ہوا۔اس میں بہت سی غیر شرعی رسوم موجود تھیں۔جن کو مرزا ردتو کیا کرتا،خود ان میں مبتلا نظر آتا ہے۔دیکھو:

۱...... پنجاب میں عام رواج تھا کہ لوگ اپنی لڑکیوں کا مہر بطور فخر بہت زیادہ مقرر کیا کرتے تھے۔مرزا نے اس میں کیا اصلاح کی؟ ذیل میں درج ہے۔

(سیرۃ المہدی ص۵۳،۲)''ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم کا نکاح حضرت صاحب نے نواب محمد علی خان صاحب کے ساتھ کیا تو مہر چھپن ہزار مقرر کیا...... ہماری ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم کا نکاح خان محمد عبداللہ خان صاحب کے ساتھ ۱۵۰۰۰ مقرر کیا گیا۔''

۲...... عام مذہبی پیشوا مذہبی رنگ میں اپنی رنگ رلیاں منانے کے لئے نامحرم عورتوں سے میل

جول رکھتے تھے۔ مرزا نے بھی یہی وتیرہ اختیار کیا نامحرموں سے شہتوت وغیرہ کھائے۔ ان کو باغ میں لے گیا۔ (سیرۃ المہدی ص ۲،۱۱۷) آج صبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ام المومنین کے ساتھ سیر کے لئے اپنے باغ کو تشریف لے گئے۔ تمہاری بیوی بھی ساتھ چلی گئی اور میری بیوی اور بعض مستورات بھی ساتھ تھیں۔ باغ میں جا کر حضرت مسیح موعود نے کچھ شہتوت منگوائے۔ جس پر بعض عورتیں حضرت کے لئے شہتوت لانے کے واسطے گئیں اور تمہاری بیوی بھی گئی۔ مگر اور عورتیں تو یونہی درخت پر سے شہتوت جھاڑ کر لے آئیں۔ مگر تمہاری بیوی باغ کے ایک طرف جا کر اور (ص ۱۱۸) خود شہتوت کے درخت پر چڑھ کر اچھے اچھے شہتوت اپنے ہاتھ سے توڑ کر لائی، الخ (اس کے بعد اس عورت کو بچہ کی خوشخبری دی) دیکھو (ص ۱۶۰،۷۰) پر بھی ثبوت ملاحظہ ہو۔

۳...... پنجابی بدمعاش ودیگر شراب کے عادی تھے۔ اس میں مرزا نے کیا اصلاح کی؟ اس کا جواب سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے مقدمہ میں جو سیشن جج جی۔ ڈی کھوسلہ کا فیصلہ لکھا ہوا ہے۔ اس کو ملاحظہ کیا جائے۔

(مقدمہ بخاری ص ۱۳، فیصلہ ۶ رجون ۱۹۳۵ء) ''معلوم ہوتا ہے کہ مرزا ایک ٹانک استعمال کیا کرتا تھا۔ جس کا نام پلومر کی شراب تھا اور ایک موقع پر اس نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ وہ پلومر کی شراب لاہور سے خرید کر اسے بھیج دے۔ دوسرے چند ایک خطوط میں یاقوتی کا ذکر ہے۔ موجودہ مرزا (مرزا بشیر الدین محمود) نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کے باپ نے پلومر کی شراب ایک دفعہ بطور دوائی استعمال کی تھی۔''

۴...... مسئلہ وراثت میں عام لوگ علماء وصوفی وغیرہ بھی غیر شرعی رواج کے پابند تھے۔ مرزا نے بھی اس کی رواجی پیروی کی اور قرآن مجید کی مقرر کردہ وراثت پر عمل نہ کیا۔ جیسے کہ (سیرۃ المہدی ص ۲۲، ۱۲۷ حصہ اول) میں بھی ایک متبنیٰ کا ذکر ہے۔ نقل بیان بشیر احمد مشمولہ مسل عدالت دیوانی اجلاس مرزا عبدالرب صاحب سینئر سب جج گورداسپور نمبر مقدمہ نمبر ۳۸ تاریخ مرجوعہ ۲ رجون ۱۹۳۱ء تاریخ فیصلہ ۱۴ رنومبر ۱۹۳۳ء نام موضع قادیان تحصیل بٹالہ۔ مرزا اعظم بیگ ولد مرزا اکرم بیگ قوم مغل چوغطہ ساکن قادیان مغلاں بنام مرزا اکرم بیگ ولد مرزا افضل بیگ قوم مغل چوغطہ ساکن قادیان بیان بشیر احمد پسر غلام احمد۔ مرزا غلام حسین ہمارے رشتہ داروں سے تھے۔ وہ مفقود الخبر ۱۸۷۰ء اور ۱۸۸۰ء کے درمیان ہوگئے۔

ان کا رہائش کا پتہ نہ رہا۔ اس کی جائیداد ان کی بیوہ مسماۃ امام بی بی کے نام چڑھی۔ امام بی بی کے بھائیوں نے چاہا کہ وہ جائیداد ان کے پسروں کے نام منتقل ہو جائے۔ یہ واقعہ

(ص ۲۳۰ آئینہ کمالات اسلام جو ۱۸۹۳ء میں چھپی ہے) اس کے مصنف میرے والد بزرگوار ہیں۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے۔ جب ہمارا خاندان شریعت کا پابند حقوق وراثت میں نہیں تھا اور ہبہ کی جوازیت میرے والد صاحب کی رضامندی پر پابند تھی۔ کیونکہ شریعت کے مطابق نہیں ہے۔

مکرر جرح واقعہ یہ ہے کہ مرزا سلطان احمد کو میرے تایا نے متبنیٰ نہیں بنایا تھا۔ مگر تایا کی وفات کے بعد ہماری تائی صاحبہ نے والد صاحب کو کہا کہ جوان کی جائیداد تایا کی ہے۔ ان کا انتقال سلطان احمد کے نام کرادیں۔ کیونکہ وارث مابعد ہوگا۔ اس وقت میرے والد صاحب کے دو لڑکے تھے۔ مرزا فضل احمد اور مرزا سلطان احمد۔ مرزا فضل احمد جب فوت ہوگئے اور والد صاحب زندہ تھے۔ مرزا سلطان احمد کی والدہ پہلے مر چکی تھیں۔ ہمارے والد نے ہماری والدہ کو کہا کہ سلطان احمد نے پہلے سے ۱/۲ حصہ پالیا ہے۔ اب جائیداد اس کے بچوں کو ملے گی۔ اس کے پیشتر کئی سال پیشتر (ص ۱۱۸، ۱۳۷) میں ذکر سیرۃ المہدی میں ہوا ہے اور (ص ۱۶، ۲۲) میں بھی ذکر متبنیٰ کا ہے۔ اس کے لئے (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۰) بھی دیکھ لینا چاہئے۔ (نیز قادیان کی واجب الارض میں مرزا کا رواج کی پابندی کا بیان موجود ہے)

۵...... پنجابی لوگ اعلانیہ رمضان کے دنوں میں کھانا پینا کرتے اور بے تحاشہ رمضان کی بے حرمتی کرتے۔ مرزا بھی اس میں کچھ کم نہ تھا۔ دیکھو (اخبار الحکم نمبر ۴ ج ۱۰ کالم ۱، ۲، ۳، وسائل کا خط) ’’ابھی کسی حال کے اخبار وکیل امرتسر میں یہ خبر پڑھی کہ مرزا صاحب نے بزمانہ قیام امرتسر باوجود رمضان کے اثناء لیکچر میں چائے نوشی شروع کی اور جب اعتراض کیا گیا تو آپ لوگوں کی طرف سے یہ عذر پیش ہوا کہ...... یہ خیال نہ کیجئے گا کہ میں مجادلہ کرنا چاہتا ہوں۔ حاشا وکلا...... یہی سبب ہے کہ میرے بہت سے دوست مجھ کو مرزائی احمدی، قادیانی وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔‘‘

۶...... پنجابی حکومت پرست علماء انگریز کو قرآن مجید کی آیت ’’**واولی الامر منکم**‘‘ کا مصداق بناتے۔ مرزا بھی اس چاپلوسی میں کسی سے پیچھے نہ رہا۔ بلکہ یہ لوگ تو زبانی کہتے مرزا نے اپنی تحریروں میں لکھ دیا۔ دیکھو (ضرورۃ الامام ص ۲۳، خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۳) ’’**اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم**‘‘

اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہوسکے۔ وہ ہم میں سے ہے۔ اس لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔‘‘

۷...... پنجابی لوگ عام طور پر رواج کی پابندی کرتے۔ قرآن و حدیث کی چنداں پرواہ نہ کرتے۔ مرزا بھی اسی مرض کا شکار ہوا۔ مثلاً حیات مسیح کے مسئلہ میں خود لکھتا ہے کہ میں تم لوگوں کے رواج کے مطابق حیات مسیح کا سالہا سال تک قائل رہا اور ختم نبوت کے مسئلہ میں مرزا کا بیٹا محمود لکھتا ہے کہ میرا ابا جو ختم نبوت کا قائل رہا تو وہ لوگوں کے رواج کے مطابق اس کا پابند رہا۔ دیکھو (اعجاز احمدی ص۶) ''کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے۔ اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس امر کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں۔ جب تک خدا نے مجھے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہوگیا ہے۔ تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔''

(مثلہ ایام الصلح ص۱۴۱، خزائن ج۱۴ ص۲۷۱،۲۷۲، حقیقت الوحی ص۱۴۹، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳)

(حقیقت النبوۃ مولفہ مرزا محمود ص۱۲۲،۱۲۳) ''نبی کی وہ تعریف جس کی رو سے آپ اپنی نبوت سے انکار کرتے رہے ہیں۔ یہ ہے کہ نبی وہی ہوسکتا ہے جو کوئی نئی شریعت لائے یا پچھلی شریعت کے بعض احکام منسوخ کرے یا یہ کہ اس نے بلاواسطہ نبوت پائی ہو اور کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ یہ تعریف عام طور پر مسلمانوں میں مسلّم تھی۔''

۸...... پنجاب کے لوگ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی عورتوں کو طلاقیں دلوا دیتے۔ مرزا نے بھی اپنی بہو کو اس لئے طلاق دلوائی کہ وہ مرزا کے لئے محمدی بیگم کے عقد کرانے کی کوشش نہیں کرتی۔ دیکھو (سیرۃ المہدی ص۲۸،۲۹، روایت نمبر۳۷) ''بیان کیا مجھے والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہوگئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرادی تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو الگ الگ خط لکھا۔ ان سب لوگوں نے میری مخالفت کی ہے۔

اب ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ لہٰذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے بہت احسانات ہیں۔ ان سے قطع تعلق نہیں کرسکتا۔ مگر فضل احمد نے لکھا کہ میرا

تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے مرزا فضل احمد کو جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی) طلاق دے دو۔"

۹...... غیر محرم عورتوں کا بوسہ لینا۔ دیکھو رسالہ

(عشق مجازی قادیانی کی بوسہ بازی مولفہ حافظ محمد دین کلانوری ص ۴، ۵)

منہ پر برقعہ پایا اس نے اپنا حسن چھپایا — مرزا صاحب دوجیاں تائیں ایہ فرمان سنایا
تسلیں سبھے اٹھ جاؤ ایتھوں رہن دیو اسا تائیں — سنیا حکم گیاں اٹھ سبھے رہ گئی اوہ اتھائیں
عاشق تے معشوقہ دودویں جس دم ہوئے اکلے — عاشق دا دل اڑدا جاندا صبر قرار نہ پلے
کر کے وعظ نصیحت اس نوں اندر دام پھسایا — آخر گھنڈ اٹھایا اس نے صاف حسن چمکایا
مرزے تائیں اوہ رخ اس دا جس دم نظریں آیا — ہو قربان گیا یکباری سب کچھ دلوں بھلایا
نال شتابی اس دے تائیں سینے اٹھ لگایا — اوپر اس رخسارے اس دے ڈاہڈا چک لگایا

یہ مرزا کا واقعہ اس کی ایک مریدہ سے ہے جو اسی دن مع خاوند اس سے تائب ہو گئی۔

۱۰...... سود کو بھی مرزا نے حلال کر دیا۔ دیکھو (سیرۃ المہدی ص ۱۱۲، ۱۱۳، ج ۲) "سود کے بارے میں میرے نزدیک ایک احسن انتظام ہے اور وہ یہ ہے کہ جس قدر سود کا روپیہ آ دے۔ آپ اپنے کام میں اس کو خرچ نہ کریں۔ بلکہ اس کو الگ جمع کرتے جائیں اور جب سود دینا پڑے۔ اسی روپیہ میں سے دے دیں اور اگر آپ کے خیال میں کچھ زیادہ روپیہ ہو جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ وہ روپیہ کسی ایسے دینی کام میں صرف ہو جس میں کسی شخص کا ذاتی خرچ نہ ہو۔ بلکہ صرف اس سے اشاعت دینی ہو۔"

۱۱...... زنا کی کمائی کا روپیہ منگا کر استعمال کرنا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی (اشاعت السنۃ ج ۵) میں مرزا پر وکیلانہ بہت سے اعتراض کئے ہیں۔ جن کا جواب مرزا نے آئینہ کمالات اسلام میں دیا ہے۔ مولوی صاحب کے اعتراض کو مرزا نے یوں ٹالا کہ اللہ تعالیٰ مجرموں کے مال کا خود مالک بن جاتا ہے اور پھر خود یا اپنے مرسل نبی کے ذریعے اس کے مال کو ہلاک کروا دیتا ہے۔ جس میں مرزا نے اس امر کا انکار نہیں کیا کہ میں نے روپیہ زنا کا منگایا نہیں۔ بلکہ اس کی تاویل کے درپے ہوا اور غلط طریقے سے اس کے جواز کی صورت نکالی اور دیگر انبیاء پر بھی حملے کر دیئے۔ ملاحظہ ہوں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کی عبارت، مع عبارات مرزا (آئینہ کمالات اسلام، اشاعت السنۃ جلد نمبر ۵ اص ۲۵) "سوال ہشتم ایسا شخص اگر اکثر جھوٹ بھی بولتا ہو لوگوں کے مال

ناجائز ذریعہ سے لیتا ہو۔ ناجائز مال اجرت زنا وغیرہ کام میں لاتا ہو۔ ظلم، ایذا رسانی، بے رحمی، بد خلقی و بدگوئی پر مصر ہو تو پھر بھی وہ اگر اس کی کوئی پیش گوئی سچی نکل آوے۔ اس سچی پیش گوئی میں ملہم، محدث، مجدد اور خدا کا مخاطب ہو سکتا ہے؟"

(اشاعت السنہ ج ۱۵ ص ۳۷) "سوال چہل و چہارم میاں اللہ دیا ساکن انبالہ سے آپ نے اپنے سابق ملازم فتح خان کی معرفت دو سو روپیہ یا کم و بیش منگایا اور وہ کیسا روپیہ تھا اور وہ کس کام میں آپ نے صرف کیا؟

اس کا جواب مرزا نے آئینہ کمالات اسلام میں دیا۔ جس میں زنا کا روپیہ آنے کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ اس کے جواز کی ایک غلط توجیہ کی۔ دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۷۸،۴۷۹ لاہوری) "یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بے ہودہ اور شرمناک کام ہیں۔"

کتاب مذکور (آئینہ ص ۶۰۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً) میں ہے: "اصل حقیقت یہ ہے کہ تمام حقوق پر خدا تعالیٰ کا حق غالب ہے اور ہر ایک جسم اور روح اور مال اسی کا ملک ہے۔ پھر جب انسان نافرمان ہو جاتا ہے تو اس کی ملک اصلی مالک کی طرف عود کرتی ہے۔ پھر اس مالک حقیقی کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو بلاتوسط رسل ان نافرمانوں کے مالوں کو تلف کر دے...... اور یا کسی رسول کے واسطے سے یہ تجلی قہری نازل فرما دے۔" اس کو مولوی محمد حسین صاحب نے اپنی (اشاعت السنہ ج ۱۵ ص ۱۹۴،۱۹۵) میں ذکر کیا ہے۔

"اس تشریح سے قادیانی نے یہ جتایا ہے کہ اللہ دیا نائی تائب طوائف کا مال قادیانی نے لیا ہے۔ وہ بھی اسی قسم کا تھا جو بظاہر نادانوں کی نظر میں ناجائز اور برا تھا۔ مگر در حقیقت اس میں دقیق سر (وبھید) تھا۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عطر مذکور کو استعمال کرنے میں سر تھا۔"

۱۲...... مرزا کے مکان پر اس کے خاص مرید نے شراب پی۔ لیکن مرزا کو خود جرأت نہ ہوئی کہ اس کو روکتا۔ اسی لئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کر سکا۔ دیکھو (اشاعت السنہ ج ۱۵ ص ۳۷) "کیا آپ کے ایک خاص مرید اور بڑے معاون نے خاص آپ کے مکان پر شراب نہیں پی؟ اور آپ نے اس پر مطلع ہو کر اس عذر سے کہ وہ مہمان ہے۔ اسی لئے اس کی دل آزردگی نہیں کی جا سکتی، ترک خفگی ونہی عن المنکر نہیں کی؟"

(۱۳) مرزا نامحرم عورتوں سے چاپی کراتا تھا

(الحکم نمبر ۱۳ ج ۱۱، ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۳ کالم نمبر ۲۱) "سوال حضرت اقدس غیر عورتوں سے

ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟
جواب...... وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں۔ بلکہ موجب رحمت و برکات ہے اور یہ لوگ احکام حجاب سے مستثنیٰ ہیں۔"
اخبار الفضل میں ایک مرزائی لکھتا ہے کہ مسیح موعود گاہے گاہے زنا کر لیا کرتے "بحسب القطب قدیزنی" مگر میاں محمود، الخ۔

(تتمہ سیرۃ المہدی ص ۲۱۳ حصہ سوم، روایت نمبر ۷۸۶) "ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سوتے میں کوئی بات کروں تو مجھے جگا دینا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنا اور آپ کو جگا دیا۔ اس وقت رات کے بارہ بجے تھے۔ ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی پھجو منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔"

(ص ۲۷۲،۲۷۳ حصہ سوم، روایت نمبر ۹۱۰) "ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھے میری لڑکی زینب نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھے پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کا موقع ملا۔ پھر بھی اسی حالت میں نہ نیند نہ غنودگی نہ تکان معلوم ہوئی۔ بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا...... حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔"

(ص ۲۱۰ سوم، روایت نمبر ۷۸۰) "حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بانو تھی۔ وہ ایک رات کو جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی۔ حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں، پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا کہ بھانو آج تو بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی: "ہاں جی تدے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں۔"

(الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء ج ۱۵ شمارہ نمبر ۷۴ ص ۷ کالم ۲) "حضور کو مرحومہ (عائشہ) کی

خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی...... (کالم نمبر۳)" مرحومہ پندرہ برس کی تھی جب قادیان آئی۔" (کالم نمبر۱) "لیکن اگر اس جگہ اس کا نکاح ہو تو یہ فائدہ ہے کہ یہ شرط کی جائے گی کہ غلام محمد (زوج عائشہ) اسی جگہ رہے۔ اس طرح ایسا آدمی کسی وقت کام آ سکتا ہے۔ آئندہ جو آپ کی مرضی ہو۔ مرزا غلام احمد بقلم خود۔"

(۱۴) مرزا قادیان کا شرک کی اشاعت کرنا

"انت منی بمنزلة ولدی" (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

"انت منی بمنزلة اولادی" (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

"اسمع ولدی" (البشریٰ ص۴۹)

"کان اللہ نزل من السماء" (حقیقت الوحی ص۹۵، خزائن ج۲۲ ص۹۹)

مرزا کی گالیاں

پہلا حصہ۔ گالی دینے کے متعلق مرزا کا خیال

۱...... (ملفوظات احمدیہ ص۸۵،۲) "انسانوں کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے، تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال صادق آئے گی۔"

۲...... (ملفوظات احمدیہ ص۲۶،۲) "مخالفین کی دشمنی سے پیش نہیں آنا چاہئے، بلکہ زیادہ تر دعا سے کام لینا چاہئے۔"

۳...... (ریویو آف ریلیجنز ج۳ نمبر۱۰ بابت ماہ اکتوبر۱۹۰۴ء ص۳۴۸ تا ۳۵۳ زیر عنوان "مصلح کا پہلا فرض کیا ہونا چاہئے") میں مرزا نے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ مصلح پہلے خود اپنی اصلاح کرے اور بدزبانی سے بچا کرے۔

۴...... (ازالہ اوہام ص۸۲۶، خزائن ج۳ ص۵۴۷) "تمہاری فتح مند اور غالب ہونے کی یہ راہ نہیں...... گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں، تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔"

۵...... (کشتی نوح ص۱۱، خزائن ج۱۹ ص۱۱، ملفوظات احمدیہ ص۷۰،۲) "اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہے۔"

۶...... (ضمیمہ اربعین ص۵، خزائن ج۱۷ ص۴۷۰) "گالی دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔"

۷...... (شحنۂ حق ص۳۰، خزائن ج۲ ص۳۶۸) میں مرزا نے سوامی دیانند کے متعلق یہ لکھا ہے کہ

اس کو گالیوں اور بدزبانی کی عادت تھی۔ ملاحظہ ہو مرزا کی عبارت ''اول تو وہ پاک زبان ایسے تھے کہ ادنیٰ رنج سے اپنے مخالفین کو کتا، بلا اور سور کہہ دیا کرتے تھے۔'' (جیسے مرزا کی حالت ہے)

۸...... نیز مرزا نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھا کہ وہ اپنے مخالفین کو گالیاں دیتے تھے اور اس لئے آپ کے اخلاق اچھے نہ تھے۔ ملاحظہ ہو (ازالہ اوہام ص۱۰،۱۱، خزائن ج۳ ص۱۰۷،۱۰۸ حاشیہ، زندہ نبی ص۲۳تا۲۶) میں بھی ایسے ہی قریباً قریباً لکھا ہے۔

۹...... مرزا اپنے متعلق لکھتا ہے کہ میں کسی کو برا نہیں کہا کرتا۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۲۵، خزائن ج۵ ص ایضاً) ''گالیاں سن کر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو۔'' (آئینہ کمالات اسلام ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر ملحقہ آئینہ کمالات اسلام ص۲، خزائن ج۵ ص۶۴۶) ''اگر کوئی بدظنی کی راہ سے کیسی ہی بدگوئی و بدزبانی کی مشق کر رہا ہے اور ناخداترسی سے ہمیں آزار دے رہا ہے۔ ہم پھر بھی اس کے حق میں دعا ہی کرتے ہیں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۲۲، خزائن ج۵ ص ایضاً) ''رب ارحم علی الذین یلعنون علی۔''

۱۰...... (ضرورۃ الامام ص۸، خزائن ج۸ ص۴۷۸) ''امام میں قوت اخلاق ہو اور وہ پورا نمونہ انک لعلی خلق عظیم کا ہو۔'' (اربعین نمبر۱ ص۲، خزائن ج۱۷ ص۳۴۳) ''میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔''

۱۱...... (اربعین نمبر۱ ص۲، خزائن ج۱۷ ص۳۴۴) ''میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے والدہ مہربان۔''

۱۲...... (حمامۃ البشریٰ ص۱۰۵، ۳۲۹ جدید) ''فلا السبّ یوذینی ولا المدح یبطر۔''

دوسرا حصہ، مرزا کی گالیاں

مرزا کی گالیاں اس قدر کثیر اور واضح ہیں کہ ان کے ثبوت کے لئے حوالہ جات پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ مگر مشتے نمونہ از خروارے پیش کر دیتا ہوں۔ تمام گالیاں مرزا دے دلا کر پھر دعویٰ کرتا ہے کہ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۱۹، خزائن ج۵ ص ایضاً) ''وما قلنا فیکم الا شیئا قلیلا وسدلنا علی کثیر من مخازیکم''

۱...... مرزا نے جو اپنے مخالفین کو حرامزادہ گالیاں دی ہیں۔ ان کو اسی کتاب کے (ص۸۶تا۸۸) میں دیکھ لو۔

۲...... (انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) ''اے فرقہ بدذات مولویاں۔''

۳...... (براہین حصہ پنجم کا ضمیمہ ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۵) ''بار بار ایک کتے کی طرح عوعو کرتا ہے۔''

۴...... (نور الحق ج ۲ ص ۵۸، خزائن ج ۸ ص ۲۵۶) ''فلیس لمنکر عذر صحیح سوی التسویل زوراً کالحرامی۔''

۵...... (نور الحق ج ۲ ص ۲۷، خزائن ج ۸ ص ۲۱۹) ''کونوا کذئاب'' ''تم بھیڑیئے ہو جاؤ۔''

۶...... (نور الحق ج ۱ ص ۱۲۳، خزائن ج ۸ ص ۱۶۳) ''واعلم ان کل من هو من ولد الحلال ولیس من ذریة البغایا ونسل الدجال فیفعل امراً الخ''

۷...... (نور الحق ج ۲ ص ۶۰، خزائن ج ۸ ص ۲۵۸) ''و للشیطان صاروا کالغلام''

۸...... (حمامۃ البشریٰ ص ۸۶، خزائن ج ۷ ص ۳۰۸) ''واجتمعت فیهم ''(علماء اسلام) عادات ''السباع والکلاب والخنازیر''

۹...... (خطبہ الہامیہ ص ۱۵۵، خزائن ج ۱۶ ص ۲۳۸) ''بعض لوگ کتوں کی طرح ہو گئے ہیں اور بعض بھیڑیوں کی طرح اور سوروں کی طرح اور بعض سانپ کی طرح۔''

۱۰...... (حمامۃ البشریٰ ص ۱۰۵، خزائن ج ۷ ص ۳۳۱) ''اتتنی نجاسات رضیت باکلها۔''

۱۱...... (حمامۃ البشریٰ ص ۱۰۶، خزائن ج ۷ ص ۳۳۱) ''تسمین جهلا یا ابن آدم ثعلبا''

۱۲...... (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، ۵۸، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸، ۳۴۲) ''پلید دل، سیاہ دل۔''

۱۳...... (اربعین نمبر ۴ ص ۲۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۷ حاشیہ) ''کتاب عصاء موسیٰ کو ایسا بھر دیا ہے۔ جیسا کہ ایک نالی اور بدرو گندی کیچڑ سے بھر جاتی ہیں یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے۔''

۱۴...... (مواہب الرحمٰن ص ۲۲، خزائن ج ۱۹ ص ۲۴۰) ''وصار اکثرهم کالکلاب۔''

۱۵...... (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۹۲، خزائن ج ۵ ص ۲۹۲) ''جو شخص متقی اور حلال زادہ ہو، اول تو وہ الخ۔''

۱۶...... (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱، ۳۰۲، خزائن ج ۵ ص ایضاً) ''شیطنت کی بو سے بھرا ہوا ہے...... نجاست خور انسان۔''

۱۷...... (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۴، خزائن ج ۵ ص ایضاً) ''آپ اپنے سفلہ پن سے باز نہیں آتے۔''

۱۸...... (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶، خزائن ج ۵ ص ایضاً) ''اے شیخ نامہ سیاہ...... اے بدقسمت انسان۔''

۱۹...... (آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۷، خزائن ج۵ ص ایضاً)'' آپ کے ہم خصلت ابوجہل و ابولہب۔''

۲۰...... (آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۹،خزائن ج۵ص ایضاً)'' نعوذ بالله من هذه الجهالة والحمق و ترك الحياء والسخافة والضلالة۔''

۲۱...... (آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۰،خزائن ج۵ص ایضاً)'' مولوی محمد حسین صاحب کے متعلق لکھا اور خبث نفس سے۔''

۲۲...... (آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۱، خزائن ج۵ص ایضاً)'' اوّل درجہ کے کاذب اور دجال اور رئیس المتکبرین ہیں۔''

۲۳...... (آئینہ کمالات اسلام ص ج،د، قیامت کی نشانی، خزائن ج۵ص ۶۰۷، ۶۰۸)'' اب اے ظالم مولوی......اس زمانہ کے ننگ اسلام مولویو......اس قدر دلیری اور بددیانتی۔''

۲۴...... (آئینہ کمالات اسلام ص۶۱۴،خزائن ج۵ص ایضاً)'' وانی والله اتیقن فیکم انکم الثعالب۔''

۲۵...... (آئینہ کمالات اسلام ص، و قیامت کی نشانی، خزائن ج۵ص ۶۱۰)'' صرف مولوی کی شرارت ہے یا بےوقوفی۔''

۲۶...... (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، ۵۴۸،خزائن ج۵ص ایضاً)'' کل مسلم......یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذرية البغايا۔''

۲۷...... (براہین حصہ پنجم ص۱۰۸،خزائن ج۲۱ص ۱۳۸)'' بن کے رہنے والو تم ہرگز نہیں ہو آدی۔ کوئی ہے روباہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار۔''

۲۸...... (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳،خزائن ج۱۱ص ۳۳۷)'' ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کردیں گے۔''

۲۹...... (ضمیمہ انجام آتھم ص۶۰، خزائن ج۱۱ص ۳۴۴)'' میں مولوی عبدالحق غزنوی کو'' پلید'' لکھا ہے۔''

۳۰...... (خطبہ الہامیہ ص۱۰۹، خزائن ج۱۶ ص۱۷۳، ۱۷۴)'' مسلمانوں کے حق میں لکھا ہے'' صولهم كالكلاب، و يمزقوا اذياله كالكلاب۔''

۳۱...... (شحنہ حق ص۷۹، خزائن ج۲ص ۳۴۳)'' تکذیب براہین احمدیہ کا مؤلف چوہڑوں اور سانسیوں سے بھی گندہ زبانی میں بڑھ کر ہے۔''

۳۲...... (شحنہ حق ص۳۶، خزائن ج۲ص۳۸۶) ''اب دیکھنا چاہئے کہ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹ بولتے شرماتے ہیں۔ مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی۔''

۳۳...... (شحنہ حق ص۳۶، خزائن ج۲ص۳۸۶) ''یہ جھوٹ کی نجاست کس نے کھائی ہے۔''

۳۴...... (سراج منیر ص۶، خزائن ج۱۲ص۸) ''اے کم بخت متعصبو۔''

۳۵...... (سراج منیر ص۶، خزائن ج۱۲ص۸) ''کم بخت سعد اللہ نو مسلم و محمد علی واعظ۔''

۳۶...... (سراج منیر ص۶، خزائن ج۱۲ص۸) ''اے بے حیاء قوم۔''

۳۷...... (سراج منیر ص۷، خزائن ج۱۲ص۹) ''سعد اللہ نو مسلم کی بدذاتی ہے۔''

۳۸...... (سراج منیر ص۷، ۸، خزائن ج۱۲ص۱۰) ''اس سے زیادہ بدذاتی کیا ہوگی؟''

۳۹...... (سراج منیر ص۴۶، خزائن ج۱۲ص۵۴) ''بہت سے پلید طبع مولوی۔''

۴۰...... (سراج منیر ص، مکتوب مرزا بنام پیر غلام فرید صاحب ص۵، خزائن ج۱۲ص۹۳)

ہر کہ مرامی پذیر دفرشتہ است نہ انسان
و ہر کہ سرے پیچد ابلیس است نہ آدمی

مرزا کے چھوٹے چھوٹے الہامات حصہ اوّل

۱...... (حقیقت الوحی ص۱۳۹، ۱۴۰، خزائن ج۲۲ص۱۴۲، ۱۴۳، البشریٰ ص۴) ''شیطان گنگا ہے اور اپنی زبان میں فصاحت اور روانگی نہیں رکھتا اور گنگے کی طرح وہ فصیح اور کثیر المقدار باتوں پر قادر نہیں ہوسکتا۔ صرف ایک بدبودار پیرایہ میں فقرہ درفقرہ دل میں ڈال دیتا ہے...... اور نہ وہ بہت دیر تک چل سکتا ہے۔ گویا جلدی تھک جاتا ہے الخ۔''

(اسی معیار پر مرزا کے مندرجہ ذیل الہام دیکھو) حصہ ثانی

(البشریٰ ص۱۱، ۱) ''بالفعل نہیں۔'' (البشریٰ ص۴۲، ۱) ''ڈگری ہوگئی ہے مسلمان ہے۔''

(البشریٰ ص۵۱، ۱، مکتوبات احمدیہ ص۶۸، ۱) ''پریشن۔ عمر براطوس۔ یا پلاطوس۔''

(البشریٰ ص۵۳، ۱) ''بکر وثیب۔'' (البشریٰ ص۵۴، ۱) ''محمود۔'' (البشریٰ ص۵۵، ۱) ''دو شنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔'' (البشریٰ ص۵۵، ۱) ''یہودا اسکریوطی۔'' (البشریٰ ص۵۶، ۱) ''بلیتہ مالیہ۔'' (البشریٰ ص۵۶، ۱) ''تہید ستان عشرت را۔'' (البشریٰ ص۲، ۲، مکتوبات احمدیہ ص۱۱۰، ۱) ''سچا ارادت مند اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء۔'' (البشریٰ ص۷، ۲) ''نازل من السماء منزل من السماء۔'' (البشریٰ ص۲۱، ۲) ''کلب یموت علی کلب۔'' (البشریٰ ص۴۶، ۲) ''تم پاس ہوگئے ہو۔'' (البشریٰ ص۵۰، ۲) ''غثم۔ غثم۔ غثم دفع الیہ من مالہ دفعتہ۔''

(البشریٰ ص۵۱،ج۲)''السہیل البدری۔'' (البشریٰ ص۵۳،ج۲)''مستغفر۔'' (البشریٰ ص۵۶،ج۲)'' بے ہوشی پھر غشی پھر موت۔'' (البشریٰ ص۶۵،ج۲)''بعد۔۱۱۔انشاء اللہ۔'' (البشریٰ ص۶۵،ج۲)''لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔ان کواطلاع دی جائے۔نظیف مٹی کے ہیں وسوسہ نہیں رہے گا۔مگرمٹی رہے گی۔سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی ہے۔سب لوگ ننگے ہوجائیں گے۔ انا اللہ ذوالمنن انی مع الرسول اقوم۔''(البشریٰ ص۶۶،ج۲)''والموت اذا عسعس۔'' (البشریٰ ص۶۸،ج۲)''سلطان القلم۔'' (البشریٰ ص۶۹،ج۲)''سال دیگر را کہ می داند حساب۔تا کجا رفت آنکہ باما بود یار۔'' (البشریٰ ص۶۹،ج۲)''محمرم'' (البشریٰ ج۲ص۷۰)اس کتے کا آخری دم ہے۔(البشری ج۲ص۷۱)''افسوس صد افسوس،نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا۔'' (البشریٰ ص۷۵،ج۲)''تسبیح،تسبیح،تسبیح۔'' (البشریٰ ص۷۷،ج۲)''بقیۃ الطاعون۔''

(البشریٰ ص۷۷،ج۲)''عود صحت۔'' (البشریٰ ص۷۸،ج۲)''اصبر سنفرغ یا مرزا۔'' (البشریٰ ص۷۸،ج۲)''لا یموت احد من رجالکم۔'' (البشریٰ ص۷۹،ج۲)''اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔'' (البشریٰ ص۸۰،ج۲)''جس کا تھا اس کے پاس آ گیا۔'' (البشریٰ ص۸۰،ج۲)''طاعون کا دروازہ کھولا گیا۔'' (البشریٰ ج۲ص۸۲)''آثار صحت۔'' (البشریٰ ج۲ص۸۲)''مجموعہ فتوحات۔'' (البشریٰ ج۲ص۸۲)''بلا نازل یا حادث یا......'' (البشریٰ ج۲ص۸۴)''فیـــر میـــن۔'' (البشریٰ ج۲ص۸۴)''نزول در قادیان انی انا الرحمن حل غضبه علی الارض۔'' (البشریٰ ج۲ص۸۷)''تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر۔'' (البشریٰ ج۲ص۸۸)'' بستر عیش۔'' (البشریٰ ج۲ص۸۸)''رسول اللہ پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں۔'' (البشریٰ ج۲ص۸۹)''ضرور کامیابی۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۰)''زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔''

(البشریٰ ج۲ص۹۱)''طاعون تو گئی مگر بخار رہ گیا۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۱)''دخت کرام۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۱)''ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۱) ''شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۳)''ہماری قسمت آ تتوار۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۳)'' ایک چونکا دینے والی خبر۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۴)''خاکسار پیپر منٹ۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۴)''موتا موتی لگ رہی ہے۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۵)''میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔(یعنی مرزا قادیانی جہنم میں گر گیا۔ناقل۔)'' (البشریٰ ج۲ص۹۴)''شکار مرگ۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۷)''زمین تہہ و بالا کردی۔''

(البشریٰ ج۲ص۹۷)''لنگر اٹھا دو۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۹)''معطر صحت۔'' (البشریٰ ج۲

ص۹۹)’’محمد مفلح۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۰)’’بامراد۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۰)’’رد بلا۔‘‘ (البشریٰ ج۲ ص۱۰۰)’’کفن میں لپیٹا گیا۔‘‘(البشریٰ ج۲ ص۱۰۰) ’’دو شہتیر ٹوٹ گئے۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۲)’’آب زندگی۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۱)’’ رہا گو سفندان عالی جناب۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۳)’’زندگیوں کا خاتمہ۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۳)’’کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۵)’’تین بکرے ذبح کئے جائیں گے۔‘‘ (البشریٰ ج ۲ص۱۰۶)’’ورڈ اینڈ ٹو گرلس۔‘‘(البشریٰ ج ۲ص۱۰۶)’’۲۵رفروری کے بعد جانا ہوگا۔‘‘

(البشریٰ ج۲ص۱۰۷)’’ایک دانہ کس کس نے کھانا۔‘‘(البشریٰ ج۲ص۱۰۷)’’سلام۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۷)’’کرنسی نوٹ۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۷)’’عورت کی چال۔ ایلی ایلی لما سبقتانی بریت۔ واذ کففت بنی اسرائیل۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۷)’’بشیر الدولہ۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۸)’’ میری بیوی یکا یک مرگئی۔ (مرزا کی بیوی مرگئی)‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۰۸)’’خدا نے تیری ساری باتیں پوری کردیں۔‘‘(البشریٰ ج۲ص۱۱۰)’’رب سلطنی علی النار ‘‘(یعنی مرزا کو جہنم کا داروغہ بنا۔)(البشریٰ ج۲ص۱۱۲)’’آسمان سے دودھ اترا ہے، محفوظ رکھو۔‘‘

(البشریٰ ج۲ص۱۱۴)’’کلیسا کی طاقت کا نسخہ۔‘‘(البشریٰ ج۲ص۱۱۴)’’کشتیاں چلتی ہیں تاہوں کشتیاں۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۱۹)’’خیر۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۱۷)’’ایک دم رخصت ہوا۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۱۹)’’موت تیراں ماہ حال کو۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۲۱)’’کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا۔‘‘ (یعنی مرزا کا بیڑہ غرق ہوگیا۔ ناقل) (البشریٰ ج۲ص۱۲۴)’’ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہ رہے گا۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۲۸،۱۳۵)’’لائف آف پین۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۲۶)’’لاہور میں ایک بے شرم ہے۔‘‘(شاید وہ محمد علی مرزائی ہوگا۔ ناقل) (البشریٰ ج۲ص۱۲۹)’’راز کھل گیا۔‘‘ (البشریٰ ج۲ ص۱۲۹)’’بلائے دمشق سرک سری۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۲۹)’’احمد غزنوی۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۳۰)’’ یہ دو گھر ہی مرگئے۔‘‘

(البشریٰ ج۲ص۱۳۰)’’پوری ہوگئی۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۳۰)’’قریب عصر۔ یاتیک تحائف کثیرۃ۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۳۱)’’بدی کا بدلہ بدی ہے۔ اس کو پلیگ ہوگئی۔‘‘ (البشریٰ ج۲ ص۱۳۲)’’غلام احمد کی جے۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۳۲)’’ایسوسی ایشن۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۳۳)’’ قبول ہوگئی ۹ دن میں بخار ٹوٹ گیا۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۳۳)’’خدا خوش ہوا۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۳۴)’’ خدا خوش ہوگیا۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۳۷)’’بلاء ناگہانی۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۳۷،۱۳۸)’’ستائیس کو ایک واقعہ۔‘‘

(البشریٰ ج۲ص۱۳۸)''واللہ، واللہ سدھا ہو یا اولا۔''(البشریٰ ج۲ص۱۴۰)''ماتم کدہ۔''
(البشریٰ ج۲ص۱۴۰)''کبھی معدے کے خلل سے ورم ہو جاتی ہے۔''(البشریٰ ج۲ص۱۴۰)''بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے۔''(البشریٰ ج۲ص۱۴۱)''سرنگ۔''

مرزا کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے یا نہ

مرزا پر اس دعوے کے متعلق پانچ دور گزرے ہیں۔

۱...... (براہین احمدیہ ص۵۵۷ حاشیہ در حاشیہ، خزائن ج۱ص۶۶۴)''پھر اس کے بعد الہام ہوا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ براہین کی تصنیف کے وقت مرزا مسیح موعود تھا۔

۲...... (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)''پھر میں قریباً بارہ برس تک، جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا براہین کے بعد بارہ برس تک اس مسیحیت کا ہرگز مدعی نہ تھا۔''

۳...... (فتح اسلام حاشیہ ص۱۷، خزائن ج۳ص۱۱)''اس فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا۔ تاکہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اترا ہوں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ فتح اسلام میں مرزا مدعی مسیحیت ہے۔ (ازالہ اوہام ص۱۳۹، خزائن ج۳ص۱۷۱)''ہم نے جو رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام میں اس اپنے کشفی والہامی امر کو شائع کیا ہے کہ مسیح موعود سے مراد یہی عاجز ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بعض ہمارے علماء اس پر بہت افروختہ ہوئے ہیں۔''

یہ بھی واضح ہے۔

۴...... (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ص۱۹۲)''اے برادران دین وعلماء شرع متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔''

اس سے ثابت ہوا کہ (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ص۱۹۲) تک مرزا کا دعویٰ مثیل موعود کا تھا۔ مسیح موعود کا دعویٰ نہ تھا اور ازالہ اوہام، فتح اسلام و توضیح مرام کے بعد کی تصنیف ہے۔

۵...... (ازالہ اوہام ص۴۱۴ طبع اول، خزائن ج۳ص۳۱۵)''واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل

اوراحادیث صحیحہ کے رو سے ضروری طور پر قرار پاچکا تھا۔ وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آگیا اور آج وہ وعدہ پورا ہوگیا۔"

(ازالہ اوہام ص۱۵۵، خزائن ج۳ ص۱۷۹) "اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلادیں۔"

یہ عجیب ہے کہ (ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲) سے پہلے کا ہے گویا ازالہ اوہام میں ہی (ص۱۵۵، خزائن ج۳ ص۱۷۹) میں اپنی مسیحیت کا اقرار ہے اور (ص۱۹۰) میں پھر انکار اور (ص۲۱۴، خزائن ج۳ ص۳۱۵) میں پھر اقرار ہے۔ عجیب خبط الحواسی ہے۔

مرزا میں مسیح موعود کی علامات موجود نہیں

مرزا نے خود جو علامات حضرت مسیح موعود کے لئے تجویز کی ہیں۔ ان سے مرزا خود عاری ہے۔

۱...... (ایام الصلح ص۱۶۸، ۱۶۹، خزائن ج۱۶ ص۴۱۶، ۴۱۷) "ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر و دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا...... آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لاکر حج کرے گا۔ سو دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے۔ وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے۔"

مرزا تسلیم کرتا ہے کہ از روئے حدیث صحیح مسیح موعود کا حج کرنا ضروری ہے۔ لیکن مرزا نے مرتے دم تک بالکل حج نہ کیا۔ اس لئے اس میں یہ علامت نہ پائی گئی۔

۲...... (شہادۃ القرآن ص۱۶، خزائن ج۶ ص۳۱۱) "فنفخ فی الصور فجمعنا هم جمعا...... تب ہم تمام فرقوں کو ایک ہی مذہب پر جمع کردیں گے...... اور ایسے زمانہ میں صور پھونک کر تمام فرقوں کو دین اسلام پر جمع کیا جائے گا...... اور ایک آسمانی مصلح آئے گا۔ درحقیقت اسی مصلح کا نام مسیح موعود ہوگا۔"

اس میں مرزا نے تسلیم کیا کہ مسیح موعود کی علامت از روئے قرآن یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں صرف ایک ہی مذہب اسلام باقی رہ جائے گا۔ یہ علامت مرزا میں موجود نہیں۔

(اعجاز المسیح ص۸۳، خزائن ج۱۸ ص۸۵) "وقد اتی زمان تهلك فیه الاباطیل ولا یبقی الزور والظلام وتفنی الملل كلها الا الاسلام۔"

(چشمہ معرفت ص۶۷ حاشیہ، خزائن ج۲۳ ص۷۵) "ونفخ فی الصور فجمعناهم جمعاً" "یعنی ہم آخری زمانہ میں ہر قوم کو آزادی دیں گے تاکہ اپنے مذہب کی خوبی دوسری قوم

کے سامنے پیش کرے...... ایک مدت تک ایسا ہوتا رہے گا۔ پھر قرآن میں ایک آواز پھونک دی جائے گی۔ تب ہم تمام قوموں کو ایک قوم بنادیں گے اور ایک ہی مذہب پر جمع کر دیں گے۔" ان تینوں عبارتوں سے ثابت ہوا کہ مسیح موعود کی علامت اہلاک الملل مرزا میں مفقود ہے۔

۳...... مرزا نے لکھا ہے کہ مسیح موعود کا زمانہ امن و صلح کا زمانہ ہوگا۔ مگر مرزا میں یہ عنقاء ہے۔ "ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود ص د" (ملحقہ خطبہ الہامیہ، خزائن ج۱۶ ص۳۲۲)

"ویضع الله الحرب وتقع الامنة على الارض وتنزل السكينة والصلح فى جذور القلوب۔"

۴...... مرزا نے لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں مکہ اور مدینہ میں ریل جاری ہو جائے گی۔ مگر مرزا کی پیش گوئی کا یہ اثر ہوا کہ ریل کی تیاری شروع ہو کر رہ گئی۔

(اربعین نمبر۴ ص۲۷ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۷۴) "ابھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ایک بھاری نشان ظاہر ہوا ہے...... حدیث "یترك القلاص فلا یسعی علیها" اس کی گواہ ہے۔ پس یہ کس قدر بھاری پیش گوئی ہے جو مسیح کے زمانہ کے لئے اور مسیح موعود کے ظہور کے لئے بطور علامت تھی۔ ریل کی تیاری سے پوری ہو گئی۔" (مثلہ تحفہ گولڑویہ کا ضمیمہ ص۱۲، تحفہ گولڑویہ ص۱۰۱ خزائن ج۱۷ ص۲۶۲، تحفہ گولڑویہ ص۱۳۵، خزائن ج۱۷ ص۳۲۷) "مرزا کی پیش گوئی کے وقت پہلے ہندوستان سے ریل کے لئے چندہ جمع ہو رہا تھا اور اس کی تیاری تھی۔ مگر مرزا کی پیش گوئی کا اثر یہ ہوا کہ وہ وہیں رک گئی اور آج تک تیار نہ ہو سکی۔ چندہ کی فراہمی کا ذکر خود مرزا نے کیا ہے۔ دیکھو

(الحکم نمبر۷ ج۱۲ ص۲ کالم نمبر۳، ۲۶ رجنوری ۱۹۰۸ء)

۵...... مسیح موعود کسی کا شاگرد نہ ہوگا۔ بخلاف حضرت عیسیٰ و موسیٰ کے کہ وہ انسانوں کے شاگرد ہوں گے۔

(ایام الصلح ص۱۴۷، خزائن ج۱۴ ص۳۹۴) "ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاذ سے تمام توریت پڑھی تھی...... سو آنے والے کا نام مہدی رکھا گیا۔ سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا ہی سے حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں وہ کسی کا شاگرد نہ ہوگا...... سو میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔"

حالانکہ مرزا کے بہت سے استاد ہیں۔ دیکھو عبارات ذیل:

(کتاب البریہ ص۱۴۹ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۸۰، ریویو آف ریلیجنز) ''میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے پڑھائیں۔''

(التبلیغ ص۵۴۵ ملحقہ آئینہ کمالات اسلام، خزائن ج۵ ص ایضاً) ''لم یتفق لی التوغل فی علم الحدیث والاصول والفقہ الا کطل من الوبل۔''

نیز مرزا کا استاذ گل علی شیعہ بھی تھا۔ (دافع البلاء ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۲۳) اور اس کا استاذ طب اس کا باپ غلام مرتضیٰ بھی تھا۔ (حقیقت الوحی) اور اسی طرح سوانح عمری مرزا قادیانی مولفہ معراج دین مرزائی، میں بھی اس کے استاذ تسلیم شدہ ہیں۔ گویا اس کے استاذ گل علی شیعہ، غلام مرتضیٰ، فضل الٰہی، فضل احمد ہیں۔

۶...... مرزا کا دعویٰ ہے کہ مسیح موعود کی علامت یہ بھی ہے کہ وہ صلیب کو توڑ دے گا۔ (اخبار بدر نمبر۲۹ ج۲ ص۴ کالم۲، ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء) ''باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کام کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں۔ یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اور شان کو دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی مجھ سے ظاہر نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی؟ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا۔ تو پھر میں سچا ہوں۔ اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

غلبۂ عیسائیت اور غلبۂ اسلام کا مفہوم بھی سن لو۔ (اخبار بدر نمبر۱۵ ج۲ ص۸ کالم نمبر۲، ۲۰ر ستمبر ۱۹۰۶ء) ''میں یقیناً کہہ سکتا ہوں اور یہ بات بالکل صحیح بات ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ سے بھی ان کی تعداد زیادہ ہوگئی۔''

(اخبار بدر مذکور ص۹ کالم۱) ''اب جبکہ عیسائی مذہب کا غلبہ ہوگیا اور ہر طبقہ کے مسلمان اس گروہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے مطابق غالب کرے۔''

ان دونوں عبارتوں سے معلوم ہوا کہ عیسائیت کا غلبہ یہ ہے کہ لوگ عیسائی ہو رہے ہیں۔ اب اس کے خلاف اسلام کا غلبہ یہ ہوگا کہ عیسائی مسلمان ہو جائیں۔ لیکن مرزا کی زندگی کے

ایام میں عیسائیت کی تعداد دن بدن اضافہ میں رہی تھی۔ دیکھو ذیل کی عبارت:

(براہین احمدیہ ص۵، خزائن ج۱ ص۶۸، ۶۹) ''ابھی کلکتہ میں جو پادری ہیکر صاحب نے اندازہ کرستان شدہ آدمیوں کا بیان کیا ہے۔ اس سے ایک نہایت قابل افسوس بات ظاہر ہوتی ہے۔ پادری صاحب فرماتے ہیں جو پچاس سال پہلے تمام ہندوستان میں کرستان شدہ لوگوں کی تعداد صرف ستائیس ہزار تھی۔ اس پچاس سال میں یہ کارروائی ہوئی جو ستائیس ہزار سے پانچ لاکھ تک شمار عیسائیوں کا پہنچ گیا ہے۔''

(ملفوظات احمدیہ ص۲۷۴ ج۱) ''دیکھو اس قدر جو لوگ عیسائی ہو گئے ہیں۔ جن کی تعداد بیس لاکھ تک پہنچی ہے۔ میں نے ایک بشپ کے لیکچر کا خلاصہ پڑھا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ ہم بیس لاکھ عیسائی کر چکے ہیں۔'' (مثلہ ملفوظات احمدیہ ص۲۶۵ ج۱، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۲۵) ''۲۹ لاکھ لوگ عیسائی ہو کر مرتد ہو گئے ہیں۔''

کفر مرزا قادیانی

مرزا قادیانی خود اپنی تحریروں سے بھی کافر ٹھہرتا ہے اور اس کے علاوہ جن سے ہم اس کو کافر کہتے ہیں۔ وہ اور بھی ہیں۔

۱...... (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷۱، خزائن ج۲۱ ص۹۱) ''جن لغزشوں کا انبیاء علیہم السلام کی نسبت خدا تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ آدم علیہ السلام کا دانہ کھانا اگر تحقیر کی راہ سے انکار کیا جائے تو یہ موجب کفر و سلب ایمان ہے۔''

(ملفوظات احمدیہ ص۱۸۴ ج۱) ''میرا یہی مذہب ہے انبیاء علیہم السلام کی مدح کے خلاف زبان چلانا میرے نزدیک کفر ہے۔''

مرزا قادیانی اس جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ و عیسیٰ والیسع و ابراہیم علیہم السلام و آنحضرت ﷺ پر اتہامات لگائے ہیں اور تمام انبیاء کی توہین کی ہے۔ دیکھو کتاب ہذا۔

۲...... مرزا اس لئے بھی کافر ہے کہ اس نے اشاعت شرک کی ہے۔ (براہین احمدیہ ص۲۲۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر۱، خزائن ج۱ ص۲۷۱) ''جس حالت میں اکثر جاہلوں نے گذشتہ اولیاء و صالحین پر صدہا اس قسم کی تہمتیں لگا رکھی ہیں کہ گویا انہوں نے آپ کو یہ فرمائش کی تھی کہ ہم کو خدا کا شریک ٹھہراؤ اور ہم سے مرادیں مانگو اور ہم کو خدا کی طرح قادر اور متصرف فی الکائنات سمجھو۔ تو اس صورت میں اگر کوئی نیا مصلح ایسی تعریفوں سے عزت یاب نہ ہو کہ جو تعریفیں ان کو اپنے پیروں کی نسبت ذہن نشین ہیں۔ تب تک وعظ اس کا اور پند اس مصلح جدید کا بہت ہی کم مؤثر ہوگا۔''

یعنی جو شرکیہ عقائد جاہلوں نے اپنے پیروں کے لئے ذہن نشین کررکھے ہیں۔ ان کو خدا کی طرف سے مرزا کے لئے ثابت کیا جانا چاہئے۔ ورنہ اس کے وعظ کا اثر نہیں ہوتا۔

مرزا نے خود لکھا ہے کہ مدعی نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پھر مرزا خود مدعی نبوت ہے جیسا کہ ہم ثابت کریں گے۔ (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷) ''ماکان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین۔ '' (آسمانی فیصلہ ص۳، خزائن ج۴ ص۳۱۳) ''ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں اور میں مدعی نبوت کا نہیں۔ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

اب مرزا کے ادعاء نبوت کے ثبوت ملاحظہ کیجئے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۳ حاشیہ، خزائن ج۲۱ ص۶۸) ''میری دعوت کے مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔'' (ایام الصلح ص۸۵ حاشیہ، خزائن ج۱۴ ص۳۲۱) ''اصل بات یہ ہے کہ مسیحیت یا نبوت کا دعویٰ کرنے والا اگر درحقیقت سچا ہے تو یہ امر ضروری ہے کہ اس کا فہم اور درائت اور لوگوں سے بڑھ کر ہے۔''

(حقیقت النبوۃ ص۲۷۰ ضمیمہ نمبر۳) ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں...... ہم نبی ہیں اور حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ کرنا چاہئے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵) ''انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔''

یہ مرزا کو الہام ہوا ہے۔ اس میں وہی رسالت مذکور ہے جو محمدی رسالت ونبوت ہے۔

مثلہ (انجام آتھم ص۵۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) (حقیقت الوحی ص۱۴۹،۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳) ''اوائل میں میرا بھی یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔''

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳) ''اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''

تمام عبارات سے مرزا کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔

۴...... مرزا قادیانی خداتعالیٰ اورانسانوں کومتحد مانتا ہے۔اس لئے بھی وہ کافر ہے۔(حقیقت الوحی ص۶۶ا،خزائن ج۲۲ص۱۷۰حاشیہ)''جس پرخداتعالیٰ کافضل ہووہ اپنی نہایت محویت کی وجہ سے خداتعالیٰ کی توحید کے قائم مقام ہوجاتا ہےاوررنگ دوئی اس سے جاتا رہتا ہے۔''

۵...... مرزاعیسائیوں کی طرح خداتعالیٰ کو باپ مانتا ہے۔(اربعین نمبر۴ص۲۱حاشیہ،خزائن ج۱۷ ص۴۵۲)''انت منی بمنزلة اولادی ......اورخدا تیرا متولی اور تیرا پرورندہ ہے۔اس لئے خاص طور پر پدری مشابہت درمیان ہے۔''

۶...... بقول مرزاحیات مسیح کا قائل مشرک عظیم ہےاورخودمرزابھی حیات مسیح کا قائل سالہا سال تھا۔(الاستفتاءص۳۹ملحقہ حقیقت الوحی،خزائن ج۲۲ص۶۶۰)''فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات ان ھوالاشرك عظیم۔''

مرزا قادیانی اسی عقیدہ پرسالہا سال تک جمارہا۔حالانکہ وہ ملہم ومامور ہو چکا تھا۔(اعجاز احمدی ص۷،خزائن ج۱۹ص۱۱۳)''پھر میں قریباً بارہ برس تک جوایک زمانہ دراز ہے۔بالکل اس سے بےخبراورغافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جمارہا۔''

۷...... کسی شخص کے لئے خداوندی صفات مثلاً حاضر وناظر جاننا یا علم غیب ثابت کرنا، یاالوہیت وغیرہ ماننا خواہ یہ امور بعطاء الٰہی واذن خداوندی سے ہی ہوں،موجب کفرہوگی۔

(ازالہ اوہام ص۲۹۷،۲۹۸،خزائن ج۳ص۲۵۱،۲۵۲)''یہ معنی کرنا کہ گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ اوراذن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوصفات خالقیت میں شریک کررکھا تھا۔صریح الحاد اور سخت بےایمانی ہے۔کیونکہ اگرخداتعالیٰ اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسروں کودے سکتا ہے تواس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہےاورموحد صاحب کا یہ عذر کہ ہم ایسا اعتقادتونہیں رکھتے کہ اپنی ذاتی طاقت سے حضرت عیسیٰ خالق طیور تھے۔بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ طاقت خداتعالیٰ نے اپنے اذن وارادہ سےان کودے رکھی تھی......یہ سراسر مشرکانہ باتیں ہیں اورکفر سے بدتر.....''

(ازالہ ص۲۹۹،خزائن ج۳ص۲۵۲)''کیونکہ اگرخداتعالیٰ کسی بشرکواپنے اذن وارادہ سے خالقیت کی صفت عطاء کرسکتا ہے۔توپھروہ اسی طرح کسی کواذن اورارادہ سے اپنی طرح عالم الغیب بھی بناسکتا ہےاوراس کوایسی قوت بھی بخش سکتا ہےجوخداتعالیٰ کی طرح ہرجگہ حاضروناظرہو۔''

(ملفوظات احمدیہ ص۱۱۳ج۱)''ایسا تجویز یا اعتقاد رکھنا کہ بجز خداتعالیٰ کےکوئی اور بھی حاضروناظر ہے......صریح کلمہ کفر ہے۔

مرزا خدا کو حاضر و ناظر مانتا ہے۔(سرمہ چشم آریہ ص۱۸۶ حاشیہ)"بعض اکابر نے اپنے وجود کو ایک وقت اور ایک آن میں مختلف ملکوں اور مکانوں میں دکھلایا ہے باذن اللہ"

۸...... کسی کے لئے صفات خداوندی الوہیت وغیرہ تسلیم کرنا سخت الحاد و کفر ہے۔بموجب حوالہ (ازالہ اوہام مذکورہ ص۲۹۹،خزائن ج۳ ص۲۴۱ حاشیہ)

مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کے لئے صفات الوہیت تسلیم کی ہیں۔دیکھو(سرمہ چشم آریہ ص۱۸۶،خزائن ج۲ ص۲۳۵)"رفع بعضھم درجات اس جگہ صاحب درجات رفیعہ سے ہمارے نبی کریم ﷺ مراد ہیں۔جن کو ظلی طور پر انتہائی درجہ کے کمالات جو کمالات الوہیت کے افعال و آثار ہیں،بخشے گئے ہیں۔"

(مذکورہ ص۱۸۸ حاشیہ،خزائن ج۲ ص۲۳۶)"مخلوقات میں سے صرف ایک ہی شخص مرتبہ کاملہ خلافت تامہ حقہ کا جو ظل مرتبہ الوہیت ہے،حاصل ہوسکتا ہے۔"(ص۱۹۹ حاشیہ،خزائن ج۲ ص۲۴۷)"اس جگہ واضح رہے کہ اس انتہائی کمال کے وجود باوجود کہ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں مظہر اتم الوہیت قرار دیا گیا ہے۔(ص۲۰۲ حاشیہ،خزائن ج۲ ص۲۵۱)"یہ وجود باوجود(آنحضرت ﷺ۔ناقل)جو خیر مجسم ہے۔مقربین کی تین قسموں میں سے اعلیٰ و اکمل ہے جو الوہیت کا مظہر اتم کہلاتا ہے۔"(ص۲۱۲ حاشیہ،خزائن ج۲ ص۲۶۱،۲۶۲)"اس قسم ثالث میں تمام صفات الٰہیہ صاحب قرب کے وجود میں بہ تمام تر صفائی منعکس ہوجاتی ہیں۔"

(ص۲۲۳،خزائن ج۲ ص۲۷۱)"ایسا ہی ظل الوہیت ہونے کی وجہ سے مرتبہ الٰہیہ سے اس کو ایسی مشابہت ہے۔جیسے آئینہ کے عکس کو اپنی اصل سے ہوتی ہے اور امہات صفات الٰہیہ یعنی حیوۃ،علم،ارادہ،قدرت،سمع و بصر،کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم و اکمل طور پر اس میں انعکاس پذیر ہیں۔"(ص۲۲۵ حاشیہ،خزائن ج۲ ص۲۷۳)"اسی وجہ سے تمثیلی بیان میں ظلی طور پر خدائے قادر ذوالجلال سے آنحضرت ﷺ کو آسمانی کتابوں میں تشبیہ دی گئی ہے۔جوان کے لئے بجائے اب ہے۔"(ص۲۲۶،خزائن ج۲ ص۲۷۴)"اور جو تشبیہات قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کو ظلی طور پر خداوند قادر مطلق سے دی گئی ہیں۔ان میں سے ایک یہی آیت ہے۔۔۔۔"(ص۲۲۸،خزائن ج۲ ص۲۷۶ حاشیہ)"قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسکم لاتقنطوامن رحمة الله ان الله یغفرالذنوب جمیعاً"یعنی ان کو کہدے کہ اے میرے بندو!الخ۔

(ص۲۳۵ حاشیہ،خزائن ج۲ ص۲۸۳)"خداوند سے مراد ظلی طور پر آنحضرت ﷺ ہیں۔کیونکہ وہ مظہر اتم الوہیت ہیں اور درجہ سوم قرب پر ہیں۔"(ایک غلطی کا ازالہ ص۵،خزائن ج۱۸

ص ۲۱۴) ''بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو...... وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ ظلی خدا پوری تصویر خدا کی ہوگی۔ عیاذاً باللہ!

۹...... کسی میں باذن اللہ علم غیب ماننا بھی شرک والحاد ہے۔ بحوالہ (ازالہ اوہام ص ۲۲۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۲) محولہ بالا مرزا نے غیر خدا کے لئے علم غیب کامل تسلیم کیا ہے۔ دیکھو (حقیقت الوحی ص ۲۳۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۴۹، ۲۵۰) ''لا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول یعنی غیب کا ایسا دروازہ کسی پر کھولنا کہ گویا وہ غیب پر غالب اور غیب اس کے قبضہ میں ہے۔ یہ تصرف علم غیب میں بجز خدا کے برگزیدہ رسولوں کے اور کسی کو نہیں دیا جاتا کہ کیا باعتبار کیفیت، کیا باعتبار کمیت غیب کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں۔''

(ضرورۃ الامام ص ۱۳، خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۳) ''امام الزمان کی الہامی پیش گوئیاں اظہار علی الغیب کا رتبہ رکھتی ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتی ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑی کو قبضہ میں کرتا ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۶۷، خزائن ج ۲۱ ص ۸۶) ''خدا تعالیٰ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن پر غیب کامل کے امور ظاہر نہیں کئے جاتے۔ بلکہ محض ان بندوں پر جو اصطفاء اور اجباء کا درجہ رکھتے ہیں، ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے ''لا یظہر علی غیبہ احداالا من ارتضیٰ من رسول ''یعنی اللہ تعالیٰ غیب پر کسی کو غالب نہیں ہونے دیتا۔ مگر ان لوگوں کو جو رسول اور اس کی درگاہ کے پسندیدہ ہیں۔''

(ایام الصلح ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۹ حاشیہ) ''قرآن شریف میں ہے ''لا یظہر علی غیبہ احداالا من ارتضیٰ من رسول ''یعنی کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے۔ دوسرے کو یہ مرتبہ عطاء نہیں ہوتا۔ رسول سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں۔ خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث یا مجدد ہوں۔''

۱۰...... مرزا قادیانی قدم عالم کا قائل ہے جو فلسفہ یونان کا نظریہ ہے۔

(چشمہ معرفت ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۸) ''پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے۔ نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا تعالیٰ پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن شریف نے ہمیں سکھایا ہے..... خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے

لئے قدامت نوعی ضروری ہے۔ مگر قدامت شخصی ضروری نہیں۔"

(ص۲۶۳،۲۶۰،۲۷۴،۲۷۵،خزائن ج۲۳ص۲۶۲،۲۷۲)

۱۱...... مومن کی صحیح شان یہ ہے کہ بلا استصواب ومطالعہ کتاب اللہ کوئی جرأت نہیں کرسکتا۔ دیکھو (ملفوظات احمدیہ ص۳۳۹ ج۱) "لیکن وہ انسان جو اللہ کا ولی کہلاتا ہے اور خدا جس کی زندگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ وہ ہوتا ہے جس کی وہ حرکت وسکون بلا استصواب کتاب الٰہی نہیں ہوتی وہ اپنی ہر بات وارادہ پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے مشورہ لیتا ہے۔"

لیکن مرزانے حیات مسیح کا اعتقاد (براہین احمدیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ص۵۹۳) میں رکھتے ہوئے کتاب اللہ سے کیوں نہ استصواب کیا اور کیوں رسمی عقیدہ پر بارہ برس تک جمارہا (اعجاز احمدی ص۷) حالانکہ تیرے قول سے قرآن مجید کی تیس آیات خصوصی طور پر وفات مسیح پر دال ہیں۔

(ملفوظات احمدیہ ص۲۲۸ ج۱) "تیس آیات مخصوصاً مسیح علیہ السلام کی وفات پر گواہ ہیں۔" نیز مرزابشیر محمود کے خیال میں جب اس کا باپ غلام احمد قادیانی ختم نبوت کو قرآن سے ثابت کرتا رہا تھا تو کیوں نہ کتاب اللہ سے استصواب کرلیا؟

۱۲...... مرزا کہتا ہے "دابۃ الارض" کا معنی طاعون کے جراثیم کے علاوہ اور کچھ کرنا الحاد اوردجل ہے۔ (نزول مسیح ص۴۰، خزائن ج۱۸ص۴۱۸) مرزاخود اس جرم کا مرتکب ہے۔ وہ اس کا معنی علماء اور متکلمین قرار دیتا ہے۔ دیکھو (شہادۃ القرآن ص۲۵، خزائن ج۶ص۳۲۱) "گیارھویں علامت دابۃ الارض کا ظہور میں آنا یعنی ایسے واعظوں کا بکثرت ہوجانا جن میں آسمانی نور ذرہ بھی نہیں۔"

(ازالہ اوہام ص۵۰۲، خزائن ج۳ص۳۶۹،۳۷۰) "دابۃ الارض" سے مراد کوئی لایعقل جانور نہیں۔ بلکہ بقول حضرت علیؓ آدمی کا نام ہی دابۃ الارض ہے۔ اس جگہ دابۃ الارض سے مراد ایک ایسا طائفہ انسانوں کا مراد ہے جو آسمانی روح اپنے اندر نہیں رکھتے...... وہ گروہ متکلمین کا ہوگا۔

(ملخص حمامۃ البشریٰ ص۸۶، خزائن ج۷ص۳۰۸)

۱۳...... مومن کی فطرت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی تعظیم مرکوز ہے۔ لیکن مرزانے آپ کی توہین کی ہے۔ اس لئے مرزا مومن نہ رہا، بلکہ کافر ہوگیا۔ (ضمیمہ نمبر۳ص ج، ملحقہ تریاق القلوب، خزائن ج۱۵ص۴۹۱) "مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی کریم ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسے نبی کریم ﷺ سے محبت رکھتے ہیں۔ ویسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔"

اس کا ثبوت کہ مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کے حق میں سخت بدزبانی کی ہے۔ دیکھو کتاب ہذا تیز و(ص۳۲۱) تحت مضمون مرزا نے حضرت مسیح کو گالیاں دیں اور اس کے جوابات کی تردید۔

(۱۴) کشمیر میں حضرت مسیح کی قبر نہ ماننا قرآن مجید کی تکذیب کرنا ہے

(تکذیب قرآن مجید سے آدمی کافر ہو جاتا ہے)

(اعجاز احمدی ص۱۲، خزائن ج۱۹ص۱۲۷) "آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر جھوٹا قرار دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی۔ جس میں صاف پانی بہتا تھا...... یعنی خطہ کشمیر۔"

مرزا نے آپ کی قبر کو کبھی گلیل میں تسلیم کیا۔ (ازالہ اوہام ص۴۷۳، خزائن ج۳ص۳۵۳)

اور کبھی یروشلم میں ان کو دفن کرایا۔ دیکھو (کتاب ہذا ص۴۷۲، خزائن ج۳ص۳۵۳)

(۱۵) مسیح موعود کا منکر کافر ہے

(حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ص۱۸۵) "کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم ہے۔ (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے...... اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔"

(فتاویٰ احمدیہ ص۱۷۹) "جو پیغمبر ﷺ کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اس کا بھی سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ انجام ایک ہی ہے۔"

مرزا نے اپنی مسیحیت کا انکار سالہا سال تک کیا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی وحی اس کو مسیح موعود ٹھہرا رہی تھی۔ دیکھو (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

اعجاز احمدی کی عبارت ملاحظہ ہو: "براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: "ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین کله" تاہم یہ الہام جو براہین میں کھلے کھلے طور پر درج تھا۔ خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا۔ مگر پھر بھی میں نے بوجہ

اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا۔ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی۔ مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی۔ کیونکر اس کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔ پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جمارہا۔"

اس میں صاف ظاہر ہے کہ مرزا کو خدا کی بالکل واضح اور کھلی کھلی ہر ممکن طریق سے اس کو مسیح موعود بتاتی رہی۔ لیکن مرزا اس کا بارہ سال تک منکر رہا۔ پس وہ بموجب (حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵) کافر ہوا۔

نیز مرزا نے اپنی مسیحیت کا انکار ازالہ اوہام میں بھی کیا ہے۔ حالانکہ اسی ازالہ اوہام میں پہلے صفحات میں اپنی مسیحیت کا اقرار کر چکا تھا۔ لہٰذا وہ پکا مرتد ہوا۔ ملاحظہ ہوں ازالہ اوہام کی عبارات۔

(ازالہ اوہام ص۱۳۹، خزائن ج۳ ص۱۷۱) "ہم نے جو رسالہ فتح اسلام وتوضیح مرام میں اس اپنے کشفی والہامی امر کو شائع کیا ہے کہ مسیح موعود سے مراد یہی عاجز ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بعض ہمارے علماء اس پر بہت افروختہ ہوتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام ص۱۸۵، خزائن ج۳ ص۱۸۹) "ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلا دیں۔"

ان دونوں عبارتوں میں مرزا اپنی مسیحیت کا اقراری ہے اور اس کے بعد کے صفحات میں اس سے انکاری ہے۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲) "اے برادران دین وعلماء شرع متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہوکر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا خود کو مثیل موعود مانتا ہے نہ کہ مسیح موعود اور باقرار مرزا ہزاروں مثیل آسکتے ہیں۔

۱۶...... یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ کوئی شخص کسی نبی کی نبوت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔ لیکن

جب خود نبی ہی اپنی نبوت سے انکار کرے تو وہ پرلے درجہ کا کافر ہوگا۔ اسی کو محمد علی لاہوری مرزائی نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے۔

(مسیح موعود وختم نبوت ص ۱۲،۱۳ حاشیہ) ''میاں محمود احمد صاحب حضرت صاحب کو ایک خطرناک فتویٰ کے ماتحت لاتے ہیں...... وہ یہ کہ نبی کی نبوت سے انکار کفر ہے۔ پس اگر حضرت صاحب کو خدا نبی کہتا تھا اور آپ فی الواقع نبی ہی تھے۔ مگر بایں ہمہ زور سے نبوت کا انکار کرتے، بلکہ مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے تھے۔ تو کیا آپ کفر کے فتویٰ کے ماتحت نہیں آئے؟ یقیناً اگر نبی اپنی نبوت سے انکار کرے تو وہ سب سے بڑھ کر کافر ہے۔ کیونکہ دوسروں کو کہنے والا تو انسان ہے۔ مگر اسے خود خدا کہتا ہے۔'' اور مرزا قادیانی نے اپنی نبوت سے انکار کردیا۔

(ازالہ اوہام ص ۵۳۳، خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) ''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا کے الہام کے موافق کیا گیا ہے۔''

(جنگ مقدس ص ۶۷، خزائن ج ۶ ص ۱۵۶) ''میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں، یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ ورسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا۔ بلکہ ہمارے مذہب کے رو سے ان نشانوں کا نام کرامت ہے۔''

مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کو گالیاں دیں اور اس کے جواب کی تردید، پہلا حصہ

اول تو ہم ثابت کریں گے کہ واقعی مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں بدزبانی کی ہے۔

(براہین احمدیہ ص ۳۶۸، خزائن ج ۱ ص ۴۴۰ حاشیہ) ''بلکہ ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پاکر (بقول عیسائیوں) وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بدقسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدرو ہے، پیدا ہو کر ہر قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا اور بشری آلودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی جس سے وہ بیٹا باپ کا بدنام کنندہ ملوث نہ ہوا...... (ص ۳۶۹، خزائن ج ۱ ص ۴۴۱ حاشیہ)...... مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کی مبرز ہے، تولد پاکر مدت تک بھوک اور پیاس اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ص۲۸۹) ’’ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنی بات میں غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱) ’’آپ کا کنجروں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہے کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر مسلے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱) ’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘

(کشتی نوح ص۶۵ حاشیہ، خزائن ج۱۹ص۷۱ حاشیہ) ’’یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔‘‘

(اخبار بدر ۷؍نومبر ۱۹۰۲ء ص۱۰) ’’یحییٰ جو نشہ نہیں پیتے تھے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھی۔ مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی؟‘‘ اور مرزا شراب کو ام الخبائث کہتا ہے۔

(ملفوظات احمدیہ ص۳۴۴ ج۱)

(نور القرآن ص۴۶،۴۷، خزائن ج۹ص۴۴۸) ’’مگر آپ کے یسوع صاحب کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کب تک ان کے حال پر روویں۔ کیا یہ مناسب تھا کہ وہ ایک زانیہ عورت کو یہ موقع دیتا کہ وہ عین جوانی اور حسن کی حالت میں ننگے سر اس سے مل بیٹھتی اور نہایت ناز ونخرہ سے اس کے پاؤں پر اپنے بال ملتی اور حرام کاری کے عطر سے اس کے سر پر مالش کرتی اور اگر یسوع کا دل بدخیالات سے پاک ہوتا تو وہ ایک کسبی عورت کو نزدیک آنے سے ضرور منع کرتا۔ مگر ایسے لوگ جن کو حرام کار عورتوں کے چھونے سے مزہ آتا ہے۔ وہ ایسے نفسانی موقع پر کسی ناصح کی نصیحت بھی نہیں سنا کرتے۔ دیکھو یسوع کو ایک غیرت مند بزرگ نے نصیحت کے ارادہ سے روکنا چاہا کہ

ایسی حرکت کرنا مناسب نہیں۔ مگر یسوع نے اس کے چہرہ کی ترش روئی سے سمجھ لیا کہ میری اس حرکت سے یہ شخص بیزار ہے۔ تو رندوں کی طرح اعتراض کو باتوں میں ٹال دیا اور دعویٰ کیا کہ یہ کنجری بڑی اخلاص مند ہے...... بھلا جو شخص ہر وقت شراب سے سرمست رہتا ہے اور کنجریوں سے میل جول رکھتا ہے...... (ص۴۷، خزائن ج۹ص۴۴۹)...... مگر کون عقلمند اور پرہیزگار ایسے شخص کو پاک باطن سمجھے گا جو جوان عورتوں کے چھونے سے پرہیز نہیں کرتا۔ ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے۔ گویا بغل میں ہے۔ کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے۔ کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوش نما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشا کر رہی ہے......اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔"

(دافع البلاء ص۴، خزائن ج۱۸ص۲۱۸ حاشیہ) "مگر یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

دوسرا حصہ

یہ کہ مرزا اور مرزائی لوگ ان گالیوں کے جواب یہ دیا کرتے تھے کہ یہ الزاماً گالیاں دی گئی ہیں۔ یعنی بطور تسلیم یا کبھی یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ جواباً گالیاں دی گئی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو گالیاں دیں تو ہم نے جواباً یہ دشنام طرازی کی ہے۔

اور کبھی یہ عذر پیش کیا کرتے ہیں کہ یہ مسیح علیہ السلام کو گالیاں نہیں۔ بلکہ ایک فرضی یسوع کو گالیاں دی گئی ہیں۔ جس کا دعویٰ الوہیت کا تھا۔ (نور القرآن نمبر۲، خزائن ج۹ص۳۷۵) تاکلل ہیچ سے ثابت کروں گا کہ یہ سب جوابات عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہیں۔ بوجوہ ذیل:

۱...... بقول مرزا قادیانی یسوع اور مسیح دو نہیں، ایک ہی ہیں۔ بمطابق اقوال ذیل:

(دعوت حق ص۸، ملحقہ تتمہ حقیقت الوحی، خزائن ج۲۲ص۶۲۰) "قسم دیتا ہوں جو آپ لوگ اپنے زعم میں حضرت یسوع مسیح ابن مریم سے رکھتے ہیں۔ (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ص۵۲)" مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

(ایام الصلح ص۱۱۶، خزائن ج۱۴ص۳۵۳، تحفہ قیصریہ ص۲۰تا۲۲، خزائن ج۱۲ص۲۷۲تا۲۷۴)

۲...... مرزا کہتا ہے کہ کسی قوم کے پیشوا کو گالیاں نہ دو۔ کیونکہ قرآنی تعلیم "ولا تسبوا

الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدو ابغیر علم" کے خلاف ہے۔

(اخبار الحکم نمبر ۱۸ ج ۸ ص ۴ کالم نمبر ۱، ۲۱ رمئی ۱۹۰۴ء) "میں اپنی جماعت کو نصیحتاً کہتا ہوں کہ جو کچھ اشتہار کے لکھنے والوں اور ان کی جماعت نے محض دل دکھانے اور توہین کی نیت سے ہمارے نبی کریم ﷺ کی نسبت مال خور اور ٹھگ اور کاذب اور نمک حرام کے الفاظ کو استعمال میں لائے ہیں اور مجھے لوگوں کا دغا بازی سے مال کھانے والا قرار دیا ہے اور یا جو خود میری جماعت کی نسبت سور اور کتے اور مردار خود اور گدھے اور بندر وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور ملیچھ ان کا نام رکھا ہے۔ ان تمام دکھ دینے والے الفاظ پر وہ صبر کریں...... اگر تم ان گالیوں اور بدزبانیوں پر صبر نہ کرو تو پھر تم میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا...... تمہیں چاہئے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو تا کہ وہ بھی خدائے قدوس اور اس کے رسول پاک کو گالیاں نہ دیں۔"

بالکل یہی عبارت (نسیم دعوت ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۴) میں بھی ہے۔ (قریب منہ براہین احمدیہ ص ۱۰۲، ۱۰۳، خزائن ج ۱ ص ۹۰، ۹۲ ملخص، تحفہ قیصریہ ص ۶ تا ۸، خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۸ تا ۲۶۰ ملخص)

۳...... عیسائی لوگ آخر حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنا پیشوا سمجھتے ہیں۔ وہ خواہ اس کو یسوع کے نام سے پکاریں۔ خواہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے نام سے بہرحال شخصیت تو واحد ہے۔ مثلاً اگر کوئی لاہوری مرزائی اس غلام احمد قادیانی کو گالیاں دے جو مدعی نبوت ہوا ہے یا قادیانی مرزائی اس غلام احمد کو گالیاں دے جو قادیانی منکر دعویٰ نبوت ہے یا مسلمان اس مرزا کو گالیاں دیں جس نے مسلمانوں کے عیسائیوں کے بزرگوں کو برا بھلا کہا ہے جو خود کو رودر گوپال وغیرہ سمجھتا ہے تو کیا وہ اس صورت میں حق بجانب ہوں گے؟ اور کہا جائے گا کہ یہ فرض نام تھا۔

۴...... اگر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ جوابی گالیاں ہیں۔ کیونکہ عیسائیوں نے آنحضرت ﷺ کو گالیاں دی تھیں۔ تو اس کے جواب میں ہم لوگوں نے حضرت مسیح کو گالیاں دیں۔ (ضمیمہ نمبر ۳ تریاق القلوب) تو مرزا اس کو بھی رد کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جواباً بھی گالیاں نہ دو جیسے نمبر ۲ میں اخبار الحکم اور (نسیم دعوت ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۴) کا حوالہ نقل کیا جا چکا ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۱۰۲، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۴) "بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی نسبت سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔"

(چشمہ معرفت کا ضمیمہ ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۹) "کسی جماعت کے دل میں یہ بھی خیال

آوے کہ مسلمان بھی مباحثہ کے وقت نا مناسب الفاظ دوسری قوموں کے بزرگوں کی نسبت استعمال کرتے ہیں۔ پس یاد رہے کہ وہ قرآنی تعلیم سے باہر چلے جاتے ہیں اور بسا اوقات ان کی بدتہذیبی کا موجب وہی لوگ ہو جاتے ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کو گالیاں نکالتے ہیں...... بہر حال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔'' (ضمیمہ نمبر۳ ص ج، ملحقہ تریاق القلوب، خزائن ج۱۵ ص۴۹۱)

''مسلمانوں سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسے کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھتے ہیں ایسا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔''

۵...... مرزا کا خود اقرار موجود ہے کہ واقعی میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں سخت گوئی سے کام لیا ہے۔ مگر گورنمنٹ کی پالیسی کی حمایت کرتے ہوئے دیکھو (ضمیمہ نمبر۳ ص ج، ملحقہ تریاق القلوب، خزائن ج۱۵ ص۴۹۱) ''سو مجھے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا ہے، یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۸ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۲) ''بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی، انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔''

(اعجاز احمدی ص۳۸، خزائن ج۱۹ ص۱۴۹) ''میں نیا اس قصیدہ میں جو امام حسینؓ کی نسبت لکھا ہے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بیان کیا ہے۔ یہ انسانی کارروائی نہیں۔ خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راست بازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔''

۶...... ''حضرت مسیح علیہ السلام کو عیسائی خواہ خدا سمجھیں یا نبی، بہر حال وہ ان کے مقتداء اور پیشوا ہیں اور کسی کے پیشوا کو گالیاں دینا قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔'' حسب عبارت (نسیم دعوت ص۲، اخبار الحکم نمبر۱۸ ج۸ ص۴، کالم نمبر۱، تبلیغ رسالت ص۱۰۲، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۴۴، چشمہ معرفت کا ضمیمہ ص۱۸، خزائن ج۲۳ ص۳۸۹) ''نیز اس پر آخر عیسائیوں کو غصہ آیا اور انہوں نے اس غصہ کے جواب میں آنحضرت ﷺ پر طعن و تشنیع کی اور برے الفاظ استعمال کئے تو ان برے الفاظ کے استعمال و طعن و تشنیع کا ذمہ دار کون ہے؟ اور در حقیقت یہ گالیاں کس نے نکلوائیں؟ اس کا ذمہ دار خود مرزا ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اگر کسی کے بزرگ کو کوئی گالی دے اور وہ اس کے جواب میں اس

کے بزرگ پر زبان درازی کرے تو اس کا ذمہ دار وہ پہلا شخص ہوگا۔" ملاحظہ ہو (ضمیمہ ص۱۸ چشمہ معرفت کی عبارت کا فقرہ) "اور بسا اوقات ان کی بدتہذیبی کا موجب وہی لوگ ہو جاتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کو گالیاں نکالتے ہیں۔"

(پیغام صلح ص۲۷، خزائن ج۲۳ ص۴۵۵) "ایسی مہذب قوم کی کتاب اور رشیوں کو برے الفاظ سے یاد کر کے آنحضرت ﷺ کو گالیاں دلوائیں۔ ایسی گالیاں تو درحقیقت انہی لوگوں کی طرف منسوب کی جائیں گی۔ جو اس حرکت کے مرتکب ہوں گے۔"

(قریب منہ پیغام صلح ص۲۱، ۲۲، خزائن ج۲۳ ص۴۵۲)"

تو گویا سب گالیاں آنحضرت ﷺ کو مرزا نے ہی دلوائیں۔ (عیاذاً باللہ!)

۷...... اگر مرزا یہ کہے کہ میں نے ایسے یسوع کو گالیاں دی ہیں۔ جس نے خدا کا دعویٰ کیا تھا۔ تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ تو خود کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے حق میں ان الفاظ سے زیادہ توقیر کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن سے عیسائی لوگ حضرت مسیح کی الوہیت ثابت کیا کرتے ہیں۔ دیکھو

(چشمہ مسیحی ص۵۷، خزائن ج۲۰ ص۳۷۵ از الحکم نمبر۱۱ ج۱۰ ص۸، ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء) "اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے محبت ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے۔ بسا اوقات استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ ان سے ایسے کلمات ان کی نسبت کہلا دیتا ہے کہ نادان لوگ ان کے ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میری نسبت مسیح سے بھی زیادہ وہ کلمات فرمائے گئے ہیں۔"

تو اب ہم بھی کیا مرزا کو گالیاں دیں۔ جس نے خدائی دعویٰ کیا ہے اور کیا اس پر مرزائی امت آگ بگولہ تو نہیں ہوگی؟

۸...... نیز مرزا نے خود لکھا ہے کہ جس شخص کا وجود ہی نہ ہو اور وہ محض فرضی شخص ہو تو اس شخص پر نکتہ چینی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو (نور القرآن نمبر۲ ص۵، خزائن ج۹ ص۳۹۸) "ہمیں تو اب تک یہی پتہ نہیں لگا کہ ویدوں کے رشی کچھ وجود بھی رکھتے تھے یا نہیں اور کہاں تھے کس شہر میں رہتے تھے اور ان کی زندگی سوانح کیا تھی اور ان کی لائف کا سلسلہ کس طور کا تھا پھر ہم کیونکر ان کی نکتہ چینی کر سکتے ہیں ہمیں اب تک ان کے وجود میں ہی شک ہے۔ تو یقیناً مرزا کی نکتہ چینی اسی مسیح علیہ السلام پر ہوگی۔ جو واقع میں موجود تھے۔ کیونکہ فرضی شخصیت پر کسی کے نکتہ چینی کرنے کا مطلب ہی کیا ہے؟

نیز مرزا نے لکھا ہے کہ خبیث یہودیوں نے حضرت مسیح کی پیش گوئیوں اور ان کے چال چلن پر اعتراضات کئے ہیں۔ تو گویا اگر مرزا نے بھی آپ کی پیش گوئیوں پر اور آپ کے اخلاق پر

اعتراضات کئے تو وہ بھی خبیث یہودیوں کا ہی متبع ہوا۔

(حقیقت الوحی کا تتمہ ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ص ۵۳۷) ''کئی خبیث النفس لوگوں نے ان برگزیدوں پر جو صاحب تزکیہ نفس تھے۔ ناپاک تہمتیں لگائی ہیں...... یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر طرح طرح کی تہمتیں لگاتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی مدت ہوئی ہے کہ میں نے ایک یہودی کی کتاب دیکھی جس میں نہ صرف ناپاک اعتراض تھا کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ناجائز طور پر ہے۔ بلکہ آپ کے چال چلن پر بھی نہایت گندے اعتراضات کئے تھے اور جو آپ کی خدمت میں بعض عورتیں رہتی تھیں۔ بہت برے پیرایہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بس جب کہ پلید طبع دشمنوں نے ایسے پاک فطرت اور مقدس لوگوں کو شہوت پرست لوگ قرار دیا۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ص ۵۸۶) ''یہودی اب تک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی ایک پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔'' یہی اتہامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مرزا نے قائم کئے ہیں۔ جیسے کہ ہم شروع مضمون میں پہلے حصہ مضمون میں مرزائی عبارتیں (دافع البلاء تنبیہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ص ۲۱۸) کے بعد (کشتی نوح ص ۶۵، خزائن ج ۱۹ص ۱۷، ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ تا ۸، خزائن ج ۱۱ص ۲۸۹ تا ۲۹۲) سے پیش کر چکے ہیں اور مرزا نے آپ کی پیش گویوں پر بھی اعتراضات کئے ہیں۔ دیکھو!

(اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ص ۱۲۱) ''ہائے کس کے سامنے یہ فریاد کی جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔''

تو ثابت ہوا کہ مرزا بھی یہودی خبیث النفس ہی ہے بلکہ یہودیوں سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ یہودی تو حضرت عیسیٰ کو نبی نہیں سمجھتے اور یہ زبانی طور پر نبی تسلیم کر کے پھر ان پر اتہامات لگاتا ہے

۱۰...... نیز جو اعتراضات مرزا نے (نور القرآن نمبر ۲ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج ۹ص ۴۴۸، ضمیمہ انجام آتھم ص ۴ تا ۸، خزائن ج ۱۱ص ۲۸۹ تا ۲۹۲) میں بقول خود فرضی یسوع پر کئے ہیں۔ وہی اعتراضات اس نے (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ص ۱۷، دافع البلاء تنبیہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ص ۲۱۸) ''کے بعد میں شراب خوری اور بداخلاقی حضرت مسیح علیہ السلام پر وارد کئے ہیں اور پھر ان اعتراضات کو دافع البلاء میں ازروئے قرآن مجید صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے تو یہ عذر کہ اس یسوع مسیح کا ذکر

قرآن مجید میں نہیں۔ یہ بھی غلط ٹھہرا کیونکہ اس مسیح کو اس نے قرآن مجید والا مسیح تسلیم کر کے پھر لکھا کہ ان کو قرآن مجید نے حصور نہیں فرمایا۔

۱۱...... فرضی یسوع کا جواب دینا اس لئے بھی عذر لنگ ہے کہ اس نے اپنی بعض کتابوں میں تو حضرت مسیح علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الفاظ سے حضور کو تعبیر کیا ہے نہ کہ یسوع کے نام سے مثلاً (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱، دافع البلاء تتبیہ ص ۳، خزائن ج ۸ ص ۲۱۸ حاشیہ، ازالہ اوہام ص ۹، خزائن ج ۳ ص ۱۰۷ حاشیہ) ''اس جگہ حضرت مسیح کی تہذیب اور اخلاقی حالت پر ایک سخت اعتراض وارد ہوتا ہے۔''

(زندہ نبی ص ۷) ''اور ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناکام رہے۔'' (ص ۲۳) ''اور اصل بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جس قسم کا موقع ملا ہے مسیح کو نہیں ملا۔ یہ ان کی بدقسمتی ہے۔'' (ص ۲۳) ''مسیح کے اخلاق کا نمونہ اسی قسم کا ہے...... لیکن جب یہ موقع ہی ان کو نہیں ملا، تو پھر انہیں اخلاق کا نمونہ ٹھہرانا صریح بے حیائی ہے۔''

(ص ۲۶) ''طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دینے والے معلم کی عملی حالت میں اس خلق کا ہمیں کوئی پتہ نہیں لگتا۔ دوسروں کو کہتا ہے کہ گالی نہ دو مگر یہودیوں کے مقدس فریسیوں اور فقیہوں کو حرام کار اور سانپ کے بچے آپ ہی کہتا ہے۔ یہودیوں میں بالمقابل اخلاق پائے جاتے ہیں۔ وہ اسے نیک استاد کہہ کر پکارتے ہیں اور یہ ان کو حرام کار کہتے ہیں۔''

نوٹ...... بالکل یہی نمونہ اخلاقی خود مرزا میں ہے کہ لوگوں کو گالیوں سے منع کرتا ہے اور خود اس قدر گالیوں کے انبار لگاتا ہے کہ مولویوں کو چھوڑتا ہے نہ سلف کو نہ انبیاء کو نہ حضرت مسیح علیہ السلام کو۔ دیکھو (کتاب ہذا ص ۲۲۰)

مرزا کی نظر میں دوسرے مسلمان کافر ہیں یا مومن

مرزا کے نزدیک دوسرے مسلمان داخل اسلام ہیں

(ایام الصلح ص ۸۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۴) ''یاد رہے کہ ہم میں اور ان لوگوں میں بجز ایک مسئلہ کے اور کوئی مخالفت نہیں یعنی یہ کہ یہ لوگ نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں اور ہم بموجب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ متذکرہ بالا کے اور اجماع آئمہ اہل بصارت کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔''

(آسمانی فیصلہ ص ۴، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳) ''ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت و الجماعت مانتے ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز

پڑھتا ہوں اور میں مدعی نبوت کا نہیں۔ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(چشمہ معرفت ص۱۸۰، خزائن ج۲۳ ص۱۸۹)"ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف نزاع لفظی ہے۔" (حقیقت الوحی ص۳۸۱، خزائن ج۲۲ ص۳۹۶)"پھر فروعی مسائل کا جو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مختلف فیہ ہیں۔ ذکر چھیڑ کر میرے ساتھ مجادلہ شروع کر دیا۔"

(گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص۵ ملحقہ شہادت القرآن، خزائن ج۶ ص۳۸۲)"میں نے سنا ہے کہ ایک شخص ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور نے جو اپنے تئیں مولوی ابوسعید محمد حسین کر کے مشہور کرتا ہے۔ اس اختلاف رائے کے سبب سے جو بعض جزوی مسائل ہیں۔ وہ اس عاجز کے ساتھ رکھتا ہے...... گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لئے لکھتا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۶۳۷، خزائن ج۳ ص۴۴۳،۴۴۴)"میاں عبدالحق نے مباہلہ کی بھی درخواست کی تھی۔ لیکن اب تک میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسے اختلافی مسائل ہیں۔ جن کی وجہ سے کوئی فریق کافر یا ظالم نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکر مباہلہ جائز ہے...... کیونکہ میں اپنے مخالفوں کو کاذب تو نہیں سمجھتا، بلکہ مؤول مخطی سمجھتا ہوں"

مولوی عبدالحق صاحب حالانکہ مرزا کو کافر جہنمی بھی کہہ چکے تھے۔ لیکن پھر بھی مرزا ان کو کافر نہیں سمجھتا (اس سے لاہوری مرزائیوں کو شرمندہ ہونا چاہئے جو یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم مکفرین مرزا کو کافر سمجھتے ہیں) دیکھو مرزا کی عبارت:

(ازالہ اوہام ص۶۲۸، خزائن ج۳ ص۴۳۸،۴۳۹)"میاں عبدالحق صاحب غزنوی اور مولوی محی الدین لکھو کے والے اس عاجز کے حق میں لکھتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوا ہے کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ چنانچہ عبدالحق صاحب کے الہام میں صریح سیصلی ناراذات لہب موجود ہے اور مولوی محی الدین صاحب کو یہ الہام ہوا ہے کہ یہ شخص ایسا ملحد اور کافر ہے۔"

(تریاق القلوب ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲)"ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔"

مرزا کے نزدیک دوسرے اہل اسلام دائرۂ اسلام سے خارج ہیں

(حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص......)"کفر دو قسم ہے (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا...... اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔" (مثلہ حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷، فتاویٰ احمدیہ ص۲۷۱)"جبکہ خدا تعالیٰ نے

مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ ص۲۷۹) "جو پیغمبر خدا ﷺ کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اس کا بھی سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ انجام ایک ہی ہے...... (ص ۲۸۰)...... میرا انکار میرا انکار نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار ہے۔"

مرزا قادیانی کے غلط حوالہ جات اور تحریفات

حصہ اوّل جھوٹے پر فتویٰ مرزا

۱...... (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱) "اگر کوئی شخص ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہتا۔"

۲...... (آریہ دھرم ص۴۲، خزائن ج۱۰ ص۴۸) "میرے نزدیک جھوٹا ثابت ہونے کی ذلت ہزاروں موتوں سے بدتر ہے۔"

۳...... (آریہ دھرم ص۱۱، خزائن ج۱۰ ص۱۳) "غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں، بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔"

۴...... (تحفہ گولڑوی کا ضمیمہ حاشیہ ص۱۹، خزائن ج۱۷ ص۵۶ حاشیہ، (اربعین نمبر۳ ص۲۰ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۰۷) "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔"

۵...... (انجام آتھم کا ضمیمہ ص۵۹، خزائن ج۱۱ ص۳۴۳) "تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔"

۶...... (اربعین نمبر۳ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۴۰۰) "میں ایسی زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افتراء کے ساتھ ہو۔"

۷...... (ملفوظات احمدیہ ص۱۸۱) "جھوٹ جو اس پاخانہ سے بھی بڑھ کر بدبو رکھتا ہے۔"

حصہ دوم

اب مرزا کے افتراءآت اور تحریفات ملاحظہ ہوں۔

۱...... (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶) "مجدد صاحب سرہندیؒ نے اپنی مکتوبات میں لکھا ہے...... جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں، وہ نبی کہلاتا ہے۔"

یہ بالکل جھوٹ ہے اور عمداً غلط بیانی کی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں "نبی" کا لفظ نہیں، بلکہ

انہوں نے تو لکھا ہے کہ وہ ''محدث'' کہلاتا ہے۔ حالانکہ خود مرزا نے اسی حوالہ کو تین جگہ اس سے پہلے درج کیا اور وہاں محدث ہی لکھا ہے۔ دیکھو (براہین احمدیہ ص۵۴۶ حاشیہ در حاشیہ، خزائن ج۱ ص۶۵۲) ''امام ربانی صاحبؒ اپنی مکتوبات کی جلد ثانی میں مکتوب پنجاہ و یکم میں ہے۔ اس میں صاف لکھتا ہے کہ غیر نبی بھی مکالمات ومخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے۔''

(مثلاً ازالہ اوہام ص۹۱۵، خزائن ج۳ ص۶۰۰، تحفہ بغداد ص۲۱ حاشیہ، خزائن ج۷ ص۲۸) ''پس معلوم ہوا کہ مرزا نے بخلاف عمداً جھوٹ سے کام لیا ہے۔''

۲...... (ازالہ اوہام ص۸۱، خزائن ج۳ ص۱۴۲) ''صحیح مسلم میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' یہ بھی بالکل کذب ہے۔ مسلم میں تو آسمان کا لفظ ہے ہی نہیں اور اگر ہے تو پھر مرزا اور اس کی امت کے انکار کا کیا معنی کہ کسی صحیح حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں آیا۔

۳...... (شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷) ''مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ ''هذا خليفة الله المهدى'' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔'' (کس قدر صاف اور غلط بیانی ہے، بخاری میں یہ کہیں نہیں)

۴...... (انجام آتھم ص۱۱۱،۱۵۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً، براہین حصہ پنجم ص۲۲۴، خزائن ج۲۱، ص۲۹۰) ''کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے احادیث میں رجوع کا لفظ نہیں آیا۔''

یہ کس قدر غلط بیانی ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رجوع کا لفظ آیا ہے۔ جس کو حضرت علامہ سید انور شاہ صاحبؒ نے اپنی کتاب (عقیدہ الاسلام ص۶۸) میں ثابت کیا ہے۔ بلکہ خود مرزا نے تسلیم کیا ہے۔ دیکھو (الحکم ۲ر فروری ۱۹۰۸ء نمبر۹ ج۱۲ کالم ۳ص۳) ''جیسا کہ حدیثوں میں صحیح طور پر وارد ہو چکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا، تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔''

۵...... (انجام آتھم ص۱۴۹، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) ''ماجاء فى الحديث لفظ النزول من السماء'' حالانکہ احادیث صحیحہ میں ''من السماء'' کا لفظ موجود ہے۔ جیسے کہ ابن عباسؓ کی روایت میں کنز العمال میں ہے اور اس حدیث کو مرزا نے (حمامۃ البشریٰ ص۸۸ تا ۸۹، خزائن ج۷ ص۳۱۳،

۴۱۴) میں دو دفعہ ذکر کیا۔ لیکن اپنی عادت کے موافق اس میں تحریف کر کے ''من السماء'' کا لفظ دونوں جگہ سے کاٹ دیا۔

نیز مرزا نے صحیح مسلم میں خود آسمان کا لفظ تسلیم کیا ہے۔ جیسا کہ اسی مضمون میں کتاب ہذا میں ازالہ اوہام کی عبادت درج ہو چکی ہے۔ علاوہ ازاں مرزا نے ''ابن واطیل'' کی روایت سے بھی آسمان کا لفظ مانا ہے۔ دیکھو (تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۳، خزائن ج ۱۷ص ۲۸۱)

۶...... (حقیقت الوحی ص ۱۸۹ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ص ۱۹۶) ''بعض کتب میں زبان پارسی میں یہ حدیث لکھی ہے ''این مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم۔'' یہ بالکل جھوٹ ہے، کیا فارسی میں بھی کوئی حدیثیں ہیں۔

۷...... (حقیقت الوحی ص ۱۸۹، خزائن ج ۲۲ص ۱۹۶) میں قرآن مجید کی آیت کا صریح انکار کر دیا۔ ''خدا کی رحمت ہے کہ وعید کی پیش گویوں میں منسوخی کا سلسلہ اس کی طرف سے جاری ہے۔ یہاں تک کہ جو جہنم میں ہمیشہ رہنے کا وعید قرآن شریف میں کافروں کے لئے ہے۔ وہاں بھی یہ آیت موجود ہے۔''الا ماشاء ربك ان ربك فعال لما یرید. ''یعنی کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ لیکن اگر تیرا رب چاہے۔ کیونکہ وہ جو کچھ چاہتا ہے۔ اس کے کرنے پر قادر ہے۔ لیکن بہشتیوں کے لئے ایسا نہیں فرمایا۔ کیونکہ وہ وعدہ ہے، وعید نہیں۔''

حاشیہ میں یہ لکھا کہ ''قرآن مجید میں کفار اور مشرکین کی سزا کے لئے بار بار ابدی جہنم کا ذکر ہے اور بار بار فرمایا ہے''خالدین فیہا ابداً ''اور پھر باوجود اس کے قرآن مجید میں دوزخیوں کے حق میں''الا ماشاء ربك'' بھی موجود ہے۔''

اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آیت میں جملہ استثنائیہ''الا ماشاء ربك ''دوزخیوں کے حق میں ہے۔ مگر بہشتیوں کے حق میں نہیں۔ کیونکہ وعدہ اور وعید میں فرق ہے۔ یہ کس قدر جرأت سے کذب بیانی کی جاتی ہے۔ کیونکہ پارہ نمبر۱۲ میں بہشتیوں اور دوزخیوں دونوں کے حق میں''الا ماشاء ربك'' وہیں موجود ہے۔ گویا جو آیت سامنے پڑی ہے۔ اس کا بھی انکار کر دیا۔ اب اس کذاب پر کوئی کیا اعتبار کرے۔

مرزا کی نظر میں انبیاء کرام علیہم السلام

زبانی طور پر مرزا انبیاء علیہم السلام کا مداح بننا چاہتا ہے۔ جیسے وہ کہتا ہے (براہین احمدیہ ص ۱۶، خزائن ج ۱ص ۲۳)

ماہمہ پیغمبر انرا چاکریم
ہمچو خاک اوفتادہ بردرے

لیکن در پردہ وہ انبیاء کی سخت توہین کا مرتکب ہوتا ہے۔

پہلا حصہ

۱...... (براہین احمدیہ ص۱۵، خزائن ج۱ ص۲۳)

طعنہ برپا کان بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجری

۲...... (براہین احمدیہ ص۱۰۱، خزائن ج۱ ص۹۰) ''بخدمت صاحبان یہ بھی عرض ہے کہ یہ کتاب کمال تہذیب اور رعایت آداب سے تصنیف کی گئی ہے اور اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقہ کی کسر شان لازم آوے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحۃً یا کنایۃً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجے کا شریر النفس خیال کرتے ہیں۔''

۳...... (آریہ دھرم ص۵۵، خزائن ج۱۰ ص۶۲) ''ایسا ہی وہ شخص بھی اس سے کچھ کم بدذات نہیں جو مقدس اور راست بازوں پر بے ثبوت تہمت لگاتا ہے...... ہم سوچتے ہیں کہ کیوں خدا تعالیٰ کے مقدس پیارے بندوں پر ایسے حرام زادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں، جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔''

۴...... (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷۱، خزائن ج۲۱ ص۹۱) ''جن لغزشوں کا انبیاء علیہم السلام کی نسبت خدا تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ آدم علیہ السلام کا دانہ کھانا اگر تحقیر کی راہ سے ان کا ذکر کیا جائے تو یہ موجب کفر اور سلب ایمان ہے۔ کیونکہ وہ مقبول ہیں۔''

دوسرا حصہ کہ مرزا نے کیا انبیاء کو سمجھا؟

۱...... انبیاء کی وحی والہام میں شیطانی دخل ہوا کرتا ہے اور یہ قرآن وبائبل سے ثابت ہے۔

(ازالہ اوہام ص۶۲۸، خزائن ج۳ ص۴۳۹) ''جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے استکشاف کے لئے بطور استخارہ واستخبار وغیرہ کے توجہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں کہ جب اس کے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی برا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے...... جس حالت میں قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطانی ممکن

ہے اور پہلی کتابیں توراۃ اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں۔"

(مثلہ ضرورۃ الامام ص ۱۷، ۱۸، خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۷ تا ۴۸۹)

(ضرورۃ الامام ص ۱۷، خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۸) "پس جو شخص شیطانی الہام کا منکر ہے۔ وہ انبیاء علیہم السلام کی تمام تعلیموں کا انکاری ہے اور نبوت کے تمام سلسلہ کا منکر ہے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا۔"

(۲) انبیاء کا نعوذ باللہ غاصب ہونا اور جھوٹ بولنا اور فاحشات سے میل جول

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۷، خزائن ج ۵ ص ۵۹۷) "یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء علیہم السلام سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے صرف میں لانا اور حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر چلے جانا اور اس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا، استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تین مرتبہ ایسے طور پر کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔"

(مثلہ تریاق القلوب ص ۱۲۴، ۱۲۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۲۰، ۴۲۴، اربعین ص ۲۱ نمبر ۴، ۳۲ نمبر ۲)

۳...... "انبیاء اور رسول حرام زادے (عیاذاً باللہ!) ہوسکتے ہیں۔"

(تریاق القلوب ص ۶۵، ۶۶، خزائن ج ۱۵ ص ۲۷۶، ۲۷۷)

اولیاء اللہ اور رسول اور نبی جن پر خدا کا رحم اور فضل ہوتا ہے اور خدا ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

۱...... ایک وہ جو دوسروں کی اصلاح کے لئے مامور نہیں ہوتے...... ان کے لئے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ کسی ایسے عالی خاندان سے اور عالی قوم سے ہوں۔ جو علم نسب اور شرافت اور نجابت اور امارت اور ریاست کا خاندان ہو۔ بلکہ آیت کریمہ "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" صرف ان کی تقویٰ دیکھی جاتی ہے۔ گو وہ دراصل چوہڑوں میں سے ہوں یا چماروں میں سے۔ یا مثلاً کوئی ان میں سے ذات کا کنجر ہو۔ جس نے اپنے پیشہ سے توبہ کر لی ہو یا ان قوموں میں سے ہو جو اسلام میں دوسری قوموں کی خادم اور نیچی قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے حجام، موچی، تیلی، ڈوم، سقے، قصائی، جولاہے، کنجڑے تنبولی، دھوبی، مچھیرے، بھڑ بھونجے، نانبائی وغیرہ یا مثلاً ایسا شخص کہ جو اس کی ولادت میں ہی شک ہو کہ آیا حلال کا ہے یا حرام کا ہے...... (ص ۶۷، خزائن ج ۱۵ ص ۲۷۹، ۲۸۰)...... لیکن ایک دوسری قسم کے ولی ہیں۔ جو رسول یا نبی یا محدث کہلاتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی

طرف سے ایک منصب حکومت اور قضا لے کر آتے ہیں...... مثلاً ایک شخص قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے خدمت کرتا ہے اور دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں میں گاؤں کے نمبر داروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت یہ خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔''

(۴) انبیاء کا نعوذ باللہ زانی ہونا

(ست بچن ص ۱۶۸، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۲) ''اور ایک نانی یسوع صاحب کی جو رشتہ سے دادی بھی تھی۔ بنت سبع کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہی پاک دامن تھی جس نے داؤد کے ساتھ زنا کیا تھا۔ دیکھو (سموئیل ۱۱۔۲)

۵...... انبیاء کی پیش گوئیاں ہمیشہ ٹلتی رہتی ہیں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۴۶۵) ''وعید کی پیش گوئیاں ٹل سکتی ہیں اور ہمیشہ ٹلتی رہتی ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۶) ''یہ ہے ہمارا خدا جو اپنی پیش گوئیوں کے بدلانے پر بھی قادر ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۳۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۷۵) ''کیسے نادان لوگ ہیں۔ جن کا یہ مذہب ہے کہ خدا اپنے ارادوں کو بدلا نہیں سکتا اور وعید یعنی عذاب کی پیش گوئی کو ٹال نہیں سکتا۔ مگر ہمارا یہ مذہب ہے کہ وہ ٹال سکتا ہے اور ہمیشہ ٹالتا رہتا ہے اور ٹالتا رہے گا۔''

(۶) انبیاء علیہم السلام پر ناکامی اور شرمندہ ہونے کی تہمت لگانا

(حقیقت الوحی ص ۱۵۳ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷) ''وہی موسیٰ ہے جس کو ایک بادیہ نشین شخص کے علوم روحانیہ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹، خزائن ج ۲۱ ص ۱۹) ''موسیٰ بھی بدگمانیوں سے شرمندہ ہو گیا۔ قرآن میں خضر نے جو کیا تھا پڑھو ذرا۔'' اور حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق لکھتا ہے (ازالہ اوہام ص ۲۸۸، خزائن ج ۳ ص ۳۰۰) ''اور ایک ناکام نبی کی نسبت اس نے فرمایا ''ورفعناہ مکاناعلیا۔''

(۷) انبیاء علیہم السلام کی بداخلاقی نعوذ باللہ

دافع البلاء کی عبارت دیکھو۔ کتاب ہذا میں حضرت مسیح کو بداخلاق ثابت کیا۔

۸...... حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرشتوں کو برے لفظوں سے یاد کیا۔

(تریاق القلوب ص ۱۲۳ تا ۱۲۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۵ ص ۴۴۰، ۴۴۴)

جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بعض اوقات کوتاہ بین اور شریر شخص حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام پر باز پرس کرنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق گفتگو کرنے والے ملائکۃ اللہ تھے۔ تو اس کی گذشتہ گالی کوتاہ بین شریر شخص کا اب مورد کون ٹھہرے گا۔ (عیاذاً باللہ!)

۹...... تمام انبیاء کرام کو شیطان سے مغلوب کہتا ہے (عیاذاً باللہ!) اور خود کو غالب۔

(ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود ص ت حاشیہ ملحقہ خطبہ الہامیہ، خزائن ج ۱۶ ص ۳۶۱)

’’ان اللہ خلق آدم و جعله سید اوحلکما وامیرا علی کل ذی روح من الانس و الجان کما یفهم من آیة اسجدو الآدم ثم اذله الشیطان و اخرجه من الجنان وردالحکومة الیٰ هذا الثعبان و مس آدم ذلة و خزی فی هذه الحرب والهوان و ان الحرب سجال وللا تقیاء آمال عند الرحمان فخلق المسیح الموعود لیجعل الهذیمة علی الشیطان فی آخر الزمان۔‘‘

(ص ا حاشیہ، خزائن ج ۱۶ ص ۳۰۷) ’’وکان اللہ قد قدر من الازل ان تقع الحرب الشدید مرتین بین الشیطان والانسان مرة فی اول الزمان ومرة فی آخر الزمان...... واخرج آدم من الجنة ونال ابلیس مراد اشله وکان من الغالبین ولما جاء وعدالآخرة اراد اللہ ان یردالکرة علی ابلیس و فوجه و یقتل هذالدجال بحربة منه فخلق المسیح الموعود الذی هو آدم و قد اشار اللہ الی هذا الفتح العظیم و قتل الدجال القدیم الذی هو الشیطان فی قوله قال انك من المنظرین یعنی لا یقع امرا ستیصالك التام...... الا فی آخرالزمن وقت المسیح الامام۔‘‘

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ یہ شیطان پہلے کسی نبی کے وقت مغلوب نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ

آپ ﷺ کے وقت بھی مغلوب نہیں۔ بلکہ یہ شرف صرف مرزا کے لئے مقدر تھا۔(عیاذاباللہ)

مرزا خود کو خاتم النّبیین ہونے کا دعویدار ہے

اہل اسلام کے نزدیک خاتم النّبیین کا معنی نبوت کو بند کرنے والا ہے۔ یعنی اب آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس سے انبیاء کی تعداد میں اضافہ ہو اور مرزائیوں کے نزدیک خاتم النّبیین کا مفہوم یہ ہے کہ مہر لگا لگا کر نبی بنانے والا یعنی نبی گر۔ دونوں معنوں سے مرزا خود کو خاتم النّبیین سمجھتا ہے۔

اہل اسلام کے معنی سے تو مرزا ہی آخری نبی ٹھہرے گا اور اس کے آنے سے انبیاء کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ لیکن مرزائیوں کے معنی سے بھی مرزا ہی خاتم النّبیین یعنی نبی گر ہے۔ جس کی چند وجوہ ہیں۔

۱...... کیونکہ مرزا آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین کہتا ہے اور خود کو آپ کی نبوت کا ہو بہو بروز یعنی عکس تام سمجھتا ہے۔ دیکھو (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ص) ''من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی و ما رای۔''

(اخبار الحکم نمبر ۵ ج ۱۰ ص ۸ کالم ۱،۲) ''جب میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا۔ جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔'' (کالم نمبر ۳) ''پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لے گا۔ اس کا خلق لے گا۔ اس کا علم لے گا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنی اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنی اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۴) میں بعینہ یہی عبارت ہے۔

۲...... (اربعین ص ۵، نمبر ۱، خزائن ج ۱۷ ص ۳۳۶) ''اور میں صرف یہی نہیں دعویٰ کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا۔ وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔'' یعنی مرزا کے متبعین بھی نبوت حاصل کر لیں گے۔ چنانچہ کئی ایک نے دعویٰ کیا۔

۳...... (تحفہ گولڑویہ ص۸۲، خزائن ج۱۷ ص۲۲۷، ۲۲۸) میں مرزا اپنی امت کے متعلق لکھتا ہے اور آیت وآخرین منہم پر گفتگو کرتا ہوا کہتا ہے کہ ’’ثلة من الاولین وثلة من الآخرین ‘‘یعنی ابرار واخیار کے بڑے گروہ جن کے ساتھ بدمذاہب کی آمیزش نہیں۔ وہ دو ہی ہیں ایک پہلوں کی جماعت یعنی صحابہؓ کی جماعت جو زیر تربیت آنحضرت ﷺ ہے۔ دوسرے پچھلوں کی جماعت جو بوجہ تربیت روحانیہ ﷺ کے جیسا کہ آیت و اخرین منہم سے سمجھا جاتا ہے۔ صحابہ کے رنگ میں ہیں۔ وو جماعتیں اسلام میں حقیقی طور پر منعم علیہم ہیں اور خداتعالیٰ کا ان پر انعام یہ ہے...... اپنے ہاتھ سے ان کو پاک گروہ بنایا ہے۔ ان میں سے جو لوگ خدا کا الہام پانے والے اور خدا کے خاص جذبہ سے اس کی طرف کھینچے ہوئے ہیں۔ نبیوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ...... وہ صدیقوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ ان میں سے...... وہ شہیدوں کے رنگ میں ہیں اور جو لوگ ان میں سے...... وہ صلحاء کے رنگ میں ہیں۔‘‘

اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا کی امت میں بھی چار قسم کے لوگ ہوں گے۔ انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین پس مرزا نبی گر ہوا۔

۴...... دوسرا معنی ہم لوگ خاتم النبیین کا کرتے ہیں۔ یعنی وہ نبی جو آخری نبی ہو اور اس کے بعد کوئی نبی نہ آوے۔ اس لحاظ سے بھی مرزا خود کو آخری نبی سمجھتا ہے۔ دیکھو (ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶) ’’غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔‘‘

مرزا در پردہ تشریعی نبوت کا دعویدار ہے

۱...... ایک تو اس لئے کہ وہ اپنی نبوت کو آنحضرت ﷺ کی بعینہ نبوت سمجھتا ہے۔ جیسے کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ بحوالہ ایک غلطی کا ازالہ واخبار الحکم ونزول مسیح تو آپ کی نبوت کیونکہ تشریعی نبوت ہے۔ اس لئے مرزا کی نبوت بھی عیاذاً باللہ! تشریعی ہوئی۔

۲...... (اربعین نمبر۴ ص۶، ۷، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵، ۴۳۶) ’’اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اوّل تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے...... ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی

امت کے لئے قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ یعنی میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی...... اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں۔ تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ'' یعنی قرآنی تعلیم تورات میں بھی موجود ہے۔''

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا خود کو صاحب شریعت سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ شریعت جدیدہ ہونی ضروری نہیں۔ کیونکہ جدیدہ شریعت تو آنحضرت ﷺ کی بھی نہیں۔

۳...... مرزا کہتا ہے کہ میرا منکر کافر ہے اور کافر وہی ہوتا ہے جو صاحب شریعت جدیدہ نبی کا انکار کرے، نہ کہ ہر ایک نبی کا منکر۔

مقدمہ اولیٰ کا اثبات

(فتاویٰ احمدیہ ص۲۷۹) جو پیغمبر خدا ﷺ کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اس کا بھی سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ انجام ایک ہی ہے۔ (حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵)''کفر دو قسم پر ہے۔ (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔'' (مثلہ ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

(فتاویٰ احمدیہ ص۱۷۱)''جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔''

مقدمہ ثانیہ کا اثبات

(تریاق القلوب حاشیہ ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲ حاشیہ)''یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب الشریعت کے ماسواء جس قدر ملہم اور محدث ہیں۔ گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلوت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔'' نتیجہ ظاہر ہے۔

۴...... مرزا نے جہاد منسوخ کیا۔ لہٰذا صاحب الشریعت نبی ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا ''الجھاد ماض الی یوم القیامۃ'' یعنی جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۷، خزائن ج ۱۷ ص ۷۷)

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۰، خزائن ج ۱۷ ص ۸۲) ''فلا جل ذلك بدل الله حكمه فى هذا الاوان ومنع ان يحارب للدين۔ '' (اشتہار چندہ منارۃ المسیح ص ت ملحقہ الہامیہ، خزائن ج ۱۶ ص ۱۷) ''آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔''

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۳) ''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی...... پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کرنا حرام کیا گیا...... پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔''

۵...... مرزا نے کئی ایک اور ترامیم و تنا سخ کر کے نئی شریعت نکالی کہ مرزا سے پہلے حیات مسیح کا عقیدہ صرف اجتہادی غلطی تھی۔ لیکن اب وہ شرک عظیم ہو گیا۔

مقدمہ اولیٰ

(حقیقت الوحی ص ۳۰ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲) ''مسیح موعود کے ظہور سے پہلے اگر امت میں سے کسی نے یہ خیال بھی نہ کیا کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آ جائیں گے، تو ان پر کوئی گناہ نہیں، صرف اجتہادی خطاء ہے۔''

مقدمہ ثانیہ

(الاستفتاء ص ۳۹ ملحقہ حقیقت الوحی، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰) ''فمن سوء الادب ان يقال ان عيسىٰ ما مات ان هو الا شرك عظيم۔''

۶...... مرزا نے اجرت زنا کو جائز قرار دیا۔ جس کے متعلق آنحضرت ﷺ کا حکم تھا۔ ''ان من السحت مهر البغى '' دیکھو کتاب ہذا......

۷...... (کشتی نوح ص ۶۸، خزائن ج ۱۹ ص ۷۴) ''پھر یہ عیسیٰ مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہوں گے؟ جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے۔ یہاں تک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیہ

قبول نہیں کریں گے اور آیت "حتیٰ یعطوا الجزیة عن یدوھم صاغرون" کو بھی منسوخ کردیں گے۔ یہ دین اسلام کے کیسے حامی ہوں گے کہ آتے ہی قرآن کی ان آیتوں کو بھی منسوخ کردیں گے۔ جو آنحضرت ﷺ کے وقت میں بھی منسوخ نہیں ہوئیں اور اس قدر انقلاب سے بھی ختم نبوت میں حرج نہیں آئے گا۔"

اس سے مرزا ثابت کرتا ہے کہ اگر حضرت مسیح اور مہدی علیہما السلام آ کر جزیہ قبول نہ کریں گے اور یضع الجزیة کی حدیث پر عمل کریں گے تو یہ آیت منسوخ ہو جائے گی۔ گویا ترمیم و تنسیخ ہوگئی۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ مرزا نے نہ تو انگریزوں سے جہاد کیا اور نہ جزیہ وصول کیا تو اس کے عمل نے زیادہ ترمیم و تنسیخ کردی۔ لہٰذا اس نے شریعت جدیدہ قائم کی۔ اس کے علاوہ اور بہت سے مسائل ہیں جو مرزا نے نئے نکالے ہیں۔ مثلاً سود کو حلال کردیا جس کا حکم تھا:

"واحل الله البیع وحرم الربوا" یعنی اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام ٹھہرایا۔ دیکھو (سیرت المہدی ص ۱۱۲، ۱۱۳ ج ۲)

لاہوری پارٹی کے لئے

لاہوری مرزا کہا کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ اس نے اپنے منکرین کو کافر کہا ہے۔ اس لئے ان دونوں باتوں کی تردید ضروری ہوئی۔

۱...... یہ کہ مرزا نے دعویٰ نبوت کیا۔

۲...... یہ کہ اس نے اپنے منکرین کو کافر کہا۔

ادلہ دعویٰ نبوت

۱...... مرزا نے اپنے آپ کو انبیاء سے افضل قرار دیا ہے اور کسی غیر نبی کو نبی پر فضیلت نہیں ہو سکتی۔ ہاں بزعم مرزا فضیلت جزوی ہو سکتی ہے۔ جیسے (حمامۃ البشریٰ ص ۷۷، خزائن ج ۷ ص ۲۹۴) میں لکھا ہے: "فکم من کمال یوجد فی الانبیاء بالاصالة ویحصل لنا افضل منه و اولی بالطریق الظلی"

(ص ۷۸، خزائن ج ۷ ص ۲۹۵) "وقد اتفق علماء الاسلام انه قد یوجد فی غیر نبی مالا یوجد فی نبی"

لیکن مرزا نے اپنے لئے کلی فضیلت ثابت کی ہے۔ دیکھو (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳) "اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا تھا۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔"

(حقیقت الوحی ص۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴) ''میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح بن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں۔ جو خیر الرسل ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے...... پس خدا دکھاتا ہے کہ اس رسول کے ادنیٰ خادم اسرائیلی مسیح بن مریم سے بڑھ کر ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷۶، خزائن ج۲۱ ص۹۹) ''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔''

۲...... صرف مرزا اپنے آپ کو نبی ہی نہیں مانتا بلکہ نبی صاحب الشریعۃ بھی مانتا ہے۔ دیکھو عبارت (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵) ''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔''

۳...... (نور الحق ص۴۷، خزائن ج۸ ص۳۴۳) ''**واللّٰہ انی مرسل و مقرب**'' اس میں اپنی رسالت کو مؤکد بالقسم کیا ہے اور (حمامۃ البشریٰ ص۱۴ حاشیہ، خزائن ج۷ ص۱۹۲) میں لکھا ہے کہ جملہ قسمیہ میں کوئی گنجائش تاویل نہیں۔ اس لئے مرسل کا حقیقی معنی ہی مراد ہوگا۔ (انجام آتھم ص۱۵۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) ''میں بھی دعویٰ رسالت ہے۔

۴...... (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۳ حاشیہ، خزائن ۲۱ ص۶۸) ''میری دعوت کے مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔''

۵...... (ضمیمہ نمبر۳ ملحقہ حقیقت النبوۃ ص۲۷۲) ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں...... ہم نبی ہیں کسی امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ کرنا چاہئے۔''

نیز مرزا نے (تریاق القلوب ص۱۳۰ حاشیہ، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲) میں لکھا ہے کہ صاحب الشریعۃ نبی کا منکر ہی کافر ہوتا ہے۔ دیکھو عبارت ''یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔''

اور مرزا خود اپنے منکرین کو کافر کہتا ہے۔ لہٰذا وہ نبی ہی نہیں بلکہ تشریعی نبی بھی

ہوا۔دیکھو عبارات اکفار منکرین۔ (فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۹) ’’جو پیغمبر خدا ﷺ کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اس کا بھی سلب ایمان ہو جاتا ہے، انجام ایک ہی ہے۔‘‘

(فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۱) ’’جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵) ’’کفر دو قسم کا ہے۔ ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا...... اگر غور کیا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔‘‘

(مثلہ حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

۷...... نیز وہ اپنے متبعین کو حکم دیتا ہے کہ وہ کسی غیر مرزائی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ یہ حرام ہے۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷) ’’پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو...... تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔ بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

۸...... نیز مرزا حقیقت الوحی میں اقرار کرتا ہے کہ پہلے تو میں جب کوئی امر میری وحی میں میری افضلیت کا مسیح پر ظاہر ہوتا تھا تو اس کو جزوی فضیلت سمجھتا تھا۔ مگر بعد میں میں نے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تو بعد میں فضیلت کلی کا قائل ہو گیا اور نبوت کا دعویدار بن گیا۔

دیکھو (حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳) ’’اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے خدا کا بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو اللہ تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔‘‘

افضلیت مرزا از جمیع الانبیاء

(انجام آتھم ص ۷۷، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) میں مرزا کا قول ہے: ’’واعطانی مالم یعط احدا من العالمین۔‘‘ نکرہ خبر نفی میں مفید استغراق ہے۔

(انجام آتھم ص ۵۸، خزائن ج ۱۱ص ایضاً، حقیقت الوحی ص ۱۰۶، خزائن ج ۲۲ص ۱۰۹) میں مرزا کا الہام ہے ''باتی قمر الانبیاء'' یعنی مرزا تمام انبیاء کا چاند ٹھہرا۔

(الاستفتاء ص ۸۳ ملحقہ حقیقت الوحی، خزائن ج ۲۲ص ۷۰۹، حقیقت الوحی ص ۸۹، خزائن ج ۲۲ص ۹۲) ''آسمان سے کئی تخت اترے۔ مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔'' (حقیقت الوحی ص ۹۵، خزائن ج ۲۲ص ۹۹) میں الہام ہے ''یسمحک اللہ'' یعنی خدا تعالیٰ مرزا کی تسبیحیں پڑھتا ہے۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶، خزائن ج ۲۲ص ۵۷۴) ''بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۱۰، خزائن ج ۵ص ۶۰) میں مرزا کو الہام ہوا ہے ''اول المومنین'' اور اس کا معنی (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۶۲، خزائن ج ۵ص ایضاً) میں یہ کیا ہے: ''میں اول المسلمین ہوں۔ یعنی دنیا کی ابتداء سے اس کے آخیر تک میرے جیسا کوئی اور انسان نہیں ہوا ہے۔ ایسا اعلیٰ درجہ کا فنافی اللہ ہے۔''

(اربعین نمبر ۴ص ۷، خزائن ج ۱۷ص ۳۵۳) میں مرزا کا الہام ہے: ''انی فضلتك علی العالمین۔'' گویا سب سے افضل مرزا ہوا۔

۹...... (لیکچر سیالکوٹ ص ۵۰، خزائن ج ۲۰ص ۲۴۱) ''میرے دعویٰ کی نسبت اگر شبہ ہو، اور حق جوئی بھی ہو۔ تو اس کا دور کرنا بہت سہل ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے۔'' معلوم ہوا کہ مرزا نبی ہے تبھی تو خود کو معیار نبوت پر لاتا ہے۔

۱۰...... پہلے (ازالہ اوہام ص ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۶۰ طبع اول، خزائن ج ۳ص ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۵۶، ۴۵۷) میں مباہلہ کرنے سے انکار کرتا رہا اور کہتا کہ میرے مخالف دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہیں۔ حالانکہ مولوی عبدالحق اس کو پہلے جہنمی اور کافر بھی کہہ چکا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۱۱۵۷ جدید) مگر پھر بھی مباہلہ نہ کرنا اور حالانکہ اس وقت (ازالہ ص ۱۳۹، ۱۸۵، ۳۱۳، ۶۶۵ طبع اوّل، خزائن ج ۳ص ۱۷۱، ۱۸۹، ۳۱۵، ۴۵۹) میں دعویٰ مسیحیت بھی موجود تھا۔ مگر اس وقت مباہلات سے انکار کرنا پھر اس کے بعد مباہلات کا پھاٹک کھول دینا اس امر کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ اب وہ مسیحیت سے گزر کر نبوت تک پہنچ گیا ہے اور اپنے مخالفین کو اب کافر سمجھتا ہے۔

ملاحظہ ہوں عبارات (ازالہ اوہام و انکار از مباہلات ص ۶۳۷، خزائن ج ۳ص ۴۴۳، ۴۴۴)

''ناظرین پر واضح رہے کہ میاں عبدالحق نے مباہلہ کی بھی درخواست کی تھی لیکن اب تک میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسے اختلافی مسائل میں جن کی وجہ سے کوئی فریق کافر یا ظالم نہیں ٹھہر سکتا، کیونکر مباہلہ جائز ہے...... اب اگر میاں عبدالحق اپنے فہم کی وجہ سے مجھے کاذب خیال کرتے ہیں لیکن میں انہیں کاذب نہیں کہتا۔ بلکہ مخطی جانتا ہوں اور مخطی مسلمان پر لعنت جائز نہیں...... اگر میں لعنت اللہ علی الکاذبین کہوں تو یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ میں اپنے مخالفین کو کاذب نہیں سمجھتا، بلکہ ماؤل مخطی سمجھتا ہوں۔''

(ازالہ اوہام ص۶۶۰، خزائن ج۳ ص۴۵۶) ''اگر اب بھی تمہیں شک ہو تو تمہیں معلوم ہو کہ مسلمانوں کے ساتھ جزئی اختلافات کی وجہ سے لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔''

مولوی عبدالحق صاحب و مولوی محی الدین صاحب کا مرزا کو کافر کہنا مذکور صفحات سے پہلے کے صفحات میں ہے۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص۶۲۷، ۶۲۸ طبع اول، خزائن ج۳ ص۴۳۸) ''میاں عبدالحق صاحب غزنوی اور مولوی محی الدین صاحب لکھو کے والے اس عاجز کے حق میں لکھتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوا ہے کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ چنانچہ عبدالحق صاحب کے الہام میں تو صریح سیصلیٰ ناراً ذات لہب موجود ہے اور محی الدین صاحب کو یہ الہام ہوا ہے کہ یہ شخص ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔''

مباہلہ کے انکار سے قبل اسی ازالہ میں دعویٰ مسیحیت کی عبارات ملاحظہ ہوں۔ (ازالہ اوہام ص۱۳۹، ۱۴۰ طبع اول، خزائن ج۳ ص۱۷۱) ''ہم نے جو رسالہ فتح اسلام و توضیح مرام میں اس اپنے کشفی اور الہامی امر کو شائع کیا ہے کہ مسیح موعود سے مراد یہی عاجز ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بعض ہمارے علماء اس پر بہت برافروختہ ہوئے ہیں۔'' (ازالہ ص۱۸۵ طبع اول، خزائن ج۳ ص۱۸۹) ''اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلا دیں۔''

(ازالہ ص۴۱۳) ''پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پاچکا تھا۔ وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا۔'' (ازالہ اوہام ص۶۶۵ طبع اول، خزائن ج۳ ص۴۵۹) ''مسیح موعود ہونے کا ثبوت'' یہ عنوان جلی حروف میں ہے۔

پس نتیجہ یہ ہوا کہ اب مرزا کا عقیدہ وہ نہیں رہا کہ وہ صرف مسیح موعود ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ نبی ہے اور اس کے مخالفین کافر ہیں اور لعنۃ اللہ کے مستحق ہیں۔

۱۱...... نیز مرزا کو جو لوگ قبول کر کے پھر اس سے کذب و دجل کی وجہ سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔ ان کو مرزا نے مرتد کہہ کر پکارا ہے۔ (مرتد وہی ہوتا ہے جو کسی نبی کو مان کر پھر اس سے برگشتہ ہو جائے)

(حقیقت الوحی ص ۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۷۲)"عبدالحکیم خان نامی ایک شخص جو اسسٹنٹ سرجن بٹالہ ہے۔ جو بیعت توڑ کر مرتد ہوگیا ہے۔"

۱۲...... مرزا کہتا ہے کہ میری نبوت وہی ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲، اخبار الحکم نمبر ۱۵ ج ۱۰ ص ۸ کالم ۱،۲)"بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔"(اخبار مذکور کالم نمبر ۳)"پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لے گا۔ اس کا خلق لے گا اس کا علم لے گا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔"

جب آنحضرت ﷺ کی کامل نبوت مرزا میں (عیاذاًباللہ) منعکس ہوئی تو وہ نبی ہوا۔

مرزا میں تبدیلی ہوئی یا مسلمانوں میں

پہلے پہل مرزا میں اور مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ اس جگہ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ مرزا میں تبدیلی ہوئی یا مسلمانوں کے سابقہ عقائد میں تغیر آ گیا۔ اگر مسلمانوں کے عقائد متبدل ہوگئے تو واقعی مسلمان قابل گرفت ہیں اور اگر مرزا کے عقائد میں بعد میں تبدیلی ہوگئی تو یقیناً پھر مرزا مجرم ہے۔ ذیل میں یہ ثابت ہوگا کہ مرزا میں ہی تبدیلی عقائد ہوئی۔

مسلمانوں اور مرزا میں بڑا اختلاف مسائل ذیل میں ہے اور شروع شروع میں جبکہ مرزا ملہم و مامور ہو چکا تھا۔ اس کے عقائد مسلمانوں والے ہی تھے۔ اس کے ملہم و مامور ہونے کے وقت یہ عقائد تھے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ مرزا براہین احمدیہ کے وقت ملہم و مامور تھا۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۳، اشتہار محک اخیار و اشرار، خزائن ج ۲ ص ۳۱۹)"کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے۔ جس کے ساتھ دس ہزار روپے کا اشتہار ہے۔"

نیز حقیقت الوحی میں مرزا نے لکھا ہے کہ میں براہین احمدیہ سے بھی قبل آٹھ سال ملہم ہو چکا تھا اور (براہین احمدیہ ص ۲۸۱، خزائن ج ۱ ص ۳۲۵،۳۲۶) سے ثابت ہے کہ مرزا براہین احمدیہ کے زمانہ میں ملہم تھا اور اس کو علم القرآن بھی تھا۔" (ص ۱۹۳، خزائن ج ۲۰۹ ص ۲۱۰)

بڑے بڑے اختلافی مسائل یہ ہیں

۱...... اہل اسلام حیات مسیح علیہ السلام کے قائل ان کو آسمان پر مانتے ہیں۔

۲...... دوم اہل اسلام نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم مانتے ہیں۔

۳...... سوم اہل اسلام یاعیسیٰ انی متوفیک میں متوفی کا معنی مرنے کا نہیں کرتے۔

۴...... چہارم یہ کہ اہل اسلام مرزا کو مسیح موعود نہیں سمجھتے۔

۵...... پنجم یہ کہ اہل اسلام کے نزدیک حضرت مسیح علیہ السلام سیاست ظاہری کے ساتھ آئے گا۔

۶...... ششم یہ کہ اہل اسلام خارج از اسلام نہیں موجودہ وقت کے مسلمان مسلمان ہیں۔

۷...... ہفتم یہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم وتکریم مسلمانوں کے دل میں ہے۔

۸...... ہشتم یہ کہ اہل سنت والجماعت اپنے عقائد رکھتے ہیں۔ جن کو اسلامی عقائد سمجھتے ہیں۔

۹...... نہم دعویٰ نبوت۔

مرزا کے بھی پہلے یہی عقائد تھے۔ بعد میں اس میں تبدیلی ہوئی۔ دیکھو حوالہ جات ذیل:

۱...... حیات مسیح علیہ السلام (براہین احمدیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳) ''یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''

(ص۵۰۵، خزائن ج۱ ص۶۰۱،۶۰۲) ''یہ آیت اس مقام پر حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے...... وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے۔''

۲...... ختم نبوت کا اقرار

ختم شد برنفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبری

اوّل احمد آخرشاں احمد است
اے خنک آنکس کہ بیند آخری

(براہین احمدیہ ص۱۹، خزائن ج۱ص۲۰)

نیز مرزا کا مشہور شعر جو بدر اخبار ۱۹۰۶ء کے پرچوں میں بھی ہے اور وہ شعر (سراج منیر ص ح، خزائن ج۱۲ص۹۵) میں بھی لکھا ہوا ہے:

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت رابروشد اختتام

۳...... متوفی کا معنی مرزا نے بھی موت نہیں کیا تھا۔ (براہین احمدیہ ص۴۸۰) ''انی متوفیك ورافعك الی وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفرو ...... میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔'' (مثلہ مکتوبات احمدیہ ص۶۷، ۶۸ ج۱، تریاق القلوب ص۱۴۲ احاشیہ) ''یہ وعدہ جو اس آیت شریفہ میں مندرج ہے۔ یہ حضرت مسیح کی موت طبعی کا وعدہ ہے اور اس میں حضرت مسیح کو بشارت دی گئی ہے...... ایک لمبی عمر جو انسان کے لئے قانون قدرت میں داخل ہے اس کا وعدہ دیا۔''

لمبی عمر ایک لاکھ سال ملفوظات احمدیہ

(سراج منیر ص۲۱ حاشیہ) ''براہین احمدیہ کا وہ الہام یعنی یا عیسیٰ انی متوفیک ...... جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے اس وقت خوب معنی کھلے یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس وقت بطور تسلی ہوا تھا۔ جبکہ یہود ان کے مصلوب کرنے کی کوشش کرر ہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود و ہنود کوشش کرر ہے ہیں اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موت سے بچا لوں گا۔''

۴...... مرزا مسیح موعود نہیں، ایک تو اس کے لئے کہ (براہین احمدیہ ص۴۹۹، ۵۰۵، خزائن ج۱ ص۵۹۳، ۶۰۱) ''میں خود حضرت مسیح علیہ السلام کو دوبارہ آنا تسلیم کیا ہے۔ لہٰذا وہی مسیح موعود ہوئے۔ دوم مرزا کا اقرار ہے۔ (ازالہ اوہام ص۱۹۰ طبع اول، خزائن ج۳ص۱۹۲)

۵...... حضرت عیسیٰ مسیح موعود علیہ السلام جب آئیں گے تو ان کے پاس ظاہری حکومت و سیاست بھی ہوگی۔ جیسے حوالہ نمبر۱ میں (براہین احمدیہ ص۴۹۹، ۵۰۵، خزائن ج۱ص۵۹۳، ۶۰۱) سے

ثابت کیا جا چکا ہے۔ بعد میں مرزا نے کہا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا اس طرح آنا جس طرح اہل اسلام مانتے ہیں۔ انگریزی پولیٹیکل غرض کے خلاف ہے۔ دیکھو

(کشف الغطاء ص ۲۵، خزائن ج ۱۴ ص ۲۱۰)

۶...... اہل اسلام کے نزدیک انبیاء کرام کی تعظیم وتکریم ضروری ہے۔ موحن نبی کو کافر جانتے ہیں۔ پہلے مرزا بھی خود کو انبیاء کا چاکر اور خاک در انبیاء خیال کرتا تھا۔

جن میں انبیاء کرام خصوصاً حضور ﷺ فداہ ابی وامی پر مرزا کے ناجائز بہتانات ثابت کئے گئے ہیں۔

۷...... شروع شروع میں مرزا دوسرے اہل اسلام کو صحیح مسلمان ہی سمجھتا تھا اور ان کو کافر نہیں کہتا تھا۔ اس بات کی تفصیل دونوں پہلوؤں سے کتاب ہذا...... میں دیکھو۔

۸...... شروع شروع میں مرزا نے صاف لکھا تھا کہ میرے عقائد وہی ہیں جو دوسرے اہل سنت والجماعت کے ہیں۔ میں ان کا مخالف نہیں۔ دیکھو......

(آسمانی فیصلہ ص ۴، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳) ''ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں اور میں مدعی نبوت کا نہیں۔ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

۹...... پہلے مرزا مدعی نبوت کو کافر خیال کرتا تھا۔ ملاحظہ ہو (آسمانی فیصلہ ص ۴، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳) بعد میں مدعی نبوت بن گیا۔ اس کے لئے دیکھو (براہین احمدیہ ص ۵۳ حاشیہ، خزائن ج ۲۱ ص ۶۸، اعجاز احمدی ص ۷، حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴، انجام آتھم ص ۵۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً، حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳، دافع البلاء ص ۱۳، ضمیمہ نمبر ۳ حقیقت النبوۃ ص ۲، ۲۷۲، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴ حاشیہ) وغیرہ وغیرہ۔

قتل مرتد

(تحفۃ الندوہ، مولفہ احمد قادیانی ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۱) ''اسلام کی سلطنت میں نبوت دینے میں یہ کافی نہیں کہ ایسا شخص جو مدعی نبوت تھا۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور نہ اس کا جنازہ پڑھا گیا۔ بلکہ کافی ثبوت کیلئے یہ ثابت کرنا بھی ہوگا کہ وہ قتل کیا گیا کیونکہ وہ مرتد تھا۔

خاتم النبیین لا نبی بعدی
قادیانی تحریک
اسلام کے خلاف ایک سازش
حضرت مولانا قاری حضرت گل بنوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان خلفائے راشدین، سلاطین اسلام، مجاہدین ملت، شمع رسالت کے پروانوں کے نام جنہوں نے خاتم الانبیاء سید الانام محمد ﷺ کے بعد اپنے مختلف ادوار میں مدعیان نبوت، غداران ملت، باغیان اسلام اور مرتدین کے ایمان ربا فتنہ کو بسیف اسلام ختم کیا۔

مقدمہ

''الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ''

دستور یہ چلا آرہا ہے کہ جب بھی کبھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا تو یکا یک اپنا اصلی چہرہ دکھانے کی بجائے خوشنما اور دلفریب راہ اختیار کر کے سادہ لوح عوام الناس کو ضلالت وگمراہی میں مبتلا کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ اگر آغاز ہی میں اصلی روپ ظاہر کر دیا جائے تو کوئی بھی انسان اس کے فریب میں نہ آسکے۔ بغض صحابہ کی وباء سے متاثر کرنے کی غرض سے حب اہل بیت کا نعرہ بلند کیا گیا اور سنت رسولؐ سے منحرف کرنے کے لئے اہل قرآن کا علم کھڑا کیا گیا۔ اسی طرح مرزائیت کا فتنہ جب برپا کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تو اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتداء میں آریوں اور عیسائیوں سے مناظرے کئے۔ تاکہ مسلمانوں کو باور کرایا جاسکے کہ مرزا قادیانی اسلام کے جانثار سپاہی اور مخلص ورکر ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کی تہ میں برٹش (برطانیہ) کی غلامی کارفرما تھی۔

براوران ملت، واسلامیان پاکستان، یہ حقیقت کبریٰ جزوایمان بنالیں کہ عظمت اسلام اور سطوت خداداد پاکستان کا تحفظ دوام اور بقاء استحکام لاریب، وحدت، مرکزیت اور اتحاد جمعیت پر ہی مبنی اور موقوف ہے۔ پس جو فرقہ اس ملی بنیان مرصوص کے خلاف شگاف انداز قدم اٹھائے گا۔ یقیناً وہ غدار ملک وملت اور باغی اسلام ہے۔ خواہ مغربی امپیریل ازم یعنی برطانوی سامراج کی معنوی اولاد اور خود کاشتہ نبوت ہی کیوں نہ ہو۔ بقول نباض مشرقؒ نقاش پاکستان:

ہے زندہ فقط وحدت افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ انگریز ملعون نے اسلام مقدس سے صلیبی جنگوں کا انتقام لینے کے لئے علاوہ دیگر اسلام کش حربوں کے اپنی مخصوص اغراض ومصالح کی بناء پر سرزمین پنجاب سے نبوت باطلہ کو بھی کھڑا کیا۔ تاکہ اس انشقاق وتفریق سے ملت اسلامیہ کی اساس وبنیاد، نظم واتحاد پاش پاش ہوکر رہ جائے۔ بقول ترجمانی حقیقت:

تفریق ملل حکمت افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملت آدم

تاریخ اسلام کی ارتداد سوز روشنی میں یقین کامل تھا کہ قیام پاکستان کے بعد برطانیہ کا یہ مبعوث کردہ قادیانی فتنہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن کس قدر دل خراش ہے یہ حقیقت...... کہ آج جب مسلمانان پاکستان ملکی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں اور ان کی تمام تر توجہات کا مرکز دفاع پاکستان کی جانب منعطف ہے۔ قادیانی امت نہایت شاطرانہ طریق پر اپنی مخصوص تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہے اور امت محمدیہ کو نبوت حقہ سے منحرف بنا کر نبوت باطلہ کی طرف دعوت دے رہی ہے۔ دراصل قادیانی مرتد غلط فہمی اور فریب نفس میں مبتلا ہیں۔ چونکہ ہماری چشم پوشی یا خاموشی محض نزاکت حالات کے ماتحت تھی، ورنہ قادیانی امت کی اس طائفہ بندی، خلافت سازی اور منصوبہ بازی کے پردہ میں جو تخریب وطن، اسلام کش اور باغیانہ کاروائیاں ہیں۔ ہم ان سے ناواقف نہیں ہیں۔

حضرات! یہ کوئی افسانہ سرائی نہیں، بلکہ آئینہ حقیقت ہے کہ قادیانی تحریک سو فیصد پر خطر سیاسی تحریک ہے۔ اجرائے نبوت، وفات مسیح، صداقت مرزا وغیرہ پر اہل اسلام سے چھیڑ چھاڑ اور مناظر ہبازی محض ایک ڈھونگ اور قادیانی امت کی دجالیت ہے۔ مقصود دراصل دجاجلہ سابقہ کی طرح لباس مذہب میں سیاسی تفوق اور ریاست سازی کی ہوس جوش زن ہے۔ یہ الحاد آمیز مسائل محض اس لئے گھڑے گئے تاکہ اہل اسلام حصول مقصد تک ان دجل نما مسائل میں الجھے رہیں۔ بقول شخصے۔

دل چاہتا ہے چھیڑ کے ہوں ان سے ہم کلام
کچھ تو لگے گی دیر سوال و جواب میں

ارباب حکومت بگوش ہوش سن لیں کہ قادیانی امت کے ان باغیانہ عزائم کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے قلوب میں غیر معمولی تشویش واضطراب ہے لہٰذا حکومت اسلامیہ پاکستان کا ملی

فرض ہے کہ وہ اس ارتدادی فتنہ کے قیامت بننے سے پیشتر ہی اس کا سد باب کرے۔ ورنہ چشم پوشی کی صورت میں اس کے اثرات ونتائج ملک وملت کے لئے یقیناً خطرناک ثابت ہوں گے۔
آہ! کس قدر تعجب انگیز اور صداقت سوز ہے یہ المناک حادثہ کہ آج سلطنت اسلامیہ میں باغیان ختم نبوت اور غداران ملک وملت بڑے بڑے جلیل اور ممتاز کلیدی عہدہ جات پر نہ صرف براجمان ہیں۔ بلکہ سرکاری اثر ورعب کی آڑ میں نبوت باطلہ کی نشر واشاعت اور تبلیغ ارتداد بھی ساتھ کر رہے ہیں۔ افسوس......
''زاغوں کے تصرف میں ہیں عقابوں کا نشیمن'' حالانکہ ملت بیضا کی تاریخ مقدس اس امر پر شاہد ہے کہ کسی مملکت اسلامیہ میں کوئی مدعی کذاب اپنی نبوت کا ذبہ کو فروغ نہیں دے سکا۔ مگر آج......

ایں رسم و راہ تازہ حرمانے عہد الست
عنقا بہ روزگا کسے نامہ برنہ بود

خداوندان حکومت یہ امر واقع ہے کہ قادیانی امت کی...... روز روشن میں ایمان ربا اور اسلام کش تخریبی سرگرمیاں اور آقائے دوجہاں ﷺ کی نبوت صادقہ کے مقابلہ میں نبوت باطلہ کی شورش ویورش دیکھ کر ملت اسلامیہ کا پیمانہ صبر اور ساغر ضبط ایک مواج سمندر کی طرح چھلک رہا ہے اور ملت نہایت بے تابی سے اپنی اسلامی حکومت کی طرف دیکھ رہی ہے۔ چونکہ مسلمان خاتم الانبیاء کی نبوت اور رسالت کی توہین وتنقیص بسر مو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ مسلمان کا یہ ایمان ہے:

جب تک نہ کٹ مروں میں شہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

لیکن آئین وقانون کی لچک اور نرم روی ملاحظہ ہو کہ ملت اسلامیہ جب محض ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر جذبہ عقیدت کے ماتحت قادیانی مرتدین کے جارحانہ اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ یا ان باغیان نبوت کی ریشہ دوانیوں کی روک تھام کے لئے کوئی مدافعانہ قدم اٹھاتی ہے۔ تو عذرات لنگ کی آڑ لے کر ملت پر ستم آفرین اور سنگین سختیاں روا رکھی جاتی ہیں اور نبوت باطلہ جو دراصل فتنہ وفساد اور غدر وبغاوت کا منبع وسرچشمہ ہے۔ اس کی صحیفہ آسمانی کی طرح پاسبانی وحفاظت کی جاتی ہے۔ اس کو کہتے ہیں خون انصاف:

میری نگاہ شوق پر اس درجہ سختیاں
ان کی نگاہ شوخ پر کچھ بھی سزا نہیں

پس سابقہ سلاطین اسلام کی طرح تحفظ ختم نبوت اور بقائے پاکستان کے لئے قادیانی فتنے کا بھی کلی استیصال کرنا اور مرکزی کابینہ اور حکومت کی مشینری سے ان غداران ازل کا اخراج از بس لازمی اور ضروری ہے اور اپنی غفلت شعار حکومت کو ہمارا یہی آخری مخلصانہ مشورہ ہے۔ ورنہ بصورت چشم پوشی:

نئے گل کھلیں گے تیری انجمن میں
اگر رنگ یاران محفل یہی ہے

اے اراکین حکومت! آپ نور فراست اور چشم بصیرت سے تاریخ اسلامیہ کا مطالعہ فرمائیں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا قادیانی دجال تک جس قدر بھی مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر جھوٹی نبوت اور رسالت مسیحیت و مہدویت وغیرہ مدعیان کذاب و دجال، ضال ومضل فتان ومفسد اور زندیق ومرتد پیدا ہوئے ہیں۔ ان سے مسلمانان عالم کو کس قدر ملکی وملی نقصان پہنچا ہے۔ دور نہ جایئے فتنہ بہایت کو ہی دیکھ لیجئے۔ جس نے آج سے قریباً ایک صدی قبل سرزمین ایران میں دعویٰ رسالت ومسیحیت اور مہدیت کی آڑ میں خوف ناک طریق پر ایک فتنہ عظیم برپا کیا تھا۔ جس کا بالآخر ایران کی اسلامی حکومت نے بزور شمشیر قلع قمع کیا اور باقی ماندہ اس فرقہ کے افراد بشکل روپوشی غیر ممالک میں بھاگ گئے۔ دراصل اختتام نبوت حقہ کے بعد اس قسم کے تمام نبوت خیز اور تقدس آمیز تحریکوں کا مقصد حیات اپنا سیاسی تفوق وعروج اور عالم اسلام کی قومی وملی شان وشوکت کا تنزل وخروج ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ بروقت ان تحریکات باطلہ کا انسداد نہ کیا جائے تو بعد میں بغاوت نما اور قیامت نما نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ مفکر اسلام علامہ اقبالؒ تاریخ اسلام کا ایک ورق پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کہ جب ہم اس زمانے کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم کو یہ کم وبیش ایک سیاسی بے چینی کا زمانہ نظر آتا ہے۔ آٹھویں صدی کے نصف آخیر میں اس سیاسی انقلاب کے باوجود جس نے سلطنت امیہ (۷۴۹) کو الٹ دیا تھا اور بھی واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ جیسے زنادقہ ایرانی ملحدین کی بغاوت وغیرہ خراسان کا نقاب پوش پیغمبران لوگوں نے عوام کی زود اعتقادی سے فائدہ اٹھا کر اپنے سیاسی منصوبوں کو مذہبی تصورات کے بھیس میں پیش کیا۔'' (فلسفہ عجم ص ۱۳۷)

اور اب جس طرح قادیانی امت کر رہی ہے۔ پھر کس قدر مقام عبرت ہے کہ ہمارے اراکین حکومت کی قادیانی تحریک سے غیر مدبرانہ چشم پوشی دیکھ کر امت مرزائیہ اور اس کے زرخرید

ضمیر فروش ایجنٹ عوام کو فریب دینے کے لئے منافقانہ نقاب میں طول طویل اتحاد نما مضامین مکالات لکھ رہے ہیں کہ صاحب از روئے سیاست اس دور جمہوریت میں فراخ دلی اتحاد اور رواداری کی ضرورت ہے لہٰذا فرقہ احمدیہ بھی اعضائے ملت کا اخیر ایک مخصوص عضو ہے۔

مراد یہ ہے کہ تبلیغ ارتداد کی مدافعت نہ کرو اور نبوت باطلہ پر ایمان لے آؤ۔ حالانکہ رواداری اسلام کا صحیح مفہوم صرف یہ ہے کہ حدود شرعیہ معینہ کے اندر غیر مسلموں اور ذمی کافروں کے ساتھ رواداری رکھو اور ان کے جائز حقوق کی حفاظت ونگہداشت کرو۔ لیکن مرتدین اور مدعیان نبوت باطلہ کے متعلق قانون اسلام میں مطلقاً کوئی رواداری اور رعایت نہیں ہے اور نہ ہی مسیلمہ کذاب سے لے کر بہاء اللہ ایرانی تک تاریخ اسلام میں ایسی خانہ ساز رواداری کی کوئی نظیر ملتی ہے۔ میں قادیانی امت یا منافقین ملت یا مرتدین سے نہیں۔ بلکہ مدبرین حکومت اور مخلصین مملکت سے ایک تلخ نوا، لیکن مبنی بر حقیقت سوال کرتا ہوں کہ کیا عدل وانصاف اور رواداری اسی چیز کا نام ہے کہ بغیر اثبات جرم اور قومی خدمت گاروں اور شمع آزادی وحریت کے پروانوں کو نہایت ظالمانہ طریقہ پر قید وبند میں محبوس رکھا جائے اور تقریر، تحریر کی آزادی چھین لی جائے اور غداران ملک وملت اور باغیان ختم نبوت کو آزاد چھوڑا جائے۔ افسوس!

برادران اسلام! اگر اس فتنہ کو ابھی سے نہ روکا گیا۔ جیسا کہ حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: ''کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک نے مسلمانوں کے ملی استحکام کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور آئندہ پہنچائے گی۔ اگر اس کا استیصال نہ کیا گیا۔'' (ملفوظات اقبال ص ۲۹۷)

تو کچھ بعید نہیں کہ آئندہ حکومت ان کے ہاتھ میں ہو۔ اس لئے ابھی سے ہم سب مسلمانوں کو اس فتنہ کے خلاف متحد ہو جانا چاہئے تاکہ ان کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر ہونے سے روکا جائے اور ان کے گرو نے مقدسین اسلام کی شان میں جو گستاخیاں کی ہیں۔ ان کا مزہ چکھائیں۔ ملاحظہ ہوں ان کے گرو کی گستاخیاں جو کہ پیغمبروں تک کو نہیں چھوڑا۔

توہین انبیاء علیہم السلام

۱...... ''خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن...... پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ وہ نہیں مانتے۔''

(چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

نوٹ...... مفہوم عبارت بالکل واضح ہے کہ میری نبوت سے ہزاروں نبی ہو سکتے ہیں اور میری نبوت کا منکر شیطان ہے۔اب ملت اسلامیہ مع ارباب حکومت جواب دیں کہ آپ مرزا قادیانی کی نبوت باطلہ کے مصدق ہیں یا مکذب،بصورت مکذب کون ہو؟

۲...... ''میری وحی مثل قرآن ہے۔جو وحی ونبوت کا جام ہر نبی کو ملا۔وہ جام مجھے بھی ملا ہے۔بخدا میں اپنی وحی کو مثل قرآن منزہ اور کلام مجید سمجھتا ہوں۔اگرچہ لاکھوں انبیاء ہوئے ہیں۔لیکن میں عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں۔جو یقین عیسیٰ کو انجیل پر،موسیٰ کو تورات پر،آنحضرت کو قرآن پر تھا۔وہی یقین مجھے اپنی وحی پر ہے۔جو کوئی اس کو جھوٹ کہے۔وہ لعین ہے۔''

(نزول المسیح ص ۹۹،خزائن ج ۱۸ص ۴۷۷ ترجمہ)

سچا خدا

۳...... ''سچا خدا وہی خدا ہے۔جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱،خزائن ج ۱۸ص ۲۳۱)

ہمارا دعویٰ

۴...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''

(اخبار بدر ج ۷ نمبر ۹ ص ۲،۵ر مارچ ۱۹۰۸ء قادیان،ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

تخت گاہ رسول

۵...... ''خدا تعالیٰ...... قادیان کو طاعون کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔'' (دافع البلاء ص ۱۰،خزائن ج ۱۸ص ۲۳۰)

نوٹ...... اب دیکھو کہ ان مندرجہ بالا حوالہ جات خمسہ میں کس طرح مرزا قادیانی نے توہین انبیاء وحی شیطان کو مثل قرآن،دعویٰ نبوت اور رسالت پر دجل آمیز تحدی،سرزمین الحاد خیز قادیان کو تخت گاہ رسول قرار دیا۔پھر خدا کے سچا ہونے کا معیار بھی کیا خوب پیش کیا ہے۔شرم وحیاء قصہ پارینہ بنے ہیں۔اشرار وباطل نے عجیب جال بنے ہیں۔اب آپ کو اسی کذاب،دجال کی ایک عبارت پیش کر رہا ہوں۔جس میں انہوں نے جد انبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین کی ہے،ملاحظہ ہو:

''خدا نے میرا نام ابراہیم رکھا ہے۔جیسا کہ فرمایا ہے''سلام علی ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغم،واتخذو من مقام ابراھیم مصلی ''یعنی سلام ہے

ابراہیم پر یعنی اس عاجز پر، ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو۔ تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ۔ یعنی کامل پیروی کرو۔ تا کہ نجات پاؤ۔"

یہ قرآن مجید کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا۔ تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس طرز پر بجالاؤ[1] اور ہر ایک امر میں اس کے نمونے پر اپنے تئیں بناؤ...... یہ آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا۔ (آخر زمانہ میں کسی ایسے جعلی ابراہیم پیدا ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ کذاب دجال قادیان کا یہ سراسر افترا علی القرآن ہے) اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا۔ جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۱، خزائن ج ۱۷ ص ۶۹، ۶۸)

نوٹ...... یاد رہے کہ یہ چند آیات جو قرآن شریف کے مختلف مقامات پر واقع ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان حنیف میں نازل ہوئی ہیں۔ مگر قادیانی محرف کی گستاخانہ جسارت دیکھئے جو یہودیانہ سنت کے ماتحت لفظی اور معنوی تحریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان آیات کا نزول مجھ پر ہوا ہے اور میں ابراہیم ہوں۔ افسوس کہ تمام عمر تو نمرودان برطانیہ کی مدح سرائی، اطاعت شعاری، کاسہ لیسی اور کفش برداری میں تمام ہوئی اور اس پر تحدی یہ ہے کہ میں ابراہیم ہوں۔ اب وہی فرقہ نجات پائے گا۔ جو میرا پیرو ہوگا۔

بادۂ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا
پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

نباض فطرت و ترجمان حقیقت علامہ اقبالؒ نے لاریب اسی قسم کے صداقت پوش و ایمان فروش خناس کی ترجمانی کرتے ہوئے بطور حکایت یہ فرمایا تھا:

پسر را گفت پیرے خرقہ بازے
ترا ایں نکتہ باید حرز جاں کرد
بہ نمرودان ایں دور آشنا باش
زفیض شان براہیمی تواں کرد

---

[1] یعنی اس خانہ ساز قادیانی ابراہیم کے عقائد باطلہ اختیار کرلو اور مرتد ہو جاؤ۔ نعوذ باللہ! (گل)

یعنی مردودان خداوندی اور غداران ازلی اگر فرعونان وقت اور نمرودان دور حاضرہ کے ساتھ راہ ورسم اور خصوصی تعلقات قائم رکھیں اور ان کے تابع فرمان اور مطیع حکم ہو جائیں۔ تو ان کو بیشک ایسا شراب نما اور نار افزا مقام ابراہیمی حاصل ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ دشمن حریت ابلیسی تسلط و اقتدار یعنی فرنگی کی لادینی سیاست اور نمرودی حکومت میں آسمان لندن[1] سے قادیانی غدار کو حاصل ہوا ہے۔ پناہ خدا!

حضرات! یہ ہے وہ دین و مذہب اور مقدس دھرم جس کا قادیانی امت آج سرزمین پاکستان اور بیرونی ممالک میں پرچار کر رہی ہے کہ قادیانی خانہ ساز ابراہیم پر ایمان لاؤ اور اس میں تخلصی ونجات ہے اور یہی مکتی کا دیوتا ہے۔

سید المتقین امام الانبیاء الاولین والآخرین ﷺ کی توہین

ہے جن کو محمدؐ کی مساوات کا دعویٰ
مشواہ جہنم کی وعید ان کو سنادو

برادران اسلام! اب آپ کے سامنے گستاخ ازلی مرزا قادیانی اور اس کی بے ادب مرتد امت کے عقائد باطلہ کا وہ دل خراش و جگر پاش باب پیش کیا جاتا ہے جو کہ سید الکونین محبوب رب المشرقین، قائد المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین و تنقیص اور گستاخیوں سے بھرا ہوا ہے۔

ترجمان حقیقت علامہ اقبالؒ کی شہادت

شان نبوت میں قادیانی امت کی گستاخیوں کے متعلق حقیقت نما شہادتؔ حضرت علامہ کا تحریری بیان فرمایا کہ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت، بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ ''درخت جڑ سے نہیں پھل۔ سے پہچانا جاتا ہے۔''

(حرف اقبال ص ۱۳۲)

---

[1] ملاحظہ فرمادیں قادیانی کذاب کی کتاب ''ازالہ اوہام'' وغیرہ جس میں اس نے اپنے آپ کو برطانیہ کا سچا شکر گزار خود ثابت کیا ہے۔

مندرجہ بالا بیان میں قادیانی امت کے متعلق، عاشق رسولؐ علامہ اقبالؒ نے جو کچھ فرمایا ہے۔ بالکل حقیقت اورمبنی برصداقت ہے۔ حضرات! اب ذیل میں صرف چند حوالہ جات ملاحظہ فرماویں۔

منصب محمدیت پرغاصبانہ حملہ...... میں محمد رسول اللہ ہوں

۱...... ’’حق یہ ہے کہ خداتعالیٰ کی وہ پاک وحی جومیرے پرنازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اورمرسل اورنبی کے موجود ہیں...... چنانچہ میری نسبت یہ وحی اللہ ہے ’’محمد رسول اللّٰہ ‘‘ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷، ۲۰۶)

۲...... ’’میں محمد مجتبیٰ ہوں۔‘‘ (تریاق القلوب ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۳۴)

’’اوراحمد مختار ہوں۔‘‘ (نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

نوٹ...... آپ نے دیکھا کہ قادیانی فتان کس جرأت وجسارت اور بے باکی سے اعلان بغاوت کررہا ہے کہ محمد رسول اللہ، محمد مجتبیٰ اوراحمد مختار میں ہوں۔ نعوذ باللہ منہا۔ حالانکہ یہ محمد رسول اللہ کی آیت صرف حضرت محمد عربی ﷺ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ (الفتح:۲۹)

یہ تو تھا مرزا قادیانی کا باغیانہ دعویٰ کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ اب ذیل میں قادیانی امت کا ایمان ملاحظہ فرماویں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ قادیانی امت حضور علیہ السلام کو قطعاً محمد رسول اللہ نہیں مانتی۔ بلکہ مرزا قادیانی کو مانتی ہے۔

مدح حضرت مسیح موعود...... محمد مصطفیٰ تو ہے

۱......

مسیح مجتبیٰ تو ہے محمد مصطفیٰ تو ہے
بیاں ہو شان تیری کیا حبیب کبریا تو ہے
کلیم اللہ بننے کا شرف حاصل ہوا تجھ کو
خدا بولے نہ کیوں تجھ سے کہ محبوب خدا تو ہے
اندھیرا چھا رہا تھا سب اجالا کردیا جس نے
وہی بدر الدجیٰ تو ہے وہی شمس الضحیٰ تو ہے

(گلدستہ عرفان ص۱ مطبوعہ قادیان دسمبر ۱۹۳۴ء، مؤلفہ مرزا بشیر احمد، پسر مرزا قادیانی)

خود محمد رسول اللہ ہی ہیں

۲...... ''ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر نبیؐ کے بعد مرزا قادیانی بھی ایسے نبی ہیں کہ ان کا ماننا ضروری ہے تو پھر مرزا قادیانی کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا[1] پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا پھر ضرورت پیش آتی۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۸، ۱۵۷ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

کلمہ طیبہ میں قادیانی محمد

۳...... ''مسیح موعود (مرزا) کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول (مرزا) کی زیادتی ہوگئی ہے لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ''لا الـــہ الا اللہ محـــمد رسول اللہ'' کا کلمہ باطل نہیں ہوتا۔ بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۸، مؤلفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی)

نوٹ...... آپ نے دیکھا کہ کن غیر مبہم اور الم نشرح الفاظ میں قادیانی امت کا صاف صاف اقرار و اعتراف اور دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ہی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے جدید کلمہ کے لئے الفاظ جدید کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اگر مرزا جی خود محمد رسول اللہ نہ ہوتے تو پھر کلمہ کے لئے الفاظ جدید کا سوال پیدا ہوسکتا تھا۔ پس قادیانی امت کے عقائد باطلہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو اس کے تصور و خیال اور ذہن میں محمد یہ سے مراد یقیناً قادیانی محمد یعنی مرزا آنجہانی ہی ہوتا ہے اور لیکن جب امت محمدیہ کلمہ طیبہ پڑھتی ہے۔ تو اس کے تصور ایمان اور یقین وجدانی میں لاریب اسم محمد سے مراد صرف اور صرف بلاشرکت غیرے خاتم الانبیاء حضرت محمد عربی ﷺ کی ذات مقدسہ مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے کہ کلمہ طیبہ میں اسم محمد سے مراد صرف محمد عربی ہی کی ذات مخصوص مراد ہے اور آیت محمد رسول اللہ میں خداوند عالم کی بھی یہی مراد ہے۔ پس قادیانی کذاب اور اس کی مرتد امت کا یہ دعویٰ سراسر لچر اور باطل ہے۔ اور:

---

[1] اللہ تعالیٰ کا ایسا کوئی وعدہ نہیں۔ ابن کذاب کا اللہ تعالیٰ پر یہ سراسر افتراء ہے۔ (گل)

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانہ حق وباطل نہ کر قبول

واضح ہو کہ قانون خداوندی اور آئین نبوی کے ماتحت جمیع اہل اسلام کا بالاتفاق یہی عقیدہ اور ایمان ہے کہ جس طرح خداوند قدوس عزاسمہ، وجل مجدہ، اپنی الوہیت اور ربوبیت اور معبودیت میں وحدہ لاشریک ہے۔ اسی طرح محمد مکی و مدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی نبوت اور رسالت ومحمدیت میں تا قیامت وحدہٗ لاشریک ہیں۔ پس جس طرح شرک فی التوحید نا قابل معافی جرم ہے۔ اسی طرح شرکت فی النبوت بھی نا قابل معافی جرم ہے۔ کما قال رسول اللہ ﷺ:

"یاایھاالناس ان ربکم واحد ونبیکم واحد لانبی بعدی" (کنزالعمال) ﴿اے میری امت کے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے۔ اسی طرح تمہارا نبی ﷺ بھی ایک ہی ہے۔ میرے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوگا۔﴾ لیکن قادیانی عقیدہ ملاحظہ ہو۔

وہ آفتاب چمکتا تھا جو مدینے میں
ہے جلوہ ریز وہ اب قادیان کے سینے میں

(اخبار فاروق قادیان ج۲۵ نمبر۱۵، ۲۱ر اپریل ۱۹۴۰ء)

خدا نے اسے محمد رسول اللہ فرمایا ہے

۵...... "ہمارا عقیدہ ہے کہ دوبارہ حضرت محمد رسول اللہ ہی آئے ہیں۔ اگر محمد رسول اللہ پہلے نبی تھے۔ تو اس بعثت میں بھی نبی ہیں۔ اگر محمد رسول اللہ کے انکار سے پہلے انسان کافر ہو جاتا تھا۔ تو اب بھی آپ کے انکار سے انسان ضرور بالضرور کافر ہو جائے گا۔ ہم (احمدیوں) نے مرزا کو بحیثیت مرزا نہیں مانا۔ بلکہ اس لئے کہ خدا نے اسے محمد رسول اللہ فرمایا ہے۔ ہم پر اللہ کا بڑا فضل ہے کیونکہ ہم اگر ساری جائدادیں سارے اموال اور جانیں قربان کر دیتے تو بھی صحابہ کرام میں شامل نہ ہو سکتے۔ یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ غوث، قطب، ولی جتنے بزرگ امت محمدیہ میں گزرے ہیں۔ ان کا ایمان صحابی کے ایمان کے برابر نہیں ہو سکتا اور اس مرتبہ کو نہیں پا سکتے جو صحابہ عظامؓ[1] نے پایا۔ کیونکہ انہوں نے محمد رسول اللہ کا چہرہ دیکھا۔ مگر اللہ نے ہمیں محمد رسول اللہ کا چہرہ

---

[1] فی الواقع مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے، خداوند تعالیٰ اہل اسلام کو اس مقدس مبارک عقیدہ پر قائم وثابت قدم رکھے اور دور حاضرہ کے بناسپتی پیغمبروں اور الحاد پسند صحابیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!

مبارک دکھا کر اس کی صحبت سے مستفاد کر کے صحابہ کرام کے گروہ میں شامل کر دیا۔"
(تقریر مفتی اعظم قادیانی جماعت مولوی سرور شاہ مندرجہ الفضل ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۴ء ص ۷)

اصول احمدیت

۶...... "خدائے تعالیٰ اپنی پاک وحی میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو محمد رسول اللہ کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا آنا بعینہ محمد رسول اللہ کا دوبارہ آنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو عین محمد ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور یہی وہ بات ہے جو احمدیت کی اصل اصول کہی جا سکتی ہے۔"
(الفضل ۱۷ر اگست ۱۹۱۵ء ص ۷)

مرزا قادیانی کا انکار کفر ہے

۷...... "اگر نبی کا انکار کفر ہے۔ تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نبی کریم ﷺ کا منکر بھی کافر نہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں آپ کا انکار کفر ہو۔ مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آنحضرت ﷺ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ کا انکار کفر نہ ہو۔"
(کلمۃ الفصل ص ۸۳)

قادیان میں محمد

۸...... "قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا ہے۔"
(کلمۃ الفصل ص ۱۰۴)

سید الانبیاء سے ہر شخص بڑھ سکتا ہے

۹...... ابن کذاب مرزا محمود کا باغیانہ اعلان...... "اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ کیا محمد ﷺ سے بھی کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ تو میں کہا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام کا دروازہ بھی بند نہیں کیا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد ﷺ سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے۔"
(خطبہ مرزا محمود مندرجہ الفضل ۱۶ر جون ۱۹۲۳ء ص ۸)

ایک کو بڑھانے میں کوئی خوبی نہیں

۱۰...... "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا[1] ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔

---

[1] دیکھو اس باغی رسالت مرزا محمود کے قول باطل میں فی البداہیت استمرار موجود ہے۔ یعنی شروع ہی سے میرا یہی شیطانی عقیدہ ہے اور میں یہ برملا کہتا رہتا ہوں۔

حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ اگر روحانی ترقی کی تمام راہیں ہم پر بند ہیں تو اسلام کا کچھ بھی فائدہ نہیں اور پھر اس میں کوئی خوبی نہیں کہ ایک کو بڑھا دیا جائے اور دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔" (بیان مرزا محمود مندرجہ الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء ص ۵)

نوٹ..... عبارت اردو میں ہے اور مفہوم بالکل واضح ہے۔

مرزا محمود کا یہ تحدیانہ دعویٰ قابل غور ہے کہ یہ بالکل صحیح بات ہے یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ سید محمد کی خاتم الانبیاء سے بڑھ سکتا ہے اور یہ کوئی خوبی نہیں کہ ایک کو بڑھا دیا جائے اور دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ اس کذاب ابن کذاب اور بدباطن و روسیاہ کی ایک سے مراد فی الحقیقت سراج الانبیاء سید العارفین، سید ولد آدم، قائد المرسلین محمد عربی ﷺ ہی ہیں۔ جس کی مدح وثناء کا خود خالق اکبر مداح وثناء خوان ہے۔ مثلاً دیکھو سورۃ البقر تفسیر شرح شفا جلد اول۔ سورۃ حجرات۔ سورۃ بقرہ۔ سورۃ زخرف۔ سورۃ حجر۔ جس سے شان محمدیت کا مقام ارفع ثابت ہوتا ہے۔ سچ ہے:

شہ لولاک کے قدموں کو چوما اس بلندی نے
نہیں ہے عقل کل کو بھی مجال پرزنی جس جا

الغرض قرآن اور حدیث مقدس کی روشنی میں تمام امت محمدیہ کا یہی عقیدہ وایمان ہے کہ

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں، نہ دکان آئینہ ساز میں

الغرض قادیانی گستاخ و مردود کا یہ جملہ کہ دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے، سے مراد مرزا آنجہانی خانہ ساز محمد قادیانی مراد ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کا اپنا بھی یہی دعویٰ تھا۔ جیسا کہ سابقہ پیش کردہ عبارات سے ثابت ہو چکا ہے۔ اب قادیانی خناس کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بدزبانی ملاحظہ فرماویں۔ جس میں اس خناس بدقماش زمانہ نے یہودیانہ سنت کو ادا کیا ہے۔

توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت مسیح بدزبان تھے

۱..... "حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ انہوں نے زبان کی ایسی تلوار چلائی کہ کسی نبی کے کلام میں ایسے سخت اور آزاردہ الفاظ نہیں۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۵، خزائن ج ۳ ص ۱۱۰)

۲...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں۔'' (چشمہ مسیحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرابی تھے

۳...... ''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح ص ۶۵ خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۴...... ''میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔''

(ریویو جلد اول نمبر ۳ ص ۱۲۴، مارچ ۱۹۰۲ء قادیان)

مسیح علیہ السلام کا خاندان

۵...... ''یسوع کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں

۶...... ''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

خدا کو ایسے قصے مانع تھے

۷...... ''مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔'' (دافع البلاء ص......، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

پہلے مسیح سے بڑھ کر

۸...... ''آج تم میں ایک ہے، جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے...... عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن

مریم کو خدا بنایا...... اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔" (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

یاد رہے کہ عیسیٰ ابن مریم، مسیح، یسوع ایک ہی فرد کے نام ہیں۔ جیسے کہ مرزا قادیانی کو خود بھی اعتراف ہے۔ ملاحظہ ہو "مسیح ابن مریم کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

(توضیح مرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

اس کا ذکر ہی چھوڑ دو

۹......

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

"یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح بن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔" (دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

نوٹ...... فحاش زمانہ مرزا قادیانی نے جس یہودیانہ سیرت و کردار کا ثبوت دیتے ہوئے نبی اللہ "وجیھا فی الدنیا والاخرۃ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دل خراش اور سوقیانہ حملے کئے ہیں۔ ان کا مندرجہ بالا عبارات میں قدرے نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ کس ابلیسانہ جسارت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ سخت زبان، بدلسان و دشنام طراز شراب نوش، فریبی، بے کار، زنازادہ، دروغ گو اور عیاش و بدچلن قرار دیا ہے...... صد حیف!

یاد رہے کہ یہ فحش مغلظات اور سراپا توہین آمیز عبارتیں ایسی ہیں کہ جن کی کوئی دجل و فریب سے باطل تاویل و توجیہہ بھی نہیں ہو سکتی۔ چونکہ ان میں قادیانی کذاب نے خود اپنا مذہب و عقیدہ بیان کیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں اور نیز یہ کہ اس وجہ سے خدا نے مسیح کا نام حصور نہیں رکھا۔ کیونکہ خدا کو ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ یعنی بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح عند اللہ بھی نعوذ باللہ ایسے ہی تھے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔

حالانکہ خداوند قدوس نے قرآن مقدس میں جا بجا حضرت مسیح علیہ السلام کی تقدیس اور تطہیر اور علو شان کو بیان فرمایا ہے اور آپ کے بے شمار معجزات کا تذکرہ فرمایا ہے کہ جن کے اندر نامسعود اور قادیانی مردود کے جملہ لچر اور انسانیت سوز اعتراضات و الزامات کا کافی و شافی اور مسکت جواب موجود ہے۔ باقی رہا نام حصور تو کیا نعوذ باللہ وہ تمام انبیاء علیہم السلام بھی بقول شما ایسے ہی تھے کہ جن کا نام خدا نے حصور نہیں رکھا۔ شرم، شرم، شرم۔

اصل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ توہین و تنقیص کا تمام دجالی ڈرامہ محض اس لئے تیار کیا گیا تاکہ میری خانہ ساز دکان مسیحیت چمک اٹھے۔

خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ حفاظت قرآن کے متعلق اگر وعدہ خداوندی نہ ہوتا۔ تو قادیانی محرف و مرتد، کلام پاک سے حضرت مسیح علیہ السلام کا نام تک بھی نکال دینے کی ناپاک کوشش کرتا۔ یہاں تک تو کہہ دیا کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ غور فرمادیں۔ اب جبکہ خداوند کریم اور رسول ﷺ حضرت مسیح کا نہ صرف ذکر ہی کرتے ہیں۔ بلکہ مسیح علیہ السلام کے محاسن و اوصاف طیبہ میں بیان فرماتے ہیں تو اہل ایمان ان کا ذکر کیوں چھوڑ دیں۔ ایسی بغاوت و حکم عدولی تو مرتدین و شیاطین ہی کا کام ہے۔ مرزا قادیانی نے ابلیس لعین کی تقلید و اتباع میں اسی لئے تو کہا کہ ''انا خیر منه'' یعنی میں اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہوں: نعم ماقال!

گفت شیطان من ز آدم بہترم

تا قیامت گشت ملعون لاجرم

افسوس کہ آج ہر فاسق و فاجر اور غدار ملت کی معصیت آلود زندگی کے لئے قانون تحفظ ہے۔ مگر مقدسین و مطہرین کی حیات معصومہ کے تحفظ کے لئے کوئی آئین و قانون نہیں ہے۔

خدا غیرت ایمانی عطا کرے

اب ذرا قادیانی مسیح کی اخلاقی حالت ملاحظہ فرمادیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ دوسروں کو برا کہنے والا خود کتنا پارسا ہے۔

قادیانی مسیح کی اخلاقی حالت

اوروں پہ معترض تھے لیکن جو آنکھ کھولی

اپنے ہی دل کو ہم نے گنج عیوب پایا

حضرات! مرزا قادیانی نے تہذیب وشرافت اور ضابطہ اخلاق سے باہر ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات وصفات کے متعلق جو گوہر فشانی کی ہے۔ سطور بالا میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہ درحقیقت یہودیت کی وکالت کرتے ہوئے کلمۃ اللہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ پر حقیر وذلیل اور رکیک حملے کئے ہیں۔ چونکہ قادیانی تحریک باطنی طور پر دراصل بقول واقف فتن ترجمان حقیقت علامہ اقبالؒ ''یہودیت کا ہی بہروپ ہے۔'' (دیکھو حرف اقبال ص۱۲۲) مگر ہم مرزا قادیانی کے متعلق مخالفین کے اقوال و بیانات پیش نہیں کریں گے۔ بلکہ مسیح کذاب کی اپنی خود نوشت تہذیب کا نمونہ پیش کریں گے:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

لہٰذا ذیل میں قادیانی مسیحیت ونبوت کا بطور آئینہ اخلاق ملاحظہ ہو۔

میں کیڑا ہوں نہ آدمی

۱...... ''جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۵۹، خزائن ج۲۲ ص۴۹۳)

بشر کی جائے نفرت

۲......

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت[1] اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۱۲۷)

میں نامرد ہوں

۳...... ''ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ (یعنی انتشار) بکلی جاتا رہتا ہے[1]۔ جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد[2] ہوں۔'' (مکتوبات احمدیہ ج۵ نمبر۲ ص۱۴ و۲۱)

۱؎ کھڑے ہو کر ہی کر لیتے کہ آپ کے برطانوی آقاؤں کا یہی طریقہ ہے۔
۲؎ کیا نبی نامرد ہوتا ہے۔ مگر کذاب ہر میدان میں ہی...... نامرد ثابت ہوتا ہے۔

۴...... ''مرزا قادیانی کو احتلام بھی ہوتا تھا۔'' (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۵۷، روایت نمبر ۸۴۳)

۵...... ''حالانکہ احتلام منافی نبوت ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۴۳، روایت نمبر ۱۵۰، خصائص کبریٰ ج اوّل ص ۷۰)

غیر محرم عورتوں سے اختلاط ...... قادیانی امت کا فتویٰ

۶...... ''چونکہ حضرت قادیانی نبی ہیں۔ اس لئے ان کو (موسم سرما کی اندھیری راتوں میں) غیر محرم عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبوانا اوران سے اختلاط ومس کرنا منع نہیں ہے۔ بلکہ کار ثواب اور موجب رحمت وبرکات ہے۔'' (الفضل ۲۰ر مارچ ۱۹۲۸ء ص ۶ قادیان، دیکھو سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر ۸۰۷ ص ۲۲۲، الحکم ۱۷ر اپریل ۱۹۰۷ء)

قادیانی نبوت وخلافت اور امت ایک مقام پر
(رقص وعریانی اور تھیٹر)

۷...... ''مرزا قادیانی آپ کی امت رات کو تھیٹر دیکھا کرتے تھے۔ خلیفہ محمود اور چودھری سر ظفر اللہ پیرس جا کر بالکل ننگی عورتوں کا ناچ دیکھتے رہے۔ مرزا قادیانی کا فتویٰ ہے تھیٹر وغیرہ ہم نے خود دیکھا ہے اور اس سے معلومات حاصل ہوتے ہیں۔''

(ذکر حبیب ص ۱۸، الفضل قادیان ج ۲۱ نمبر ۹۰ ص ۵، ۲۸ر جنوری ۱۹۳۴ء)

شراب نوشی

۸...... ''مرزا قادیانی کا اپنے خاص صحابی مسمی یار محمد کے ہاتھ اپنے لئے لاہور سے شراب منگوانا اور مرزا جی کی شراب نوشی کے متعلق عدالت میں مرزا محمود کا اعتراف......''

(دیکھو خطوط امام بنام غلام ص ۵ اور مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ یعنی مقدمہ مستاری)

زنا کی سزا

۹...... ''قادیانی شریعت میں زنا کاری کی سنگین سزا صرف دس جوتے ہیں اور وہ بھی زانیہ ہی اپنے زانی[1] کو مارے۔'' (قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ص ۷۹۹ فصل پندرھویں)

---

[1] چہ خوش یہ زنا کی سزا ہے یا کفش محبوب کی دلفریب حرکات، شریعت قادیان کی حقیقت معلوم شد!

قادیانی پیغمبر کا فتویٰ

۱۰...... ''عدالتی مقدمات و بیانات میں اپنے فائدہ اور رہائی کے لئے جھوٹ بولنا جائز[1] ہے۔''

(ذکر حبیب ص ۲۴۷ مرتبہ مفتی محمد صادق قادیان)

نوٹ...... واضح رہے کہ یہ پیش کردہ دو حوالہ جات ہم نے صرف قادیانی امت کی مصدقہ کتب و تحریرات سے ہی پیش کئے۔ اگر ضرورت پیش آئی تو پھر ہم مرزا قادیانی اور مرزا محمود دوسرے بڑے قادیانیوں کی اخلاقی حالت، پرائیویٹ زندگی اور چال چلن کے متعلق ان کے سابقہ مریدین و معتقدین وغیرہ کے مبنی بر حقائق بیانات بھی منظر عام پر لائیں گے۔ (انشاء اللہ)

قادیانی مسیح کی تہذیب و شرافت

ذیل میں ہم قادیانی مسیح کی قدرے تہذیب و شرافت کا مختصر نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ذرا اس الہامی کلام اور گفتار شیریں کو ملاحظہ فرماویں اور داد دیں۔

بدکار عورتوں کی اولاد

۱...... ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کی ہے۔ مگر کنجریوں اور بدکار عورتوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نوٹ...... لفظ بغایا بغاء بغیاء کے معنی مرزا قادیانی نے اپنی کتب (انجام آتھم ص ۲۸۲، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۲، نور الحق حصہ اول ص ۱۲۳، خزائن ج ۸ ص ۱۶۳، فریاد درد ص ۷۸، خزائن ج ۱۳ ص ۴۵۱، خطبہ الہامیہ ص ۱۷، خزائن ج ۱۶ ص ۴۹) میں نسل بدکاران، زناکار، خراب عورتوں کی نسل، زن بدکار، زنان بازاری کے ہی کئے ہیں یاد رہے۔

میرا مخالف

۲...... ''جو شخص میرا مخالف ہے، وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔'' (نزول المسیح ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۲، تذکرہ ص ۲۳۶ طبع سوم، تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۱، خزائن ج ۱۷ ص......)

---

[1] حالانکہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

جنگلوں کے خنزیر

۳...... ''بلاشک ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اوران کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔'' (نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۵۳)

حرام زادہ کی نشانیاں

۴...... ''جو شخص ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے۔'' (انوارالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱)

رحم پر مہر

۵...... ''خدا نے مولوی سعداللہ لدھیانوی کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی کہ اب موت کے دن تک تیرے گھر اولاد نہ ہوگی۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳، خزائن ج۲۲ ص۴۴۴)

نوٹ...... ''جس طرح تمہاری ماں کے رحم پر مہر لگی تھی۔''

(دیکھو اپنی کتاب تریاق القلوب ص۱۵۶، خزائن ج۱۵ ص۴۷۹)

شرم تم کو مگر نہیں آتی

حضرات! یہ ہے قادیانی نبوت وخلافت کی تہذیب وشرافت، تقدس و پارسائی، خوش کلامی وشیریں بیانی اوراخلاقی حالت کا مختصر مرقع۔ بقول حضرت علامہؒ اقبال ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔'' آپ اسی سے اندازہ لگائیں کہ قادیانی فحاشی بدزبانی وبدلسانی اور بدتہذیبی میں نہ صرف سباب اعظم اور مجدد سب وشتم ہی تھا۔ بلکہ

۶...... ''فن فحاشی کا زبردست ماہر وموجد بھی تھا۔ سچ ہے:

اے قادیاں اے قادیاں اے دشمن اسلامیاں
اے فتنہ آخر زماں
پیسہ تیرا ایمان ہے، گالی تیری پہچان ہے
جنس نفاق وکفر سے چمکی تیری دکان ہے

(از حضرت مولانا ظفر علی خانؒ)

ملت اسلامیہ سے ایک اہم سوال

اے کہ نشناسی خفی راازجلی ہشیار باش
اے گرفتار ابوبکرؓ علیؓ ہشیار باش

(اقبالؒ)

بردران ملت! ان مختصر اوراق میں قادیانی امت کے عقائد باطلہ کا مختصر نقشہ آپ نے یقیناً ملاحظہ کرلیا ہوگا۔ ہر چند مندرجہ بالا صفحات میں اس ''حزب مرتدہ'' کے زندیقانہ خیالات اور ملحدانہ نظریات کی صرف ایک جھلک ہی پیش کی گئی ہے۔ ورنہ اس امت کذاب نے اصول دین، انبیاء صادقین، کلام رب العلمین، صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ، جمہور اہل اسلام اور شعار اللہ یعنی مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور دیگر مقامات مقدسہ کی جو توہین وتنقیص اور تضحیک وتذلیل کی ہے۔ احاطہ تحریر اور بیان گفت وشنید سے باہر ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا امت محمدیہ اور مرزائیہ میں اختلاف کی نعوذ باللہ وہی نوعیت ہے جو فرق اسلامیہ یعنی سنی، شیعہ، حنفی، وہابی، دیوبندی، بریلوی وغیرہ میں اختلاف کی نوعیت ہے؟ کیا قادیانی امت اور ملت اسلامیہ کے مابین انتخاب خلافت خلیفہ بلافصل تفضیل علیؓ یا تقلید، عدم تقلید اور فقہی فروعات وجزئیات یا بعض رسومات کی لفظی نزاع کے مسائل کا کوئی اختلاف ہے۔ نہیں ہرگز نہیں اور ہرگز نہیں۔

بلکہ ملت اسلامیہ اور ملت مرزائیہ کے درمیان...... حق وباطل، صدق وکذب، اسلام وارتداد، ایمان وزندقہ، توحید وشرک، نبوت حقہ ونبوت باطلہ کا اصولی وبنیادی اختلاف ہے جو اہل اسلام اور اہل ارتداد کے مابین بعد المشرکین اور سد سکندری کی مانند حائل۔ چنانچہ یہ وہ حقیقت کبریٰ ہے کہ جس کو خود ملت ارتداد کے بانی مرزا قادیانی اور اس کی تمام مرتد امت نے تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

بکلی ترک

۱...... بیان مرزا قادیانی ''تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلی ترک کرنا پڑے گا۔'' (اربعین نمبر۳ ص۲۸ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۱۷)

کل مسلمان کافر

۲...... بیان مرزا محمود ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص۳۵)

نماز جائز نہیں

۳...... ''غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ باہر سے لوگ بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے، اتنی دفعہ میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز

نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں۔" (انوار خلافت ص ۸۹، مصنف ابن کذاب مرزا بشیر الدین محمود)

نماز جنازہ مت پڑھو

۴...... "غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ مت پڑھو۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔" (انوار خلافت ص ۹۳)

مقام حج اور اصل غرض

۵...... "ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا۔ آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے۔ مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی۔ وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز[1] سمجھتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام (حج) کے لئے مقرر کیا ہے۔" (برکات خافت ص ۵، از مرزا محمود)

ایک احمدی اور دس ہزار مسلمان

۶...... "ایک احمدی لڑکی کا مرتد (یعنی مسلمان) ہو جانا دس ہزار غیر احمدی لڑکیوں کے احمدی ہونے سے برا ہے۔" (بیان مرزا محمود الفضل ۱۹/ اپریل ۱۹۴۹ء)

ہر بات میں اختلاف

۷...... "حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ان مسلمانوں کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور ہے اور ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور ہمارا حج اور ہے اور ان کا اور، اور اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔" (بیان مرزا محمود الفضل ۲۱/ اگست ۱۹۱۷ء)

ہر رسول کا منکر کافر ہے

۸...... "حضرت مسیح موعود نے اس معروف اسلامی اصول کے ماتحت کہ ہر رسول کا منکر کافر ہوتا ہے۔ اپنے منکروں کو کافر قرار دیا ہے۔ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ جس شخص پر میرے دعویٰ کے متعلق اتمام حجت نہیں ہوا۔ ایسے شخص کو بھی ہم کافر قرار دیں گے۔"

(کتاب مسئلہ جنازہ کی حقیقت ص ۲۲۰، مؤلفہ بشیر احمد بن کذاب)

---

[1] اللہ تعالیٰ شاہ فیصل کو ہدایت دیں کہ وہ اپنے پیشرو کے مطابق قادیانیوں کا داخلہ حرمین شریفین میں بند کر دیں۔ کیونکہ قادیانی حج کے لئے نہیں۔ بلکہ جاسوسی کے لئے جاتے ہیں۔

نبوت مرزا کا منکر پکا کافر ہے

۹...... ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا۔ یا محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا۔ وہ پکا کافر ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰، مؤلفہ ابن کذاب قادیانی)

حضرات! اہل اسلام کے متعلق مرزا قادیانی اور اس کے خانہ ساز امت کے خیالات و نظریات اور فتاویٰ آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ یہ صرف چند حوالہ جات بطور نمونہ از خرمن باطل پیش کئے گئے ہیں۔ آپ انہیں سمجھ لیں کہ امت محمدیہ اور امت مرزائیہ میں کیا اختلاف ہے اور اس بعد المشرقین اختلاف کی اصل نوعیت کیا ہے۔

قادیانی امت کے انہی عقائد باطلہ کی وجہ سے حکومت مصر کے شہرہ آفاق دنیائے عرب کے واجب الاحترام شیخ الاسلام مفتی اعظم السید محمد حسنین مخلوف زادمجدہم نے فراست خداداد کے ماتحت فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ قادیانی امت[1] لاریب کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور نیز یہ کہ مبلغ مرزائیت سر ظفر اللہ خان قادیانی کا مملکت اسلامیہ کے عہدہ وزارت پر متمکن رہنا ملک و ملت کے لئے سخت ترین مضر اور نقصان دہ ہے۔

دیکھو دنیائے عرب اور پاکستان کے اسلامی اخبارات۔ دیگر عرض ہے کہ سیدی حضرت مفتی مصر زادشرفہم کے فتویٰ ہی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ بلا اختلاف تمام دنیائے اسلام اور ممالک اسلامیہ، قادیانی امت کو کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے بکلی خارج سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے قول وفعل سے ثابت ہے اور یہ حقیقت ثابتہ ہے کہ جس کو خود مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا وہ بیان مصدقہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تمام ممالک اسلامیہ کا اجتماعی فیصلہ

۱۰...... ''چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ (برطانیہ) کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں کہ جن سے بغاوت کی بو آتی ہے...... اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ میری اس تعلیم کو...... خوب یاد رکھیں۔ جو قریباً ۲۶ سال سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے

---

[1] افسوس کہ آج بھی پاکستان میں بڑے بڑے عہدوں پر قادیانی ہیں۔

ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں[1]۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔

ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مصلحت نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا ہے تا کہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ...... ہو کر ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ اور مدینہ ہی میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں[2] بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔ تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ عبداللطیف جو ریاست کابل کے ایک نامور رئیس تھے...... وہ جب میری جماعت میں داخل ہوئے تو محض اسی قصور سے کہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہو گئے تھے۔

امیر حبیب اللہ خان نے نہایت بے رحمی سے ان کو سنگسار کرا دیا۔ پس کیا تمہیں کچھ توقع ہے کہ تمہیں اسلامی سلاطین کے ماتحت کوئی خوشحالی میسر آئے گی۔ بلکہ تم تمام اسلامی علماء کے فتوؤں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو...... سو یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا۔ جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے...... یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ۔ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے۔

اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے[3] گی۔ یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں۔ تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو۔ یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو اور ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے۔ مگر تم نہیں ہو۔ تمام

---

[1] ایک طرف یہ کہ انگریز دجال ہیں اور دوسری طرف یہ کہ ان کی مکمل اطاعت کی جائے۔ کیا ظل دجال اسی کا نام ہے؟ (گل)

[2] لاریب ممالک اسلامیہ خصوصاً مرکز اسلام میں مدعیان نبوت باطلہ نہیں رہ سکتے۔

[3] الحمدللہ کہ برطانوی سامراج کی لعنت تو ختم ہوئی۔ مگر اس کا خودکاشتہ پودا ابھی باقی ہے۔ جو عنقریب نابود ہوگا۔ انشاءاللہ!

پنجاب اور ہندوستان کے فتویٰ بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو......سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں۔ جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔

سو انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک برکت ہے......اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں۔ ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔ کیونکہ وہ تمہیں واجب القتل نہیں سمجھتے......ظاہر ہے کہ انگریز کس انصاف اور عدل کے ساتھ ہم سے پیش آتے ہیں اور یاد رکھو کہ اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے۔ میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں۔ جس دین کی تعلیم عمدہ ہے......ایسے دین کو جہاد کی کیا ضرورت ہے؟''

(بیان مرزا قادیانی ۷؍مئی ۱۹۰۷ء تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۱۲۲، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۸۲ تا ۵۸۴)

مسلمان مدت سے

۱۱...... ''اگر گورنمنٹ برطانیہ کی اس ملک ہند میں سلطنت نہ ہوتی۔ تو مسلمان مدت سے مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر کے معدوم کر دیتے۔'' (ایام الصلح ص ۲۶، خزائن ج ۱۴ ص ۲۵۵، حمامۃ البشریٰ ص ۴۱، خزائن ج ۷ ص ۲۳۱، نور الحق حصہ اول ص ۴، خزائن ج ۸ ص ۶)

نوٹ...... مرزا قادیانی کا مندرجہ بالا مصدقہ بیان کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے اس بیان میں جہاں اپنی خانہ ساز مرتد امت کو اطاعت برطانیہ اور تنسیخ جہاد کی بشارت و تلقین کی ہے۔ وہاں امت مرزائیہ اور قادیانی تحریک سے متعلق تمام ممالک اسلامیہ اور عالم اسلام کے ارتداد سوز نظریہ کو بھی پیش کیا ہے۔

چنانچہ قادیانی کذاب نے بالکل غیر مبہم اور واشگاف الفاظ میں اس حقیقت باطن شکن کو تسلیم کیا ہے کہ بلا اختلاف بالاتفاق اور بالاجماع جملہ مسلمانان عالم مرزائیوں کو مرتد اور واجب القتل سمجھتے ہیں اور نیز یہ کہ قادیانی امت اپنے اس واضح ارتداد کی وجہ سے کسی بھی اسلامی حکومت کے زیر سایہ اور پناہ میں نہیں رہ سکتی۔ جیسا کہ بیان مذکور میں بر سبیل اظہار حقیقت مرزا قادیانی نے اپنی امت کو خطاب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ اور مدینہ میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں یعنی مسلمانوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے......ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو۔ جو تمہیں اپنی پناہ میں

لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے...... تمام پنجاب وہندوستان بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو۔‘‘
(مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۵۸۳،۵۸۴)

پس یہ ہے قادیانی مرتدین کے متعلق تمام اسلامی دنیا کی رائے اب اس کے بعد کسی مرزائی نواز، مفاد پرست، فریب خوردہ، کورچشم، ناعاقبت اندیش شخص کا محض اپنے دنیوی اغراض و مفادات اور ناپائدار اقتدار کے پیش نظر یہ کہنا کہ قادیانی امت کے خلاف موجودہ ہنگامہ آرائی اور شورش صرف مخصوص جماعت یا چند افراد وملت کی برپا کردہ ہے۔ سراسر خلاف حقیقت ہے۔ جس کی ملت اسلامیہ کے سامنے کوئی قدر و قیمت اور وقعت نہیں ہے۔ چونکہ قادیانی تحریک سرکوبی و بیخ کنی پر تمام ملت اسلامیہ کا کلی اتفاق و اجماع ہو چکا ہے اور مسلمانان پاکستان کا موجودہ ایام میں یہی پرزور متفقہ مطالبہ ہے۔ پس اب اس فتنہ العالمین کے استیصال سے محض موہوم خطرات کے پیش نظر مسامحت وچشم پوشی اور تساہل وسہل انگاری کرنا ایک لحہ کے لئے بھی جرم عظیم ہے:

رفتم کہ خار از پاکشم محمل نہاں شداز نظر
یک لحہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

برادران اسلام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح مرزا قادیانی اور اس کی امت نے ہمیں کافر، جہنمی، جنگلوں کے خنزیر، ہماری عورتوں کو کتیوں سے بدتر کہا ہے اور کس طرح اس امت مرتد نے توہین انبیاء علیہم السلام اور خاص کر رسول اللہ عربی ﷺ کی توہین کی ہے۔ حالانکہ یہ ایک سیاسی تحریک ہے۔ جو کہ مذہب کی آڑ لے کر مسلمانوں کی وحدت ملی کو نقصان پہنچانے میں دن رات مصروف ہے۔ جیسا کہ مرزا بشیر الدین محمود نے ۱۱؍دسمبر ۱۹۵۱ء سالانہ کانفرنس (ربوہ) میں کہا تھا کہ ’’وہ وقت آنے والا ہے کہ جب یہ لوگ (مسلمان) مجرموں کی حیثیت میں ہمارے سامنے پیش ہوں گے۔‘‘ اور (الفضل ۱۶؍جنوری ۱۹۵۲ء) کو مرزا بشیر الدین نے دوسرا اعلان کیا تھا کہ:
’’۱۹۵۲ء کو گزرنے نہ دیجئے۔ جب تک احمدیت کا رعب دشمن اس حد تک محسوس نہ کرلے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاسکتی اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔‘‘ کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود پاکستان میں مرزائیوں کا سیاسی اقتدار چاہتے ہیں لہٰذا ان کا یہ کہنا ایک دھوکہ ہے کہ احمدیت سیاسی نظریہ نہیں۔ کیا جو لوگ محض اپنے مذہب کی اشاعت ہی کرنا چاہیں، اور سیاسی اقتدار کے خواہاں نہ ہوں۔ وہ اس قسم کی باتیں کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔
اب جبکہ آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ مرزائی مسلمانوں کو ختم کرنے اور ان سے اقتدار

چھین لینے کے درپے ہیں۔تو آپ حضرات کا فرض ہے کہ آپ اس تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور ان کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیں۔انشاء اللہ تعالیٰ! اللہ اور رسول عربی ﷺ ہمارے ساتھ ہیں۔

تبلیغی نشریات اور مالی مشکلات ...... ایک مخلصانہ اپیل

برادران ملت! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کوئی کام دینی ہو یا دنیوی، بغیر باہمی معاونت اور ظاہری وسائل واسباب کے نہیں چل سکتا۔حتیٰ کہ ایک مقام پر مجسمہ توکل نبوت صادقہ کو بھی بطور قومی خطاب یہ کہنا پڑا:

''من انصاری الی اللہ'' پھر مجھ ایسا انسان جو فی الحقیقت علمی اور عملی اور ظاہری اور باطنی خامیوں کا ایک مجسمہ ہے۔اس وادی پرخار میں کیا حقیقت رکھتا ہے۔لاریب مجھے اپنی تمام تر کمزوری وبے بضاعتی کا کلی اقرار واعتراف ہے۔

برادران محترم! میرا پختہ ارادہ تھا کہ میں کتاب ہذا میں ملت اسلامیہ کے سامنے باغیان نبوت، دشمنان رسالت، غداران ملک وملت، مردودان ازلی، جواسیس برطانیہ یعنی مرتدین قادیان کی ملکی وملی نمایاں غداریوں کا ایک مکمل وجامع مرقع پیش کروں اور قادیانی تحریک کے متعلق حیرت انگیز اور عبرت آموز حقائق اور جدید انکشافات منظر عام پر لاؤں۔مگر افسوس کہ انقلاب ایام کی بدولت مالی مشکلات کی وجہ سے میں اس باب میں بالکل مجبور وبے بس ہو کر رہ گیا۔

اگر بزرگان دین، مخلصین ملت اور تبلیغ اسلام کا جذبہ رکھنے والے حضرات اس مرحلہ میں میرے ساتھ مالی تعاون کریں تو یقیناً تبلیغ کا کام جاری رکھ سکوں گا۔علاوہ ازیں تعاون خصوصی کی ایک یہ بھی نتیجہ خیز صورت ہے کہ اس طبع شدہ کتابچہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ تعاون واشاعت ہم خرما وہم ثواب۔

قادیانی امت کے نفاق آمیز، زہر آلود، ارتداد نما اور ایمان ربا لٹریچر کے اثرات بد کو زائل کرنے کے لئے اس کتاب کی بکثرت اشاعت ہونی چاہئے۔اس باب میں احباب ملت سے میری مخلصانہ اپیل ہے۔خصوصاً اہل استطاعت حضرات اس کتاب کو خرید کر عوام، مسلمان اور قادیانی امت میں مفت تقسیم فرمادیں۔

چونکہ موجودہ پرخطر ایام میں قادیانی تحریک کی تردید ومدافعت کے لئے ایسے اسلامی لٹریچر کی نشر واشاعت یقیناً ایک تبلیغی جہاد ہے۔خداوند عالم جذبہ تبلیغ کی توفیق عطا کرے۔آمین!

قاری حضرت گل عفی عنہ، خطیب جامع مسجد حق نواز خان بنوں شہر

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
تحفہ نعمانی
لفرقۃ القادیانی
حضرت مولانا عبدالرحمٰن فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

چونکہ مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم بانی دار العلوم دیو بند کے پیرو کار اور خدام ہی آج سے ہی نہیں، بلکہ جب سے مرزائیت کا پودا پیدا ہوا اسی وقت سے مرزائیت کی بیخ کنی اور قلع قمع کے لئے سرگرم عمل رہے، اور میدان مقابلہ میں مردانہ وار اترے، اور خوب مقابلہ کیا، اور کیوں نہ ہو جب کہ مرزائیت شجرۂ خبیثہ برطانیہ کی ہی ایک شاخ ہے۔ تو لامحالہ جو شیر نیستاں شاہنشاہیت برطانیہ کے مقابلہ میں میدان جہاد میں ہمیشہ برسرپیکار رہے۔ انہوں نے ہی سگان برطانیہ سے بھی مقابلہ کرنا تھا لہٰذا مرزائی لوگوں کو امام جماعت اہل السنت والجماعت قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسمؒ بانی دار العلوم دیو بند کے ساتھ ایک خاص قسم کی عداوت و دشمنی پیدا ہو گئی اور حضرت مولانا مرحوم کی بلند پایہ تصنیف تحذیر الناس جس میں ختم نبوت کو پورے دلائل قاطعہ سے ثابت کیا گیا تھا۔ اس کی بعض عبارتوں کی قطع و برید کر کے اس بات کے ثابت کرنے کی ناکام سعی کی کہ حضرت مولانا قاسمؒ کی عبارت سے نبوت کا اجراء ثابت ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

یہ ایک بہتان عظیم حضرت کی عبارت پر لگایا۔ جیسا کہ اس فرقۂ ضالہ کا وطیرہ ہے کہ حدیث نبوی و اقوال بزرگان دین کو قطع و برید کر کے اپنا خبیث مطلب ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اب چونکہ تحریک ختم نبوت زوروں پر ہے تو انہوں نے اس عبارت کو اچھالنا شروع کیا۔

خصوصاً فضائے لائل پور میں تو خوب ہی اچھالا۔ بنا بریں عبارت کا صحیح مطلب آسان عبارت میں مولانا محمد منظور صاحب نعمانیؒ کی تصانیف میں متفرق موجود تھا۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس کو یکجا کر کے شائع کیا جائے تا کہ عوام اس فرقۂ ضالہ خبیثہ کے مغالطہ سے بچیں اور اس کا نام بھی مولانا ہی کی طرف منسوب کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمد اللہ رب العٰلمین
والصلوٰۃ علی نبیہ خاتم النّبیین امابعد!

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ ''لا یفقّہ الرجل کل الفقہ حتیٰ یجعل للقران وجوھا'' ﴿آدمی اس وقت تک کامل فقیہ نہیں جب تک کہ قرآن پاک کے لئے متعدد توجیہات نہ نکالے۔﴾ ونیز ''فی الاتقان ان المراد ان یری اللفظ الواحد یحتمل معانی متعددۃ فیحملہ علیھا اذاکانت متضادۃ ولاّ یقتصربہ علی معنی واحد'' ﴿ایک لفظ کو متعدد معانی کا متحمل دیکھے اور پھر وہ سب معانی اس سے مراد لے اور کسی ایک ہی معنی پر حصر نہ کرے بشرطیکہ وہ معانی آپس میں متضاد نہ ہوں۔﴾

اس کے بعد میں مناسب سمجھتا ہوں کہ رفع خلجان کے لئے ان تینوں فقروں کا صحیح مطلب بھی عرض کردوں۔ جن کو توڑ جوڑ کر مخالفین نے ایک کفریہ مضمون بنایا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضرورت ہے کہ پہلے اختصار کے ساتھ لفظ خاتم النّبیین کی تفسیر کے متعلق مولانا نانوتویؒ کا مسلک واضح کردیا جائے۔

بطور تمہید میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ رسول خدا ﷺ کے لئے نفس الامر میں دو قسم کی خاتمیت ثابت ہے۔ ایک زمانی جس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ دوسری خاتمیت ذاتی جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وصف نبوت کے ساتھ بالذات موصوف ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام بالعرض جس طرح کہ آفتاب روشنی کے ساتھ باذن خدا بلا کسی دوسرے واسطے کے موصوف ہے اور دوسرے ستارے اس کے واسطے سے روشن ہیں۔ ایسے ہی حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو براہ راست نبوت عطاء فرمائی اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو حضور سراپا نور کے واسطے سے اور ایسی خاتمیت کا نام ہماری اصطلاح میں خاتمیت ذاتیہ ہے۔ بہرحال مولانا نوتویؒ کی تحقیق یہ ہے کہ قرآن عزیز میں جو آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین فرمایا گیا ہے۔ اس سے آپ کے لئے دونوں قسم کی خاتمیت ثابت ہوتی ہے۔ ذاتی بھی اور زمانی بھی اور عوام اس سے محض ایک قسم کی خاتمیت مراد لیتے ہیں۔ یعنی صرف زمانی۔

پس تفسیر خاتم النّبیین کے متعلق حضرت مولانا محمد قاسمؒ کے مسلک کا خلاصہ صرف اسی

قدر ہے جس کا حاصل بس یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم زمانی بھی ہیں اور خاتم ذاتی بھی اور یہ دونوں قسم کی خاتمیت آپ کے لئے قرآن کریم کے اسی لفظ خاتم النبیین سے نکلتی ہے۔

خاتمیت زمانی کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ سب سے اخیر زمانہ میں تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد مبعوث ہوئے اور اب آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی بھی مبعوث نہیں ہوگا اور خاتمیت ذاتی کے معنی یہ ہیں کہ نبوت و رسالت کے تمام کمالات و مراتب حضور بابرکات ﷺ پر ختم ہیں اور نبوت چونکہ کمالات علمیہ میں سے ہے۔ اس لئے خاتم النبیین کے یہ معنی ہوں گے کہ جو علم کسی بشر کے لئے ممکن ہے۔ وہ آپ پر ختم ہو گیا۔

تو حضور پر نور ﷺ دونوں اعتبار سے خاتم النبیین ہیں۔ زمانے کے اعتبار سے بھی آپ خاتم ہیں اور مراتب نبوت و کمالات رسالت کے اعتبار سے بھی آپ خاتم ہیں۔ حضور ﷺ کی خاتمیت فقط زمانی نہیں۔ بلکہ زمانی اور ذاتی دونوں قسم کی خاتمیت حضور ﷺ کو حاصل ہے۔ اس لئے کمال مدح جب ہی ہوگی کہ جب دونوں قسم کی خاتمیت آپ پر ثابت ہو۔ بس یہ ہے حاصل حضرت مولانا کی اس بلند پایہ تحقیق کا۔

اب مخالفین کی طرف سے تحذیر الناس کی تین عبارتوں پر جو اعتراض کئے گئے ہیں۔ ان کے جوابات نمبر وار سوال اور جواب کی شکل میں ناظرین کرام کی خدمت میں عرض کئے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ا...... تمہارے مولوی قاسم صاحب نانوتویؒ (تحذیر الناس ص ۳) پر لکھا ہے کہ حضور ﷺ کو خاتم بایں معنی لینا کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء علیہم السلام کے بعد ہے۔ یہ عوام کا خیال ہے تو عوام سے مراد ناسمجھ لوگ ہوئے۔ اس لئے اس عبارت کا صاف وصریح مطلب ہوا کہ خاتم النبیین کے معنی سمجھنا کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں۔ یہ ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھ دار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں۔

جواب...... تحذیر الناس بحولہ بالا ملاحظہ ہو:

بعد حمد و صلوٰۃ قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اوّل معنی خاتم النبیین معلوم ہونے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں

معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ پھر مقام مدح میں "ولکن رسول الله وخاتم النّبیین" فرمانا کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے۔ انتہی

مولانا مرحوم کی غرض حصر کو عوام کا خیال قرار دینا ہے۔ یعنی عوام کا یہ خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ فقط بایں معنی خاتم النّبیین ہیں کہ آپ سب سے آخری نبی ہیں اور انبیاء اور راسخین فی العلم معنی خاتم النّبیین کو خاتمیت زمانی میں ہی منحصر نہیں سمجھتے بلکہ دونوں قسم کی خاتمیت آپ ﷺ کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ جس سے آپ ﷺ کی فضیلت دوبالا ہوجاتی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو تحذیر الناس صفحہ ۳ مولانا تحریر فرماتے ہیں: "بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہوجاتی ہے۔ انتہی"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت مولانا خاتمیت زمانی کو بھی خاتمیت ذاتی ضمن میں ثابت فرماتے ہیں اور درحقیقت خاتمیت زمانی کی خاتمیت ذاتی کو قرار دے کر خاتمیت زمانی کو مدلل اور مستحکم کرنا چاہتے ہیں اور عوام سے انبیاء اور راسخین فی العلم دونوں گروہوں کے بغیر ایک تیسرے گروہ کو مراد لیتے ہیں۔

چنانچہ مکتوبات حصہ اول کے مکتوب نمبر ۲ ص ۴ پر اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

"جز انبیاء کرام علیهم السلام یا راسخان فی العلم همه عوام اند"

یعنی باب تفسیر میں سوائے انبیاء علیہم السلام اور راسخین فی العلم کے سب عوام ہیں۔

ان دونوں عبارتوں میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صرف خاتمیت مراد لینا آیت تفسیر میں عام علماء کی رائے ہے۔ نہ کہ نا سمجھوں کی اور خاتمیت ذاتی زمانی دونوں مراد لینا راسخین فی العلم کی رائے ہے۔ جس سے مقام مدح کے مناسب نبوی ﷺ دو چند ثابت ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۲...... مولوی محمد قاسم نانوتوی (تحذیر الناس ص ۱۴) پر لکھتے ہیں، اگر حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی کوئی نبی آجائے تو ختم نبوت میں کوئی خلل لازم نہیں آتا اور حضور ﷺ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

اس عبارت کا صاف وصریح مطلب یہ ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

بھی کوئی نبی مبعوث ہو جاتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ فرق نہ آتا۔ مسئلہ ختم نبوت کا صاف اور صریح انکار ہے۔

جواب...... (تحذیر الناس ص ۱۳) کی عبارت ملاحظہ ہو: ''عرض پرداز ہوں کہ اطلاق خاتم اس بات کو مقتضی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کا سلسلۂ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہوتا ہے۔ جیسے انبیاء گذشتہ کا وصف نبوت میں حسب تقریر مسطور اس لفظ سے آپ ﷺ کی طرف محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ (ﷺ) کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا اس میں انبیاء گذشتہ ہوں یا کوئی اور، اسی طرح اگر فرض کیجئے کہ آپ کے زمانہ میں بھی اس زمین میں یا کسی اور زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو۔ تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپؐ ہی کا محتاج ہوگا اور اس کا سلسلۂ نبوت بہر طور آپ ہی پر ختم ہوگا انتہیٰ۔''

سو اس عبارت میں ناظرین غور کریں۔ ان پر یہ بات صاف واضح ہو جائے گی کہ اس صفحہ کی عبارت میں خاتمیت زمانی کا ذکر ہی نہیں۔ بلکہ خاتمیت ذاتی کا ذکر ہے اور بیشک زمانۂ نبوی میں کسی نبی کے ہونے سے اس میں کوئی خلل نہیں آتا۔ کیونکہ یہاں خاتمیت زمانی کا تو کوئی ذکر ہی نہیں۔ بلکہ علت اور دلیل کا ذکر ہے۔ جس کو خاتمیت یا ذاتی کہیے سو مولانا نے اس آیت کی تفسیر کی ہے:

''واذاخذ اللّٰہ میثاق النّبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ'' ﴿یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تم کو کتاب ودانش عطا کروں گا پھر تمہارے پاس ایک عظیم الشان پیغمبر آئے گا۔ جو تمہارے پاس والے علوم کی تصدیق کرے گا۔ تو تم اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کے حامی ومددگار بنو گے۔﴾

تو اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ اگر حضور ﷺ کے زمانہ میں کوئی نبی آجائے تو وہ آپ ﷺ ہی کا حامی اور مددگار ہوگا۔ یہ آپ پر ایمان لانا اور آپ کی مدد کرنا جو نص قرآنی سے ثابت ہے۔ اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ نبی آپ کے زمانہ ہی میں آئیں۔ لیکن وہ آپ ﷺ کے محتاج اور تابع اور امتی ہو کر آئیں گے۔ اسی کی تائید حدیث ترمذی میں ہے:

''لوكان موسىٰ حيا ماوسعه الا اتباعى '' ﴿اگر آج موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ پھر بھی میری تابع داری کرتے۔﴾

اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے (بلا تشبیہ) کہ جیسے کہ ایک ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے ہوتے ہوئے دوسرا ڈپٹی کمشنر بعہدہ ڈپٹی کمشنری تو نہیں آ سکتا۔ لیکن اس عہدہ سے معزول ہو کر اس ضلع کا شہری باشندہ بن سکتا ہے۔ اس سے وہاں کے موجودہ مقررہ ڈپٹی کمشنر کے اختیارات وحکومت میں کوئی خلل نہیں آ سکتا۔ بلکہ اس کے اختیارات بدستور باقی رہیں گے۔ یوں ہی بلا تشبیہ سمجھئے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے۔ تو آپ ﷺ کے منصب خاتمیت اور شان نبوت میں کوئی خلل نہیں آ سکتا۔ کیونکہ وہ آپ ہی کا تابع ہوگا۔ یہ خلاصہ ہے مولانا کی عبارت کا۔

سوال نمبر۳...... مولوی محمد قاسم صاحبؒ (تحذیر الناس ص۳۴) پر لکھتے ہیں اگر بالفرض حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آ جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ یہ عبارت ببانگ دہل پکار کر ختم نبوت کا انکار کر رہی ہے اور مولوی محمد قاسم نے ختم نبوت کی عمارت کو اپنی اس عبارت سے بالکل مسمار کر دیا ہے۔

جواب...... اصلی عبارت (تحذیر الناس ص۳۴) ملاحظہ ہو:

''ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لی جائے۔ جیسے اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے۔ تو پھر سوا رسول اللہ ﷺ کے کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ ﷺ کی افضلیت ثابت نہیں ہوگی۔ افراد مقدرہ پر آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' انتہیٰ

تو اس کا جواب بھی یہی ہے کہ ایک تو حضرت مولانا صاحب نے خاتمیت ذاتی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ تحریر فرمایا کہ اگر حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آ جائے تو خاتمیت ذاتی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ یہاں بھی خاتمیت زمانی کا ذکر تک نہیں۔ جس کی تفسیر جواب نمبر۲ میں گزر چکی ہے۔ نیز مولانا نے لفظ ''اگر'' اور ''بالفرض'' فرما کر حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا محال قرار دیا

ہے۔ یہ لفظ بالفرض خوداس کے محال ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ بات محال ہے۔ کسی طرح ممکن نہیں۔ لیکن اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے اس محال کو بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی حضور ﷺ کی خاتمیت ذاتی اور آپ ﷺ کی افضلیت اور سعادت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

یہ ایسا ہے جیسے حضور ﷺ کا یہ فرمانا "لوکان بعدی نبیا لکان عمر" ﴿یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا﴾ تو ظاہر ہے کہ حضور کریم ﷺ کا مقصد یہ نہیں کہ آپ ﷺ کے بعد نبی کا آنا ممکن ہے۔ بلکہ یہ بتلانا مقصود ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ بفرض محال اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ اس ارشاد سے حضور ﷺ کی خاتمیت اور حضرت عمرؓ کی فضیلت ثابت کرنا مقصود ہے۔

یہ ایسا سمجھو جیسے کوئی کہے کہ اگر ایک چاند نہیں۔ بلکہ ہزار چاند ہوں تب بھی ان سب کا نور آفتاب ہی سے مستفاد ہوگا۔ تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حقیقتاً ہزاروں چاند ہیں۔ بلکہ مقصود آفتاب کی فضیلت ثابت کرنا ہے کہ آفتاب تمام انوار اور شعاعوں کا ایسا خاتم اور منتہیٰ ہے کہ اگر بالفرض ہزار چاند بھی ہوں تو ان کا نور بھی اسی آفتاب سے حاصل ہوگا۔ اس "بالفرض ہزار چاند" کا جملہ کہنے سے آفتاب کی فضیلت دوبالا ہو جائے گی کہ آفتاب فقط اس موجودہ قمر سے افضل نہیں۔ بلکہ اگر جنس قمر کے اور بھی ہزاروں افراد فرض کر لئے جائیں تب بھی آفتاب ان سب سے افضل اور بہتر ہوگا۔

اسی طرح مولانا کا مقصود یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی فضیلت اور برتری تمام افراد نبوت پر ثابت اور مستحکم ہے۔ خواہ وہ افراد ذہنی ہوں یا خارجی محقق ہوں یا مقدر ممکن ہوں یا محال فرضی ہوں یا فی نفس الامری اور یہ کہ حضور پرنور ﷺ سلسلۂ نبوت کے علی الاطلاق خاتم ہیں۔ زماناً بھی اور ذاتاً بھی۔ مولانا نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا شرعاً جائز ہے۔ بلکہ مولانا یہی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا وجود شرعاً تسلیم کرنا صریح کفر ہے۔ چنانچہ اس مضمون کے لئے مولانا کی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

ختم نبوت پر ایک نظر

جناب پروفیسر ایم۔ جے آغا خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لفظ نبی کی تشریح

نزول قرآن سے پہلے فلسطین کے شہر یروشلم میں ہیکل سلیمانی میں یہودیوں کے مندرجہ ذیل خاص منصب دار ہوتے تھے۔

ا......کاہن: وہ شخص جو ماضی کی خفیہ باتوں کے متعلق بتاتا یا کائنات میں رونما ہونے والے واقعات کی خبریں دیتا اور معرفت اسرار کا مدعی ہوتا تھا۔ نیز پجاریوں کی طرح جانوروں کو قربان گاہ میں پیش کرتا تھا۔

ب...... لیکن عربوں کے ہاں کاہن اسے کہتے تھے جو...... کنکریاں پھینک کر غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔

۲......عرّاف: وہ شخص جو مستقبل کی خبریں دیتا تھا۔

۳...... نبی: وہ شخص جو ہیکل سلیمانی میں بیٹھ کر پیش گوئیاں کیا کرتا یا غیب کی باتوں سے لوگوں کو باخبر کرتا تھا۔ چنانچہ تورات میں نبی کا یہی تصور دیا گیا ہے۔ جو نباء مادہ سے ہے۔

ب...... نباء کے معنی ہیں خبر دینا اور نبی کے معنی ہیں امور غیب کی خبر دینے والا۔ (پیشین گو) یا خدا کے متعلق خبر دینے والا۔

ج...... لیکن اگر اس لفظ کو دوسرے مادہ نبو سے لیا جائے۔ جو نباء سے مشتق ہے۔ تو اس کے معنی بلند ہونا اور نبی کے معنی ہیں۔ بلند مقام پر کھڑا ہونے والا۔

قرآن کریم نے نبوت کا یہی تصور پیش کیا ہے کہ نبی ایک ایسے بلند مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ جہاں سے اسے محسوس اور غیر محسوس دنیا کا مشاہدہ کرا دیا جاتا ہے۔ یعنی وہ ایک طرف تو بذریعہ وحی کائنات کے بنیادی حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے اور دوسری طرف ان حقائق کو دنیائے محسوسات تک پہنچاتا اور انہیں انسانوں کی تمدنی زندگی پر منطبق کرتا ہے لہٰذا قرآن آنے کے بعد یہودی تصورات کے برعکس نبی کا لفظ صاحب وحی کے لئے مختص ہو گیا۔ جو پہلے نہیں تھا۔

مقام نبوت

خدا کا نبی وحی الٰہی کے ذریعے علم کے جس بلند مقام پر کھڑے ہو کر حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے۔ وہی مقام نبوت ہے اور جب وہ اس علم وحی کو لے کر انسانوں کی دنیا کی طرف آتا ہے تاکہ ان حقائق کو لوگوں تک پہنچائے اور عملاً متشکل کر کے دکھائے۔ تو وحی کا یہ دوسروں تک پہنچانا منصب رسالت کہلاتا ہے۔

ب...... اللہ نے تمام انبیاء کو بلا استثناء کتاب دی تھی (۲/۲،۲۱۳/۱۳۶) اور تمام رسولوں کو کتاب دی تھی۔ (۵۷/۲۵) گویا نبوت اور رسالت ایک ہی حقیقت کے دو رخ ہیں۔ اس لئے انبیاء کرام کو کہیں نبی کہا گیا ہے۔ (۶۵:۱،۱۹:۳۰) اور کہیں رسول (۴۸:۲۹) اور کہیں رسولا نبیا (۱۹:۵۴) یعنی ایک پیغمبر (رسول) جسے نبوت عطا کی گئی تھی۔

خاصۂ نبوت

۱...... نبوت ایک وہبی چیز ہے اور یہ کسی انسان کے ذاتی کمالات کا نتیجہ نہیں ہوتی۔

الف...... ''واللہ یختص برحمته من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم (البقرۃ: ۱۰۵)''

ب...... ''اللہ اعلم حیث یجعل رسالته (الانعام:۱۲٤)''

ج...... ''ولا یظهر علی غیب احداالامن ارتضیٰ من رسول (الجن:۲٦، ۲۷)''

۲...... وہبی وہ چیز ہے جس کی تمنا نہ ہو نہ کوشش ہو اور نہ امید کی جائے۔

الف...... ''وماکنت ترجوان یلقی الیك الکتاب (العنکبوت:۸٦)''

ب...... ''اللہ یجتبی الیه من یشاء ویهدی الیه منیب (شوریٰ:۱۳)''

ج...... ''ووجدك ضالا فهدی (الضحیٰ:۷)''

د...... ''وان کنت من قبله لمن الغافلین (الیوسف:۳)''

۳...... نبوت کبھی ظلی نہیں ہوتی۔ بلکہ نبوت کا ظل سب دنیا پر ہوتا ہے۔

۴...... انسانیت کوتاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لانے کے لئے نبوت تو خود ابھر کر انسانوں کے سامنے آتی ہے اوران کی غلط روش زندگی کے خلاف اعلان حق کرتی ہے۔لیکن ایک قائم نبوت کے تحت بروزی نبوت کا تصور ہی باطل ہے۔کیونکہ یہ تو قائم نبوت کی نفی کرتی ہے لہٰذا ظلی یا بروزی نبوت کی اصطلاح حال کے کسی خودغرض اور گمراہ انسان کی ایجاد تو ہوسکتی ہے۔لیکن حضرت نوح سے لے کر حضرت محمد ﷺ کے بھی ۱۳۰۰ سال بعد تک اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

ختم نبوت

(سورہ احزاب:پ۲۲،۴۰) میں حق تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر ختم نبوت کا اعلان کیا۔:''ماکان محمد اباأحد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین (الاحزاب:۴۰)'' کیونکہ اس دور میں دین الٰہی بذریعہ قرآن مکمل ہو چکا تھا۔''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ:۳)'' تکمیل ہمیشہ نامکمل شے کی ہوتی ہے اور تکمیل کے بعد ترقی رک جاتی ہے۔

۲...... ''وھوالذی انزل علیکم الکتاب مفصلا وتمت کلمت ربك صدقا وعدلا، لا مبدل لکلماته وھوالسمیع العلیم (الانعام:۱۱۴،۱۱۵)'' یعنی اللہ وہی عظیم الشان ذات ہے۔جس نے تمہاری طرف ایک مفصل کتاب نازل فرمائی ہے اوراس میں اللہ کا کلام(نوع انسانی کے لئے ضابطہ حیات)صدق وعدل کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔اس کے احکام کو اب کوئی بدل نہیں سکتا۔کیونکہ یہ انسانی ضروریات کے لئے ہر دور کے عین مطابق ہیں اوران کا نازل کرنے والا اللہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۳...... پہلے صحیفے اور کتب پیشوایان مذاہب کی خودغرضیوں اوسانانیت کی وجہ سے گم یا خورد برد ہوگئے۔یا ان میں تحریف یا ترمیم وتنسیخ ہوگئی اور انسانیت معیار حق سے محروم ہوگئی۔اس لئے قرآن کو جمع کرنے۔اس کو پڑھنے (۷۵:۱۷)اوراس کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری خود خدا نے لے رکھی ہے۔''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (الحجر:۹)''

ب...... قرآن اس مضبوط اور بند قلعے کی مانند ہے۔جس میں سے نہ کوئی چیز باہر نکل سکتی ہے اور نہ باہر سے اندر داخل ہوسکتی ہے۔

ج...... قرآن مجید میں "یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك " کا تو عام ذکر ہے۔لیکن "بما انزل من بعدك " کہیں ایک جگہ بھی مذکور نہیں۔(۲:۴، ۳:۸۴، ۳:۱۸۳، ۳:۱۸۴، ۴:۶۰، ۴:۱۶۲، ۶:۴۲، ۶:۳۰، ۷:۶۱، ۱۶:۹۳، ۱۷:۱۷، ۲۱:۲۵، ۲۳:۲۸، ۲۵:۳۰، ۳۱:۵، ۳۵:۴، ۳۶:۶۵، ۴۱:۴۳، ۴۲:۷، ۴۳:۴۵) یہ قرآن کسی قوم یا فرقے کے لئے یا کسی خاص دور کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ ساری خدائی کے لئے اور قیامت تک کے لئے ضابطہ حیات ہے۔(۱۰:۵۷)

۴...... سابق انبیاء کرام اپنی اپنی قوم کی طرف آئے۔(۷:۱، ۷:۵۵، ۷:۶۵، ۷:۳، ۷:۸۵، ۶۱:۶) لیکن حضرت محمد رسول ﷺ تمام انسانیت کے لئے مبعوث ہوئے۔

(۴:۷۹، ۴:۱۷۰، ۷:۱۵۸، ۱۲:۳)

یہاں الناس سے مراد ہر وہ انسان ہے جس تک قرآن پہنچے۔خواہ وہ کسی دور کا ہو۔

اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ کو مع دین حق قرآن بھیجنے کی غرض یہ تھی کہ گذشتہ انبیاء کے قائم کردہ ادیان کو مٹا کر خود غرض اور نفس پرست مذہبی پیشواؤں اور مشائخ نے جو اس دنیا میں خود ساختہ اور باطل مذاہب دین کے نام پر جاری کر رکھے تھے۔دین اسلام کو مسلمانوں کے ایک اجتماعی نظام کے ذریعے بتدریج ان سب پر غالب کرے۔خواہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار ہو۔(توبہ:۳۳، صف:۶۱، ۶) کیونکہ انہوں نے مفاد خویش کی خاطر دین فروشی کی دکانیں سجا رکھی تھیں۔

۵...... سابق انبیاء کی کتب مثلاً تورات، انجیل میں یہ بشارت دی گئی تھی کہ ان کے بعد احمد نام کا ایک عظیم الشان رسول آنے والا ہے۔(۷:۱۵۷، ۶۱، ۶) لیکن قرآن مجید میں آئندہ کسی رسول کے آنے کی بشارت نہیں۔

۶...... کوئی نبی انسانوں کے لئے مقصود بالذات نہیں ہوتا۔ بلکہ جس طرح گھوڑا خریدنے کے لئے روپیہ ذریعہ بنتا ہے اور کوٹھے پر چڑھنے کے لئے سیڑھی اور دریا پار کرنے کے لئے کشتی ذریعہ بنتی ہے۔اسی طرح نبی کے لئے صاحب وحی ہونا ضروری شرط ہے۔جس طرح یہ ناممکن ہے کہ سورج نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو۔اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ دنیا میں ایک نبی انسانوں کی فلاح و اصلاح کے لئے آئے اور اس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرائیل نہ ہو۔

ے...... جس طرح اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے رب العالمین ہے۔ اسی طرح قرآن مجید قیامت تک کے لئے ذکر للعالمین ہے۔ (۶:۹۲،۳۸:۸۷،۲:۷)

اسی طرح بیت اللہ قیامت تک کے لئے ہدی للعالمین ہے۔ (آل عمران:۹۶)

ب...... جس طرح توحید باری تعالیٰ ہے:"لااله الاالله (الانبياء:۱۰۷)"

اسی طرح قرآن کی حقانیت کے لئے ہے کہ:"لاريب فيه (البقرة:۲)"

اسی طرح نبوت کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا:"لانبی بعدی"

وحی اور الہام کا فرق

لغوی طور پر وحی کے معنی وہ لطیف اشارہ ہے۔ جس سے قلب نبی پر کوئی بات ڈالی جاتی ہے۔(۲:۹۷)

اس وحی کا ذریعہ جبرائیل امین ہے جو قوانین خداوندی اور احکام الٰہی کو خدا کے خاص مرد بندے (نبی) پر اتارتا ہے۔ جو پہلے خود اس وحی پر ایمان لاتا ہے اور پھر لوگوں کو پہنچاتا ہے۔

(۲۱:۴۵،۱۶:۴۳،۱۲:۱۰۹،۲۱:۷)

وحی کی دو قسمیں ہیں

ا...... جانوروں، پرندوں اور تمام قسم کے حیوانوں کی جبلت میں بذریعہ وحی سب کچھ رکھ دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ زندگی بھر اپنی فطرت کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ ان کا کوئی استاد، ہادی یا رہبر نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ صاحب اختیار و ارادہ نہیں۔

ب...... جس وحی کا تعلق خدائی قوانین اور احکام الٰہی سے ہے۔ وہ بذریعہ جبرائیل مرد نبی کو پہنچتی ہے۔ کیونکہ عورت پر براہ راست وحی نہیں ہوتی اور مرد ہی عوام تک پہنچاتا ہے تاکہ وہ اس وحی کے قوانین کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔ اسی کا نام عبادت ہے۔

چونکہ انسان صاحب اختیار و ارادہ پیدا کیا گیا ہے۔(۴۱:۴۰) اس لئے اس کی کوئی فطرت نہیں۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق روش بدلتا رہتا ہے۔ کبھی وہ اپنی بدافعالیوں کی وجہ سے انسانی درجہ سے بھی گر جاتا ہے اور کبھی وہ اشرف المخلوقات ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔

(۶:۱۳۳،۴۶:۱۹)

اس لئے اس کو سلامتی کی راہ پر چلانے کے لئے وحی کی ہدایت کی ضرورت رہی ہے اور قیامت تک رہے گی۔ اسی غرض کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا تاکہ انسان اپنے سرکش جذبات اور باغیانہ خیالات کو لگام دے سکے۔ (۴۹:۵) کیونکہ ہر شے خدا کے سامنے جھکتی ہے۔ مگر انسان نہیں جھکتا۔ (۴۹:۱۶)

ج...... جانوروں اور پرندوں میں سے ہر ایک کی فطرت کے مطابق ہم ان سے ڈرتے یا پیار کرتے ہیں۔ ان سے ہمیں کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن پاس بیٹھنے والے دس دوستوں میں سے کسی کے متعلق بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان میں سے چور، ڈاکو، فریب کار، دھوکہ باز، بداندیش، بے وفا اور دشمن کون ہے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک کے ذہنی تخیل کے تبدیل ہونے کا ہر وقت اور عمر بھر امکان ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم کسی انسان کی ظاہری صورت، اس کے زہد و پرہیز گاری، اس کے وعظ و تلقین، اس کی لچھے دار تقریروں اور خوشامدانہ باتوں میں آ کر اس کی عظمت و شرافت کا اعتبار نہ کریں۔ بلکہ اس کی عملی زندگی حسن معاملت اور ملی خدمات کے پیش نظر اس کی عزت و توقیر کریں۔

۲...... وحی الٰہی کے مقابلے میں کشف و الہام کی دین کے دائرے میں کوئی حیثیت نہیں۔ کیونکہ یہ انسان کی فکری اور ذہنی ارتقاء کی وجدانی کیفیات ہیں۔ کسی انسان کا خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ذریعہ صرف وحی ہے۔ جو کسی نبی کی فکری کاوشوں کا نتیجہ یا ریاضتوں کا صلہ نہیں ہوتا۔

الف...... نبوت کوئی اکتسابی چیز نہیں۔ بلکہ وہبی ہے۔ نبی اللہ کو تو ایک بھی منٹ پہلے یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اس پر وحی نازل ہونے والی ہے۔ لیکن ایک فکر مند اور تردد کرنے والے انسان کو تو ہر لحہ اپنے فکری نتائج کے ظہور کی امید ہوتی ہے۔

ب...... وحی ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ جسے ایک نبی، اللہ تعالیٰ سے پا کر دوسرے انسانوں تک پہنچاتا ہے۔ لیکن الہام کی کیفیت کو ایک انسان دوسرے انسان تک نہیں پہنچا سکتا۔

ج...... وحی صرف نبی پر نازل ہوتی ہے۔ لیکن الہام ہر نیک و بد، مومن و کافر، گورے اور کالے انسان کو بلکہ حیوان، چرند، پرند سب کو ہو سکتا ہے۔

د...... وحی الٰہی یقینی اور سچ ہوتی ہے۔ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ لیکن الہام

ظنی، غیر یقینی اور غلط بھی ہو سکتا ہے۔

ر...... وحی میں بنیادی تصور خارجی کائنات کے متعلق ہوتا ہے۔ لیکن الہام میں صرف واردات قلبی کا عمل دخل ہوتا ہے۔

س...... آج تک کسی نبی نے یہ اعلان نہیں کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ وحی الٰہی کے نزول کی خبر دیتے رہے ہیں۔ (۱۲:۱۰۹، ۴:۱۱۷، ۶:۱۰۷، ۶:۵۰)

ص...... ختم نبوت کے بعد اب کوئی شخص وحی نہیں پا سکتا لہٰذا کشف والہام وغیرہ کے خود ساختہ ذریعے سے خدا سے براہ راست علم پانے کا عقیدہ ختم نبوت کے عقیدے کا برہم زن ہے اور وہ بڑا ہی ظالم ہے۔ جو یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی۔ حالانکہ اس کو وحی کچھ نہیں آئی۔ (۶:۹۳)

نبی کے خصائص

۱...... ہر نبی صاحب کتاب ہوتا ہے اور بغیر وحی کے کبھی نہیں آیا۔

(۲:۲۱۳، ۳۷:۱۷۷، ۵۷:۲۵، ۲۱:۴۸، ۱۳:۳۷)

۲...... سابق انبیاء کو کتاب اللہ کا حصہ ملا تھا۔ (۳:۲۳، ۷:۳۷) لیکن حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین پر الکتاب پوری اتری جو قرآن مجید کی شکل میں ہمارے سامنے ہے اور لوح محفوظ میں موجود ہے۔

۳...... ہر نبی اپنی قوم یا معاشرے کی اصلاح اور اختلافات مٹانے کے لئے آیا نہ کہ انتشار پھیلانے کے لئے۔

۴...... ہر نبی خدا کی وحی پہنچانے کے لئے آیا نہ کہ اپنا حکم منوانے کے لئے۔

۵...... کوئی نبی دین کا بانی نہیں ہوتا۔ بلکہ دین کا شارح ہوتا ہے۔

۶...... نبی کسی فرقے کا بانی نہیں ہوتا۔ بلکہ فرقے مٹانے آتا ہے۔

۷...... نبی صاحب وحی تو ہوتا ہے صاحب الہام نہیں۔ (۲:۱۱۸)

۸...... ایک نبی دوسرے نبی کے تابع نہیں ہوتا۔

۹...... نبی اپنی بولی میں قوم کو کھل کر احکام وقوانین الٰہی بیان کرتا ہے۔ (۱۴:۴)

۱۰...... نبی شاعر نہیں ہوتا۔ کیونکہ شاعر جذبات کے ماتحت چلتا ہے اور نبی حقائق بیان کرتا ہے۔ (۵:۲۱)

۱۱...... نبی دین میں ہرگز غلو نہیں کرتا۔ وہ نہ قول میں حکم الٰہی سے آگے بڑھتا ہے اور فعل میں حکم الٰہی کے پیچھے رہتا ہے۔ (۲۷:۲۱)

۱۲...... نبی خود کسی کتاب کا مصنف نہیں ہوتا۔ بلکہ کتاب اللہ کا امین ہوتا ہے۔

۱۳...... پہلے انبیاء کرام اپنی اپنی قوم کے لئے ایک خاص علاقے اور دور کے لئے آتے رہے۔ (۷۱:۱، ۷:۵۸، ۷:۶۵، ۷:۷۳، ۷:۸۵، ۱۸:۲۳) لیکن حضرت محمد ﷺ ساری انسانیت کے لئے اور قیامت تک کے لئے نبی مبعوث ہوئے ہیں۔ (۷:۱۵۸، ۴:۷۹، ۳:۶۲، ۱۸:۲۳)

۱۴...... نبی جھوٹ نہیں بولتا۔ بلکہ صدیق شہید اور صالح فرد ہوتا ہے۔

۱۵...... نبی چوری نہیں کرتا، نہ ہی اخلاقی جرائم کا ارتکاب کرتا ہے۔

۱۶...... نبی اپنی خواہش کی پیروی نہیں کرتا۔ (۲۸:۵۰)، وہ خدا کا حکم منواتا ہے۔ (۴:۷۹) اور صرف وحی کی پیروی کرتا ہے۔ (۱۰:۱۰۹)

۱۷...... نبی صحیح الدماغ اور سالم الجثہ ہے۔ وہ تبلیغ حق حکمت سے کرتا ہے نہ کہ گالیوں سے۔ (۱۶:۱۲۵)

۱۸...... نبی وحی پا کر فوراً اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو! میں تمہارے رب کی طرف سے حق (کتاب) لے کر آچکا ہوں۔ مان لو تو تمہارا بھلا ہے اور نہ مانو گے تو تم خدا کا اس کائنات میں کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔ (۴:۱۷۰)

۱۹...... نبی اپنی نبوت کا معیار آپ پیش کرتا ہے تاکہ لوگ اس کے پیش کردہ معیار کے مطابق اس کو پرکھ سکیں۔

۲۰...... نبی اپنی عائلی، معاشی اور معاشرتی زندگی کو بطور نمونہ پیش کرتا ہے۔

۲۱...... نبی ایک غلط کار خدا فراموش اور اپنے اعمال کے نتائج سے غافل معاشرے میں بطور بشیر و نذیر آتا ہے تاکہ وہ:

الف...... انسانی معاشرے کو امن و سلامتی سے رہنے اور ربوبیت کو مساوی طور پر قائم کرنے کی تلقین کرے۔ اجتماعی نظام کے ذریعے انسانی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہنے والوں اور اپنی

بھرپور کوششیں اپنی مفاد پرستی کی بجائے دوسروں کی بھلائی میں صرف کرنے والوں کو ان کی خوش اعمالیوں کے اچھے نتائج کی خوش خبری دے اور

ب...... معاشرے میں امن کو تباہ کر کے فساد پھیلانے والوں، دوسرے کو لوٹ کھسوٹ کر کے اپنے گھر بھرنے والوں، مفاد پرستوں، معاشرے میں معاشی اور ذہنی ناہمواریاں پیدا کرنے والوں، رزق کے سرچشموں پر سانپ بن کر بیٹھنے والوں اور دوسروں کی کمائی پر پلنے والوں کو ان کی بدکرداریوں کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرے۔

۲۲...... کوئی نبی خدا کا بیٹا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا فرمانبردار بندہ ہوتا ہے۔

(۱۱۷:۵،۳۰:۱۸،۱۰۲:۶،۱۱۱:۱۷،۳:۱۱۲،۶۸:۱۰)

۲۳...... نبی قبل از نبوت وحی رسالت سے واقف نہیں ہوتا۔ (۵۲:۴۲،۸۶:۲۸،۱۱۳:۴) نہ ہی وہ جاہل لوگوں کے معتقدات کا سہارا لے کر نبی بننے کی کوشش کرتا ہے۔

۲۴...... نبی اپنی مخلصانہ خدمات اور کوششوں کا کسی سے صلہ نہیں مانگتا۔

(۹۱:۶،۷۲:۱۰،۲۹:۱۱،۵۱:۱۱،۴۷:۳۴،۲۰:۳۶،۸۶:۳۸،۲۳:۴۲)

۲۵...... نبی انسانی معاشرے کی فلاح و اصلاح کے لئے مبعوث ہوتا ہے۔ معاشرہ نبی کے لئے نہیں پیدا کیا جاتا۔ پس کوئی شخص اگر ان میں سے ایک بات میں بھی جھوٹا ثابت ہو جائے تو دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

نبی کی ضرورت

قرآن حکیم میں انبیاء کی بعثت کی ضرورت مندرجہ ذیل حالات میں پیش آئی۔

۱...... کسی خاص قوم میں پہلے کوئی نبی آیا ہی نہ تھا۔

۲...... کسی دوسری قوم میں آنے والے نبی کا پیغام اس قوم تک نہ پہنچ سکا۔

۳...... لوگوں نے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی۔ کیونکہ اس زمانہ میں کتابیں نہ تھیں۔

۴...... ایک نبی کی مدد کے لئے اس کے ساتھ ایک اور نبی کی بعثت مثلاً موسیٰ و ہارون علیہما السلام۔

۵...... گذشتہ نبی کی تعلیم میں تحریف ہو گئی اور اس کے نقش قدم پر چلنا ممکن نہ رہا۔ مثلاً تورات۔

۶...... مذہبی پیشواؤں اور مشائخ نے نبی کی تعلیم گم کر دی۔ جس سے قوم گمراہ ہو گئی۔ مثلاً انجیل عیسیٰ۔

۷...... تکمیل دین کے لئے ایک عظیم نبی کی آمد۔ مثلاً حضرت محمد ﷺ۔

چیلنج

آج دنیا میں کئی مذاہب جاری ہیں۔ لیکن کسی قوم کے پاس (خواہ وہ نئی ہو یا پرانی) آسمانی صحیفہ اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں۔ ہاں صرف مسلمان ایک ایسی قوم ہے جس کے پاس وحی الٰہی کتابی صورت میں بغیر کسی ترمیم و تنسیخ کے اپنی اصلی حالت میں موجود ہے جو معیار حق ہے اور جس کے اصول پر وہ اپنے اعمال کو پرکھ سکتے ہیں۔

لہٰذا جب تک یہ کتاب اللہ دنیا میں موجود ہے۔ نہ نزول وحی کا امکان ہے اور نہ نبی آنے کی ضرورت ہے۔ جب قرآن دنیا سے مٹ جائے گا تو لازماً وحی کے لئے نئے نبی کی ضرورت ہوگی۔

فریضہ رسالت

چونکہ نبوت حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو گئی۔ (۴۰:۳۳) اور جس قدر وحی کی ضرورت تھی۔ وہ قرآن میں محفوظ کر دی گئی ہے۔ اب کوئی انسان خدا کی طرف سے وحی نہیں پا سکتا۔ لیکن فریضہ رسالت (تبلیغ اور اقامت دین) امت کے سپرد ہے۔ جو کتاب اللہ کی وارث ہے۔ (۱۶۹:۷)

اب اس وحی کو عملی طور پر منتقل کر کے امامت دین کرنا اور دین حق کے اصولوں کی غیر علاقوں میں تبلیغ کرنا امت محمدیہ کا فریضہ ہے۔ جو اپنے ملی مرکز کے اجتماعی نظام کے ذریعے اس فرض کی ادائیگی کے لئے رسول اللہ کی جانشین ہے لہٰذا قرآنی احکام اور قوانین کا اتباع کرتے ہوئے امت محمدیہ جب بھی چاہے خلافت علیٰ منہاج رسالت قائم کر کے قیامت تک اس فریضہ کو اللہ کی خوشنودی کے لئے ادا کر سکتی ہے۔

ارشادات نبویؐ

وحی کی روشنی میں ختم نبوت کے متعلق حضور اکرم ﷺ کے ارشادات گرامی یہ ہیں۔

۱...... "انا خاتم النّبیین لانبی بعدی"

۲...... سلسلہ وحی کے انقطاع کے متعلق فرمایا: "ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی)" کہ بیشک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس

میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

۳...... میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔ میرے آنے سے قصر نبوت مکمل ہوا اور مجھ پر تمام رسول ختم کردیئے گئے۔ (مشکوٰۃ)

۴...... میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور مجھے فخر نہیں۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

۵...... نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا۔ نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہوگی۔ یعنی مسلمان آخری امت ہیں۔ (بیہقی)

۶...... اگر میرے بعد یوسف اور موسیٰ جیسا بھی کوئی آ جائے تو اس کی پیروی گمراہی کا موجب ہوگی اور اگر وہ میرا زمانہ پاتے تو میری اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا۔ (دارمی، مشکوٰۃ، کنز العمال)

۷...... ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے متعلق فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو عمرؓ بن الخطاب ہوتا۔

۸...... ایک مرتبہ حضورﷺ نے ابوذر غفاری سے فرمایا: ''اے ابوذر! یاد رکھ کہ دنیا میں سب انبیاء سے پہلے آدم آئے اور سب کے آخر میں محمدؐ۔ (کنز العمال ج۳)

۹...... حجۃ الوداع کے موقع پر حضورﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! خبردار رہنا۔ اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تم آخری امت ہو۔ قیامت کو تم سے میری نسبت ہی سوال کیا جائے گا۔ (مسند احمد ج۲)

خبردار! ختم نبوت (۳۳:۴۰) کی تشریح رسول اللہﷺ سے بڑھ کر کون کر سکتا ہے؟ حضورﷺ کا ارشاد تو بجائے خود ہمارے لئے ایک سند اور حجت ہے لہٰذا حضورﷺ کے مقابلے میں بعد میں آنے والا کوئی شخص یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ قرآن کریم کا کوئی ایسا مفہوم پیش کرے جو حضورﷺ نے بیان نہیں فرمایا اور

ب...... سلسلہ نبوت ختم ہونے کے بعد جو بھی نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔ وہ دجال اور کذاب ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ!

پروفیسر ایم جے آغا خان ایم۔اے

۵؍جولائی ۱۹۶۰ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
چار سو بیس نبی
یعنی
مرزا قادیانی کی فریب کاریاں
جناب مہر عبدالرحیم جوہر جہلمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنت اللہ اور آیت اللہ میں فرق

مرزائیوں کی طرف سے یہ ایک مایۂ ناز اعتراض ہے کہ مسیح علیہ السلام کا جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادت نہیں ہے کہ کبھی کسی کو اس جسم کے ساتھ آسمان پر لے گیا ہو۔ (عسل مصفےٰ حصہ اوّل ص۵۰۵،۵۰۶)

اس مرزائی مصنف نے لکھا ہے کہ: ''ولن تجد لسنة الله تبديلا (پ۲۲، سورۃ الفاطر، رکوع:۵) ''یعنی اے رسول تمہیں معلوم رہے کہ سنت اللہ میں ہرگز تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس جو قانون اللہ نے دیگر بنی آدم کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ وہی مسیح کے لئے ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ جو سنت دیگر انبیاء و رسل و عامۃ الناس کے لئے جاری و ساری ہو۔ اس سے مسیح علیہ السلام مستثنیٰ سمجھے جائیں۔ (عسل مصفےٰ حصہ اول ص۲۸۹) اس اعتراض میں مسیح علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کا جواب بھی آ جاتا ہے۔ (مؤلف)

الزامی جواب...... حکیم خدا بخش مرزائی اس کتاب (عسل مصفےٰ حصہ اوّل ص۴۹۵) پر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو بر خلاف سنت اللہ کے خارق عادت طور پر بغیر باپ پیدا ہوئے ہیں۔ پس میں پوچھتا ہوں کہ جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کی پیدائش کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ کیا وہی قانون مسیح کی پیدائش کے لئے ہے؟ کیا وجہ ہے کہ جو منصف دیگر انبیاء و رسل و عامۃ الناس کی پیدائش کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس سے مسیح علیہ السلام مستثنیٰ رکھے گئے ہیں؟

تحقیقی جواب...... معلوم ہوا کہ کسی قاعدہ کو سنت اللہ یا خدا کا قاعدہ قرار دینے کے ۲ طریقے ہیں۔ ایک عقلی اور دوسرا نقلی۔

۱...... یہ کہ قرآن و حدیث صحیح نے اسے سنت اللہ کہا ہو۔

۲...... عقلی یہ کہ ہم کارخانہ قدرت کے انتظام کے سلسلہ پر نظر کر کے کسی امر کو سنت اللہ قرار

دے لیں۔ اسے علم منطق میں استقراء کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ تام اور ناقص۔

۱...... تام اسے کہتے ہیں کہ تمام ہم قسم جزئیات پر نظر رکھیں اور ان میں ایک مشترک نظام پائیں اور اسے قاعدہ قرار دے دیں۔

۲...... ناقص یہ ہے کہ چند جزئیات پر نظر کر کے ایک امر کو قاعدہ قرار دیں۔

استقرائے تام...... جو عقلاً سب جزئیات کا حصر کرے مفید یقین ہوتا ہے اور استقرار سے ناقص مفید ظن ہوتا ہے۔ (مستفاد از ملا مبین بحث استقراء ص ۱۳۹ ج ۲)

کیونکہ تمام جزئیات کا حصر نہیں ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض دیگر جزئیات جو ہمارے علم میں نہیں آئیں۔ اس نظام وقاعدہ کے ماتحت نہ ہوں۔ جو ہم نے سمجھ رکھا ہے۔ پس اس قرارداد کو قاعدہ کہنا درست نہیں۔ کیونکہ قاعدہ وہ ہے جو جمیع جزئیات پر منطبق ہو لہٰذا ہمارا سمجھا ہوا قاعدہ سنت اللہ نہ رہا۔

اب سوال یہ ہے کہ جس امر کو ہم نے سنت اللہ قرار دیا ہے آیا اس کے متعلق خدا نے یا اس کے رسول ﷺ نے کہا ہے کہ یہ سنت اللہ ہے۔ یا جو قاعدہ ہم نے اپنے استقراء سے بنایا ہے۔ وہ سب جزئیات کو دیکھ بھال کر بنایا ہے اور ہم اس کی مخلوقات کا احاطہ کر چکے ہیں اور اس کی قدرت کے اسرار کو اور اس کے نظام کو کامل طور پر سمجھ چکے ہیں۔ قرآن وحدیث کا واقف اور نظام قدرت پر نظر رکھنے والا بیشک گردن جھکا دے گا اور تسلیم کرے گا کہ ان قواعد کو جو ہم نے بنائے ہیں۔ خدا اور رسول ﷺ نے ہرگز سنت اللہ نہیں کہا اور ہمارا استقراء بالکل ناقص ہے۔ کیونکہ مخلوقات الٰہی اور اس کے عجائبات قدرت انسانی کے احاطہ علم سے باہر ہیں۔

ہم کو ”وما یعلم جنود ربک الا ھو (المدثر:۳۱)“ یعنی تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ”وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (بنی اسرائیل:۸۵)“ اس کی مگر نظائر کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ ان آیات میں سنت اللہ سے انبیاء کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی ناکامی مراد ہے۔ سو اس امر کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یہ قدیمی روش ہے کہ اس میں تبدیلی نہ ہوگی۔ اس بات کے سمجھنے کے لئے آسان طریق یہ ہے کہ آیات جہاں جہاں قرآن مجید میں وارد

ہوئی ہیں۔ طالب مشتاق ان مواقع کو نکال کر ماقبل ومابعد پر نظر کرے تو ساتھ ہی انبیاء علیہ السلام کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی ناکامی اور ان پر خدا کی مار پھٹکار کا ذکر موجود ہوگا۔

پس قاعدہ نظم وارتباط قرآن حکیم اسکو مجبور کردے گا کہ وہ تسلیم کرے کہ اس جگہ سنت اللہ سے مراد پیغمبروں کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب وخذلان ہے۔ چنانچہ وہ سب مواضع علی الترتیب تحریر خدمت ہیں۔ فیصلہ ناظرین کے فہم رسا پر چھوڑتا ہوں۔

(از کتاب شہادت القرآن حصہ اول ص ۳۳، ۳۴، ۳۵، مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی)

۱...... ''وان کادو......من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویلا (بنی اسرائیل: ۷۶،۷۷)'' اس میں صاف مذکور ہے کہ کفار مکہ حضور نبی کریم ﷺ کو مکہ شریف سے نکالنا چاہتے تھے۔ اس نے آپ کی تسلی فرمائی کہ اگر آپ کو نکالیں گے تو خود بھی نہ رہیں گے۔ کیونکہ انتقام انبیاء از اعداء ہماری سنت قدیمہ ہے اور یہ کبھی محول نہ ہوگی۔

اس آیت کے ذیل میں تفسیر کبیر میں کہا ہے یعنی ''ان کل قوم اخرجوا نبیهم سنت الله ان یهلك الله'' یعنی خدا کی اس سے یہ مراد ہے کہ جس کسی قوم نے اپنے نبی کو نکالا۔ ان کے متعلق سنت یہی ہے کہ ان کو بس ہلاک ہی کردیوے۔ (دجال قادیانی کے چیلے حضرت مسیح کے رفع اور بن باپ پیدائش پر ''ولن تجلالسنة الله تبدیلا (الاحزاب:۶۲)'' چسپاں کر رہے ہیں۔ (مؤلف)

۲...... (الاحزاب:۶۲) میں ہے: ''لئن لم ینته المنافقون والذین فی قلوبهم......لسنة الله تبدیلا''

۳...... (سورۃ فاطر پارہ ۲۲ رکوع ۱۷) میں ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابوالسعود میں ہے۔ یعنی ایسے لوگوں کے بارے میں خدا کی سنت ہے کہ مکذبین کو عذاب کرے۔

۴...... سورۃ المومن پارہ ۲۴ رکوع ۱۴ میں ہے۔

۵...... (سورۃ الفتح پارہ ۲۶ رکوع ۱۱ آیات ۲۲،۲۳) میں ہے: ''ولو قاتلکم الذین...... قد خلت من قبل ولن نجد لسنة الله تبدیلا''

آیت اللہ

خوب یاد رکھو کہ عادات الٰہیہ جو بنی آدم سے تعلق رکھتے ہیں، دو ہیں۔

۱...... عادات عامہ، جو روپوش اسباب ہو کر مسبب پر مؤثر ہوتی ہیں۔

۲...... عادات خاصہ، جو بتوسط اسباب خاص تعلق رکھتی ہیں۔ جو اس کی رضا و محبت میں کھوئے جاتے ہیں اور اس درجہ میں جب کوئی انسان پہنچ جاتا ہے۔ تو اس سے خرق عادت کا ظہور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کوئی کام بتوسط اسباب خاص فرماتا ہے۔ تو اس کا نام شریعت الٰہیہ میں آیت اللہ ہے۔ جس کو معجزہ اور کرامت وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ سنت اللہ اور آیت اللہ میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

قرآن کریم میں جہاں کہیں آیت کا لفظ کسی امر کے متعلق آیا ہے۔ تو اس سے امور خارق عادت مراد ہے۔ اس کو سنت اللہ کہنا غلط ہے۔ (از کتاب حنفیہ پاکٹ حصہ اول ص ۹۳، ۹۴)

حضرت موسیٰ کا معجزہ

۱...... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا پھینکا وہ اژدھا (سانپ) بن گیا۔

۲...... حضرت مسیح کا بن باپ پیدا ہونا۔

۳...... حضرت مسیح علیہ السلام نے مٹی سے جانور بنائے۔ مادر زاد اندھے اچھے کیئے۔

۴...... مریم صدیقہ کے لئے آسمان سے خوان نعمت کا آنا۔

۵...... اصحاب کہف کا غار میں تین سو نو برس سونا۔

۶...... معجزہ شق القمر (سورۃ القمر پارہ ۲۷ رکوع ۸)

خدا کی قدرت کے نشان

چارسوبیس نبی کے مرید کہا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح کا رفع جسمانی سنت اللہ کے خلاف ہے۔ ذیل میں چند ایسے واقعات نادرہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ جو سنت اللہ کے سراسر خلاف ہیں اور ان کو مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں نے صحیح تسلیم کیا ہے اور اپنی کتب اور اخبارات میں تحریر کیا ہے۔

۱...... ''حضرت ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا کا وفادار بندہ تھا...... خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا۔'' (حقیقت الوحی ص۵۰، خزائن ج۲۲ ص۵۲)

۲...... ''اب ظاہر ہے کہ...... یونس علیہ السلام خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔'' (مسیح ہندوستان ص۱۴، خزائن ج۱۵ ص۱۷)

۳...... ''نبی نے مردہ زندہ کیا۔'' (براہین احمدیہ ص۴۴۳، خزائن ج۱ ص۵۱۸)

۴...... ''ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا (مسیح) باپ تھا۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں۔''

(اخبار الحکم ۲۴؍جون ۱۹۰۱ء)

۵...... ''یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صرف مہد میں باتیں کیں۔ مگر اس لڑکے نے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کی ہیں۔'' (تریاق القلوب ص۴۱، خزائن ج۱۵ ص۲۱۷)

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

۶...... ''قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا...... جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔'' (چشمہ معرفت ص۴۱،۴۲، خزائن ج۲۳ ص۴۱۱)

بعض نادر الوجود عورتیں

۷...... ''بعض عورتیں جو بہت ہی نادر الوجود ہیں۔ بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہیں کہ ان کی منی دونوں طور قوت فاعلی اور انفعالی رکھتی ہے اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش میں آکر خود بخود حمل ٹھہرنے کا موجب ہو جائے۔'' (سرمہ چشم آریہ ص۴۸، خزائن ج۲ ص۹۶)

۸...... ''مظفر گڑھ میں میکالف ڈپٹی کمشنر کے روبرو بکرے کو دوہا گیا تو قریب ڈیڑھ سیر دودھ دیا۔'' (سرمہ چشم آریہ ص۵۱، خزائن ج۲ ص۹۹)

۹...... ''امیر علی نام کا ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے پرورش پاتا تھا۔ کیونکہ اس کی ماں مر گئی تھی۔'' (سرمہ چشم آریہ ص۵۱، خزائن ج۲ ص۹۹)

۱۰...... ''اڈی سے پاخانہ آتے رہنا۔'' (سرمہ چشم آریہ ص۵۱، خزائن ج۲ ص۹۹)

خدا اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے

"یہ سچ ہے کہ جیسا خدا غیر متبدل ہے۔ اس کی صفات بھی غیر متبدل ہیں۔ اس سے کس کو انکار ہے۔ مگر آج تک اس کے کاموں کی حد بست کس نے کی ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کی عمیق در عمیق اور بے حد قدرتوں کی انتہاء تک پہنچ گیا ہے۔ بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپید کنار ہیں اور اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۹۶، خزائن ج ۲۳ ص ۱۰۴)

داڑھی والی عورت

۱۱...... "۶؍جنوری ۱۸۹۲ء کے رسالہ نیچر میں لکھا ہے کہ گھوڑے کے عیال ۱۲ فٹ اور دم ۱۰ فٹ پائے گئے۔ ایک عورت اودنس کی داڑھی کے بال ساڑھے آٹھ فٹ ناپے گئے۔"

(صداقت مریمیہ ص ۹۹)

ایک عورت کی کمر تک ڈاڑھی

۱۲...... "ٹوریسٹرن کے ہسپتال میں ایک عورت فوت ہوئی جس کی گھنی داڑھی اور مضبوط مونچھیں تھیں۔" (صداقت مریمیہ ص ۹۸)

۱۳...... "بھیرہ میں ۳۰؍اکتوبر کو ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا ہے۔ جس کے منہ پر پیدا ہوتے ہی داڑھی تھی۔" (الفضل ۶؍نومبر ۱۹۲۸ء)

۱۴...... "اخبار سیاست مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۳۵ء میں خبر تھی۔ تین ٹانگوں والا بچہ۔"

(الفضل ۲۵؍اپریل ۱۹۲۵ء)

دانتوں والی مرغی

۱۵...... "نیویارک میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے۔ جس کے منہ کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں۔" (بدر قادیان ۲۳؍مئی ۱۹۱۲ء ص ۴)

مرد کے پیٹ میں توام بچے

۱۶...... "کاشتکار پر عمل جراحی کیا گیا تو دنبل میں ۲ توام بچے برآمد ہوئے۔"

(فاروق ۷؍اکتوبر ۱۹۲۹ء)

نو برس کی لڑکی کو لڑکا پیدا ہوا

۱۷...... ''ڈاکٹر واہ صاحب کا ایک چشم دید قصہ۔انہوں نے ایک ایسی عورت کو جنایا جس کو ایک برس کی عمر میں حیض آنے لگا تھا اور آٹھویں برس حاملہ ہوئی اور آٹھ برس دس مہینہ کی عمر میں لڑکا پیدا ہوا۔''

سولہ سیر وزنی بچہ

۱۸...... ''دہلی ۹ر ستمبر۔کل زنانہ ہسپتال میں ایک عورت کے ۱۶سیر وزنی بچہ پیدا ہوا۔جو عورت کا چار جگہ سے پیٹ چاک کر کے نکالا گیا۔بچہ اور اس کی ماں دونوں مر گئے۔''

(الفضل ۱۷ر ستمبر ۱۹۲۸ء)

دودھ دینے والا مرد

۱۹...... ''اس کے علاوہ میں نے جموں میں ایک آدمی ایسا دیکھا تھا جس کے پستانوں سے عورتوں کی طرح دودھ نکلتا تھا۔'' (فاروق ج ۱۸ نمبر ۱۹،۲۱ر اگست ۱۹۳۳ء)

ناظرین کرام! قرآن شریف کی طرف اور مخلوقات میں بنظر غور و تامل و تدبر کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ امور نادرہ کے علاوہ ایسے ایسے نمونے ہمارے سامنے پیش ہوتے ہیں۔جن کو دیکھ کر اس کے حضور میں سربسجود ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔کسی متعین طریق پیدائش کو ہم قانون قدرت کی محدود تعریف دائرے میں محیط نہیں کر سکتے۔ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔جبکہ وہ ذات خود وہم و گمان سے بالاتر ہے۔تو اس کی قدرت بھی انسانی سمجھ کے دائرہ قیاس و گمان و وہم سے بالاتر ہے۔قانون الٰہی پر انسانی علم احاطہ نہیں کر سکتا۔

چنانچہ ''چار سو بیس نبی'' یعنی مرزا قادیانی نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔مبارک ہیں وہ حضرات جو مرزا قادیانی پر تین حرف بھیج کر آقائے نامدار ﷺ کی غلامی کو دونوں جہانوں کی شاہی پر ترجیح دیتے ہیں۔آخر میں التجاء ہے کہ ناظرین کرام انجمن تحفظ ختم نبوت قائم کر کے اس فرقہ ضالہ (منکرین ختم نبوت) کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت وغیرہ قرار دیئے جانے کی سعی فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائیں:وما علینا الا البلاغ!

۸

مجموعہ کفریات

مرزا غلام احمد قادیانی

واحکام مرتبہ قرآن رحمانی وربانی

جناب سید محمد غلام احمد پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریات

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہیں لائے گے، وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد۔ جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش سے تیری حمد کرتا ہے۔ خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا سچا رسول بنا کر بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے۔ معجزہ کوئی شے نہیں۔ مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے۔

(ازالہ اوہام ص۳۰۳، خزائن ج۳ ص۲۵۴) میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ''عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۳ تا ۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱) میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''حضرت یسوع مسیح شریر، چور، مکار، شیطان کے پیچھے چلنے والا، جھوٹا وغیرہ اور اسی جگہ لکھا ہے: ''آپ کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار تھیں۔''

مرزا کا دعوے نبوت

۱...... الہام ''قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ''یعنی اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ یہ مرزا نے (براہین احمدیہ ص۲۳۹، خزائن ج۱ ص۲۶۶) پر لکھا ہے۔

۲...... بلفظ ابتداء ز تا تکمل مع، ازالہ اوہام، خزائن ج۳ ص۱۰۱) میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی۔''

۳...... (ازالہ اوہام ص۲۵۳، خزائن ج۳ ص۲۲۷) میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا اور مثیل نوح کہا۔ مثیل یوسف کہا۔ پھر مثیل داؤد کہا۔ پھر مثیل موسیٰ کہا۔ پھر مثیل ابراہیم پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔''

۴...... (ازالہ ص۳۱۳، ۳۱۴، خزائن ج۳ ص۳۱۵) میں مرزا قادیانی نے لکھا: ''وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا۔ وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا۔ جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیشین گوئیوں میں پہلے کیا گیا تھا۔''

۵...... (ازالہ ص۴۵۶، خزائن ج۳ ص۳۴۴) میں مرزا نے لکھا: ''چونکہ مسیح میں مماثلت ہے۔ اس لئے اس عاجز کا نام آدم بھی رکھا اور مسیح بھی۔''

۶...... (ازالہ ص۵۳۳، خزائن ج۳ ص۳۸۶) میں مرزا نے لکھا: ''خداتعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔''

۷...... (ازالہ اوہام ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳) میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ احمد اور عیسیٰ اپنے اجمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف اشارہ ہے: ''مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد''

۸...... (ازالہ اوہام ص۶۷۲، خزائن ج۳ ص۴۶۳) میں مرزا نے لکھا ہے کہ آیت: ''هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله'' درحقیقت اسی مسیح ابن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔''

۹...... (ازالہ ص۶۹۵، خزائن ج۳ ص۴۷۵) میں مرزا نے لکھا: ''وہ آدم اور ابن مریم یہ عاجز ہے۔ کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔''

۱۰...... رسالہ (آریہ دھرم ص۶۵، خزائن ج۱۰ ص۸۸) میں مرزا نے لکھا ہے: ''حضرت اقدس امام مہدی، مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام۔''

۱۱...... (انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ ص۶۲) میں مرزا نے لکھا ہے کہ: ''ان کو کہو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے ہو لو تو خدا بھی تم سے محبت کرے۔''

۱۲...... (انجام آتھم ص۵۲، خزائن ج۱۱ ص۵۲) میں مرزا نے لکھا ہے کہ: ''اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا۔ قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔''

۱۳...... (انجام آتھم ص۵۵، خزائن ج۱۱ ص۵۵) میں مرزا نے لکھا: ''تو ہمارے پانی میں سے ہے۔''

۱۴...... (انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ ص۵۳) میں مرزا نے لکھا: ''پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرائی۔''

۱۵...... (انجام ص۵۸،۶۰، خزائن ج۱۱ ص۵۸) میں مرزا نے لکھا: ''نبیوں کا چاند مرزا آئے گا۔''

۱۶...... (انجام ص۷۸، خزائن ج۱۱ ص۷۸) میں مرزا نے لکھا: ''وما ارسلنك الا رحمة للعلمین'' تجھ کو تمام جہاں کی رحمت کے واسطے بھیجا۔''

۱۷...... (انجام آتھم ص۷۹، خزائن ج۱۱ ص۷۹) میں مرزا نے لکھا: ''انی مرسلك الی قوم المفسدین ''یعنی تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول کر کے بھیجا۔

کلمات توہین انبیاء علیہم السلام

۱...... (ازالہ ص۲، خزائن ج۳ ص۱۰۶) میں مرزا قادیانی نے لکھا: ''میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا۔ ہرگز نہ مرے گا۔''

۲...... (ازالہ ص۷، خزائن ج۳ ص۱۰۶) میں مرزا نے لکھا: ''جس قدر حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں غلط نکلیں۔ اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔''

۳...... (ازالہ ص۳۰۲، خزائن ج۳ ص۲۵۴) میں مرزا نے لکھا: ''یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔''

۴...... (ازالہ ص۳۰۸، خزائن ج۳ ص۲۵۷) میں مرزا نے لکھا ''حضرت مسیح بن مریم باذن حکم الٰہی عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتا تھا۔''

۵...... (ازالہ ص۳۱۲، خزائن ج۳ ص۲۵۹) میں مرزا نے لکھا ہے کہ: ''یہ جو میں نے مسمریزمی کے طریق کا نام عمل الترب رکھا ہے۔ جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے۔''

۶...... (ازالہ ص۶۷۵، خزائن ج۳ ص۴۶۶) میں مرزا نے لکھا: ''جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا۔ وہ ہم نے معلوم کر لیا۔''

۷...... (ازالہ ص۶۲۹، خزائن ج۳ ص۴۷۱) میں مرزا نے لکھا: ''چار سو نبیوں کی پیشین گوئیاں غلط نکلیں۔''

۸...... (ازالہ ص۶۸۸،۶۸۹، خزائن ج۳ ص۴۷۱) میں مرزا نے لکھا: ''حضرت رسول خدا ﷺ کے الہام و وحی بھی غلط نکلی تھیں۔''

۹...... (ازالہ ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳) میں مرزا نے لکھا: ''اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی۔''

۱۰...... (ازالہ ص۷۲۸، خزائن ج۳ ص۵۰۲) میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''سورۂ بقر میں ایک

قتل کا ذکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔"

۱۱...... (ازالہ ص۷۵۲، خزائن ج۳ ص۵۰۶) میں مرزا نے لکھا: "حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندوں کے معجزے کا ذکر جو قرآن مجید میں ہے۔ وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔"

۱۲...... (انجام ص۴۱، خزائن ج۱۱ ص۴۱) میں مرزا نے لکھا: "مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔"

مرزا کی ملامت قرآن پر

۱...... (ازالہ ص۲۷، خزائن ج۳ ص۱۱۶) میں مرزا نے لکھا ہے کہ: "اس (قرآن شریف) نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کی ہیں۔"

۲...... (ازالہ ص۴۳۷ تا ۵۳۷، خزائن ج۳ ص۵۰۳،۵۰۶ مفہوم) میں مرزا نے لکھا: "قرآن مجید میں جو معجزات ہیں۔ وہ سب مسمریزم ہیں۔"

۳...... (کلمۃ الفصل ص۱۲۲،۱۲۳ الفص) میں مرزا نے لکھا: "ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی نہیں۔ دل سے بھی سچا جانتا ہے۔ اگر بیعت نہیں کرتا، وہ کافر ہے۔"

مرزا کا خدائی دعویٰ قابل توجہ

(کتاب البریہ ص۷۹،۸۷، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳،۱۰۵) میں مرزا نے لکھا کہ: "میں نے دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ خدا ہوں۔ پھر میں نے زمین وآسمان بنائے۔ انسان بنائے اور ان کی خلق پر قادر تھا۔"

۲...... (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹) میں مرزا نے لکھا ہے: "خدا نے کہا کہ: "انت منی بمنزلۃ ولدی" یعنی تو میرے بیٹے کی مانند ہے۔"

۳...... (اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۵ء) میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ: "انما امرک اذاأردت شیئا ان تقول له کن فیکون" یعنی اب تیرا یہ مرتبہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے، صرف اس قدر کہے، ہوجا، ہوجائے گی۔

مرزا کا خدا سے دستخط کرانے کا دعویٰ

(حقیقت الوحی ص۲۵۵، خزائن ج۲۲ ص۲۶۷) میں مرزا نے لکھا کہ: "میں نے خدا کو مجسم دیکھا اور ان کے دستخط پیشین گوئیوں پر کرائے اور سرخی کے چھینٹے میرے کرتہ پر پڑے۔"

فتوائے علماء

ان الفاظ مذکورہ بالا کے کہنے کی وجہ سے تمام پنجاب، ہندوستان، افغانستان وعرب وعجم کے علماؤں نے مرزا کے اوپر کفر ومرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ بلکہ سب عام وخاص کے دلوں میں بنواس کے کفریات کو دیکھیں یا سنیں۔ وہ فرعون، ہامان، شداد، نمرود وشیطان سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں بھی بدتر ہے اور جو شخص اس کا مرید ہے۔ اس پر بھی کفر ومرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور جو شخص بعد معلوم ہونے ان الفاظ کے اس کو کافر نہ کہے۔ یا اس کے کفر میں شک کرے۔ اس پر بھی کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

اس لئے کہ قطعی کافر کو کافر نہ کہنا یا اس کے کفر میں شک کرنا (چنانچہ فرعون کہ اللہ تعالیٰ جل وعلاء شانہ نے اس کو کافر کہا ہے) اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہے اور سب علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر ایسے شخص کے نکاح میں مسلمان عورت ہو، تو اس کا نکاح فسخ ہے اور اس کی اولاد ولد الزنا ہے۔ اس کی عورت مسلمہ کا دوسرے شخص کے ساتھ بلا عدت نکاح کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کو بعد موت کے غسل دینا یا اس کا جنازہ پڑھنا اور کفن دینا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ بلکہ ایک کپڑے کے پارچہ میں لپیٹ کر کسی اور جگہ گڑھے میں گاڑ دینا چاہئے۔ اگر کوئی اس کا قریبی خویش مر جائے۔ تو یہ اس کے میراث سے محروم ہے۔ کیونکہ یہی تمام مرتد لوگوں کے احکام ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مرزا اہل قبلہ، اہل قرآن ہے۔ اس لئے مسلمان ہے۔

جواب یہ کہ ہاں بلا شک سب اہل قبلہ، اہل قرآن، چنانچہ اہل ہوا۔ روافض، خوارج، معتزلہ سب مسلمان ہیں۔ بشرطیکہ وہ حد کفر کو نہ پہنچیں۔ اگر اس کا کوئی قول یا فعل ایسا ہو جو حد کفر کو پہنچے تو اس کے اہل قبلہ اور اہل قرآن ہونے کا دعویٰ شریعت محمدی میں باتفاق کل ادیان وکل اہل ایمان جھوٹا اور باطل ہو چکا اور وہ کافر ہوا۔ پس جبکہ مرزا نے بموجب اذکار بالا خدائی اور رسالت کا دعویٰ کیا۔ قرآن اور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی۔ تو وہ کافر سے بدتر کافر ہے۔ علماء نے اس کے معتقد موجودہ کفر کا اظہار کیا ہے نہ کہ انہوں نے از طرف خود اس کو کافر کہا ہے۔ بلکہ جو مقدم کافر گزرے ہیں۔ مثلاً فرعون، ہامان، نمرود، شداد اور شیطان کسی نے بھی ایسے شدید کفریات نہیں کہے اور نہ کسی نبی نے ایسے مراتب کا دعویٰ کیا ہے۔

دیگر جواب یہ ہے کہ مرزا نے جو رسالت کا دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تو اس صورت میں اس کا اہل قبلہ ہونا اپنی رسالت کی رو

سے ہے۔نہ کہ محمد عربی ﷺ کی رسالت کی رو سے۔

اس نے جو قرآن کی تکذیب کی ہے اور کہا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کسی نبی پر زمین پر نہیں اترا۔تو اس صورت میں مرزا کا اہل قرآن ہونا اپنے الہامات کی رو سے ہے۔نہ کہ محمد عربی ﷺ کے قرآن کی رو سے۔کیونکہ ان کے قرآن کو تو جبرائیل علیہ السلام زمین پر اتر کر ان کے پاس لایا ہے۔

مرزا نے جو خدائی کا دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ:''میں نے دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ خدا ہوں۔پھر میں نے زمین آسمان بنائے اور انسان بنائے اور ان کے خلق پر قادر تھا۔''تو جب مرزا خود خدا ہوا اور خالق زمین وآسمان ہوا اور خالق انسان ہوا۔تو مرزائیان یعنی اس کے مریدین خود اس کے بندگان اور مخلوق ہو چکے۔تو ایسی صورت میں مرزائیوں کا اہل قبلہ واہل قرآن ہونا اللہ تعالیٰ رب العلمین کے لئے کہاں رہا۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مرزا نے خدائی کا دعویٰ کسی بیہوشی کی حالت میں کیا ہوگا۔اس کو قیامت میں گرفت نہ ہوگی۔چنانچہ حسین بن منصور اور فریدالدین عطار اور سرمد نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

جواب یہ کہ کفر دو قسم کا ہے۔ایک کفر عنداللہ ہے کہ بروز قیامت اس کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے اور دوسرا کفر عندالشرع ہے کہ اسی دنیا میں اس کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔چونکہ افراد ثلاثہ عندالشرع کافر تھے۔اس لئے علماء نے ہر ایک کو اپنے اپنے زمانہ میں قتل کیا ہے۔کیونکہ شرع ظاہر کو دیکھتی ہے۔

دیگر جواب یہ کہ مراتب دو ہیں ایک مرتبہ ولایت، دوم مرتبہ نبوت ورسالت۔ولی جب مقام حیرت تجلی،فعلی،اسماء وصفات میں پہنچے۔تو از روئے مرتبہ ولایت بعضوں کے منہ سے ایسی ایسی باتیں نکلتی ہیں۔تاہم شریعت محمدی اس کو کافر کہتی ہے۔مرزا نے تو رسالت کا دعویٰ کیا ہے اور رسول احکام آسمانی کی تبلیغ کے لئے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔اس لئے ایسی باتیں اگر وہ کہے تو رسالت سے خارج ہوتا ہے۔حضرت بابا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک کسی نبی یا رسول نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔

سبحان اللہ! جب مرزا نے ہزار بار اپنی جان کو اپنی زبان سے ایمان واسلام سے نکال کر کفر وشرک قطعی میں داخل کیا ہے۔تو اس کے تابعان ضائع الایمانان اپنے فوائد ودفع ضرر کے لئے کس راستہ سے اس کو مسلم ٹھہراتے ہیں۔کیا ایسے ایسے کفریات بکنے والا آدمی بھی مسلمان رہ سکتا ہے۔اس کے علاوہ اور کون سا امر ہے۔جس کے ساتھ مسلم مرتد ہوتا ہے۔مرزا کسی حالت میں مسلمان نہیں رہ سکتا۔

علاوہ ازیں اوّل ذکر ہو چکا ہے کہ مرزا نے کہا یہ کہ خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے اور کرشن ہندوؤں کا گرو اور پیر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے۔ کیا آدمی ایک حالت میں ہم کافر ہم مومن ہم نبی ہم کرشن ہوسکتا ہے۔

علمائے زمانہ یہ فتویٰ بموجب احکام قرآن مجید صاف طور پر بیان کرتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی وکیل گمراہ شیطان کے پیچھے چلنے والا انفساخ نکاح مرزائی و مسلمہ کے متعلق فریقین کو اپنے فوائد دنیاوی متاع قلیل زود فانی کے لئے کج راستہ بتائے۔ یا کوئی حاکم یہ عذر اٹھائے کہ مرزائیوں کے کفر کے بارہ میں ہم علماء کا فتویٰ نہیں مانتے۔ کیونکہ یہ حسدی لوگ ہیں۔ خواہ مخواہ بلا وجہ ایک فرقہ دوسرے کو کافر کہتا ہے۔

جواب یہ کہ ہاں بلاشک بعض چودھویں صدی والے علماء حسد، انانیت، خود بینی کی وجہ سے بلا وجہ و دلیل محکم اپنی رائے اور نفسانیت سے ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ میں خود ایسے علماء کا فتویٰ نہیں مانتا۔ لیکن اس وقت جمہور علمائے زمانہ نے جو مرزائیوں پر کفر اور مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ یہ بموجب احکام قرآن شریف صاف طور پر نکال کر بیان کیا ہے۔ کیونکہ کفر و اسلام کا قرآن مجید مبارک میں واضح طور پر ذکر ہے۔ جو شخص قرآن کریم کی آیات کے بموجب کافر ہو۔ اس کو کافر نہ کہنا اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہے۔

چنانچہ فرعون کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کریم میں اس کو کافر ذکر کیا ہے۔ پس جو شخص اس کو کافر نہ کہے اور نہ سمجھے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہے۔ قطعی کفر ہے اور قبطیاں فرعون کے تابعین کو بھی اس کی متابعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کافر ذکر کیا ہے۔ تو جو شخص قبطیوں کو کافر نہ سمجھے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہے۔ قطعی کفر ہے۔ فرعون اور قبطیان کا کفر مرزا اور مرزائیان کے کفر کے لئے علماء کے پاس پختہ دلیل اور نظیر ہے۔ باقی آج کل حکام اور وکیلان کے نزدیک قانونی احکام سے زیادہ تر مرغوب اور معمول ہیں۔

"متیٰ نصر الله الا نصر الله قریب"

من کیم کہ گویم کہ این کن یا آن کن تو بادشاہ ہر دو جہانی، ہر چہ خواہی آن کن۔ لیکن "واصبر کما صبر اولیٰ العزم ولا تکن کصاحب الحوت اصبر واذکر عبدنا داؤد" عمل مے تو انم کرد۔ غیرت را اختیار کن۔ قہر را در پیش گیر۔ متر کان و مخالفت کنان قرآن را دردارین بعذاب شدید مبتلا کن!

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
احمدیہ
(اسلامی محاکمہ)
جناب پروفیسر سید محمود علی کپورتھلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

غالباً گزشتہ ماہ نومبر (۱۹۳۵ء) میں مولانا محمد علی صاحب ایم۔اے امام جماعت احمدیہ لاہور نے ایک مختصر رسالہ "ہمارے عقائد اور ہمارا کام" کے نام سے شائع کیا اور اس کا ایک نسخہ میرے نام بھی ارسال فرمایا۔ رسالہ میں اس مضمون پر زور دیا گیا تھا کہ احمدی مذہب کا لاہوری فرقہ اپنے تمام عقائد اور اصول کے لحاظ سے مسلمان ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت کوئی ایسا خیال نہیں رکھتا۔ جو ضروریات مذہب اسلام کے خلاف ہو اور نیز یہ فرقہ ہندوستان اور بیرون ہند تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت بھی ایسی کوشش سے اور ایسے صرف کثیر کے ساتھ کر رہا ہے۔ جس کی نظیر مسلمانوں کی کسی جماعت میں نظر نہیں آتی۔

مسلمان محض تعصب اور عناد سے اس فرقہ کو بغیر کسی دلیل کے کافر کہتے اور اس کے عظیم الشان کام کو جو وہ خدمت اسلام میں بجا لا رہے ہیں، نقصان پہنچا رہے ہیں۔ حالانکہ انصاف کی رو سے ان کا فرض ہے کہ وہ ہمارے ساتھ شامل ہوں اور اس کام میں جو حقیقت میں ان کا اپنا فرض ہے۔ ہمارے ساتھ شریک ہو کر دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل کریں۔

مضمون کو نہایت زور سے ادا کیا گیا تھا اور دلائل کو شاندار الفاظ سے دلکش بنایا گیا تھا اور چونکہ سب مسلمانوں کے لئے صلاء عام تھا۔ اس لئے میں نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں غور کیا اور جو کچھ سمجھ میں آیا لکھا اور مولانا موصوف کی خدمت میں جواب کی امید پر پیش کیا۔ جواب ملتا اور میں دوبارہ غور کرتا۔ تو معلوم نہیں کس نتیجہ پر پہنچتا۔ مگر اب چونکہ انتظار مزید کے بعد جواب سے یاس ہوئی تو جیسا کہ مولانا موصوف کو لکھ چکا ہوں اور اپنے خیالات کو جزئی ترمیم کے بعد شائع کرتا ہوں اور اصحاب غور و فکر سے ملتجی ہوتا ہوں کہ نظر تأمل سے ملاحظہ فرمائیں اور باہمی مبادلہ خیالات کے لئے آمادہ ہوں کہ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی یہی ایک صورت ہے۔

محمود علی ...... ریٹائرڈ پروفیسر رانڈھیر کالج

کپورتھلہ، ستمبر ۱۹۳۶ء

اسلامی محاکمہ

میں مذہب احمدی سے ایک حد تک شناسا ہوں۔ مجھے مرزا قادیانی سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہو۔ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور مولوی محمد احسن امروہوی سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا ہے۔ مرزا قادیانی کی چند تصانیف اور مولوی محمد احسن کی ایک تصنیف دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ مرزا قادیانی کے بعد اس مذہب کے دو فرقوں میں منقسم ہونے سے بھی واقف ہوں اور اس کام کی خبر بھی سنتا رہا ہوں جو مرزا قادیانی کی زیست میں اور ان کے بعد ان کے خلفاء اور بالخصوص خواجہ کمال الدین اور آپ کے ہاتھ سے سرانجام پاتا رہا ہے۔

اس لئے اس رسالہ نے آپ کے خیالات کو ایک متین اور خوشنما شکل میں پیش نظر لانے کا کام تو دیا مگر بفضلہ تعالیٰ میری معلومات میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ میں اب تک وہی سمجھتا ہوں جو پہلے سمجھتا تھا کہ فرقہ قادیانی کے خیالات اور اعمال ہربرٹ سپنسر کی اصطلاح میں Knowable (قابل فہمید ہیں) اور فرقہ لاہوری کا تمام تار و پود Unknowable (نا قابل فہمید) قادیانی مرزا غلام احمد کو علانیہ نبی مانتے ہیں۔ جس کے ساتھ مرزا قادیانی کے اور ان کے تمام عقائد و اعمال بالکل منطبق ہیں۔

بیشک اگر کوئی نبی ہو تو اس پر جس بانگ دھل کے ساتھ اس پیغام کا پہنچانا فرض ہے۔ جو اسے خدا کی طرف سے سپرد کیا گیا ہو۔ اسی بانگ دھل سے اس پر اپنے دعویٰ رسالت کو پہنچانا اور لوگوں کو اس کے ماننے کی دعوت دینا بھی فرض ہے اور یہ اعلان کرنا بھی فرض ہے کہ جو شخص اس کی رسالت کا منکر ہوگا۔ وہ عذاب اخروی میں مبتلا ہوگا اور دنیا میں بھی اس پر عذاب آئے گا اور اس پر ایمان لانے والوں کا فرض ہے کہ منکرین کے ساتھ عبادت میں شریک نہ ہوں۔ نماز جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ ان سے رشتہ ناطہ نہ کریں۔ حتیٰ کہ اپنے قبرستان بھی علیحدہ کرلیں تاکہ قبرستان میں جاکر جو دعا سب کے لئے مانگی جاتی ہے۔ اس کا حصہ منکرین تک نہ پہنچے۔

اس طرز عمل پر قادیانی فرقہ پوری استقامت کے ساتھ گامزن ہے اور بیشک اگر مرزا قادیانی نبی ہوں تو قادیانیوں کا یہ طرز عمل بالکل صحیح ہوگا۔ مگر لاہوری فرقہ مرزا قادیانی کو مجدد اور محدث مانتا ہے اور یہ بھی مانتا ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا رہا ہے اور نیز مرزا قادیانی واجب الاطاعت تھے۔ حالانکہ امت محمدیہ ایسے ایک شخص سے بھی واقف نہیں۔ جس کو آنحضرت ﷺ کے بعد سب کے لئے واجب الاطاعت مانا گیا ہو اور جس نے اپنی اطاعت کے لئے مرزا قادیانی کی طرح بہانگ دھل اعلان کیا ہو اور جس کی اطاعت نہ کرنے سے طاعون یا کوئی اور عذاب آیا ہو۔

مسلمانوں کا ایک فرقہ چار آئمہ مجتہدین کی اطاعت کرتا ہے مگر وہ سب ایک صدی کے اندر گزر چکے ہیں۔ ان سب کو صدی کے سر پر آنے والا مجدد نہیں کہہ سکتے۔ نہ ان میں سے کسی نے اپنی اطاعت کے واجب ہونے کا اعلان کیا ہے۔ نہ ان کو ماننے والے انہیں ان معنوں میں واجب الاطاعت مانتے ہیں کہ ان میں سے کسی کی اطاعت نہ کرنے سے عذاب آتا ہے۔ بلکہ اگر ابو حنیفہؒ کا مقلد کسی ایک مسئلہ میں ان کی اطاعت نہ کرے اور شافعیؒ یا مالکؒ کے مذہب پر فتویٰ دے یا عمل کرے اور شافعیؒ کا مقلد شافعیؒ کی تقلید چھوڑ کر حنفی ہو جائے۔ تو ایسی حالت میں کوئی مسلمان نہ کافر ہوتا ہے نہ گنہگار اور نہ مستحق عذاب۔ بلکہ اگر کوئی شخص ان آئمہ کے نام سے بھی واقف نہ ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ کو نبی مانتا ہو۔ تو اس کے اسلام میں اس وجہ سے کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔

محدث کے نام سے اسلام میں سینکڑوں اشخاص مشہور ہوئے ہیں۔ مگر نہ ان میں سے کسی نے اپنے تئیں واجب الاطاعت کہا۔ نہ کسی نے انہیں واجب الاطاعت مانا۔ مجدد کے نام سے شہرت پانے والے صرف ایک سرہندی بزرگوار ہیں۔ انہوں نے اپنے مکتوبات میں اگر اپنے تئیں مجدد کہا ہو اور اپنی اطاعت کی طرف بلایا ہو۔ تو یہ ان کا ذاتی فعل ہوگا۔ ورنہ ان کے وقت میں ان کی مخالفت کرنے والے موجود رہے ہیں۔ ان کے بعد ان کے حلقہ ارادت سے باہر کروڑوں مسلمان ہیں اور کسی ایک نقشبندی پیر کی طرف سے بھی دعویٰ نہیں ہوا کہ مجدد صاحب کی اطاعت سے باہر رہنے والے یا ان سے اختلاف رکھنے والے مستحق عذاب ہیں۔

بیشک اولی الامر کے معنی علماء ربانی کئے گئے ہیں اور فی الحقیقت چونکہ علماء ربانی احکام خدا اور رسول خدا کو عوام الناس سے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ ہر مسئلہ کو ان کے خیالات اور اقوال کی روشنی میں دیکھنا بلکہ عامی کو ان کی تفسیر و تشریح کی تقلید کرنا بہتر اور اولیٰ تر ہے۔ مگر خاص انہیں بزرگوں کے اندر جن کو بالاتفاق علماء ربانی کہا جاتا ہے۔ احکام قرآن وحدیث کی تشریح میں باہم دگر ہزاروں اختلاف ہیں۔ اس لئے نہ ان سب کی اطاعت کرنا ممکن اور نہ ان میں سے کسی ایک کو سب سے زیادہ صائب الرائے قرار دے کر اسے اپنی تمام تر توجہات کا قبلہ بنانا جائز ہے اور یہ مسئلہ جناب کو معلوم ہوگا کہ تقلید جائز بھی ہو تو صرف فروع میں جائز ہے۔ اصول مذہب کو اپنی تحقیق سے ماننے تو آدمی سچا مسلمان ہوتا ہے۔

پس ہوشمند اور دانا مسلمان کے لئے یہی صحیح طریق کار ہے کہ جہاں تک ہو سکے خود احکام خدا اور رسول ﷺ کو سمجھے اور جس جگہ اپنی ذہانت کام نہ دے۔ وہاں علماء ربانی کی تشریحات میں سے جو زیادہ قرین قیاس سمجھے۔ اس پر کاربند ہو اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے اور جو بارہ تیرہ

بزرگوار مرزا قادیانی سے پہلے مجدد ہوئے ہوں گے اور جو سینکڑوں پاکیزہ روحیں محدث کے رتبہ تک پہنچی ہوں گی۔ ان کا مرزا قادیانی کی طرح بلند آہنگی سے اپنی ماموریت کا اعلان کرنا اور منکرین اطاعت سے مباہلہ اور مناقشہ اور مجادلہ کا دنگل جمانا اور ان کو دنیا اور آخرت کے عذاب سے ڈرانا ایک طرف، ان میں سے کسی ایک نے اپنی مجددیت، محدثیت اور وجوب اطاعت کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا۔

پس یہ سب بزرگوار اگر ایک ہی منصب پر فائز ہیں۔ تو ان میں سے تعداد کثیر کا طرز عمل ایک طرف ہے اور تنہا مرزا قادیانی کا طریق کار ایک طرف، اور ضرور ان میں سے ایک غلط ہے۔ تعداد کثیر کے طرز عمل کو غلط ماننے میں ایک تو ان کی تعداد حارج ہوتی ہے کہ خدا کا حکم پاتے ہوئے ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا سینکڑوں بشر نافرمان ہوتے گئے۔ یہ قرین قیاس نہیں اور دوسرے اگر وہ سب نافرمان ہوگئے ہوں گے تو اپنے منصب سے معزول بھی ہوگئے ہوں گے اور پیشین گوئی غلط ثابت ہوگی۔

کیونکہ اس کے رو سے ہر صدی میں کم از کم ایک شخص کا اس منصب پر متصرف رہنا ضروری ہے اور پیشین گوئی کو غلط مانیں تو وہ مسند ہی چاک ہو جاتی ہے۔ جس پر مرزا قادیانی کو بٹھانا مقصود ہے۔ ان سب حالات کی وجہ سے بزرگان سلف کے طرز عمل کو صحیح مانیں تو لامحالہ مرزا قادیانی کے طریق پر نظر جمتی ہے کہ اسے انوکھی بات سمجھتے ہوئے کیا خیال قائم کریں۔ مگر غیروں کو خیال قائم کرنے سے کیا سروکار۔ ان کے ماننے والوں کو دیکھو۔ وہ سب بالاتفاق بشمول فرقہ قادیانی و لاہوری، مرزا قادیانی کی ہر ادا کو صحیح اور امر ربانی کے مطابق مانتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوا کہ وہ سب مرزا قادیانی کو حقیقت میں منصب مجددیت اور محدثیت سے بالاتر جانتے ہیں۔

پس میں نے کیا غلطی کی یہ دعویٰ کرنے میں کہ فرقہ لاہوری کا صرف مجدد اور محدث ماننا اور ان کے تمام طرز عمل کو صحیح جاننا ناقابل فہمید ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ مجددیت و محدثیت سے بالاتر منصب قرآن وحدیث کی رو سے صرف منصب رسالت ہے۔ پس جناب امام صاحب آپ کیوں مسلمانوں سے ناراض ہوتے ہیں۔ جبکہ وہ آپ کے فرقہ کو معترف رسالت مرزا کہتے ہیں۔

اور صرف یہی نہیں بلکہ مرزا قادیانی اپنے تئیں جناب حسین علیہ السلام کی ذات سے ایک طرف جناب مسیح علیہ السلام سے بھی افضل سمجھتے ہیں۔ پس اگر مرزا قادیانی کے اس دعوے کو درست مانا جائے۔ تو وہ صرف پیغمبر نہیں۔ بلکہ بہت بڑے اولوالعزم پیغمبر ثابت ہوتے ہیں۔ ورنہ

مجدد پیغمبر کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ اس سے افضل ہو۔ایک وضعی حدیث میں علماء امت کو انبیاء بنی اسرائیل کی مانند کہا گیا ہے۔مگر اس بھلے مانس نے بھی رسول مقبول ﷺ پر تہمت تراشتے ہوئے علماء امت کو صرف انبیاء کی مماثلت تک پہنچایا ہے۔افضل کہنے کی جرأت نہیں کر سکا۔رسول سے افضل خاص رسول ہی ہوسکتا ہے۔خدا فرماتا ہے:''تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض (البقرة:۲۵۳)'' ﴿یہ انبیاء انہی میں سے ہم نے بعض کو بعض سے بہتر بنایا ہے۔﴾

یہاں مبتدأ کے بعد خبر کو جملہ کی شکل دی گئی ہے۔ جو حسب قواعد فصاحت تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔جیسے''انا سعیت فی حاجتك''(میں نے ہی تمہاری ضرورت کے وقت کوشش کی ہے)اور معنی یہ ہوتے ہیں کہ ان مرسلین ہی کو ہم نے ایک دوسرے سے افضل بنایا ہے۔ غیر کو مرسلین سے افضل نہیں بنایا۔

اور دیکھئے فرقہ لاہوری مرزا قادیانی کو ظلی اور بروزی نبی مانتا ہے اور ان پر پیغام الٰہی نازل ہونے کا اعتراف کرتا ہے اور کیوں نہ کرے جبکہ مرزا قادیانی نے اگر کبھی''من نیستم رسول و نیا ورده ام کتاب''جیسے فقرے بھی چست کئے ہیں۔تو بار بار اپنے تئیں ظلی نبی، بروزی نبی اور ان قیدوں سے الگ رہ کر مطلق نبی بتایا ہے اور خدا کا کلام جو ان پر نازل ہوا ہے۔ کثرت سے شائع کیا ہے۔یہ منصب جسے ظلی اور بروزی نبی کہتے ہیں۔قرآن وحدیث میں اس کا اشارہ بھی نہیں ہے اور کسی مجدد اور محدث نے یہ اصطلاح اختراع نہیں کی اور یہ اصطلاح ہے بھی غلط۔خدا کا ظل ہوسکتا ہے۔نبی کا ظل نہیں ہوسکتا۔خدا سب کا خالق ہے۔وہ موجود ہے۔تو اس کی مخلوق بھی موجود ہے۔جیسے دیوار موجود ہے تو اس کا سایہ بھی موجود ہے۔اس لحاظ سے ہر چیز ظل اللہ ہے اور بادشاہ کو ظل اللہ کہنے کی لم حدیث میں نہیں قرآن میں ملتی ہے۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہے:''ربی الذی یحییٰ ویمیت (البقره:۲۵۸)'' ﴿میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔﴾

اور بادشاہ نے جواب دیا:''أنا أحیی وامیت''(میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔)اس کا یہ جواب اسے معبود ثابت نہیں کر سکتا تھا۔اس لحاظ سے غلط تھا۔

مگر اس لحاظ سے صحیح تھا کہ ایک قاتل جس کی نسبت خدا کا حکم ہے کہ مار دیا جائے۔وہ رہا کر سکتا ہے اور ایک بے گناہ کو جس کی نسبت حکم ہے کہ مارا نہ جائے قتل کر سکتا ہے۔رضاء خداوندی کے خلاف اتنا اختیار زندگی اور موت اسے بھی حاصل ہے۔پس وہ خدا نہیں تو خدا کا سایہ ضرور ہے اور اس جواب میں بھی قوت تھی۔جس کو دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بحث کو طول نہیں دیا

کہ خدا کا ظل سمجھ کر اسے اپنی سرکشی پر اصرار کرنے کا موقع مل سکتا تھا۔ آپ نے فوراً دوسری دلیل پیش کر دی اور ''ان اللہ یاتی بالشمس (البقرہ:۲۵۸)'' (خدا آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے) کہہ کر بولنے کا موقع باقی نہ چھوڑا اور یہی ظلیت ہے جس کی بناء پر اولی الامر سے حکام وقت بھی مراد لئے جاتے ہیں اور ان کی اطاعت کی ضرورت اس لئے سمجھی جاتی ہے کہ خدا نے فرمایا ہے: ''لا تلقوا بایدیکم الی التھلکة (البقرہ:۱۹۵)'' ﴿اپنے تئیں خود ہلاکت میں نہ ڈالو۔﴾

یعنی حکام وقت کی اطاعت نہ کریں تو وہ خدائی اختیارات کا سایہ ڈال کر ہلاکر سکتے ہیں۔ مگر نبی کی حقیقت اس کے خلاف ہے۔ نبی کی تعریف قرآن نے صرف یہ کی ہے: ''انما انا بشر یوحی الی (الکہف:۱۱۰)'' ﴿میں صرف انسان ہوں جس پر وحی کی گئی۔﴾ اس میں بشر جنس اور یوحیٰ الیٰ فصل ہے۔ جو تمام انسانوں کو نبی سے علیحدہ کرتی ہے۔ یہ وحی جس پر نازل ہو۔ وہ حقیقی معنوں میں نبی ہے اور جس پر نازل نہ ہو۔ وہ نبی اور نبی کا ظل کچھ بھی نہیں۔

کیونکہ وہ ایسی ہدایت نہیں دے سکتا جو خدا نے خاص اس کی وساطت سے نازل کی ہو اور نبی کی بتائی ہوئی ہدایت ایک گنہگار بلکہ ایک کافر کی وساطت سے بھی دوسروں تک پہنچ سکتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی دی ہوئی ہدایت کا چرچا ابوجہل اور ابولہب بھی کرتے تھے اور ان کی اطلاع سے بہت لوگوں کو میلان پیدا ہوا اور وہ ایمان لائے۔ تو کیا ابوجہل اور ابولہب بھی ظلی نبی تھے؟

غرض خدا کی تمام صفات کمال وجود، قوت ارادہ، سمع وبصر وغیرہ اس کی مخلوق کے اندر ناقص شکل میں موجود ہیں اور سب مخلوق خدا کا سایہ اور اس کی ذات کا جلوہ ہے۔ مگر نبی کی حقیقت ذاتی میں جو صفت داخل ہے۔ یعنی صاحب وحی ہونا وہ کسی اور انسان میں موجود نہیں اور اس لئے نبی کا سایہ کوئی نہیں۔ پس جو شخص مرزا قادیانی کو ظلی نبی مانتا ہے اور آپ پر خدا کا پیغام نازل ہونے کا یقین رکھتا ہے۔ وہ آپ کو حقیقی معنوں میں نبی مانتا ہے۔ ظلی اور بروزی وغیرہ وغیرہ غیر شرعی اور خودساختہ اصطلاحوں سے اس حقیقت پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔[1]

---

[1] احمدی مرزا قادیانی پر وحی نازل ہونے کا یقین رکھتے ہیں اور انہیں مستقل نبی ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ تو مغالطہ یہ دیا کرتے ہیں کہ خدا کا کلام صرف انبیاء سے مخصوص نہیں۔ وہ اپنے مخلص بندوں سے خوشنودی کا اظہار کرتا ہے تو ان پر بھی اپنا کلام نازل فرماتا ہے۔ جسے الہام کہتے ہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ بندہ کو اس اعزاز کی اطلاع دے جو اس نے خدا کے دربار میں اپنے تقویٰ وطہارت سے حاصل کیا۔ اس مغالطہ کو دیکھ کر عوام دھوکہ کھاتے ہیں اور جب خدا کی ہم کلامی کو ممکن مان لیتے ہیں اور مرزا قادیانی کے الہام کو عقیدت کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بلکہ بروزی کا لفظ ایسے مکروہ خیال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو ایک مسلمان کے دل میں داخل ہی نہیں ہوسکتا۔ یہ ہندوستانی خیال ہے اور وہ بھی خدا کی نسبت کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں کے اندر داخل ہوتا اور ان میں خدائی صورت پیدا کردیتا ہے۔ ہندو ایسے شخص کو ایشور کا اوتار کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ کرنے کے لئے ادھر والوں نے حلول یا ظہور کا لفظ استعمال کیا ہے اور کہتے ہیں کہ بقول ان کے فلاں شخص خدا کا مظہر ہے یا خدا نے اس میں حلول کیا ہے۔

مسلمانوں نے کبھی اس خیال کو قابل اعتماد نہیں سمجھا۔ صرف ان کے علم میں ہے کہ ہندو ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ احمدی مجلس میں اس علم سے کام لینے کا جذبہ پیدا ہوا تو گمان ہوتا ہے کہ

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) تو ''یأتی قمر الانبیاء'' (تذکرہ ص۲۰۷، طبع۳) ''انت منی بمنزلۃ ولدی'' (تذکرہ ص۵۲۶، طبع۳) ﴿تم نبیوں کے چاند ہو اور تم میرے بیٹے کے برابر ہو۔﴾

اور ایسے ایسے الہاموں کو دیکھ کر مرزا قادیانی کی ہرگونہ عظمت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر حقیقت کو دیکھنے والے جانتے ہیں کہ انسان کے اندر کلام کی قوت پیدا کرنے کا سبب یہ ہے کہ وہ اپنے دلی خیال کو دوسرے کے دل میں داخل کرنے سے عاجز ہے اور صرف اپنی آواز کسی کان تک پہنچا سکتا ہے۔ مگر خدا عاجز نہیں قادر مطلق ہے۔ انسان کا دل اس کے قبضہ میں ہے۔ وہ کسی بندہ سے خوشنود ہوتا ہے تو اپنی خوشنودی کا ایقان اس کے دل میں پیدا کرسکتا ہے۔ ایسے بندہ کا دل اطمینان کی دولت سے معمور ہوتا ہے۔ وہ تقویٰ وطہارت کی پابندی میں لذت محسوس کرتا ہے اور خودبخود یقین کر لیتا ہے کہ خدا مجھ پر مہربان ہے۔

بندہ کو اس وقت کان سے سننے کی ضرورت نہیں تو خدا کو کلام کرنے کی ضرورت کیا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر خدا کو اس سے کوئی کام لینا مقصود ہوتا تو دل میں اس کا پختہ ارادہ پیدا کردیتا ہے۔ کسی حقیقت کو اس پر منکشف کرنا ہوتا ہے تو دماغ کو خودبخود سمجھ لینے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ یہی الہام کی حقیقت ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس لئے بڑے بڑے مصنفین اپنی تحریر میں کوئی عجیب نکتہ بیان کرتے ہیں تو لکھا کرتے ہیں: ''ھذا ما الھمنی ربی'' ﴿اس نکتہ کا الہام خدا کی طرف سے ہے۔﴾

البتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اپنا کلام نازل فرمایا ہے کہ وہ دوسروں کو سنائیں اور خدا کے احکام ان کے دل تک پہنچائیں کہ دوسروں کے دل پر انبیاء کا بھی قبضہ نہیں۔ یہ فریضہ انبیاء سے مخصوص ہے۔ خدا سے ہم کلام ہونا بھی انہی کا امتیازی خاصہ ہے۔ اوروں کو اس کی ضرورت نہیں اور خدائے حکیم حکمت سے خالی اور بے ضرورت عمل کرنے سے بالاتر ہے۔

انہوں نے حلول اور ظہور کے لفظوں کو عمداً ہاتھ نہیں لگایا اور ان کی بجائے ان کا ہم معنی بروز کا لفظ ایجاد کیا ہے اور دوسری جدت یہ کی ہے کہ خدا کی بجائے حلول کرنے والا نبی کو قرار دیا ہے۔ گویا نبی کسی شخص میں ظہور کرتا ہے تو اس کو نبوت کی صفات عطا کرتا ہے۔ وہ خیال غلط تھا کہ خدا حلول کرتا ہے تو یہ خیال غلط در غلط ہے کہ نبی کسی میں بروز کرتا ہو۔ خدا تو پھر بھی قادر مطلق ہے اور وہ جس شان میں چاہے ظہور کر سکتا ہے۔ ناپاک اور عاجز مخلوق میں اس کا داخل ہونا قدوسیت اور اس کی عظمت وجلال کے بیشک خلاف ہے۔ مگر اس کے احاطہ قدرت میں داخل ہے۔

لیکن مادی ہستی جو بشریت کی حدود سے باہر نہیں کی گئی۔ کیونکر ایسی قدرت کا مالک بن سکتی ہے کہ دنیا کو چھوڑنے کے تیرہ سو سال بعد کسی اور کے وجود میں در آئے اور اس کو نبی بنا دے۔ اگر بالفرض ایسا ہو سکتا ہو جب بھی یہ خیال کوئی ہندو شاید قبول کر سکے۔ مسلمان کے ذہن میں یہ مسئلہ داخل بھی کیا جائے تو اس کی عقل فعال فوراً اگل دیتی ہے اور شاید یہی وجہ ہوگی جو ظہور اور حلول کا لفظ استعمال نہیں کیا کہ مسلمان اسے سنتے ہی نفور ہو جاتے۔ بروزی نبی کی اصطلاح پیدا کی تاکہ اس کی حقیقت کو سمجھنے اور اصلیت تک پہنچنے کے بغیر بعض جلد باز اپنا نام ماننے والوں کی فہرست میں درج کر والیں۔ خدارا کوئی احمدی بتائے کہ بروزی نبی کے معنی اس کے سوا کیا ہو سکتے ہیں۔

کیا جناب رسول خدا ﷺ کے مرزا قادیانی کے اندر بروز کرنے میں اور تناسخ میں کوئی فرق ہو سکتا ہے؟ پس جناب امام صاحب احمدیوں میں سے خواہ کوئی شخص مرزا قادیانی کو حقیقی معنوں میں نبی کہے۔ خواہ کوئی ظلی اور بروزی کی قید لگائے اور خواہ کوئی نبی کا لفظ استعمال نہ کرے۔ جب وہ سب مرزا قادیانی کو مامور من اللہ کہتے ہیں۔ ان پر کلام خدا نازل ہونے کے معترف ہیں۔ ان کی اطاعت کو فرض سمجھتے ہیں اور ان کے منکرین کو عذاب کا مستحق جانتے ہیں۔ یعنی نبی کی ہر شان اور ہر صفت کو مرزا قادیانی کے اندر موجود مانتے ہیں۔ تو محض لفظی اختلاف سے ان کے اس عقیدہ متحدہ میں کیا فرق آ سکتا ہے اور اس عقیدہ پر متحد ہونے کی وجہ سے اگر مسلمان تمام احمدی جماعت کو اپنے سے علیحدہ سمجھتے ہیں۔ تو اس میں کیا غلطی ہے؟

بیشک احمدی قرآن کو اور رسول عرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتے ہیں۔ مگر اسی طرح مسلمان بھی انجیل پر اور جناب مسیح علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی طرح مسیحی تورات پر اور جناب موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام سے پہلے جو سلسلہ انبیاء علیہم السلام کا مانا ہوا ہے اور جو صحیفے ان بزرگواروں پر نازل ہوئے ہیں۔ ان سب کو یہ تمام جماعتیں مانتی ہیں اور باوجود اس کے یہودی، عیسائی اور مسلمان ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ یہودی سلسلہ انبیاء کو مانتے

ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر آ کر ٹھہر گئے۔ عیسائیوں نے ان کو مانتے ہوئے ایک اور نبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا اقرار کیا تو یہودی نہ رہے اور ان کا دعویٰ نہیں ہے کہ ہم تورات اور موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں تو ہمیں یہودی سمجھا جائے۔

مسلمانوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جناب محمد عربی ﷺ کی نبوت کا اعتراف کیا اور عیسائیوں سے جدا ہوگئے۔ وہ بھی نہیں کہتے کہ ہم کو انجیل اور عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھنے کی وجہ سے عیسائی سمجھا جائے۔ تو جب احمدیوں نے بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک اور شخص اسی شان اور اختیار کا مان لیا تو خواہ اس کا نام مجدد رکھیں یا نبی کہیں یا ظل نبی۔ وہ مسلمانوں سے الگ کیوں نہ ہوئے اور قرآن ورسول عرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر وہ کیونکر مسلمانوں میں شامل رہ سکتے ہیں؟ جبکہ اسی دلیل سے مسلمان عیسائیوں میں اور عیسائی یہودیوں میں شامل نہیں رہ سکتے۔

سلسلہ انبیاء میں جب کبھی اسی قسم کی صفات اور کمالات رکھنے والے شخص کا اضافہ ہوتا رہا ہے۔ تو نیا فرقہ پہلے فرقہ سے جدا سمجھا گیا ہے اور خود جدید فرقہ نے اپنے تئیں پہلے فرقہ کے ساتھ چسپاں کئے جانے پر زور نہیں دیا۔ تو احمدی انہی حالات کو پیدا کرنے اور اسی شان کے ایک شخص کو سلسلہ میں ایزاد کرنے کے بعد کیوں مسلمانوں کی طرف للچائی ہوئی نظر سے دیکھ رہے ہیں؟

اگر مسلمان ان کو اپنی جماعت سے علیحدہ سمجھتے ہیں تو ان کو بھی اپنے ہادی کے کمالات پر بھروسہ کرنا اس کی ہدایات پر قانع ہونا اور مسلمانوں سے بے پرواہو جانا چاہئے۔ بیشک جناب مرزا قادیانی نے شریعت اسلام کی اکثر ہدایات کو اپنی جماعت کے لئے واجب العمل ٹھہرایا ہے۔ مگر یہی حکم مسلمانوں کو انبیاء سلف کی نسبت دیا گیا ہے اور سورۂ انعام میں اکثر برگزیدہ انبیاء کا نام لے کر فرمایا ہے: ''اولئك الذين هدى الله فبهدا هم اقتده (الانعام:۹۰)'' ﴿ان انبیاء کو خدا نے ہدایت دی، تم ان کی ہدایت کا اتباع کرو۔﴾ اور یہ جو مرزا قادیانی اپنے تئیں جناب محمد ﷺ کا متبع کہتے ہیں۔ اس سے بھی مرزا قادیانی منصب نبوت سے معزول نہیں ہوسکتے۔ قرآن نے خود محمد رسول اللہ ﷺ کو جناب ابراہیم علیہ السلام کی ملت کا متبع بنایا ہے۔ ''قل بل تتبع ملة ابراهيم حنيفا'' ﴿اے نبی کہہ دو کہ ہم ابراہیم حنیف کی اطاعت کرتے ہیں۔﴾ اور باوجود اس کے ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سید المرسلین اور امام الانبیاء ہیں۔

اگر کہو کہ مرزا قادیانی نے کوئی شریعت پیش نہیں کی اور وہ مستقل نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ مسیح علیہ السلام مستقل نبی اور جداگانہ مذہب لانے والے ہیں۔ مگر اپنی

شریعت کا صرف یہی حکم سناتے ہیں کہ: "مصدقا لمابین یدی من التوراته ولا حل لکم بعض الذی حرم علیکم (آل عمران:۵۰)" ﴿تصدیق کرتا ہوں توراۃ کی جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی اور کوئی چیز جو تم پر حرام تھی حلال کرنے کے لئے آیا ہوں۔﴾

یعنی تورات کی ہدایت کو مانتے ہیں اور صرف بعض محرکات کو حلال کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہی کام مرزا قادیانی نے کیا ہے۔ وہ شریعت اسلام کی ہدایت کو مانتے ہیں۔ مگر اسلام کی رو سے کفار کا نرغہ ہو تو مسلمانوں کو آرام سے بیٹھنا حرام اور تلوار لے کر سینہ سپر ہونا فرض تھا۔ مرزا قادیانی نے جہاد کو منسوخ کیا اور جہاد کے وقت اپنی جماعت پر آرام سے بیٹھے رہنا حلال کر دیا۔ حالانکہ جہاد کے احکام قرآن کے بہت بڑے حصے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ تو مستقل نبی اور جداگانہ مذہب کے مقتداء کیوں نہ ہوئے۔ اگر کہو کہ جہاد کا حکم شریعت اسلام میں مرزا قادیانی کے آنے تک مؤقت تھا۔ تو ایسی توقیت سے کوئی شریعت خالی نہیں۔ سب احکام آئندہ نبی کے آنے تک مؤقت ہیں اور سب آنے والے انبیاء کی پیشین گوئیاں ہو چکی ہیں۔ اسلامی لٹریچر کی حفاظت بہت ہوئی ہے۔ کچی پکی تمام روایات حامی اور منکر کو مل جاتی ہیں۔ مذاہب سلف میں یہ اہتمام نہیں ہوا پھر بھی مختصر تذکرے موجود ہیں۔

اور یہ حق ہے کہ اگر مذہب حق تحریف اور کج فہمی سے خالی ہو تو نوحی و ابراہیمی، موسائی و عیسائی و محمدی سب کا مذہب ایک ہے۔ مگر ہر امت کے مسلک میں خود خدا نے تھوڑا تھوڑا تفاوت رکھا ہے۔ ارشاد ہے: "لکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا ولوشاء الله لجعلکم امت واحدة (المائدہ:۴۸)" ﴿ہم نے تم سب کے لئے الگ شریعت اور طریقہ بنایا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بناتا۔﴾ اور یہی تھوڑا تفاوت مرزا قادیانی کے مسلک میں ہے۔ اس لئے یہ بھی جداگانہ امت ہوئی مسلمان نہ ہوئی۔

بدقسمتی سے مرور زمانہ کے ساتھ مسلمانوں کو اقوال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت میں کئی طرح کے شکوک پیدا ہو گئے ہیں۔ بعض نے ان کو یک لخت ترک کر دیا ہے۔ احمدیوں کو اس سے عبرت لینی چاہئے اور جو شقاق و نفاق اور افتراق ان میں ابھی سے پیدا ہو گیا ہے۔ اسے دور کرنا چاہئے۔ ابھی تک خود مرزا قادیانی کو دیکھنے والے کثرت سے موجود ہیں اور تصانیف کے علاوہ مرزا قادیانی کے اقوال اس وقت کے الحکم وغیرہ میں بتفصیل شائع ہوتے رہے ہیں اور لوگوں کے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ ان پر کاربند ہونا چاہئے۔ ایک موقعہ پر آپ مسلمانوں کے ساتھ رشتہ ناطہ کرنے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کر رہے تھے۔ تو کسی نے پوچھا کہ اگر امام آپ

کی ذات سے ناواقف ہواور آپ کے کفر واسلام کی نسبت کوئی خیال نہ رکھتا ہوتو اس کا اقتداء جائز ہے یا نہیں۔

آپ نے کہا: ''اسے ہماری نسبت واقف کرواور پوچھو کہ وہ ہمیں مانتا ہے یا نہیں؟ اگر مانے تو اقتدا کرو ورنہ نہیں۔'' پھر فرمایا کہ ''خدا ایک علیحدہ جماعت بنانا چاہتا ہے۔تم لوگ اس کے حکم کے خلاف اغیار میں شامل رہنے کی کوشش کیوں کرتے ہو؟ (اوکما قال)

مجھے مرزا قادیانی کے خاص الفاظ مستحضر نہیں رہے۔مگر میں نے خود یہ واقعہ الحکم اخبار میں پڑھا ہے۔اس کا مفہوم یہی تھا۔پس جب مرزا قادیانی خود اپنی جماعت کو مسلمانوں سے علیحدہ کرتے ہیں۔تو احمدی اپنے تئیں مسلمانوں میں شامل رکھنے پر فخر کیوں کرتے ہیں۔کوئی مسلمان اپنے تئیں عیسائی نہیں کہتا اور مسیح علیہ السلام اور ان کی کتاب کو ماننے کے باوجود عیسائی ہونے کا فخر نہیں کرتا۔تو احمدیوں میں اس غیرت کا فقدان کیوں ہے؟ مسلمانوں کا نام مسلم خود خدا نے رکھا ہے۔'' هُوَ سَمّٰكُمُ المُسلِمِينَ (الحج:۷۸)'' ﴿ہم نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔﴾ اور اپنی جماعت کا نام احمدی خود مرزا قادیانی نے رکھا ہے اور وہ بھی خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔پس جب عیسائی اور مسلمان ایک نہیں ہو سکتے تو مسلمان اور احمدی دو کیوں نہ ہوئے؟

مسلمان حضرت محمد ﷺ کی غلامی میں آ کر اپنے تئیں آنحضرت ﷺ کی ذات عالی سے وابستہ کرنے میں اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور تمام انبیاء سلف علیہم السلام پر ایمان رکھنے کے باوجود محمد عربی علیہ الصلوٰۃ السلام کی امت میں داخل ہونا اپنا طغراء امتیاز جانتے ہیں۔احمدی جماعت ان سب کے بعد ایک اور آقا کا دامن پکڑتی ہے۔اسے مامور من اللہ سمجھتی ہے۔اس پر وحی ربانی نازل ہونا مانتی ہے۔اس کی آمد پر شریعت محمدیہ کے بعض مسائل (جہادوغیرہ) کی تنسیخ کی قائل ہے۔اپنے رہنماء کو مسیح علیہ السلام سے افضل مانتی ہے۔بلکہ فضیلت معراج جو مسلمانوں کے نزدیک محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام انبیاء علیہم السلام سے ممتاز کرتی ہے۔بقول مرزا قادیانی اس کا احمدیوں کے مقتداء کو ذاتی تجربہ ہے۔

غرض نبوت کی کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ فضیلت کوئی شان کوئی اختیار ایسا نہیں ہے۔جو احمدیوں کے مقتداء میں نہ مانا گیا ہو۔مگر باوجود اس کے وہ اپنے تئیں اپنے مقتداء کی ذات خاص سے وابستہ کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں اور اپنے رہنماء کا حکم پاتے ہوئے اپنے تئیں مسلمانوں سے علیحدہ جماعت قرار نہیں دیتے تو کیا احمدیوں کے اور بالخصوص لاہوری فرقہ کے ان متضاد

خیالات کا سبب یہ تو نہیں کہ جن بلند دعاوی پر وہ ایمان لا چکے ہیں۔ دل میں اپنے رہنماء کو ان کا اہل نہیں پاتے۔ اس لئے اپنے رہنماء کی مرضی کے خلاف اپنے تئیں علیحدہ جماعت شمار نہیں کرتے۔ بیعت کرنے کی شرم دامن گیر ہے۔ اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ مگر للچاتے ہیں کہ کسی طرح اسلامی جماعت سے چمٹے رہیں اور امت مرزائیہ میں نہیں بلکہ امت محمدی میں شمار ہوں یا شاید پولیٹیکل حقوق کا خیال ہے جو مسلمانوں کی جماعت میں شریک رہ کر گورنمنٹ سے حاصل کر سکتے ہیں اور علیحدہ ہو جائیں تو اقلیت کی وجہ سے ان سے محروم رہتے ہیں۔

اگر ایسا ہے تو اس کا علاج یہی ہے کہ یا تو جرأت اخلاقی سے کام لے کر اپنی تمام غلط فہمیوں کو خیر باد کہیں اور براہ راست مسلمان ہونے کا اعلان کریں۔ اسلام کا دروازہ ان سب کو اپنی مہمانی میں لینے کے لئے کشادہ ہے۔ یا اگر اپنے رہنماء کے زمرہ میں رہنے سے کسی طرح کی برکات اور خیرات سے متمتع ہونے کا اعتراف کرتے ہیں تو پولیٹیکل حقوق کے حقیر اور ناپائیدار فائدہ کا لالچ نہ کریں۔ گورنمنٹ مہربان ہے۔

اپنی اقلیت کے لئے کسی طرح کے امتیازات منوالیں اور دلیر ہو کر اپنی صف علیحدہ قائم کریں۔ یہی دو راستے ہیں جن میں سے کسی کو اختیار کرنے کے بغیر ان کے دل کی بے قراری دور نہیں ہو سکتی۔ بحالت موجودہ وہ دونوں فرقے مسلمانوں سے علیحدہ ضرور ہیں اور اس صف میں ایستادہ ہونے کا استحقاق خود اپنی رضامندی سے ضائع کر چکے ہیں۔ تعلقات کو ترک کرنے کا رشتہ، مناکحت کو توڑنے کا، نماز جماعت سے علیحدہ رہنے کا اور نماز جنازہ میں شریک نہ ہونے کا حکم ان کے رہنماء کی طرف سے مل چکا ہے۔ جدید پیغمبر اور اس کے جدید احکام ہمیشہ جدید مذہب پیدا کرنے کا باعث ہوئے ہیں۔ یہی سنت اب جاری ہے۔ لاہوری فرقہ بعض شرائط کے ساتھ مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز سمجھتا ہے۔

مگر ایک تو یہ ان کی خود ساختہ شریعت ہے۔ اسلامی شریعت کی رو سے جواز امامت کے لئے ان شرائط کی پابندی ضروری نہیں۔ دوسرے اس بارہ میں وہ اپنے رہنماء کے حکم ناطق سے سرتابی کرتے ہیں اور جب ان کا اپنے مقتداء سے یہ سلوک ہے۔ تو غیروں کو ان سے وفاداری کی توقع کب ہو سکتی ہے؟

رہا یہ کہ مسلمان احمدیوں کو کافر کہتے ہیں۔ مگر دیکھو تو سہی غیریت کو ظاہر کرنے کے لئے زبان کا اور محاورہ ہی کیا ہے۔ اس لفظ سے گھبراتے ہندو بھی ہیں۔ مگر کافر، ملیچھ اور بے دین کے لفظوں کو چھوڑتا کوئی نہیں۔ خلیفہ قادیانی مسلمانوں کو اصل میں کافر اور پولیٹیکل مسلمان کہتے ہیں۔

اس لئے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ حقوق میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ مسلمان یہ دردسر مول نہیں لیتے اور صریح کافر کہتے ہیں۔ یہ چھیڑ خوانی اور دل لگی ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ بند نہیں ہوسکتی۔ بلکہ آدمی جتنا چڑے اتنا ہی لوگوں کو چڑانے میں مزہ آتا ہے۔

مگر یہ عقائد کا بڑا تفاوت اور اس پر اس قدر افتراق اور علیحدگی کا مترتب ہونا اسی صورت میں ہے کہ احمدی ختم نبوت کا انکار اور مامور من اللہ کے آتے رہنے پر اصرار کرتے ہیں۔ اگر کبھی یہ مسئلہ صاف ہو جائے اور خاتم النبیین کا آفتاب تشکیک وتاویل کی گھٹا سے باہر آجائے تو پھر ظلی اور بروزی کا جھگڑا ایک طرف مرزا قادیانی کے طرز عمل کو دیکھ کر مجددیت اور محدثیت بھی ہوا ہو جائے گی۔ مجددین سلف رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تجدید مذہب اور اصلاح امت کا کام ایسی خاموشی سے کیا ہے کہ ان کا نام بھی کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ اپنی فضیلت اور برتری کا دعویٰ اور دعویٰ کا اعلان کہاں۔ مرزا قادیانی اس ٹائپ کے بالکل خلاف ہیں تو مجدد کیونکر ہو سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے طرز عمل سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اسے امت محمدیہ کی اصلاح بھی نہیں کہہ سکتے۔ پہلے پہلے مذہب اسلام کی تائید میں آنجناب نے براہین احمدیہ تصنیف کرنے کا ارادہ کیا تھا جو تکمیل کو پہنچتی تو شاید اسلام کی خدمت ہوتی۔ مگر ایک تو اس کی دو ابتدائی جلدوں کو دیکھ کر ہوشیار مسلمان بھانپ گئے تھے کہ مرزا قادیانی کیا بننے والے ہیں اور انہی دنوں میں مولوی غلام دستگیر قصوری نے ایک اشتہار نکالا تھا۔

جس کی پیشین گوئیاں مرزا قادیانی کے آئندہ دعاوی سے بالکل صحیح ثابت ہوئیں۔ دوسرے باوجود بہت بڑی تحدی کے وہ کتاب مکمل نہ ہو سکی اور آئندہ مرزا قادیانی کی تمام عمر اپنے دعاوی کو منوانے میں صرف ہوگئی۔ کہتے ہیں کہ آئینہ کمالات اسلام میں براہین احمدیہ کی ضرورت پوری کر دی گئی ہے۔ مگر یہ کتاب اس تحدی کے مطابق کہاں جس کا اعلان براہین احمدیہ کی پوری جلد میں ختم ہوا تھا اور جس کے مقابلہ پر انعام دینے کے لئے دس ہزار کی جائیداد رجسٹری کی گئی تھی اور دوسرے اسلام کی تائید میں کوئی کوشش ہوئی بھی ہو تو اسے اس عظیم الشان لٹریچر سے کوئی نسبت نہیں جو مرزا قادیانی نے تمام عمر کے اندر اپنے خاص دعاوی کی تائید میں تیار کیا ہے۔

اب رہا اغیار کو کشش کرنا۔ اس لحاظ سے بھی اگر آنجناب پیغمبر ہوں تو انہیں کامیاب پیغمبر نہیں کہہ سکتے۔ بیشک انہوں نے اپنی زیست کے اندر کئی ہزار نفوس کو اپنے مینار کے نیچے مجتمع دیکھ لیا۔ مگر باستثناء دس پانچ کے وہ سب پہلے بھی مسلمان تھے اور مرزا قادیانی جب بھی بہشتی مینار کے سایہ میں آنے کے بغیر بہشتی تھے اور وہ کروڑہا مسلمان جو مرزا قادیانی کی آمد سے پہلے اپنے

اپنے عقائد اور اعمال کے لحاظ سے نجات کے مستحق اور رضوان الٰہی کے حصہ دار تھے۔ ایک مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے ناری اور مستحق عذاب ہوگئے اور آپ نہ آتے تو وہ بدستور اپنے اپنے مدارج کے مطابق جنتی ہوتے اور طرفہ تر یہ ہے کہ توحید کے بارے میں جو تجدید مذہب کا مقصد وحید ہے۔ کوئی اصلاح بھی نہیں ہوسکی۔

محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمانی باپ کی بجائے رب العالمین اور لم یلد ولم یولد کی تلقین کی تو جن عیسائیوں نے اس عقیدہ کو نہ مانا ان کا راندہ درگاہ ہونا حق بجانب تھا۔ یہاں وہی اقرار توحید اور وہی موحدین کی عبادت قائم رہی اور باوجود اس کے موحدین مرزا قادیانی کے آنے سے پہلے ناجی تھے اور بعد میں معذب ہوگئے۔ اس لحاظ سے آپ کی آمد کو امت محمدیہ کی بربادی کہنا چاہئے یا اصلاح؟

یہ مانا کہ مرزا قادیانی اپنے منکرین کو ایک حد تک عذاب کا مستحق فرماتے ہیں نہ کہ دائمی عذاب کا۔ مگر ایک تو مرزا قادیانی کا ایسا دعویٰ مسلمانوں کے علاوہ تمام کفار عالم کے لئے ہے اور وہ خلود فی النار کو تسلیم نہیں فرماتے۔ یہ بھی ہم جیسے گنہگاروں کے لئے ایک دل خوش کن خط تنسیخ ہے۔ جو مرزا قادیانی نے قرآن کی کئی آیتوں پر اپنے پیغمبرانہ اختیار سے کھینچا ہے۔ کاش قرآن کو نازل کرنے والا خدا بھی اس کو منظور فرمالیتا۔ مگر افسوس کہ قانون قدرت اس کے خلاف شہادت دیتا ہے۔ انرشیا کی طاقت رفتار کے بعد سکون اور سکون کے بعد رفتار کبھی پیدا ہونے نہیں دیتی۔ جب تک کوئی مخالف قوت اس کی مزاحمت نہ کرے۔ بلکہ ایک چیز کو حالت اور ہر ایک انسان کی جو عادت ایک بار پیدا ہو جائے۔ وہ ہمیشہ ترقی کرتی رہتی ہے اور بدلنے کے لئے ویسی ہی زبردست مخالف قوت کا انتظار کرتی ہے۔

پس اگر کسی کے دل میں ایمان کا سونا موجود ہے اور معصیت کا زنگ اس پر غالب آ گیا ہے۔ تو عذاب کی آگ سے جل کر زنگ کا دور ہونا اور خالص سونے کا دوبارہ قیمت پانا ممکن ہے۔ لیکن اگر کفر وشرک نے قلب کو بالکل تاریک کر دیا ہے۔ تو موت کے بعد نہ توبہ کا سوہان کارگر ہوسکتا ہے۔ نہ ایمان کی تجلی اثر کر سکتی ہے۔ کیونکہ دار آخرت دار العمل نہیں۔ دار المکافات ہے۔ وہاں تاریکی کے اندر ابدالاباد تک ترقی پانے اور عذاب میں گرفتار رہنے کے سوائے کوئی صورت سنت اللہ کے اندر نظر نہیں آتی اور کافر وہاں جا کر کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ جس سے اس کے دل کی تاریکی دور ہو اور نور ایمان حاصل کر کے جلوہ ضیاء ربانی کا مستحق بنے۔ وہاں ''لتركبن طبقا عن طبق (الانشقاق:۱۹)'' ﴿تم درجہ بدرجہ چڑھتے جاؤ گے۔﴾ اور ''سنستدرجهم من

حیث لا یعلمون (القلم:۴۴)" ﴿ہم ان کو بتدریج اس عذاب تک لے جائیں گے جو انہیں معلوم نہیں۔﴾ کا حکم ہی قانون قدرت کے مطابق ہے۔

مگر خیر میرا اصل مطلب یہ تھا کہ کسی قدر عذاب ایک تو مرزا قادیانی کے نزدیک سب کے لئے عام سزا ہے اور وہی مسلمانوں کو مرزا قادیانی کا انکار کرنے کی وجہ سے ملے گی اور دوسرے اگر مسلمانوں کو مرزا قادیانی کا انکار کرنے کے بعد دیگر کفار کی نسبت عذاب کم دیا جائے گا۔ مگر دیا ضرور جائے گا۔ جب بھی اگر مرزا قادیانی تشریف نہ لاتے تو مسلمان اپنے گناہوں پر عذاب پاتے مگر اس عذاب سے جو مرزا قادیانی کے انکار سے مترکب ہوا ضرور محفوظ رہتے۔

پس جہاں مرزا قادیانی سے پہلے دنیا کے تمام مسلمان اس خاص عذاب سے محفوظ تھے۔ وہاں مرزا قادیانی کی آمد پر چالیس کروڑ میں سے چند ہزار یا چند لاکھ بچ سکیں گے۔ باقی سب معذب ہوں گے۔ پس آپ کی آمد امت محمدیہ کے لئے خوش قسمتی کیا ہوئی، سخت بدقسمتی کیوں نہ ہوئی؟

رہا وہ کام جو مرزا قادیانی کے بعد آپ نے اور خواجہ کمال الدین صاحب نے ممالک غیر میں جاری کیا ہے۔ اس کی کمیت اور کیفیت مجھے معلوم نہیں۔ البتہ ایک بار یاد پڑتا ہے۔ میں نے کمال الدین کی زبان سے سنا تھا کہ یورپ میں احمدی اور غیر احمدی کا مناقشہ پیدا کرنا مناسب نہیں۔ وہاں صرف اسلام کی دعوت دی جاتی ہے۔ اگر ایسا ہے اور اگر اس کام پر وہ تمام اعتراض غلط ہیں۔ جو اخباروں میں وقتاً فوقتاً نکلتے رہتے ہیں۔ تو بیشک آپ کے کام کو اسلامی کام سمجھنے کے سوا چارہ نہیں۔ مگر ایک تو میں یہاں دیکھتا ہوں کہ احمدی جماعت کا کوئی فرد کسی مجلس میں شریک ہو اور وہ سب کیسے ہی ضروری کام میں یا کیسی ہی مصیبت کو مندفع کرنے میں مصروف ہوں۔ احمدی بہادر احمدیہ کو پیش کرتا اور بحث کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

اس میں احمدیوں کو عیب نہیں سمجھتا۔ ہنر جانتا ہوں اور بیشک انسان کو اپنے مسلک کی تبلیغ کا ایسا ہی شغف ہونا چاہئے۔ آریہ بھی یہی وصف رکھتے ہیں اور مسلمانوں میں سے شیعہ اور اہل حدیث بھی کسی قدر اس وصف سے متصف ہیں۔ کاش تمام مسلمانوں کو اپنے گھر کی ایسی معلومات اور ان کو پھیلانے کا ذوق ہوتا۔ مجھے صرف یہ تعجب ہے کہ احمدی حضرات وقت کی ضرورت کو بھی نہیں دیکھتے اور بعض اوقات بحث میں وہ کام خراب کر دیتے ہیں۔ جس کے لئے جمع ہوں۔ ان کی اس عادت کو دیکھتے ہوئے میں حیران ہوں کہ یورپ میں کام کرنے والوں کی احمدی فطرت کیونکر بدل جاتی ہوگی اور وہاں احمدی سے صرف مسلمان کیونکر رہ جاتے ہوں گے اور اگر

بالفرض ایسا ہونا بھی ہوتو احمدی مبلغین اسلام کی صداقت ثابت کرتے ہوئے اپنے مسلک کے مطابق یہ دلیل ضرور پیش کرتے ہوں گے کہ امت محمدیہ میں وحی الہام کی فضیلت رکھنے والے اور خدا سے ہمکلامی کا شرف پانے والے ہمیشہ آتے رہتے ہیں اور اب تک آ رہے ہیں اور اس طرح پروہ بظاہر اسلام کی خوبی کا اظہار کرتے ہوں گے۔

مگر حقیقت میں جو برتری اور فوقیت ختم نبوت کے مسئلہ کو روشن اور اس کی حقیقت کو بے نقاب کرنے سے اسلام کے اندر ثابت ہوسکتی ہے اور جس کمال کی وجہ سے وہ تمام ادیان سابقہ و لاحقہ کا ناسخ بنتا ہے۔ اس کے علم سے اپنے زیر اثر رہنے والوں کو محروم رکھتے ہوں گے۔ احمدیوں کی طرف سے جس اسلام کو وہاں پیش کیا جاتا ہوگا۔ وہ آفتاب کی طرح ضیاء پاش ہوکر تمام نجوم و کواکب کو بے نور کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہوگا۔ کیونکہ اگر وحی کا نازل ہونا کسی غرض پر موقوف نہ ہو اور اگر اس کا دروازہ ہمیشہ بلاوجہ کشادہ رہتا ہو تو انسان کو صرف اسلام پر انحصار رکھنے کی ضرورت کیوں ہو۔ وحی والہام اسلام سے پہلے بھی نازل ہوتا رہا ہے اور بعد میں بھی نازل ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

یعنی منزل مقصود تک پہنچانے والی ٹرینیں ہمیشہ چلتی رہی ہیں اور چلتی رہیں گی۔ تو پہلی ٹرینوں میں اسلامی ٹرین میں اور آئندہ آنے والی ٹرینوں میں سے ہر ایک میں مسافر سوار ہونے کا اختیار رکھتے ہیں۔ وہ کیوں کسی اور ٹرین کا ٹکٹ واپس کریں اور نیا ٹکٹ خریدنے کی زحمت اٹھائیں۔ یا کیوں کسی آنے والی ٹرین کا انتظار کریں اور موجودہ وقت میں اطمینان سے اپنا کاروبار جاری نہ رکھیں۔ اسلام کا تفوق اور اسلام کے سواسب طرف سے مایوس ہونے کی صورت جبھی پیدا ہوسکتی ہے کہ اسلام نے وحی والہام کے مدعا کو جو ہمیشہ نقص سے کمال کی طرف ترقی کرتا رہا ہے۔ ایسے مکمل طریق سے پورا کر دیا ہو کہ اس سے پہلے بھی ایسی تکمیل کی صورت نظر نہ آئی ہو اور آئندہ اس پر اضافہ کرنا ممکن نہ ہو اور اس مدعا خاص کی نسبت جو ہدایت نامہ نازل فرمایا گیا ہے۔ جہالت کے زمانے میں اس وقت کے انسانوں کے بے نظیر قوت حافظہ سے، کاغذ کی کمیابی کے زمانے میں ہڈیوں اور پتھروں پر نقش کرنے سے، فراوانی سامان کتابت کے زمانے میں ہر کہ ومہ کے اندر تحریر کا شوق پیدا کرنے سے اور طبع واشاعت کی ایجاد ہونے پر اس کے ذخیروں کا انبار لگانے سے اس کی حفاظت ایسی ہوئی ہو کہ ابدالاباد تک اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ رہا ہو۔ ایسے مدعا خاص کو نازل فرمانے اور اس کی حفاظت کا ایسا اہتمام کرنے میں اسلامی تفوق کا راز مضمر ہے اور اسی ختم نبوت کے الفاظ میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔

یعنی جو عظیم الشان کام صدیوں کے اندر بتدریج ترقی کرتا آیا تھا۔ اس کی تمامیت پر ''الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ:۳)'' ﴿آج تمہارا دین ہم نے مکمل کر دیا۔﴾ کی مہر ثبت ہوگئی اور ''انا له لحافظون (الحجر:۹)'' ﴿ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔﴾ کے وعدہ نے اضاعت کا اندیشہ دور کیا۔ آئندہ کوئی جدید ہدایت نازل کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ حضور علیہ السلام خاتم النبیین قرار پائے۔ اب بے وجہ وحی کا نزول نہ ہوگا۔ اس کا سب سے اعتراف کروایا گیا: ''ربنا ماخلقت هذاباطلا (آل عمران:۱۹۱)'' ﴿اے رب تو نے یہ بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔﴾ اور سب کو تنبیہ کی گئی کہ خالق کا کوئی فعل عبث نہیں۔ ''افحسبتم انما خلقنا کم عبثا (المومنون:۱۱۵)'' ﴿کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ بنایا۔﴾

وحی والہام ہمیشہ نازل ہوتا رہا ہے اور اس نے ہمیشہ توحید ربانی سے آشنا کرنے کا کام دیا ہے۔ مگر قواء عقلیہ کی خامی و پختگی، تدبر و تفکر کی صلاحیت اور بروقت کی زبان اور محاورہ کے اندر مطالب کو کما حقہ ظاہر کرنے کی قابلیت میں جس قدر تفاوت رہا ہے۔ اسی قدر مسئلہ توحید کو ذہن نشین کرنے اور معرفت ربانی تک پہنچنے میں نقص یا کمال کا ظہور ہوا ہے۔ ابتداء میں بہت زیادہ نقص باقی رہا اور پھر بتدریج اس میں کمی ہوتی گئی۔ وقت اور ہر زمانے کی وحی محفوظ نہیں رہی۔ مگر اس کو اخذ کرنے کے بعد توحید کے سمجھنے میں جو غلط فہمیاں ہوتی رہی ہیں۔ ان میں سے اکثر اوراق زمانہ پر ثبت ہیں۔ ابتداء میں کسی خوشنما درخت یا کسی عجیب جانور کو دکھا کر بتایا گیا کہ خدا ان میں سے زیادہ باجمال اور اس سے زیادہ تعجب انگیز قدرت رکھنے والا ہے اور ان درختوں اور جانوروں میں اس کی قدرت کاملہ کا ظہور ہے۔ اس تبلیغ نے قرب خداوندی کا شوق پیدا کیا۔

مگر نادانی نے یہ اثر دکھایا کہ کچھ عرصہ کے بعد گائے اور بندر جیسے جانوروں اور پیپل اور تلسی جیسے درختوں کی بطور ایک معبود کے پرستش ہونے لگی۔ آئندہ انسانی ہوش وحواس نے ترقی کی اور پیش پاافتادہ چیزوں سے نظر آگے جانے لگی تو قدرت خداوندی کو ہوا، پانی اور آگ جیسی زبردست طاقتوں سے تشبیہ دی گئی۔ جس نے عناصر پرستی کا دروازہ کھولا۔ اسی طرح جس قدر دور کی چیزوں تک اور غیر محسوس قوتوں تک رسائی ہوتی گئی۔ ان سے سامان ترغیب پیدا کیا گیا اور ہدایت کی طرف بلایا گیا اور انسان خدا کی تلاش میں اجرام سماوی کی طرف اور بارش اور دولت

وغیرہ کے دیوتاؤں اور دیویوں کی طرف جھکتا رہا۔ آخر میں صاف اور صریح الفاظ کے اندر وحی کا نزول ہونے لگا تو جب بھی جناب مسیح علیہ السلام کے محاورہ میں خدا کے لئے ہمارے آسمانی باپ کا لفظ استعمال کیا گیا اور لوگوں نے پدرانہ تعلق کا ذکر سن کر جناب مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا۔

غرض ہر وحی کے بعد انسان نے ذات خداوندی کو سمجھنے کی کوشش کی ہے تو اس کے لئے کسی نہ کسی طرح کی جسمانی شکل اور جسمانی اوصاف مان لئے ہیں۔ یہ صرف اسلامی وحی کا خاصہ ہے کہ اس نے ذات وصفات خداوندی کے ذکر میں کبھی اور کہیں ایسا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا۔ جس سے آئندہ غلط فہمی کا ظہور اور کسی محسوس یا غیر محسوس مخلوق کو معبود سمجھنے کا امکان ہو۔ بلکہ اس نے ''لیس کمثله شی (الشوریٰ:۱۱)'' ﴿اس کی مثال بھی کوئی نہیں﴾

''سبحان الله عما یصفون (الصف:۱۰۹)'' ﴿وہ لوگوں کی ہر طرح کی توصیف سے بالاتر ہے﴾ اور ''لا یحیطون به علما (طٰہٰ:۱۱۰)'' ﴿اس کو کسی کا علم گھیر نہیں سکتا۔﴾ جیسے صاف اور صریح الفاظ میں سمجھایا گیا کہ خدا ہر طرح کے ناقص اور ناپائیدار اوصاف سے مبرا اور انسانی فہم وقیاس میں در آنے سے بالاتر ہے اور اسے رب العٰلمین (سب کو پالنے والا) کہہ کر پدرانہ شفقت ورحم کا تصور قائم رکھا ہے اور پسری تعلق کا اندیشہ پیدا نہیں ہونے دیا۔ یہی وہ غایت معرفت ہے۔ جس تک انسان پہنچ سکتا ہے کہ بجائے خدا کو سمجھنے کے یہ سمجھا جائے کہ اسے کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ اس سے آگے نہ انسانی فہم ترقی کر سکتا ہے اور نہ اس کو ترقی دینے کے لئے کسی وحی والہام کی ضرورت۔

اب انسان تمام ادیان سابقہ کو چھوڑ کر ہی اس معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے اور اسلام کے بعد آئندہ کے لئے ہر قسم کے انتظار اور امید سے یکسو ہو کر اطمینان کے ساتھ اسلام پر قائم رہ سکتا ہے اور اسلام کا یہی وصف ہے جس کی وجہ سے تمام دنیا میں اسلام کی منادی کرنے اور کافۃ الناس کو اس کی طرف دعوت دینے کی ضرورت ہے۔ احمدی مبلغین اسلام کے اس وصف سے آشنا نہیں ہیں اور انہیں تعلیم ہی ایسی دی جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ مفتری کو ملہم من اللہ سمجھنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ اسلام کے ایسے مخصوص اوصاف اور کمالات کو کب پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے انسان اسلام کی آغوش میں آنے پر مجبور ہو۔ جب وحی والہام کا دروازہ ہمیشہ کے لئے مفتوح ہے تو محمد

رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاکر سخت عبادت اور ناگوار ایثار کا پابند ہونے کی بجائے آدمی ایک بھنگڑ کے نعرہ مستانہ کو وحی سمجھ کر ریش و بروت کی صفائی کو مغز عبادت اور آوارگی و بے لگامی کو کمال معرفت کیوں نہ قرار دے۔ تحریک احمدیہ نے ختم نبوت کو اڑا کر اسلام کو تبلیغی مذہب ہونے کے قابل نہیں چھوڑا۔ ہر شخص آزاد ہے اور کوئی کسی کا اتباع کرنے پر مجبور نہیں ہوسکتا۔ تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی۔

حضرت محمد ﷺ کے بعد مرزا قادیانی تشریف لائے تو قرآن میں بار بار خلود فی النار (آگ میں ہمیشہ جلنا) کا ذکر دیکھ کر جس خوف و دہشت سے جان ہوا ہو رہی تھی اس سے نجات ملی۔ دوسرے اپنی جان کو خدا کے راہ میں قربان کرنے کا جو ہوش ربا فریضہ گردن پر سوار تھا۔ اس سے آزاد ہوگئے تو کیوں نہ انتظار کریں۔ شاید کوئی اور ملہم پیدا ہو اور حج اور زکوٰۃ سے بھی سبکدوش کردے۔ یا بعض مناہی محرمات کی اجازت دے۔ جب یہ سلسلہ جاری ہے اور گزشتہ احکام پر خط تنسیخ کھینچ سکتا ہے۔ تو کبھی نہ کبھی اب سے زیادہ آسانی پیدا ہونے کا بھی احتمال ہے۔ کیا یورپ میں یہی تبلیغ ہوتی ہوگی۔ جس کے لئے مسلمانوں سے مدد طلب کی جاتی ہے؟

مگر نہیں، یاد رکھئے تبلیغ اسلام کی ایک طرف احمدیہ کی تبلیغ بھی نہیں ہوسکتی۔ جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے کہ جو انوار و برکات اس تحریک کے اتباع پر مرتب ہوتے ہیں۔ وہ نہ کبھی پہلے حاصل ہوئے اور نہ اس تحریک میں داخل ہونے کے بغیر حاصل ہوسکتے ہیں۔ یعنی جس ہدایت کی طرف بلایا جاتا ہے۔ وہ مکمل ہے۔ بے نظیر ہے۔ آخری ہے اور رائل روڈ ہے۔ جب تک نبوت ختم نہیں ہوئی۔ جس قدر انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ سب خاص اقوام کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ ایک قوم کے سوا دوسرے قوم سے ان کا سروکار نہ تھا۔ اس لئے ایک وقت میں کئی کئی پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کا حنیف ہونا انہیں متبوع خلائق بناتا ہے۔ ان کے زمانے میں بھی سدومیوں کی طرف حضرت لوط علیہ السلام مبعوث کئے گئے۔

کافۃ الناس کے لئے نبی جبھی مبعوث ہوسکتا ہے کہ اس کی شریعت مکمل ہو اور اس کے بعد وحی والہام منقطع کردیا جائے۔ یہی ہوتا تھا اور ہو چکا۔ اب کسی مجدد، کسی محدث اور کسی نبی پر وحی والہام کے منقطع سلسلہ کو جاری نہ سمجھو۔

نیز فرمایئے کہ اگر یورپ والوں کو صرف مسلمان بنایا جاتا ہے اور احمدیت سے آگاہ نہیں کیا جاتا تو آپ کے عقیدہ میں مرزا قادیانی پر ایمان نہ لانے سے آدمی کے اسلام میں جو نقص رہتا ہے آپ وہاں کے مسلمانوں میں اس کا دفعیہ کیونکر کرتے ہیں اور وہاں کے جو لوگ اسی حالت میں مر جاتے ہیں اور مرزا قادیانی سے واقف نہیں ہوتے۔ ان کے "کسی قدر عذاب" میں مبتلا رہنے کا کیا تدارک ہوتا ہے اور اگر آپ کے نزدیک صرف اسلام سے شناسا ہو کر وہ نجات کے مستحق ہو جاتے ہیں تو پھر ہندوستان کے مسلمانوں کا کیا قصور ہے۔ جو آپ انہیں مرزا قادیانی سے شناسا کرنے اور انہیں "کسی قدر عذاب" کا مستحق بنانے کی سر بکف کوشش کر رہے ہیں۔ جو رحم آپ کا اہل یورپ کے حال پر مبذول ہے۔ خدارا اس رحم سے ہندوستان کے غریب مسلمانوں کو محفوظ فرمائیں۔

یورپ والے تثلیث کے قائل یا دھریہ ہوتے ہوئے آپ کے ایسے رحم کے مستحق ہیں تو ہندوستان والے حضرت محمد ﷺ کا کلمہ پڑھتے اور توحید پر قائم رہتے ہوئے کیوں مستحق نہیں کہ ان تک مرزا قادیانی کا نام اور کام نہ پہنچایا جائے اور اس لاعلمی کو ان کے جنتی ہونے کا باعث بنایا جائے۔ یہ درخواست صرف اسی صورت میں ہے جبکہ آپ یورپ میں احمدیت کی تبلیغ نہ کرتے ہوں۔ لیکن اگر وہاں والوں سے بھی ہندوستان جیسا سلوک ہوتا ہے تو پھر آپ اسلامی خدمت کوئی نہیں کرتے۔ اپنے مذہب کا کام کرتے ہیں جو آپ کو مبارک رہے

آپ نے امام الزمان کے مسئلہ کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ یعنی آپ مرزا قادیانی کو امام زماں مانتے ہیں اور ان کی اطاعت کو فرض گردانتے ہیں۔ میرا خیال بھی ملاحظہ کیجئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد خلفاء راشدین کو آپ ضرور امام الزمان سمجھتے ہوں گے اور ان کے امام بننے کا طریق بھی آپ کو معلوم ہے۔ ان کو امت نے اپنے اتفاق سے انتخاب کیا اور وہ بغیر اپنی خواہش اور کوشش کے امام بنے۔ پس امام بننے اور بنانے کا صحیح طریق یہی ہے اور انہی کو آدمی نہ پہچانے تو جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ ماموریت کا دعویٰ کرنا، اطاعت کی طرف بلانا اور منکرین کو عذاب سے ڈرانا پیغمبر کا خاصہ ہے۔ امام کا کام نہیں۔

مرزا قادیانی نے کوئی انوکھی بات نہیں کہی تھی۔ جس شکل سے ہمیشہ نبی آتے رہے ہیں۔ اسی شکل میں انہوں نے اپنے تئیں پیش کیا۔ آپ نے اور آپ کے فرقہ نے انہیں انوکھی چیز بنادیا اور دنیا کا عجیب الخلقت انسان بنا کر پیش کیا۔ یعنی آپ کے نزدیک وہ معمولی امام ہیں۔

معمولی مجدد ہیں۔ معمولی محدث ہیں اور باوجود اس کے وہ اپنی شان میں ان میں سے کسی کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں رکھتے تو آپ کی فلاسفی سمجھے کون؟

اس امامت کو دیکھئے، خلفاء راشدین کے بعد اس کا کیا حشر ہوا۔ یہی نا کہ بدقسمتی سے امت نے اس فریضہ کو فراموش کردیا اور مروان جیسے مکار، عبدالملک جیسے جابر اور یزید جیسے ظالم حکام جو فریب کے زور سے، زر کے زور سے اور تلوار کے زور سے حکومت پر متصرف ہوتے رہے۔ آرام طلب اور غافل رعیت انہیں امام کا لقب دے کر اطاعت کرتی رہی اور امام کو صحیح معنوں میں قائم کرنے کی فرضیت عقائد کی کتابوں میں لکھی رہ گئی اور اس وقت سے لے کر آج تک امام کوئی نہیں ہوا۔

ہم سب اپنے فرض سے غافل رہنے کی وجہ سے گنہگار ہیں۔ مگر جب امام زمان کوئی موجود نہیں تو اس کو نہ پہچاننے کے مجرم نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی اس شکل سے امام نہیں بنائے گئے تو آپ انہیں امام الزمان کیونکر فرض کر سکتے ہیں۔

یہ ہیں میرے وہ تمام خیالات جو آپ کا رسالہ ''ہمارے عقائد اور ہمارا کام'' دیکھ کر میرے دل میں پیدا ہوئے۔ انہیں پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں اور آخر میں گزارش کرنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ آپ اپنے عقائد اور اپنے کام کو اگر اس رنگ میں پیش کرتے کہ ایک جدید مسلک کے پیرو ہو کر آپ نے کیا پایا اور اسے کہاں تک پھیلایا تو کسی کو اس کی نسبت اظہار خیال کی ضرورت نہ تھی۔ ہر شخص کو کوئی مسلک پیدا کرنے کا یا اختیار کرنے کا اور اس کو رواج دینے کا حق حاصل ہے۔ ہمارے دل میں خیالات کا طوفان اس لئے اٹھتا ہے کہ آپ صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں اور باعث ترک ملاقات جو ہم سمجھتے ہیں۔ اسے مانتے نہیں اور جو خود بتاتے ہیں، سمجھاتے نہیں۔ یعنی آپ اپنے تئیں مسلمان کہہ کر ہم سے معانقہ کرتے ہیں اور اپنی رفتار قیامت کو جاری رکھتے ہوئے بہت جلد آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور ہم کہتے رہ جاتے ہیں کہ:

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی
بازار خویش و آتش ماتیز مے کنی

اس کا جواب اگر عنایت ہوا تو نہایت شوق سے دیکھوں گا اور عجب نہیں جو دونوں یک جا شائع ہوں یا انتظار کے بعد یہی تحریر پریس میں جائے۔ فقط!

خاتم النبیین لا نبی بعدی
مرزا کا چہرہ
اپنے آئینہ میں
حضرت مولانا مشتاق احمد ہوتوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

وجہ تالیف

چونکہ مرزائیوں کا گمراہ فرقہ اپنے باطل مذہب اور گندے عقیدے کی تبلیغ میں سرگرم ہے۔اس لئے یہ مختصر سا رسالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اعمال و کردار، سب و شتم، سفید و سیاہ جھوٹ، رنگین و مرصع گالیاں وغیرہ خود مرزا قادیانی کی ہی کتابوں سے نقل کر کے اس لئے جمع کی ہیں کہ وہ سادہ لوح انسان جو مرزائیوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر حقیقی مذہب اسلام سے روگرداں ہو کر کافر بننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ان کو اس گروہ ضال و مضل کی تمام فریب کاریوں سے آگاہ کیا جائے تا کہ کوئی مسلمان ان کے مکروفریب کے جال میں نہ پھنسے۔نیز مسیلمہ کذاب ثانی کی حقیقت اور اس کی تہذیب و اخلاق کی تصویر اس طرح عریاں ہو جائے کہ ہر آدمی یہ محسوس کرے کہ ایسا شخص مجدد، مسیح، نبی اور مصلح تو کیا شرافت و انسانیت کا حامل بھی نہیں ہو سکتا اور یہ رسالہ انشاءاللہ سلیم الطبع اور سعادت مند آدمی کو راہ راست پر لانے کا موجب بنے گا۔پہلے مرزا قادیانی کی رنگین اور مرصع گالیاں جس سے اس کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ان سے مشتے از خروار بطور نمونہ بالکل صحیح حوالہ جات سے نقل کرتا ہوں۔ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کی تہذیب......تصویر کا پہلا رخ

۱...... ’’کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔‘‘ (کشتی نوح ص۱۱، خزائن ج۱۹ ص۱۰)

۲...... ’’گالی دینا اور بدزبانی طریق شرافت نہیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ نمبر۵ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۱۷۴)

۳...... ’’گالیاں دینا کمینوں اور سفلوں کا کام ہے۔‘‘ (ست بچن ص۲۱، خزائن ج۱۰ ص۱۳۳)

۴......

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

(درثمین ص۱۲)

اب مرزا کی رنگین گالیاں سنیں۔

تصویر کا دوسرا رخ...... پیروں کو گالیاں

۱...... ''بعض جاہل سجادہ نشین فقیری اور مولویت کے شتر مرغ......لیکن یہ جاننا چاہئے کہ یہ سب شیاطین الانس ہیں۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷،۱۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)

۲...... ''پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں۔ وہ نہ صرف دروغ گو بلکہ سخت دروغ گو ہیں۔'' (نزول المسیح ص ۶۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۴)

۳...... ''اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ پر رکھ دی۔''
(حاشیہ نزول المسیح ص ۷۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۸)

علماء کو گالیاں

۱...... ''بدبخت مفتریو نہ معلوم یہ وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم و حیاء سے کام نہیں لیتا۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲)

۲...... ''اے بدذات فرقہ مولویاں۔'' (انجام آتھم ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ۲۱)

۳...... ''بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں......دنیا میں سب جانوروں میں سے سب سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں......اے مردار خور مولویو اور گندی روحو......اے اندھیرے کے کیڑو۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)

۴...... ''بے ایمانو، نیم عیسائیو، دجال کے ہمراہیو۔''
(اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹)

۵...... ''ملہموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے سفیہوں کا نطفہ بدگو ہے اور خبیث اور مفسد جھوٹ کو ملمع کرنے والا منحوس ہے۔ جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے......تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے۔ اے حرامی لڑکے۔''
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴،۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۶)

(انجام آتھم ص ۲۸۲، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۲) پر کہا ''اے نسل بدکاراں یعنی اے بدکار عورتوں کی نسل۔'' اور اس کے علاوہ بھی بے شمار کتابیں رنگین اور مغلظ گالیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ جو مرزا قادیانی کی اخلاقی تصویر کو برہنہ اور بے نقاب کر دیتی ہیں اور سنئے۔

عوام کو گالیاں

مرزا قادیانی کہتے ہیں:

ان العدیٰ صاروخنازیرالفلا　　نساءهم من دونهن الاکلب

یعنی دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔"

(نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ص۵۳)

۲...... "تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها ويقبلني ويصدق دعوتي الا ذرية البغايا" یعنی میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے سوائے بدکار عورتوں کی اولاد کے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، خزائن ج۵ص۵۴۷)

دیکھا یہ ہے مرزا قادیانی کی تعلیم اور اس کی تہذیب:

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

بس ہم یہی کہتے ہیں کہ ان رنگین ومرصع گالیوں کے لائق مرزا قادیانی ہیں لہٰذا ہم ان کا ثواب مرزا قادیانی کی روح کو بخشتے ہیں۔

لطیفہ

مرزا قادیانی کا بڑا لڑکا فضل احمد مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لایا اور مرزا قادیانی کی زندگی میں فوت ہو گیا تو اس کا آپ خود فیصلہ کریں کہ وہ کیا بنا اور اس کی والدہ کیا بنی؟

مرزائی عذر

مرزائی یہ عذر کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جوابی طور پر گالیاں دیں اور یہ سخت کلامی ہے گالیاں نہیں ہیں۔

جواب...... یہ عذر بالکل غلط ہے کیونکہ مرزا قادیانی خود کہتے ہیں "میں نے جوابی طور پر کسی کو گالی نہیں دی۔"

(مواہب الرحمٰن ص۱۸، خزائن ج۱۶ص۲۳۶)

خواہ مخواہ اس کی بدزبانی کو چھپانے کے لئے تاویلیں کرتے ہیں اور اگر یہ گالیاں نہیں ہیں تو ہم مرزائی امت کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سب ذریۃ البغایا خنازیر الفلاء اور کلاب ہیں۔ کوئی

تکلیف تو نہیں ہوگی اور ہونی بھی نہیں چاہئے۔ بلکہ وہ ہم کو دعائیں دیں کیونکہ مرزا قادیانی نے یہ تعلیم دی تھی کہ:

گالیاں سن کر دعادو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار

(درثمین ص ۸۵)

انبیاء علیہم السلام کی توہین...... تصویر کا پہلا رخ

۱...... مرزا قادیانی کہتے ہیں: ’’اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کرنا کفر ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

۲...... ’’وہ بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ و مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔‘‘ (البلاغ المبین ص ۱۹، ملفوظات ج ۱۰ ص ۴۱۹)

لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دریدہ دہنی اور ان کی توہین کی ہے اس کو کوئی حلیم سے حلیم شخص بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ دیکھئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین...... تصویر کا دوسرا رخ

مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے تھے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور برے برے نام رکھے۔‘‘

(چشمہ مسیحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

۲...... ’’آپ (عیسیٰ) کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھی۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چال چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۸)

۳...... ’’یسوع اپنے تئیں اس لئے نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی، کبابی ہے اور خراب چال چلن۔‘‘ (ست بچن ص ۱۷۲ حاشیہ، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

۴...... ''مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۳،۲۴)

۵...... ''یسوع کی تمام پیش گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اور مسلمانوں کا زندہ رسول، اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے۔ قحط پڑیں گے۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا نام پیش گوئی رکھا۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۴، خزائن ج۱۱ ص۲۸۸)

۶...... ''لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ کے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی حرام کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔'' (دافع البلاء آخری ص، خزائن ج۱۸ ص۲۲)

۷...... ''آپ (عیسیٰ) کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں کی طرح مرگی کو بیماری نہ سمجھتے تھے۔ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی...... یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

۸......

ابن مریم مر چکا حق کی قسم
داخل جنت ہوا اے محترم
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(تتمہ حقیقت الوحی ص۴۹، خزائن ج۲۲ ص۴۸۲)

۹...... ''یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔''

(حاشیہ ست بچن ص۱۷۰، خزائن ج۱۰ ص۲۹۵)

۱۰...... ''مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا۔ جب استاد کے سامنے اس کے حسن و جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کر دیا۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم

نوجوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔"

(الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء)

دیکھا اپنی جھوٹی اور انگریزی نبوت کی اشاعت میں کس قدر جرأت اور بے باکی سے ایک جلیل القدر پیغمبر کی توہین کی ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

عذر لنگ

مرزا قادیانی اور اس کی امت اپنے جرم کی پردہ پوشی کے لئے یہ عذر کرتے ہیں کہ یسوع کی توہین کی ہے عیسیٰ کی نہیں کی۔ کیونکہ عیسیٰ اور یسوع دو آدمی تھے۔

جواب...... مرزا قادیانی اور اس کی امت نے یسوع کی توہین کا اقرار کیا ہے۔ اب اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی توہین سے انکار کرنا بالکل غلط اور ناقابل تسلیم ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے بیانات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عیسیٰ، یسوع، مسیح تینوں ایک ہی آدمی کے نام تھے۔ مذکورہ بالا عبارات میں بھی مسیح اور عیسیٰ ابن مریم کی تصریح ہے۔ ان کے علاوہ اور عبارتیں بھی ملاحظہ فرمائیے۔

۱...... "بائبل اور ہماری حدیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا جاتا ہے۔ وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

(چشمہ مسیحی ص ۲۶، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

۲...... "تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ کی مانند ایک نبی قائم کیا جائے گا۔ وہ نبی یسوع یعنی عیسیٰ ابن مریم ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۰، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۹)

۳...... "یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں۔ تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا۔"

(چشمہ مسیحی ص ۶۷ حاشیہ، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۱)

۴...... "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھے۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔" (کشتی نوح ص ۱۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

اس عبارت میں حضرت مریم علیہا السلام کی بھی توہین ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی تصریح "ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل ادم" کے ہوتے ہوئے عیسیٰ کا باپ اور حضرت مریم کا

خاوند ثابت کیا ہے۔اس کے علاوہ اور بھی بے شمار شہادتیں موجود ہیں۔ جو صاف بتا رہی ہیں کہ یسوع، مسیح اور عیسیٰ ایک ہی آدمی کے نام تھے۔اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی توہین سے انکار کرنا ایسا ہے جیسے کہا جائے کہ سورج نکلا ہے۔آفتاب نہیں نکلا۔

عذر ثانی

مرزائی یہ بھی عذر کرتے ہیں کہ یہ سخت کلامی عیسائیوں سے الزامی اور جوابی طور پر کی گئی ہے۔

جواب...... یہ بھی ایک حیلہ ہے جو مرزا قادیانی کی زبان درازی اور جرم چھپانے کے لئے تراشا گیا ہے اور سراسر غلط ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے تصریح کی ہے کہ ''میں نے جوابی طور پر گالی نہیں دی۔'' (مواہب الرحمٰن ص۱۸، خزائن ج۱۹ ص۲۳۶) اور تعلیم یہ تھی کہ: ''بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو، نہ قول سے نہ فعل سے۔'' (نسیم دعوت ص۳، خزائن ج۱۹ ص۳۶۵) ''اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔'' (کشتی نوح ص۱۱، خزائن ج۱۹ ص۱۱) تو اپنی تعلیم کے خلاف کررہے ہیں؟ نہیں، ان کا عقیدہ بھی تھا، لکھتے ہیں۔

۱...... ''غرض یہ اعتقاد بالکل غلط ہے۔ فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر سچ مچ کا پرندہ بنا دیتا تھا۔ بلکہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا۔''

(ازالہ اوہام ص۳۲۲ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۶۳)

آگے (ص۳۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۳) کے حاشیہ پر لکھتے ہیں: ''یہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی در حقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔''

۲...... ''عیسائیوں نے آپ (عیسیٰ کے) بہت سے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا...... اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر بھی ہوا ہو تو آپ کا معجزہ نہیں تھا۔ بلکہ اس تالاب کا معجزہ تھا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

۳...... ''اس مسیح کے مقابل جس کا نام خدا رکھا گیا ہے (عیسائیوں کے نزدیک) خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (حقیقت الوحی ص۱۴۸، خزائن ج۲۲ ص۱۵۲) اور پھر لطف یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنی بدزبانی، فحش کلامی اور توہین آمیز کلمات کو خدا کی طرف سے وحی اور الہام بتا رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ وہ منجانب اللہ ہوتا ہے اور میری ہر بات وحی الٰہی ہوتی ہے۔ لکھتے ہیں:

۱...... ''میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔''

(پیغام صلح ص ۶۳، خزائن ج ۲۳ ص ۴۸۵)

۲...... ''جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں۔ وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۹۸، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

۳...... ''جب میں عربی یا اردو میں لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۵۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۴)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی فحش کلامی رنگین و مغلظ گالیاں وغیرہ معاذ اللہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہیں۔

صحابہؓ کی توہین

۱...... ''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کوئی حصہ نہ تھا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵)

۲...... ''ابوہریرہؓ غبی تھا درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔'' (اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

امام حسینؓ کی توہین

کہتے ہیں: ''اے شیعہ قوم! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں سے ایک ہے جو حسین سے بڑھ کر ہے۔''

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۲......

کربلا ایست سیر ہر آنم　　　　صد حسین است در گریبانم

یعنی کربلا ہر وقت میری سیرگاہ ہے اور سو حسین میری گریبان میں ہیں۔

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

انبیاء علیہم السلام کی توہین

لکھتے ہیں کہ: ''بعض گزشتہ انبیاء کے معجزات اور پیش گوئیوں کو ان (مرزا قادیانی) معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت نہیں۔'' (نزول المسیح ص ۸۲، خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۰)

۲...... ''خدا نے مجھے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی

ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

حضرت نوح علیہ السلام کی توہین

"اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس قدر نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر وہ نوح کے زمانہ میں دو نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

آنحضرت ﷺ کی توہین

لکھتے ہیں: "آنحضرت ﷺ کے معجزات تین ہزار ہوئے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) اور اپنے معجزات کی تعداد لکھتے ہیں: "میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔"

(حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

بلکہ یہ کہا کہ: "میرے نشان دس لاکھ سے زائد ہیں۔" (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۵۶، خزائن ج ۵ ص ۷۲) بلکہ اس سے بھی زیادہ ساٹھ لاکھ بتائی ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۷)

۲...... آنحضرت ﷺ کی نبوت کی تصدیق کے لئے صرف شق قمر ہوا۔ لیکن مرزا قادیانی اپنے دعویٰ کی تصدیق کے لئے سورج اور چاند دونوں کو پیش کر رہے ہیں:

"له خسف القمر المنير وان لی غسا القمران المشرقان اتنکر"

یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے روشن چاند کو گرہن لگا اور میرے لئے سورج اور چاند دونوں بے نور ہو گئے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

گویا مرزا قادیانی شرف و بزرگی میں آنحضرت ﷺ سے کئی گنا زیادہ تھے۔ یہ کتنی توہین ہے۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ خدا پر بھی زبان درازی کرتے ہوئے گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی توہین

"تمام مسلمانوں کا بالاتفاق عقیدہ ہے کہ وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔"

(ازالہ اوہام ج ۲ ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۲)

لیکن مرزا قادیانی اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ "کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہیں۔ پھر اس کے بعد سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔" (ضمیمہ نصرت الحق ص ۱۴۴، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲)

اب آپ خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی اپنے ان اقوال کی رو سے کیا ٹھہرے؟ جو تصویر کے پہلے رخ میں مذکور ہیں۔

کذبات مرزا...... تصویر کا ایک رخ

۱...... ’’جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶)

۲...... ’’جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی کام نہیں۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۶، خزائن ج۲۲ ص۴۵۹)

۳...... ’’تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ ص۳۴۳)

۴...... ’’وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔‘‘ (شحنۂ حق ص۶۰، خزائن ج۲ ص۳۸۶)

۵...... ’’جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے۔ تو پھر اس کی دوسری باتوں میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

مرزا کا پہلا جھوٹ...... تصویر کا دوسرا رخ

کہتے ہیں: ’’اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ: ’’ھذا خلیفة اللّٰہ المھدی ‘‘ اب ذرا سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی حدیث ہے۔ جو اس کتاب میں درج ہے جو ’’اصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ ھے۔(شھادۃ القرآن ص ٤١، خزائن ج٦ ص٣٣٧) ‘‘ یہ حدیث بخاری شریف میں ہرگز نہیں۔ بالکل جھوٹ ہے۔ اگر ہے تو ہمیں دکھائیں اور انعام لیں۔

دوسرا جھوٹ

’’انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر ہوگا نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔(اربعین نمبر۲ ص۲۳، خزائن ج۱۷ ص۳۷۱) یہ سفید جھوٹ ہے کسی نبی نے نہیں کہا کہ پنجاب میں اور چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود ہوگا۔

تیسرا جھوٹ

’’احادیث صحیحہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہوگا۔‘‘(آئینہ

کمالات اسلام ص۳۴۰، خزائن ج۵ ص۳۴۰) یہ کسی حدیث میں نہیں آیا۔ آنحضرت ﷺ پر افتراء ہی صرف اپنی دیسی مسیحیت کے لئے زمین ہموار کی جارہی ہے۔

اکٹھے چار جھوٹ

’’یہ بھی یاد رہے کہ قرآن مجید میں بلکہ توراۃ کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن ہے کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘ حاشیہ پر لکھتے ہیں: ’’مسیح موعود کے وقت طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے۔ (زکریا ب۱۴ آیت نمبر۱۲، انجیل متی ب۲۴ آیت ۸:۱۱، مکاشفات یوحنا ب۲۲ آیت نمبر۸)‘‘ (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

اس عبارت میں دو بڑے بڑے سفید جھوٹ ہیں۔ ایک قرآن اور دوسرا انجیل پر۔ قرآن مجید کی کسی آیت اور کسی لفظ کا یہ ترجمہ نہیں ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پھوٹ پڑے گی۔ اس لئے یہ سراسر جھوٹ ہے اور قرآن پاک پر افتراء ہے۔ دوسرے انجیل متی ب۲۴ آیت نمبر۸ میں بھی یہ نہیں۔ بلکہ وہاں تو اس کے برعکس لکھا ہے کہ ’’بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے۔‘‘ آگے اسی صفحہ پر آیت نمبر۲۴ میں لکھا ہے: ’’کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں۔‘‘

ہاں انجیل کی یہ آیت تو مرزا قادیانی پر خوب صادق آتی ہے۔ نیز یہ الفاظ نہ کتاب زکریا باب۱۴ آیت۱۲ میں ہیں اور نہ مکاشفات یوحنا ب۲۲ آیت نمبر۸ میں ہیں۔ تو دو جھوٹ یہ نکلے۔ ’’فلعنة اللّٰہ علی الکاذبین‘‘

غیر محرم عورتوں سے اختلاط...... تصویر کا ایک رخ

عورتوں کو چھونا جائز نہیں

مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ: ’’ایک دفعہ ڈاکٹر اسمٰعیل خان صاحب نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے عرض کیا کہ میرے ساتھ شفاخانہ میں ایک انگریز لیڈی کام کرتی ہے اور وہ ایک بوڑھی عورت ہے۔ کبھی کبھی میرے ساتھ مصافحہ بھی کرتی ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت (مرزا قادیانی) نے فرمایا: ’’یہ تو جائز نہیں۔ آپ کو عذر کر دینا چاہئے تھا کہ ہمارے مذہب میں یہ جائز نہیں۔‘‘ (سیرت المہدی ص۷۶ ج۲، بروایت نمبر۴۰۱)

تصویر کا دوسرا رخ......دوشیزہ لڑکی سے پاؤں دبوانا

''حضور (مرزا قادیانی) کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔'' (الفضل ۲۰/مارچ ۱۹۲۸ء) ''مرحومہ کا نام عائشہ تھا۔ جو کنواری دوشیزہ تھی۔ چودہ سال کی عمر میں مرزا قادیانی کی خدمت میں بھیجی گئی۔'' (حوالہ مذکورہ)

بھانو کا لطیفہ

''ڈاکٹر اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین (مرزا کی بیوی) نے ایک دن سنایا کہ حضرت (مرزا قادیانی) کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی۔ حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو وہ دبا رہی ہے۔ وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوری دیر کے بعد حضرت مرزا قادیانی نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی ''ہاں جی تدے تاں تہاڈی لتاں لکڑی وانگو ہایاں نیں۔'' یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔'' (سیرت المہدی ج۳ص۲۱۰نمبر۷۸۰، سیرت المہدی سوم ص۲۲۷)

علامت مسیح موعود......تصویر کا ایک رخ، مسیح موعود حج کرے گا

''آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح موعود کو امتی ٹھہرایا اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔'' (ازالہ اوہام ص۱۰۹، خزائن ج۳ص۳۱۲) اسکی تائید کے لئے (ایام الصلح ص۱۶۹، خزائن ج۱۴ص۴۱۷) پر مسلم شریف کی اس حدیث کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں یہ آتا ہے کہ مسیح موعود حج کرے گا۔

تصویر کا دوسرا رخ.....مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ: ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کوئی حج نہیں کیا اور اعتکاف نہیں کیا۔ تسبیح نہیں رکھی......وظائف نہیں پڑھتے تھے۔''

(سیرت المہدی ج۳ص۱۱۹روایت نمبر۶۷۲)

مرزائیوں کا حج

مرزا قادیانی کہتے ہیں: ''ہمارا سالانہ جلسہ ایک قسم کا ظلی حج ہے۔''

(الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

''اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۲، خزائن ج۵ص۳۵۲)

نبی معصوم ہوتا ہے...... تصویر کا پہلا رخ

''نبی کی عصمت ایک اجماعی عقیدہ ہے۔ نبی کے لئے معصوم ہونا ضروری ہے۔''

(سیرت المہدی ص ۱۱۵، ج ۳ روایت نمبر ۲۶۴)

''ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضور (مرزا قادیانی) فرماتے تھے کہ انبیاء کے لئے عصمت ہے۔ وہ ہمیشہ گناہ سے پاک ہوتے ہیں...... انبیاء گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔''

تصویر کا دوسرا رخ...... مرزا قادیانی معصوم نہیں

اوّل تو مرزا قادیانی کے اعمال و کردار اور اقوال کو دیکھیں۔ پھر اس کا اقرار بھی سنیں، کہتے ہیں: ''لیکن افسوس ہے کہ بٹالوی صاحب (مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی) نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی اور انسان کو بعد انبیاء کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔''

(کرامات الصادقین ص ۵، خزائن ج ۷ ص ۴۷)

مضحکہ خیز الہامات...... مرزا قادیانی کو حیض اور بچہ

مرزا قادیانی اپنا الہام بیان کرتے ہیں کہ: ''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے اور یا کسی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ اب تجھ میں وہ حیض نہیں بلکہ بچہ ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال کے ہے۔''
(اربعین نمبر ۴ ص ۱۹، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۲، تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

مرزا قادیانی کو حمل

مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''میرا نام مریم رکھا گیا اور عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی ماہ بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

لطیفہ

یہ عجیب بات ہے کہ خود ہی مریم اور پھر عیسیٰ ابن مریم بن گئے۔ تو اپنے میں سے آپ ہی نکل آئے۔

مرزا قادیانی کے انگریزی الہامات

۱...... ''ایک حرف اور دو لڑکیاں۔'' (تذکرہ طبع سوم ص ۵۸۳)

A Word and two girls.

۲...... ''میں تم سے محبت کرتا ہوں۔'' **(I love you.)** (تذکرہ طبع سوم ص ۶۳)

ایک پہیلی

مرزا قادیانی اپنے متعلق کہتے ہیں:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ج ۲۱ ص ۱۲۷)

آپ خوب سوچ کر بتائیں کہ وہ کیا چیز ہے؟

سچے نبی اور سچے مرزائی کی پہچان

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کے پچاس حصے لکھنے کا اعلان کیا اور بہت تعریف کی کہ اس میں صداقت اسلام (مرزائیت) پر تین سو سے زائد دلائل ہوں گے اور لوگوں سے پہلے ہی پچاس حصوں کی رقم وصولی کر لی۔ لیکن چار حصے لکھنے کے بعد ۲۳ برس تک خاموش رہے اور کوئی حصہ نہ لکھا تو ہر طرف سے لوگوں نے لعن طعن شروع کر دی۔ پھر پانچواں حصہ لکھا اور کہا کہ: ''یہ وہی براہین احمدیہ ہے جس کے پہلے چار حصے طبع ہو چکے ہیں۔ بعد اس کے ہر ایک صفحہ پر براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا گیا ہے۔ پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا۔ کیونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷، خزائن ج ۲۱ ص ۹)

فائدہ نمبر۱...... اگر سچے مرزائی کی پہچان کرنی ہو تو اس سے پچاس روپے قرض لے لیں۔ چند دن کے بعد اس کو پانچ روپے ادا کر دیں۔ اگر وہ خاموش ہو گیا اور زیادہ مطالبہ نہ کیا تو وہ سچا مرزائی ہے اور اگر پورے پچاس روپے کا مطالبہ کرے تو سمجھو کہ وہ جھوٹا مرزائی ہے۔ آپ اس کو کہیں کہ وہ اپنے نبی کی تعلیم پر عمل کرے اور پانچ روپے لے کر اپنے پیشواء کی روح کو ثواب پہنچائے۔ کیونکہ انہی کے قول کے مطابق پانچ سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

فائدہ نمبر۲...... کوئی نبی کتب فروش نہیں ہوتا اور نہ غیر مسلم کافر کا مطیع و خیر خواہ اور ملازم ہوتا ہے اور جو کتب فروش ہو، انگریز کا خیر خواہ مطیع اور ملازم ہو، وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نبی مطاع ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کی کتب فروشی تو اس عبارت سے معلوم ہو گئی۔ اب اس کی اطاعت اور ملازمت بھی دیکھیں۔

تصویر کا دوسرا رخ:...... انگریزی حکومت کی اطاعت

۱...... مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور

حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔" (تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ص۱۵۵)

۲...... "میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔"

(تریاق القلوب ص۳۱۰، خزائن ج۱۵ص۴۹۱)

۳...... "کہتے ہیں کہ ابر رحمت کی طرح خدا ہمارے لئے انگریزی سلطنت کو دور سے لایا...... اور ہم اور ہماری ذریت (اولاد) پر یہ فرض ہے کہ اس گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گذار رہیں۔ انگریزی سلطنت میں تین گاؤں تعلق داری اور ملکیت قادیاں کا حصہ جدی والد مرحوم کو ملے جواب تک ہیں......والد صاحب مرحوم اس ملک کے ممیتز زمینداروں میں سے شمار کئے جاتے تھے۔ گورنری دربار میں ان کو کرسی ملتی تھی اور گورنمنٹ برطانیہ کے وہ سچے شکر گزار اور خیر خواہ تھے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کے ایام میں پچاس گھوڑے انہوں نے سرکار کو دیئے۔" (ازالہ اوہام ص۱۳۳، خزائن ج۳ص۱۶۶)

یہ عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں امام مہدی ہوں اور عیسائیت کو ختم کرنے آیا ہوں اور پھر انگریزی عیسائی حکومت کے زیر سایہ اپنی نبوت چلاتے ہیں اور اسی کے مطیع اور خیر خواہ ہیں اور اسی حکومت کے لئے دعا کرتے ہیں۔

ملازمت

"مرزا قادیانی چار سال انگریزی حکومت کی ملازمت کرتے رہے اور پھر خفیہ ملازم ہوگئے۔" (سیرت المہدی ص۴۳ حصہ اوّل، بروایت نمبر۴۹) (ایام ملازمت ۱۸۶۴ تا ۱۸۶۸ء)

اب مرزا قادیانی کی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد سوچیں اور اندازہ لگائیں کہ ایسا شخص نبی، مجدد یا مسیح موعود وغیرہ ہوسکتا ہے؟ لیکن پھر بھی مرزا قادیانی کی بناؤٹی نبوت اور دیسی مسیحیت پر وہی لوگ ایمان لائیں گے۔ جو عقل اور دانش سے محروم ہیں اور جن کی ذہنیت خدا تعالیٰ نے مسخ کردی ہے اور "ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم" کی وجہ سے غور وفکر کی تمام قوتیں سلب ہوگئی ہیں۔ وماعلینا الا البلاغ!

ہمارا حق تھا دکھانا، بتانا سمجھانا
خدا کے بس ہے صراط مستقیم کی ہدایت

مشتاق احمد غفرلہ

خاتم النبیین لانبی بعدی
فرنگی سیاست کے
برگ وبار
حضرت مولانا عبدالحق رحیم یارخان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

فرنگی سیاست کے برگ وبار کے زیر عنوان مولانا عبدالحق نے اس مختصر مگر جامع کتابچہ میں نہایت اختصار کے ساتھ ہندوستان میں انگریز کی عملی سیاست کا خاکہ اس کے معاونین کی ہمدردانہ تحریروں کی شکل میں پیش کیا ہے۔ مسلمانان پاکستان خوش نصیب و بافخر ہیں کہ انہوں نے فرنگی کی غلامی سے آزادی حاصل کر لی ہے اور تاج برطانیہ کو سات سمندر پار پھینک دیا ہے۔ دراصل ہماری آزادی کا صرف یہی معنی و مفہوم فرنگی کے بھاری بھرکم جسم کو سمندر پار دھکیلنا ہی نہیں بلکہ فرنگی کے ان معاونین کا قلع قمع بھی کرنا ہے جو کہ نہ صرف فرنگی کے زبردست حامی و معاون تھے۔ بلکہ آج پاکستان کے ۲۲ سالہ قیام کے بعد اس کی بہترین یادگار بھی ہیں۔ ہماری بدقسمتی کی یہ انتہاء ہے کہ وہی فرنگی نواز افراد حکومت کی کلیدی اسامیوں پر متمکن ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آزادی کے بعد ذہنی طور پر فرنگی تہذیب سے نجات نہیں پا سکے۔ ہندوستان میں فرنگی حکومت کا واحد ستون مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ جیسا کہ اس کتابچہ سے صاف عیاں ہے مکمل اور ذہنی آزادی کے لئے قادیانی کے مقلدین کا محاسبہ نہایت ضروری ہے۔

منہاج سابق ڈیوڈ منہاس ...... ۲۰ / مارچ ۱۹۷۰ء

تمہید

مذہبی الفت و مودۃ انسانی فطرہ و سرشت کے خمیر میں روز اوّل ہی سے خداوند قدوس کی طرف سے اس طرح ودیعت رکھی گئی ہے کہ بسا اوقات انسان اس جذبہ قویہ کی قوت مؤثرہ کے تاثر کی بناء پر ایثار نفس کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ فرنگی درندے جوع الارض کے جذبہ حرص وہیہ کی تسکین کے لئے جس وقت سرزمین ہندوستان میں تجار کے بھیس میں وارد ہو کر تاجدار بن گئے۔ تو انہوں نے اپنے اقتدار کو استحکام اور ابدی دوام بخشنے کے لئے انسانی فطرت کے اسی جذبہ

پر اپنی رسوائے عالم سیاست ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی تاسیس و بنیاد رکھی اور پوری عیاری و مکاری سے ملک و ملت کے غداروں اور وطن فروشوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے اپنی سیاسی اغراض مشؤمہ کی برآری کے لئے مذہبی لبادہ میں مسلمانوں کی وحدت ملی کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اختلافی مباحث برپا کئے۔ اس تشتت و افتراق سے مسلمانوں کی مرکزی وحدت مضمحل ہوگئی۔

فرنگی سامراج کے خلاف ۱۸۵۷ء میں استخلاص وطن کے لئے جب فرزندان حریت نے مسلح تحریک چلائی تو فرنگی آقاؤں کو اس حقیقت کا شدت سے احساس ہوا کہ قوم مسلم جب تک جذبہ جہاد سے سرشار ہے۔ اس وقت تک ہمارے اقتدار کا تسلط اور استحکام ناممکن ہے۔ اس لئے انہوں نے جذبہ جہاد کو مسلمانوں کے قلب سے محو کرنے کے لئے اپنے قدیم وفادار مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کو ممانعت جہاد کی اشاعت و تبلیغ کے لئے منصب نبوت سے سرفراز کر کے مسلمانوں کے کرب و اضطراب میں مبتلا کر دیا۔ مذہبی حمیت کے تحت مسلمانوں نے اسلام کے مرکزی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اس فرقہ ضالہ کے عقائد کی تردید کے لئے کمربستہ ہوئے تو انگریزی سرکار نے اپنے اس خود کاشتہ شجر ممنوعہ کا ہر ممکن صورت میں تحفظ کر کے مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کیا۔

ہم اپنے اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے مرزا کی خود تصنیف شدہ کتب سے وہ تحریریں پیش کرتے ہیں کہ جن میں ممانعت جہاد اور فرنگی سرکار کی مدحت سرائی کی ہے:

۱...... ''اعلم لا سیف الحکومة لا رئ منکم ما رای عیسیٰ من الکفرة و لذالك نشکرهذه الحکومة لا سبیل المداهنة بل علی طریق الشکر والمنة لله انار الینا تحت ظلها امنا لا یرجیٰ من حکومة الاسلام فی هذا الایام ولذالك لا یجوز [illegible] السیف [illegible] حرام علی جمیع المسلمین [illegible] انهم احسنوا الینا بانواع [illegible]

ترجمہ...... اگر حکومت برطانیہ کی تلوار میری حفاظت کے لئے نہ ہوتیں تو مجھے تم لوگوں سے اس طرح کی تکالیف پہنچتیں کہ جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کو کفار سے پہنچتی تھیں۔اس بناء پر ہم حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔خوشامد کے طریق پر نہیں بلکہ سرکار کے شکریہ کی بناء پر۔خدا کی قسم ہم اس حکومت کے زیر سایہ اس طرح امن سے ہیں کہ حکومت اسلامیہ سے بھی ان دنوں اس طرح امن کی امید نہیں۔ان متنوع احسانات کی بناء پر ہمارے لئے جائز نہیں کہ اس حکومت کے خلاف جہاد کے لئے تلوار بلند کی جائے اور ان سے جنگ کرنا اور ان کے خلاف بغاوت قائم کرنا مسلمانوں پر حرام ہے۔اس لئے کہ اس حکومت کے ہم پر کئی احسانات ہیں۔احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے۔'' (ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۵۶، خزائن ج ۲۲ ص ۶۸۰)

۲...... ''فخلاصة الکلام انا وجد ناهذه لحکومت من المحسنین فاوجب کتاب الله علینا ان نکون من الشاکرین۔''

ترجمہ...... ''اللہ کی کتاب نے ہمارے اوپر لازم کیا ہے کہ ہم اس حکومت کے شکر گزار رہیں۔اس لئے کہ ہم نے اس حکومت کو احسان کرنے والا پایا ہے۔''

(ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۵۷، خزائن ج ۲۲ ص ۶۸۱)

۳...... ''بیس برس کی مدت سے میں اپنے جوش دلی سے ایسی کتابیں زبان فارسی، عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں۔جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے جس کے ترک سے وہ خداتعالیٰ کے گنہگار ہیں کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے، دست بردار ہو جائیں اور اگر وہ اس غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے تو کم سے کم یہ ان کا فرض ہے کہ اس گورنمنٹ کے ناشکر گزار نہ بنیں اور نمک حرامی کر کے گنہگار نہ ٹھہریں۔''

(تریاق القلوب ضمیمہ ص ۳، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۸، ۴۸۹)

۴...... ''اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا

مکہ میں گزارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں۔ تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں۔" (ملفوظات احمدیہ ص۱۴۶ ج۱)

۵...... "میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں، نہ روم میں، نہ شام میں، نہ ایران میں، نہ کابل میں۔ مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے میں دعا کرتا ہوں۔" (تبلیغ رسالت ج۶ ص۶۹، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۳۷۰)

۶...... "یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایک ایسی سلطنت کے زیر سایہ پیدا ہو جس کا کام انصاف اور عدل گستری ہوگا۔ سو حدیثوں سے صریح اور کھلے طور پر انگریزی سلطنت کی تعریف ثابت ہوتی ہے۔" (تریاق القلوب ص۹، خزائن ج۱۵ ص۱۴۵)

۷...... "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"
(تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۵)

۸...... "اب اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ بست سالہ میری خدمت ہے۔ جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کر سکتا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قدر لمبے زمانہ تک کہ جو ۲۰ برس کا زمانہ ہے۔ بلکہ ایسے شخص کا کام ہے جس کے دل میں اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی ہے۔" (ضمیمہ تریاق القلوب ص ب، خزائن ج۱۵ ص۴۸۹)

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ نبوت کا ذبہ کی پرورش برطانوی سامراج نے کی اور اس نبوت کی تبلیغ صرف یہ تھی کہ حکومت برطانیہ کے خلاف مسلمانوں کے قلوب میں جو نفرت اور حقارت مرکوز تھی۔ اس کو ختم کیا جائے۔ مرزائی امت کے نزدیک آج تک کوئی شخص مرزا قادیانی کی نبوت کا اقرار نہ کرے۔ اس وقت تک وہ اسلامی حصار میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اس کو مرزا کے وجود نامسعود کا علم بھی نہ ہو۔ چنانچہ مرزا البشیر تحریر کرتا ہے:

۱...... "یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (آئینہ صداقت ص ۳۵)

۲...... "لیکن اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو میں اسے ضرور کہوں گا تو جھوٹا ہے، کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں۔" (انوار خلافت ص ۶۵)

۳...... "یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔" (حقیقت النبوۃ ص ۲۲۸)

۴...... "ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔" (انوار خلافت ص ۹۰)

ان اقتباسات سے معلوم ہوا کہ قادیانی خلفاء مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور مرزا قادیانی کی نبوت کاذبہ کی تصدیق کو ایمان کے لئے جزو لاینفک سمجھتے ہیں اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کے صراحتہ منکر ہیں۔ ان وجوہ کی بناء پر مسلمان اس امت ضالہ کو مسلمانوں سے علیحدہ مستقل امت شمار کرتے ہیں۔

مرزائی امت کے چابکدست مبلغ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دہی کے لئے کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کو بھی پیغمبر حق سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں۔ جواباً ہم کہتے ہیں کہ جس طرح مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کرتے ہوئے عیسائیت کا فرقہ نہیں بن سکتے۔ اسی طرح مرزائی حضور ﷺ کو بھی صرف نبی تسلیم کرنے سے مسلمانوں کا فرقہ نہیں بن سکتے۔ ان براہین وشواہد سے ثابت ہوا کہ مرزائی مسلمانوں کا فرقہ نہیں بلکہ ایک مستقل امت ہے جس کی بنیاد فرنگی سامراج کے استحکام کے لئے رکھی گئی تھی۔ اس لئے ارباب اقتدار کا فرض ہے کہ وہ اسلامی آئین نافذ کرتے وقت مرزائیوں کو مسلمانوں میں شمار نہ کریں۔ بلکہ اسے علیحدہ قرار دے۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
چیستان مرزا
حضرت مولانا محمد مطیع الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"باسمہ سبحانہ وتعالیٰ"

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

حضرات! سیدنا آدم علیہ السلام سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا یہ عقیدہ قرآن عزیز اور احادیث مقدسہ سے بتواتر ثابت ہے۔ حضورﷺ اللہ کے آخری نبی اور حضورﷺ کی امت سب سے آخری امت ہے۔ انہی کثیر آیات کریمہ اور احادیث نبویہ کی بناء پر پونے چودہ سو سال سے دنیا کے ہر ایک مسلمان کا یہ غیر متزلزل ایمان اور پختہ عقیدہ چلا آرہا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک رہے گا کہ رسالت محمدیﷺ اور امت محمدی دنیا کی اصلاح ونجات کے لئے آخری اور بالکل آخری سہارا ہے اور اس عقیدہ محکم پر دنیا کے مسلمان بفضلہ تعالیٰ اسی وثوق کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ جس طرح حضور اقدس وانورﷺ کی نبوت ورسالت پر اور حضور اقدس وانورﷺ کے آخری نبی ہونے کے منکر کو بعینہ اسی طرح مرتد بے ایمان اور دائرہ اسلام سے خارج جانتے ہیں جس طرح خود منکر نبوت ورسالت کو مسلمان اپنی زندگی کا مقصد وحید اور حیات فانی کی سب سے بڑی کامیابی محض حضورﷺ کی غلامی میں جینا اسی غلامی میں مرنا اور قیامت کے روز غلامان آقائے کریمﷺ کی جماعت میں اٹھنا سمجھتا ہے (اللّٰھم ارزقنا) اور قرآن عزیز کی بے شمار آیات بینات اور احادیث مقدسہ کی بناء پر یہ یقین بحمداللہ اس قدر پختہ اتنا راسخ اور اس درجہ مضبوط ہے کہ حضورﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کاذب ودجال سمجھ لیتا ہے اور اس کی صداقت پر کوئی دلیل طلب کرنا بھی اپنے ایمان کی کمزوری سمجھتا ہے۔ یہ رسالہ محض اس لئے پیش کیا جارہا ہے کہ مرزا قادیانی کے یہ ارشادات پڑھ کر مسلمان خود فیصلہ کرسکیں کہ حضور اقدسﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے کس چیز کے مستحق ہیں اور ان کے دماغی توازن کا پارہ کون سی ڈگری پر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس رسالہ میں صرف "ارشادات عالیہ" کو ہی من وعن نقل کردیا ہے۔ اپنی طرف سے کوئی خاص تنقید وتبصرہ نہیں کیا گیا۔

احقر محمد مسیح الحق عفی عنہ ...... (ناظم جمعیت علماء اسلام پٹنہ)

تدریجی ترقی ...... مرزا قادیانی کے دعاویٰ کا سیلاب

محدث ہونے کا دعویٰ

''میں محدث ہوں۔'' (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

مجدد ہونے کا دعویٰ

رسید مژدہ زغیبم کہ من ہمام مردم
کہ او مجدد ایں دیں و رہنماء باشد

(درثمین فارسی ص۱۳۶)

ترجمہ...... مجھے غیب سے خوشخبری ملی کہ میں وہ مرد ہوں کہ دین کا مجدد اور رہنماء ہوں۔

مہدی ہونے کا دعویٰ

''میں مہدی ہوں۔'' (معیار الاخیار ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ص۲۷۸ ج۳)

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

''پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا۔ وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا۔ جو خدائے تعالیٰ کی مقدس پیشین گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔

(ازالہ اوہام ص۳۱۳،۳۱۴، خزائن ج۳ ص۲۶۵)

نبی بنے

''چونکہ مسیح میں اور آدم میں مماثلت ہے۔ اس لئے اس عاجز کا نام بھی آدم رکھا اور مسیح بھی۔''
(ازالہ ص۴۵۶، خزائن ج۳ ص۳۴۳)

''خدا تعالیٰ نے براہین میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔''

(ازالہ ص۵۳۳، خزائن ج۳ ص۳۸۶)

رسول ہوئے

''احمد اور عیسیٰ اپنے اجمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ''مبشراً برسول یأتی من بعدہ اسمہ احمد'' (ازالہ ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳)

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن

ج۱۸ص۲۳۱)''قادیان اللہ کے رسول کا تخت گاہ ہے۔'' (ملخصاً دافع البلاء ص۱۰، خزائن ج۱۸ص۲۳۰)

خدایا خیر......سرکاری دارالخلافہ

''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ ابراہیم ہوں۔ اسحاق ہوں۔ اسماعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر میں محمد اور احمد ہوں۔'' (حاشیہ حقیقت الوحی ص۷۲، خزائن ج۲۲ص۷۶)

سب کچھ ہی ہیں

''دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہ دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد ہوں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ ظہور ہو۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ص۵۲۱)

سبحان اللہ

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میرے بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰۳، خزائن ج۲۱ص۱۳۳)

ہمہ اوست

وہ تھیلہ جس میں (معاذ اللہ) سارے نبی پڑے ہیں۔

آدم نیز احمد مختار
در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داداست ہر نبی راجام
داں آں جام رامرا بتمام

([illegible] ص۱۷۱)

ترجمہ...... میں آدم بھی ہوں اور احمد مختار بھی۔ میں نے تمام [illegible] نے

ہر نبی کو جو پیالہ عطاء فرمایا۔ ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دے دیا۔

سب کے برابر

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے

(درثمین فارسی ص ۱۷۲)

سب کا بروز

زندہ شد ہر نبی زآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(درثمین فارسی ص ۱۷۳)

ترجمہ...... میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ ہر رسول میرے دامن میں چھپا ہوا ہے۔

سب کا مرکب

روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(درثمین ص ۸۴، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۴، خزائن ج ۲۱ ص ۱۴۴)

''اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر راست باز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ ''سو وہ میں ہوں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۰، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۸)

حضور اقدس ﷺ کا بروز

''خدا نے مجھے آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخش دیں جو ابوالبشر آدم کو دی تھیں اور مجھ کو خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۱۶۷، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۴)

عین ذات والاصفات (معاذاللہ تعالیٰ من هذه الهفوات)

''آنحضرت ﷺ کی روحانیت کے لئے ایسے شخص کو منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطاء کیا تا کہ یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا (یعنی مرزا کا) ظہور بعینہ آنحضرت ﷺ کا ظہور تھا۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۱، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۳)

جب ان کا ظہور معاذ اللہ عین حضور اقدس ﷺ کا ظہور ہوا تو جو شخص امت مرزائیہ میں داخل ہو وہ کس درجہ کا ہوگا؟ ملاحظہ ہو۔

(معاذ اللہ) صحابہ کا درجہ

''خدا نے مجھ مرزا پر اس رسول کا فیض اتارا اور اس کو پورا کیا اور تکمیل کیا اور میری طرف اس رسول کا لطف وجود پھیرا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس اب جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگا (مرزائی بن جائے گا) وہ میرے سردار سید المرسلین کے صحابہ میں داخل ہو گا۔[1]'' (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۹، ۲۵۸)

(نعوذ باللہ) ''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر تو کیا، وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

حضور اقدس ﷺ کے جملہ خطابات اپنے لئے

۱...... ''وما ارسلنك الا رحمة للغلمین[2]'' (انجام آتھم ص ۷۸، خزائن ج ۱۱ ص ۷۸)

ترجمہ...... اے مرزا! ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

۲...... ''انك لمن المرسلين على صراط مستقيم''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

ترجمہ...... اے مرزا! بیشک تو رسولوں میں سے ہے سیدھی راہ پر۔

---

[1] تمام مسلمانان عالم صحابی اس خوش نصیب مرد مومن کو کہتے ہیں کہ جس کو حضور ﷺ کی اس حیات دنیاوی میں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہو۔ حضور انور ﷺ کی رحلت کے بعد صحابیت کا درجہ ختم ہو چکا۔ کوئی فرد خواہ کتنا ہی عابد، زاہد، متقی، پرہیزگار، مجاہد، غازی کیوں نہ ہو جائے، صحابیت کے درجہ بلند تک نہیں پہنچ سکتا۔ مگر مرزا قادیانی کا کلمہ جس نے بھی پڑھ لیا، خواہ ان کو دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ صرف جماعت میں داخل ہو جائے۔ وہ صحابی کا درجہ پالے گا۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات!

[2] قرآن عزیز کی وہ آیات کریمہ جو مخصوص ہیں ذات والا صفات حضور سید الکونین ﷺ کے لئے۔ مرزاجی کا دعویٰ ہے کہ اب وہ مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ ان کا مصداق اب میں ہوں (نعوذ باللہ العلی العظیم) معلوم ہوتا ہے کہ مرزاجی کے خدا کے پاس اور الفاظ وخطابات باقی نہ رہے تھے۔ جو دوبارہ پرانے ہی پیش کر دیئے۔

۳...... ''انا ارسلنا الیکم رسولا شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا'' (حقیقت الوحی ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵)

ترجمہ...... اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف تمہارے اوپر گواہ بنا کر ایسا ہی رسول (مرزا) بھیجا ہے۔ جیسا کہ فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

۴...... ''انا ارسلنا احمد الی قومه فاعرضوا وقالوا کذاب اشر''

(اربعین نمبر۳ ص۳۳، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)

ترجمہ...... ہم نے احمد (مرزا) کو ایک بستی کی طرف بھیجا۔ پس انہوں نے روگردانی کی اور اس کو جھوٹا شریر کہا۔

۵...... ''راوی کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میرا ایک اور نام رکھا ہے۔ جو پہلے کبھی سنا بھی نہ تھا۔ تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا: ''محمد مفلح (فلاح پانے والا محمد)'' (البشریٰ جلد دوم ص۹۹، تذکرہ طبع سوم ص۵۵۷)

۶...... ''سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلا''

(ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص۸۱، خزائن ج۲۲ ص۷۰۷)

ترجمہ...... پاک ہے وہ ذات جس نے رات کو اپنے بندے کو سیر کرائی (معراج ہوئی)

''داعی الی اللہ وسراجا منیر'' یہ دو نام اور دو خطاب خاص آنحضرت ﷺ کو قرآن شریف میں دیئے گئے۔ پھر وہی دونوں خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے۔''

(اربعین نمبر۲ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۳۵۰)

۷...... ''لولاك لما خلقت الافلاك'' (حقیقت الوحی ص۹۹، خزائن ج۲۲ ص۱۰۲)

ترجمہ...... اے مرزا! اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔''

۸...... ''قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً''

(البشریٰ ج۲ دوم ص۵۶، تذکرہ طبع سوم ص۳۰۲)

ترجمہ...... اے لوگو! اللہ کی طرف سے میں تم سب کی طرف رسول بن کر آیا ہوں۔

سب سے بڑھ کر

''اثرك الله علی کل شی'' (حقیقت الوحی ص۸۳، خزائن ج۲۲ ص۷۰۹)

ترجمہ...... اے مرزا! اللہ نے تجھے ہر ایک چیز پر ترجیح دی ہے۔ (افضل واعلیٰ بنایا)

تمام کائنات سے تمام انبیاء علیہم السلام سے کعبہ مکرمہ عرش اعظم۔ قرآن عزیز الغرض ۔

تمام مخلوقات سے افضل واعلیٰ۔"لعنت الله علی الدجالین."

سب سے اونچا تخت

"آسمان سے کئی تخت اترے۔ پر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔"

(حقیقت الوحی ص ۸۹، خزائن ج ۲۲ ص ۹۲)

علم میں افضل

"حضرت رسول خدا ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ موجود نہ ہونے کسی نمونے کے موبمو منکشف نہ ہوئی۔" (ازالہ اوہام ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

معجزات میں افضل

"نبی کریم ﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار لکھی ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) "اپنے معجزات کی تعداد دس لاکھ بتائی ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲، تذکرہ الشہادتین ص ۴۱، خزائن ج ۲۰ ص ۴۳) "خدا نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی نبوت بھی ان سے ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

محمد پھر اتر آئے ہیں تم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر ج ۲ ص ۲۵، مطبع ۱۹۰۶)

سب سے اونچا

"ان قدمی علی منارة ختم علیه کل رفعة"

(خطبہ الہامیہ ص ۳۵، خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

ترجمہ...... میرا قدم اس بلندی پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں۔

سب سے اعلیٰ

"اتانی لم یوت احد من العالمین" (حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

ترجمہ...... خدا نے مجھے وہ کچھ بخشا جو مخلوقات میں سے کسی کو نہیں بخشا۔

یہ دیکھو

''غلبہ کاملہ (دین اسلام) کا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ظہور میں نہیں آیا۔ یہ غلبہ مسیح موعود (مرزا) کے زمانے میں ظہور میں آئے گا۔''

(ملخصاً ملفوظ ص ۸۲ ملحقہ چشمہ معرفت، خزائن ج ۲۳ ص ۹۱)

کیا بات ہے؟

''آنحضرت ﷺ کے وقت میں دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی۔ مگر مرزا کے وقت میں چودھویں کے چاند جیسی ہوگی۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۸، خزائن ج ۱۶ ص ۲۹۴)

لعنۃ اللہ

''اس نبی (ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا؟'' (اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

نقل کفر کفر نباشد، خدا جل وعلا شانہ کی شان میں گستاخیاں...... خدا بننے لگے

خدا کا سب سے بڑا نام

''انت اسمی الاعلیٰ[۱]'' (البشریٰ ج دوم ص ۲۱۰، تذکرہ طبع سوم ص ۳۹۲)

ترجمہ...... اے مرزا تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔

معاذ اللہ خدائے قدوس کا سب سے بڑا نام گویا ''غلام احمد'' ہے۔

مرزا خدا کی توحید

''انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی''

(حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

ترجمہ...... اے مرزا! تو میرے نزدیک میری توحید وتفرید کے ہے۔

مسلمان کا ایمان ہے کہ خدا قدوس جس طرح اپنی ذات میں واحد ولاشریک ہے۔ اسی طرح صفات میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں۔ خدائے قدوس کی توحید وتفرید بھی لاثانی، بے مثل اور بے نظیر ہے۔

---

[۱] یہ تمام مرزا جی کو ''وحی'' کے ذریعہ بتایا گیا۔ ان کے قول کے مطابق (معاذ اللہ تعالیٰ)

یہ منہ اور مسور کی دال

"یحمدك الله من عرشه یحمدك الله ویمشی الیك"

(انجام آتھم ص ۵۵، خزائن ج ۱۱ ص ۵۵)

ترجمہ...... خدا عرش پر سے (اے مرزا) تیری حمد کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔

معاذ اللہ خدا کا بیٹا

۱...... "انت منی بمنزلة ولدی" (حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

ترجمہ...... اے مرزا! تو میرے نزدیک میرے بیٹے کی مانند ہے۔

۲...... "انت منی بمنزلة اولادی" (البشریٰ ج دوم ص ۶۵، تذکرہ طبع سوم ص ۳۹۹)

ترجمہ...... اے مرزا! تو مجھ سے میری اولاد کی مانند ہے۔

معلوم ہوا کہ مرزا جی کا خدا بہت بال بچے دار ہے۔ کیونکہ اولاد ولد کی جمع ہے۔ جس کے معنی بہت سے بیٹے۔ مسلمانوں کا خدا تو "لم یلد ولم یولد" ہے۔ بیوی بچوں سے پاک ہے۔ خدا مرزا جی کا معاذ اللہ ایک جزء ہے

۳...... "انت منی وانا منك" (دافع البلاء ص ۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)

ترجمہ...... تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔

لاحول ولاقوۃ

۴...... "انت من مائنا وهم من فشل" (اربعین نمبر ۳ ص ۳۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۳)

ترجمہ...... تو میرے پانی سے ہے اور دوسرے خشکی سے۔

لیجئے! معاملہ پورا

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں اور نہ میرا ارادہ باقی رہا اور نہ خطرہ (میری نفسانی خواہشات بالکل ختم ہوگئیں۔ سراپا خدا بن گیا۔) اسی حال میں میں نے کہا کہ ہم ایک نیا نظام، نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ پس میں نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی شکل میں بنائے۔ جن میں کوئی تفریق اور ترتیب نہ تھی۔ پھر میں نے ان میں جدائی کردی اور ترتیب دی اور میں نے اپنے آپ کو اس وقت ایسا پاتا تھا کہ میں ایسا کرنے پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا "انا زینا السماء الدنیا بمصابیح" (ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے سجایا) (سورہ ملک، پارہ ۲۹) پھر میں نے کہا ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پس میں نے آدم کو بنایا اور ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا اور اس طرح میں خالق

ہوگیا۔" (ترجمہ از آئینہ کمالات ص ۵۶۴، ۵۶۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

زمین وآسمان کی حکمرانی

"الارض والسماء معك كما هو معى"

(حقیقت الوحی ص ۷۵، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

ترجمہ...... زمین وآسمان تیرے ایسے ہی تابع ہیں۔ جیسے میرے تابع ہیں۔

خدا سے بڑھ گئے

"يتم اسمك ولا يتم اسمى" (اربعین نمبر ۲ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۲)

سب کچھ تیرا

"كل لك ولا مرك" (البشریٰ ج دوم ص ۱۲۷، تذکرہ طبع سوم ص ۷۰۶)

ترجمہ...... سب کچھ تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہے۔

بیٹا خدا بن رہا ہے (معاذ اللہ)

"مظهر الاوّل والآخر مظهر الحق والعلا كان الله نزل من السماء"

(البشریٰ ج دوم ص ۲۴، تذکرہ طبع سوم ص ۱۳۹)

ترجمہ...... اول وآخر کا مظہر ہوگا حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔

خدا کے دستخط

"ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشین گوئیاں لکھیں۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کی قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرتے وقت قلم کو چھڑکا۔ جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیئے...... اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرے میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا۔ ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔" (حقیقت الوحی ص ۲۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۷)

رازداں دیکھو

"سرك سرى" (البشریٰ ج دوم ص ۱۲۹، تذکرہ طبع سوم ص ۹۴، ۲۴۶، ۲۷۹)

ترجمہ...... اے مرزا! تیرا بھید میرا بھید ہے۔

من تو شدم

''ظهورك ظهوری'' (البشریٰ ج دوم ص۱۲۶،تذکرہ طبع سوم ص۷۰۴)

ترجمہ...... اے مرزا! تیرا ظہور میرا ظاہر ہونا ہے۔

کیا کہنے

''اعطیت صفة الافناء والاحیاء'' (خطبہ الہامیہ ص۲۱،خزائن ج۱۶ص۵۶)

ترجمہ مجھ کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔

کیوں نہ ہو

''انما امرك اذااردت شیئا ان تقول له کن فیکون''

(البشریٰ ج دوم ص۹۴،تذکرہ طبع سوم ص۲۰۳)

ترجمہ...... (اے مرزا) تیرا ہی وہ حکم ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو تو اس سے کہہ دیتا ہے ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے۔

افسوس...... اور تو خیر کچھ ہو یا نہ ہو۔ مگر مرزا قادیانی آسمانی نکاح تو باوجود آپ کی انتہائی کوشش کے ہو نہ سکا۔ ترستے ہی چلے گئے۔

سونے والا خدا

''اصلی واصوم واسهروانام'' (البشریٰ ج دوم ص۷۹،تذکرہ طبع سوم ص۴۶۰)

ترجمہ...... مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ ان کا خدا کہتا ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔

مسلمانوں کا خدا جو رب العالمین ہے۔ اس کی شان ہے ''لاتاخذه سنة ولا نوم'' اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند اور نہ وہ نماز پڑھتا ہے۔ بلکہ وہ سب کا معبود ہے۔ خود کس کی عبادت کرے؟ اور معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا خدا کھاؤ بھی تھا۔ اسی لئے تو روزہ رکھتا ہے۔ مسلمانوں کا خدا جب کھاتا نہیں تو روزہ کیا رکھے۔ ''وهویطعم ولا یطعم''

ان کا خدا غلطی بھی کر لیتا ہے

''انی مع الاسباب اتیتك بغتة انی مع الرسول اجیب و اخطی و اصیب'' (تذکرہ طبع سوم ص۴۶۱)

ترجمہ...... میں اچانک اسباب سمیت تیرے پاس آ جاؤں گا۔ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب

دیتا غلطی کرتا ہوں اور صحیح کرتا ہوں۔

مرزائیوں کی کھلی چھٹی

"اعلموا ما شئتم انی غفرت لکم"

(البدر ج ۳ ص ۱۶، ۱۷، ۱۸، تذکرہ ص ۵۱۱ طبع سوم)

ترجمہ...... اے مرزائیو جو تمہارا دل چاہے کرتے رہو۔ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

اب ذرا اور الہامات عالیہ سنئے! ماشاء اللہ مرزا جی کیا کچھ نہیں ہیں

۱...... "میں ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔" (لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳، خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۸)

۲...... "ہے کرشن جی رودر گوپال۔" (البشریٰ ج اوّل ص ۵۶، تذکرہ طبع سوم ص ۳۸۱)

۳...... "برہمن اوتار (یعنی مرزا قادیانی) سے مقابلہ اچھا نہیں۔"

(البشریٰ ج دوم ص ۱۱۶، تذکرہ طبع سوم ص ۶۲۹)

۴...... "آریوں کا بادشاہ۔" (البشریٰ ج اول ص ۵۶، تذکرہ طبع سوم ص ۳۸۱)

۵...... "امین الملک جے سنگھ بہادر۔" (البشریٰ ج دوم ص ۱۱۸، تذکرہ طبع سوم ص ۶۷۲)

۶...... "مجھے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم۔"

(البشریٰ ج اول ص ۴۸، تذکرہ طبع سوم ص ۳۶)

۷...... "چھودری رستم علی۔" (البشریٰ ج ۲ ص ۹۴ بحوالہ الحکم ج دوم ص ۱۲، تذکرہ طبع سوم ص ۵۳۶)

۸...... "گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔"

(البشریٰ ج ۲ ص ۹۷، تذکرہ طبع سوم ص ۴۳۶)

۹...... "فیئر مین (Fair man) ترجمہ (معقول آدمی)

(البشریٰ ج دوم ص ۸۴، تذکرہ طبع سوم ص ۴۸۴)

عورت بن رہے ہیں

۱۰...... "میرا نام مریم رکھا گیا اور عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ (پھونکی) کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینے کے بعد جو (مدت حمل) دس مہینے سے زیادہ نہیں۔ مجھے مریم

۱؎ دیکھئے ذرا سمجھئے اور اس چیستان کو بوجھو مرزا غلام احمد قادیانی مرد تھے۔ پھر ان کو عورت بننا پڑا اور بجائے غلام احمد کے "مریم" نام رکھا گیا۔ پھر ان میں روح پھونکی گئی۔ یہ حاملہ ہوئے یا ہوئیں۔ حمل کی پوری پوری مدت گزاری، پھر بچہ جنا۔ اس بچے کا نام عیسیٰ رکھا گیا اور پھر یہ جننے والی ماں خود بچہ بن گئی اور اس طرح سے مرزا غلام احمد قادیانی عیسیٰ ابن مریم ہو گئے۔ سبحان اللہ کیا منطق ہے۔

سے عیسیٰ بنایا گیا۔ بس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“ (کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

ابتدائی پانچ نام تو کافروں کے ہوئے ہیں اور حجر اسود کے معنی کالا پتھر۔ پھر آپ مریم بھی ہیں تو کوئی آپ کو کیا کہے۔ کافر کہے، پتھر کہے یا عورت کہے۔ ان معموں کو حل کرنا آسان نہیں۔

قرآن عزیز کا انکار اور بے ادبی

۱...... ”اس (قرآن شریف) نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کی ہیں۔“ (ازالہ ص ۲۷، خزائن ج ۳ ص ۱۱۶)

۲...... ”قرآن شریف میں جو معجزات ہیں۔ وہ سب مسمریزم ہیں۔“

(ازالہ ص ۷۴۳ تا ۷۵۳، خزائن ج ۳ ص ۵۰۳ تا ۵۰۶ مفہوم)

۳...... ”حضرت عیسیٰ ابن مریم کے وہ معجزات جو قرآن مجید میں مذکور ہیں کہ وہ مردے کو زندہ کرتے، مٹی سے پرندے بناتے، کوہڑی اور اندھے کو اچھا کرتے، وہ سب از قسم شعبدہ بازی وعمل مسمریزم تھے۔ میں (قادیانی) اس عمل کو مکروہ وقابل نفرت نہ جانتا تو ان کاموں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“ (ازالہ ص ۳۰۲، ۳۰۵، ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

۴...... ”یہ حضرت مسیح کا معجزہ (مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزے کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے ہے۔ دراصل بے سود اور عوام کالانعام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔“ (ازالہ ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

۵...... ”حضرت ابراہیم کا چار پرندوں کے معجزے کا جو ذکر قرآن مجید میں ہے۔ وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔“ (ازالہ ص ۷۰۳، خزائن ج ۳ ص ۵۰۶)

واضح ہو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے یہ تمام معجزات قرآن مجید سے ثابت ہیں۔

سب کتب سماویہ اور احادیث کا انکار

”(نعوذ باللہ) حضرت رسول خدا کے الہام ووحی غلط نکلی تھیں۔“

(ازالہ ص ۶۸۸، خزائن ج ۳ ص ۴۷۱)

معراج شریف کا انکار

”نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال بات کہہ رہا ہے کہ انسان اپنے اس خاکی جسم کے کرہ زمہریر تک بھی پہنچے۔ پس اس جسم کا کرہ آفتاب ومہتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال

ہے۔" (ازالہ ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

"سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔" (ازالہ ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

استغفراللہ

"میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا، ہر گز نہ مرے گا۔" (ازالہ اوہام ص ۲، خزائن ج ۳ ص ۱۰۴)

نعوذ باللہ

"حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں۔ جس صورت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل سے امید باندھی تھی۔ غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔" (ازالہ ص ۸، خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

لاحول ولاقوۃ

"چار سو نبیوں کی پیش گوئی غلط نکلی۔" (ازالہ ص ۶۲۹، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

لعنت اللہ

"جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا، وہ ہم نے معلوم کر لیا۔"
(ازالہ اوہام ص ۶۷۸، خزائن ج ۳ ص ۴۶۶)

عقائد اسلامیہ کا انکار

"میرے اس دعوے کی بنیاد حدیث نہیں، بلکہ قرآن اور وحی ہے، جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر وہ حدیثیں پیش کر سکتے ہیں۔ جو قرآن شریف کے مطابق اور میری حدیث کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (اعجاز احمدی ص ۲۹ تا ۳۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

صحیح احادیث مبارکہ کا انکار

"امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں۔" (ازالہ ص ۴۵۷، خزائن ج ۳ ص ۳۴۴)

"پایہ ثبوت تک پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی، یہی پادریوں کا گروہ ہے۔" (ازالہ ص ۴۹۵، خزائن ج ۳ ص ۳۶۶)

مرزائیوں کا خر دجال

"وہ گدھا دجال کا اپنا بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں تو اور کیا ہے؟" (ازالہ ص ۶۸۶، خزائن ج ۳ ص ۴۷۰) "دابتہ الارض وہ علماء و واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے۔

آخری زمانے میں ان کی کثرت ہوگی۔" (ازالہ اوہام ص ۵۱۰، خزائن ج ۳ ص ۳۷۳) "دخان سے مراد قحط عظیم وشدید ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۵۱۳، خزائن ج ۳ ص ۳۷۵) "مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا، یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔" (ازالہ ص ۵۱۵، خزائن ج ۳ ص ۳۷۶)

مرزائی یاجوج ماجوج

"یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔"

(ازالہ ص ۵۰۲، خزائن ج ۳ ص ۳۶۹)

بہت بڑی گستاخی

"ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر آئے تھے (یعنی پیدا ہوئے) تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آ کر کیا بنالیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہشمند ہیں۔" (اخبار بدر مورخہ ۹ رمئی ۱۹۰۷ء ص ۵)

حضور اقدس واصدق ﷺ نے قیامت کے علامات کبریٰ حسب ذیل فرمائی ہیں۔ جن پر تمام مسلمانوں کا ایمان ہے۔

۱...... امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور۔ ۲...... دجال لعین کا خروج۔
۳...... دابۃ الارض۔ ۴...... دخان۔
۵...... مغرب سے آفتاب کا طلوع۔ ۶...... یاجوج ماجوج کا نکلنا۔
۷...... اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول مرزا قادیانی چونکہ خود کو مسیح موعود کہتے ہیں اور ہیں حقیقت میں جھوٹے۔ تو یہ علامات جو سچے مسیح علیہ السلام کے وقت ظاہر ہوں گی۔ جب ان کے زمانے میں ظاہر نہ ہوئیں تو دیکھئے سب کی کس طرح تاویل کر رہے ہیں؟

عذاب قبر کا انکار

"کسی قبر میں سانپ یا بچھو دکھاؤ۔" (ازالہ ص ۳۱۵، خزائن ج ۳ ص ۳۶۱)

سیاہ جھوٹ نہیں تو دکھاؤ کہاں لکھا ہے

جھوٹ نمبر ۱...... "اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا ہے۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۲،۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۲)

جھوٹ نمبر۲...... "اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔" (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

جھوٹ نمبر۳...... "قرآن شریف میں "انا انزلنا قریباً من القادیان" "

(ازالہ اوہام ص۷۶،۷۷، خزائن ج۳ ص۱۳۹،۱۴۰)

جھوٹ نمبر۴...... "اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔"

(تحفۃ الندوہ ص۵، خزائن ج۱۹ ص۹۸)

جھوٹ نمبر۵...... "اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔" (ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰)

جھوٹ نمبر۶...... "بات یہ ہے کہ جیسا مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔ وہ نبی کہلاتا ہے۔" (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

یہ ایک صریح دجل خیانت اور جھوٹ ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رضی اللہ عنہ کے (مکتوبات شریف جلد ثانی ص۹۹) کے اصل الفاظ یہ ہیں: "واذا کثر هذا القسم من الکلام مع واحد منهم سمي محدثا" یعنی جب ان میں سے اس قسم کا کلام کسی ایک شخص کے ساتھ کثرت سے ہو تو اس کا نام محدث رکھا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کا فیصلہ

پہلا فیصلہ...... "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶)

"جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص۲۶، خزائن ج۲۲ ص۴۵۹)

"غلط بیانی اور بہتان طرازی نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔"

(آریہ دھرم ص[illegible]، خزائن ج۱۰ ص[illegible])

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی ...... قادیانی نبوت کے [illegible]

"اے عیسائی مشنریو! "ربنا المسیح" مت کہو [illegible] مسیح سے بڑھ کر ہے۔"

([illegible])

۱۷

''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا ہے۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں، ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھا سکتا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

''مثیل موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم، مریم سے بڑھ کر۔''

(کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴)

''پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

انیک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا است تا بنہدم پا بمنبرم

(ازالہ اوہام ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

''مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار۔ متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۱۸۹ جدید)

قرآن شریف کی مخالفت

''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں زنا کار عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

قرآن عزیز میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کی مدحت و تعریف کی گئی ہے۔

لعنت اللہ علی الکاذبین

''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہے کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر

اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا عطر اس کے سر پر ملے...... سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چال چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

سخت بے ادبی

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

شاہزادۂ کائنات سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور مرزا

"اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (یعنی مرزا) ہے، جو حسین سے بڑھ کر ہے۔" (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

ترجمہ...... میری ہر گھڑی کی سیر کربلا ہے۔ سینکڑوں حسینؓ میری جیب میں پڑے ہوئے ہیں۔

شتان ما بینی و بین حسینکم
فانی اؤید کل آن وانصر
واما حسین فاذکروا دشت کربلا
الی ہذا الایام تبکون فانظروا

(اعجاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

ترجمہ...... مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ آج تک روئے ہو پس دیکھ لو (ان کو معاذ اللہ) خدا کی مدد نہیں پہنچی اور شہید ہوگئے۔ مجھے ہر وقت مدد مل رہی ہے۔ پس سوچ لو کون افضل ہوا۔" لعنت اللہ علی الکاذبین!

انی قتیل الحب لکن حسینکم
قتیل العدیٰ فالفرق اجلی واظہر

(اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

ترجمہ...... میں کشتہ محبت ہوں اور تمہارے حسین کو دشمنوں نے قتل کیا۔ پس (ہم دونوں کا) فرق واضح اور روشن ہے۔ مگر یہ نہ بتایا کہ کس کی محبت کا کشتہ ہے؟ پٹی والی کا......

ازکوزہ ہماں تراود کہ دروست

نبوت قادیان کی فصاحت و بلاغت

"اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑ دو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا۔ وہی عوام کالانعام کو بھی پلادیا۔" (انجام آتھم حاشیہ ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ۲۱) ہائے افسوس میرا مرید بننے سے مولویو! تم نے کیوں روک دیا۔ ہمارے دعوے پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانے کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین "عبدالحق غزنوی" اور اس کا تمام گروہ علیہم لعن اللہ الف الف مرۃ۔" (انجام آتھم ضمیمہ ص ۲۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷)

"نامعلوم کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم وحیاء سے کام نہیں لیتا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲)

"ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (کنجریوں) کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی۔ وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

"میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔"

(نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

خلاصہ...... "جو میری تصدیق وتائید نہیں کرے گا۔ تو صاف سمجھا جائے کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔" (انوار الاسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۱)

"خدا نے مجھے ہزارہا نشانات دیئے ہیں۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ وہ نہیں مانتے۔" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

"غیر احمدی ہندو اور عیسائیوں کی طرح کافر ہیں۔" (ملائکۃ اللہ، مولفہ بشیر الدین ص ۴۶)

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔" (آئینہ صداقت، مولفہ مرزا بشیر الدین ص ۳۵)

چودھویں صدی کا دجال کون؟

بجواب

چودھویں کا چاند

حضرت مولانا علم دین حافظ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا قادیانی کے دس جھوٹ

مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ’’جھوٹ بولنا مرتد، نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔‘‘ (آریہ دھرم ص۱۱، خزائن ج۱۰ص۱۳)

۱...... ’’قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی ہجری میں آئے گا۔‘‘ (تقریروں کا مجموعہ ص۳۶)

۲...... ’’قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔‘‘ (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ص۵)

۳...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔‘‘ (کشتی نوح ص۶۶ حاشیہ، خزائن ج۱۹ص۷۱)

۴...... ’’آنحضرت ﷺ نے بطور تشریح فرمایا ’’بل ھو امامکم منکم‘‘ (ازالہ اوہام ص۴۴، خزائن ج۳ص۱۲۵)

۵...... ’’صحیح مسلم میں صاف لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی۔‘‘ (نزول المسیح ص۱۸، خزائن ج۱۸ص۳۹۶)

۶...... ’’صحیح بخاری میں ہے ’’ھذا خلیفۃ اللہ المھدی‘‘ (شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ص۳۳۷)

۷...... ’’احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔‘‘ (ضرورت الامام ص۵، خزائن ج۱۳ص۴۷۵)

۸...... ’’احادیث نبویہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۳، خزائن ج۵ص ایضاً)

۹...... ’’احادیث میں مہدی معہود کی یہی نشانی تھی کہ اس کو بڑے زور شور سے کافر ٹھہرایا جائے گا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۲، خزائن ج۱۱ص۲۹۷)

۱۰...... ’’مکہ اور مدینہ کے راہ میں ریل بھی تیار ہو رہی ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۸، خزائن ج۱۹ص۸)

مبلغ ۱۰۰ روپیہ انعام اس شخص کو دیا جائے گا۔ جو یہ باتیں سچی ثابت کر دے۔ اگر نہ کر سکو تو کہو: ''لعنت الله علی الکذبین...... وکونوا مع الصدقین''

۱...... ''محمدی بیگم میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔'' لیکن نہیں آئی۔

۲...... ''ڈاکٹر عبدالحکیم میرے سامنے ہلاک ہوگا۔'' لیکن نہیں ہوا۔

۳...... سلطان محمد (داماد احمد بیگ) میری زندگی میں مر جائے گا۔ اگر یہ بات پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔''

لہٰذا اس رسالہ کا نام چودھویں صدی کا دجال رکھا گیا۔ کیونکہ چودھویں صدی کا ذکر اگلے اوراق میں آئے گا۔ ناظرین اس کو غور سے پڑھیں۔

''بسم الله الرحمن الرحیم''

''الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لانبی بعده'' اس وقت میرے سامنے ایک رسالہ بنام ''بدر کامل یعنی چودھویں صدی کا چاند'' ہے۔ جس کے شروع میں مصنف رسالہ نے یہ شعر لکھا ہے:

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

ان کا یہ لکھنا کہ میں بدر یعنی چودھویں صدی کا چاند دیکھ کر بے کل ہو گیا۔ بالکل بے معنی ہے۔ کیونکہ کوئی شخص بدر کامل کو دیکھ کر بے کل نہیں ہوتا اور نہ اس میں کوئی بے کل ہونے کی بات ہے۔ ہاں اگر بدر کامل کو گرہن لگ جائے تو ضرور انسان اس کو دیکھ کر بے کل ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف رسالہ کی نظر سے مرزا قادیانی کی عبارت مندرجہ ذیل گزری ہوگی۔ جس میں فرماتے ہیں کہ: ''آسمان پر چاند نے میرے لئے گواہی دی۔''

(خطبہ الہامیہ ص۱۴۵، خزائن ج۱۶ ص۱۰۶ ملخص)

لیکن دنیا گواہ ہے کہ چاند نے مرزا قادیانی کی پیدائش سے لے کر موت تک کسی شخص کو زبان قال سے یہ نہیں کہا کہ مرزا قادیانی سچے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی ۱۳۱۱ ہجری کے گرہن سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ چاند نے میرے دعویٰ کے بعد میری صداقت کی گواہی دی۔ غالباً مصنف رسالہ

کا بھی اسی طرف اشارہ ہوگا۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ چاند کی گواہی آپ کے خلاف ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کے دعوے کے بعد چاند نے بے نور ہو کر بزبان حال یہ گواہی دی کہ جس طرح میں اس وقت بے نور اور سیاہ ہو گیا ہوں۔ اسی طرح جو شخص مدعی مجددیت ومہدویت ومسیحیت ونبوت ہے۔ وہ بھی نور سے خالی ہے۔ جو شخص اس کے پاس جائے گا۔ وہ بھی نور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ ایسی گواہی سن کر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے:

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشان اس میں جمال یار کا

اس کے بعد مصنف رسالہ نے ابوداؤد کی حدیث نقل کی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آتے رہیں گے اور مرزا قادیانی اس صدی کے مجدد ہیں۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو ان تمام مجددین نے جو تیرہ صدیوں میں گزرے ہیں۔ سب کے سب مرزا قادیانی کو کافر، بے ایمان اور اسلام سے خارج سمجھتے تھے اور مرزا قادیانی ان کو مشرک اور بے دین کہتے ہیں۔

۱..... وہ اس طرح کہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (جس کو مصنف رسالہ آٹھویں صدی کا مجدد مانتا ہے) فرماتے ہیں" واما رفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علی انه رفع ببدنه حیا" (تلخیص الحبیر ج۳ ص۳۱۹)

کہ تمام محدثین (جن میں امام شافعی اور احمد بن حنبل دوسری صدی کے مجدد بھی شامل ہیں) اور مفسرین (علامہ ابن کثیر اور علامہ فخر الدین رازی اور علامہ سیوطی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ جو آٹھویں اور نویں صدی کے مجدد ہیں) کا متفقہ فیصلہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے ہیں۔

۲..... نیز مجدد اعظم امام ابن حجر حضرت حسنؓ سے نقل کرتے ہیں:" والله انه الان لحی ولکن اذا نزل امنو به اجمعون "(فتح الباری ج۶ ص۳۵۷) خدا کی قسم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں اور جب وہ آسمان سے اتریں گے تو سب لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے۔

۳..... نیز علامہ ابن حجر فرماتے ہیں:" من اعتقد وحیا بعد محمد ﷺ کفر باجماع

المسلمین ''(فتاویٰ ابن حجر) کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر وحی آتی ہے، وہ کافر ہے۔

۴...... دسویں صدی کے مجدد ملا علی قاری جن کا نام مصنف نے چھوڑ دیا۔ اور نمبر ۸ کے آگے نمبر ۱۰ لکھ دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں''ینزل عیسیٰ من السماء '' کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ (مرقات ص۱۶۱ ج۵)

۵...... ''ودعوی النبوة بعدنبینا ﷺ کفر بالجماع ''(فقہ اکبر ص۲۰۲) ملا علی قاری دسویں صدی کے مجدد فرماتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے، وہ کافر ہے۔ ساتھ اجماع سلف اور خلف کے یعنی صحابہ کرام سے لے کر تمام تابعین تبع تابعین، مجتہدین، مجددین، محدثین، مفسرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مدعی نبوت کو کافر قرار دیا ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی بقول مجددین کافر اور بے ایمان ہوئے اور تمام مجددین بوجہ عقیدہ حیات عیسیٰ کے بقول مرزا صاحب مشرک ہوئے۔ پس مرزا صاحب کے کذاب ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ انہوں نے سابقہ تمام مجددین کی مخالفت کی ہے۔ ایک بھی ان کا ہم خیال نظر نہیں آتا۔

ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ اگر مصنف رسالہ سابقین مجددین سے یہ ثابت کردے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور نبی ﷺ کے بعد نیا نبی آسکتا ہے۔ تو یک صد روپیہ انعام ان کو دیا جائے گا۔

اس کے بعد مصنف لکھتا ہے کہ علماء اسلام نے مرزا قادیانی کو بہت گالیاں دی ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ ایک طرف مرزا قادیانی کی گالیاں رکھی جائیں۔ تو دوسری طرف تمام علماء کی گالیاں مرزا قادیانی کی گالیوں کا عشر عشیر بھی نہیں ہوسکتا۔ اگر مرزا قادیانی کی بدزبانی دیکھنی ہو تو ضمیمہ انجام آتھم ملاحظہ فرماویں یا عصائے موسیٰ دیکھنے کی تکلیف گوارہ کریں۔ جس میں مرزا قادیانی کی تمام گالیاں حروف تہجی کے حساب سے جمع کی گئی ہیں۔ مرزا صاحب کی قلم نے تو تمام اہل اسلام مجددین، مفسرین، صحابہ کرام بلکہ انبیاء کرام کے جگر کو بھی چاک کر ڈالا۔ جو اپنی قبروں میں بھی کہتے ہوں گے:

جھوٹا ہے تو اے جلاد کیوں خنجر کلیجے میں

زباں تیری اترتی ہے چھری بن کر کلیجے میں

رسالہ میں قابل جواب باتیں تو اس قدر تھیں، جن کا جواب دیا گیا۔ اب ہم مرزا صاحب یا بقول چوہدری اکبر علی صاحب بدر کامل اور چودھویں کے چاند کی حقیقت بذریعہ انجیل و احادیث نبوی آشکار کرتے ہیں۔

حضرت مسیح کے ارشادات

۱...... حضرت مسیح اپنے حواریوں کو فرماتے ہیں "خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کردے۔" فلن کثیرین سیأتون باسمی قایلین لنا ھو المسیح ویضلون کثیرین "کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ (متی ص ۲۴:۵)

حضرت مسیح نے اس آیت میں جھوٹے مسیح کی آمد (جو کہے گا کہ میں مسیح ہوں) کا زمانہ بھی بتادیا ہے کہ میرے اتنے سال بعد آئے گا۔ سنئے!

"کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اس کے عدد بحساب ابجد ۱۸۸۲ ہیں اور مرزا قادیانی نے بھی ۱۸۸۲ء میں اپنے آپ کو مسیح قرار دیا۔"

۲...... "بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ وہ میں ہی ہوں۔" (لوقا ص ۲۱:۸)

مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ "وہ مسیح میں ہی ہوں۔" (ازالہ ص [illegible]، خزائن ج ۳ ص [illegible])

۳...... "اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔" (متی ۲۴:۶)

مرزا قادیانی کے وقت لڑائیاں ہوتی رہیں۔

۴...... "جگہ جگہ کال اور مری پڑے گی۔" (لوقا ۲۱:۱۱)

مرزا قادیانی کے وقت سخت کال تھا۔ اور ۱۸۹۷ء اور ۱۸۹۸ء میں طاعون پڑی۔ لیکن مریدوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔

۵...... "اور بھونچال آئیں گے۔" (متی ۲۴:۸)

چنانچہ مرزا قادیانی کے وقت ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو سخت زلزلہ آیا۔ اس کے بعد ۶ فروری ۱۹۰۶ء میں بھی زلزلہ آیا۔ (افسوس کہ مرزائیوں نے اس وقت بھی عبرت حاصل نہ کی)

۶..... "اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے۔" (متی ۲۴،۱۱)

چنانچہ مرزا قادیانی کے بعد کئی جھوٹے نبی اٹھے۔ جیسا کہ (۱) احمد نور کابلی قادیان میں۔ (۲) عبداللطیف گناچور میں۔ (۳) محبوب عالم گوجرانوالہ میں۔ (۴) رجل المسیح عبداللہ چیچہ وطنی میں۔ (۵) غلام حیدر جہلم میں۔ (۶) نبی بخش معراج کے ضلع سیالکوٹ میں۔ (۷) ایم ایم فضل چنگا بنگیال متصل گوجر خان میں۔

۷..... "وہ جھوٹے مسیح اور نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے۔" (متی ۲۴،۲۴)

۱..... چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ "ان نشانوں کو جو میری تائید میں ظہور میں آچکے ہیں۔ آج کے دن تک شمار کیا جائے تو وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔"

(حقیقت الوحی ص۳۶، خزائن ج۲۲ ص۴۸)

۲..... "خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔"

(حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰)

۳..... "تمام نشان تخمیناً دس لاکھ ہیں۔" (براہین احمدیہ پنجم ص۵۸، خزائن ج۲۱ ص۷۵)

۴..... "اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت ص۳۱۷، خزائن ج۲۳ ص۳۳۲)

گویا مرزا قادیانی بقول خود ہزار نبی سے افضل ہے۔

۵..... "وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔"

(نصرت الحق ص۵۶، خزائن ج۲۱ ص۷۲)

۶..... "آخر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کو فرماتے ہیں کہ خدا نے ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے اور کر رہا ہے۔" (حقیقت النبوت ص۲۷۱) گویا مرنے سے دو دن پہلے دس لاکھ کے ہزارہا ہو گئے۔

۷..... "میرے معجزات بجز نبی کریم ﷺ کے سب انبیاء سے زیادہ ہیں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۶، خزائن ج۲۲ ص۵۷۴)

۸..... "برگزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔" (مرقس ۱۳،۲۲)

چنانچہ مرزا قادیانی نے بڑے بڑے لوگ ایم۔اے، بی۔اے وغیرہ گمراہ کر لئے۔

۹...... ''اور لوگ ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے۔'' (متی ۲۴،۱۰)

چنانچہ مرزا قادیانی کے وقت سے سب لوگوں میں دشمنی اور عداوت ہے۔حتیٰ کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے لاہوری اور قادیانی آپس میں عداوت رکھتے ہیں۔دیکھو (النبوۃ فی الاسلام اور حقیقت النبوۃ)

۱۰...... ''اس وقت کوئی اگر تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے (یعنی قادیاں ہے) تو یقین نہ کرنا۔کیونکہ ۱۸۸۲ء میں جھوٹا مسیح آئے گا اور کہے گا کہ وہ میں ہی ہوں۔''

(متی ۲۴،۲۳،لوقا ۲۱،۸،متی ۲۴،۵)

اللہ تعالیٰ اور رسول خدا ﷺ کے ارشادات

۱...... ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد''(سورہ صف)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح نے حواریوں کو فرمایا کہ میں تم کو ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور نام ان کا احمد ہوگا ﷺ

مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ''من بعدی '' کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔یعنی میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (ڈائری ۱۹۰۱ء ص ۵)

۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''انا بشارة عیسیٰ بن مریم'' (مشکوٰۃ)

کہ آیت بالا میں جس نبی کے آنے کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے۔ اس کا مصداق میں ہوں۔

۳...... ''ومن اظلم ممن افتریٰ علی الله الکذب''(صف) اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو کہے گا کہ وہ احمد جس کی بشارت حضرت مسیح نے دی تھی۔اس کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

چنانچہ خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ ''اسمه احمد '' کے مصداق محمد ﷺ نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کا نام احمد نہ تھا۔بلکہ اس آیت کے مصداق مرزا غلام احمد ہیں۔جنہوں نے کہا کہ تم احمدی کہلاؤ۔'' (الفضل ۱۸،۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء)

غرض کوئی بھی ہو۔ خواہ مرزا قادیانی نے خود اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق قرار دیا ہو یا خلیفہ نے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مفتری علی اللہ اور کذاب ہے۔

۴...... ’’وھو یدعی الی الاسلام ‘‘ پھر اس کو اسلام کی طرف بلایا جائے گا کہ تمہارا یہ عقیدہ کہ ’’اسمہ احمد ‘‘ کا مصداق غلام احمد قادیانی ہے، سراسر کفر ہے۔ اس کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور کہو کہ ’’اسمہ احمد ‘‘ کا مصداق محمد ﷺ مدنی ہے۔

۵...... ’’واللہ لا یھدی القوم الظلمین ‘‘ لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ظلم کی وجہ سے ان کو ہدایت نہیں کرتا۔

۶...... ’’یریدون لیطفوا نور اللہ بافواھم ‘‘ ان کے ارادے یہ ہیں کہ کسی طرح رسول مدنی کے اسلام کی روشنی مٹ جائے اور غلام قادیانی کے مذہب کا عروج ہو جائے۔

۷...... ’’واللہ متم نورہ ‘‘ لیکن خدا تعالیٰ خود اسلام کا محافظ ہے۔ ان کے مٹانے سے ہرگز نہ مٹے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس کا بول بالا کرے گا۔

۸...... ’’ولوکرہ الکافرون ‘‘ اگرچہ ’’اسمہ احمد ‘‘ کا مصداق (مرزا کو قرار) دینے والے ناخوش ہی ہوں۔

۹...... ’’ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ‘‘ وہی اللہ تعالیٰ اس دین کا بول بالا کرے گا۔ جس نے ’’اسمہ احمد ‘‘ کے مصداق رسول مدنی کو ہدایت قرآن پاک اور دین حق یعنی اسلام دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اس دین اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کردے، چنانچہ کر دیا اور اسلام [illegible] پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔

۱۰...... ’’ولوکرہ المشرکین ‘‘ خواہ [illegible] رسالت کرنے والے اور اسمہ احمد کی پیش گوئی میں غلام قادیانی کو [illegible] گیں۔ جس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ جس اسلام کو پھیلانے کے لئے رسول [illegible] رات ایک کر دیا۔ [illegible] بصد مشکل اہل اسلام [illegible] المشرکون کے مصداقوں نے [illegible]

اہل اسلام کو کافر قرار دیا صرف اس وجہ سے کہ ”اسمہ احمد“ کا مصداق کیوں رسول مدنی کو قرار دیتے ہیں۔ ”لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو کافر سمجھیں۔“

حالات مرزائے قادیانی در رسول مدنی کی زبانی

۱۔۔۔ ”اللّٰھم انی اعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال“ رسول خدا ﷺ نے اپنی امت کو ہر نماز میں یہ دعا پڑھنے کو ارشاد فرمایا کہ خداوندا ہم مسیح دجال (جس کی خبر ہر نبی نے اور خصوصاً مسیح نے دی تھی کہ وہ آ کر ۱۸۸۲ء میں کہے گا کہ میں ہی مسیح ہوں) کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۲۔۔۔ ”ان اللّٰہ لم یبعث نبیا الا حذر امتہ الدجال“ نیز فرمایا کہ ہر نبی نے اپنی امت کو مسیح دجال کے فتنہ سے ڈرایا۔ (ابن ماجہ ص ۲۹۷)

۳۔۔۔ ”انی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ“ میں بھی تم کو اس کے فتنہ سے ڈراتا ہوں۔ جس طرح نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ)

۴۔۔۔ اور اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ کیونکہ مسیح ابن مریم نبی تھا اور میں اس کے نام پر آیا ہوں۔ لہٰذا میں بھی نبی ہوں۔ ”وانا اٰخر الانبیاء“ اور حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جو کہے کہ میں مسیح اور نبی ہوں۔ تم سمجھ لو کہ یہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔

۵۔۔۔ ”یا عباد اللّٰہ فاثبتوا فانہ یبدأ فیقول انا نبی لا نبی بعدی“ اے اللہ کے بندو! میری امت کے لوگو! تم ثابت قدم رہنا اور اس کے ”انا نبی“ کہنے پر اعتبار نہ کرنا۔ کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ (ابن ماجہ ص ۲۹۷)

۶۔۔۔ نیز فرمایا کہ اس کا خروج خراسان سے ہوگا۔ ”یقال لھا خراسان“ (ترمذی، مشکوٰۃ) یعنی وہ دجال خراسانی ہوگا۔

مرزا قادیانی کے آباؤ اجداد خراسان سے ہی نکلے تھے۔ دیکھو (سوانح مسیح موعود ص ۲)

۷۔۔۔ ”یاتی المسیح من قبل المشرق“ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مسیح دجال مشرق کی طرف سے ظاہر ہوگا۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

یہ چونکہ قادیان مدینے سے مشرق کی طرف ہے۔ جس کا آپ نے ارشاد فرمایا

۸ "ویکثر الزلازل" (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ) نیز فرمایا کہ دجال کے وقت زلزلے کثرت سے آئیں گے۔

چنانچہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء اور ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء میں اور اس کے علاوہ کئی زلزلے آئے ہیں۔

۹— "یتبع الدجال من امتی سبعون الفا" اور فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار آدمی جو پہلے "اسمہ احمد" کا مصداق محمد کو قرار دیتے تھے۔ اس کے ساتھ مل کر اس کا مصداق اس مسیح دجال کو قرار دیں گے۔ (مشکوٰۃ)

۱۰— "یتبعہ اقوام" میری امت کے علاوہ اور کئی قومیں عیسائی، سکھ، یہودی وغیرہ بھی اس کے ساتھ مل جائیں گے۔ (ترمذی مشکوٰۃ)

۱۱— "معہ اصناف الناس" اس کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے لوگ ہوں گے۔

(کنز العمال ج۷ ص۲۶۷)

۱۲— "وانہ لا یبقی شئ من الارض الا وطئہ وظہر علیہ الا مکۃ و المدینۃ" اور فرمایا کہ مسیح دجال کا اثر دور دور ملکوں میں پھیل جائے گا لیکن مکہ خصوصاً اس کے مسیح اور اس کا اثر قلب کا مدینہ میں نہیں جا سکے گا۔ (کنز العمال ج۷ ص۳۰۱)

چنانچہ مرزا قادیانی کو حج بیت اللہ اور مدینہ کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔

۱۳— "معہ بمثل الجنۃ والنار" اور اس کا ایک فرضی بہشت (بہشتی مقبرہ) ہوگا جو حقیقت میں دوزخ ہے اور ایک دوزخ جس کو اپنے مخالفوں کو جہنمی قرار دے گا۔ (بخاری مشکوٰۃ ص۴۷۳)

۱۴— "یاتی علی القوم فیدعوہم فیؤمنون بہ ثم یاتی القوم فیدعوہم فیردون علیہ قولہ" پھر وہ مسیح دجال ایک قوم کے سامنے دعویٰ پیش کرے گا وہ مان لیں گے اور ایک دوسری قوم کے سامنے وہ دعویٰ مسیحیت پیش کرے گا۔ لوگ اس کا دعویٰ اس کے منہ پہ مار دیں گے اور کہیں گے کہ آپ تیس دجالوں میں سے ایک دجال ہیں۔ آپ اپنا دعویٰ اپنے پاس رکھئے اور تشریف لے جائیے۔ (مسلم و مشکوٰۃ)

۱۵...... ’’فیقول رجل من المؤمنین لا نطلقن الی هذا الرجل فانظرن اهو الذی انذرنا رسول الله ﷺ ام لا‘‘ پھر مسلمانوں میں سے ایک شخص زبردست مناظر اس کے مقابلہ کے لئے اس کے گاؤں (قادیان) میں جائے گا اور کہے گا کہ میں اس سے مناظرہ کر کے دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ وہی مسیح دجال ہے۔ جس سے ہم کو رسول ﷺ نے ڈرایا ہے یا کوئی اور ہے۔ پھر وہ واپس آ کر لوگوں میں اس کی دجالیت کا اعلان کرے گا۔ (کنزالعمال)

چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان گئے اور مقابلہ کے لئے بلایا اور وہ حضرت سامنے نہ آئے۔ آخر انہوں نے واپس آ کر ان کی بطالت کا اعلان کر دیا اور فرمایا:

رسول قادیانی کی رسالت
بطالث ہے بطالت ہے بطالت

۱۶...... ’’لیصحبن الرجال اقوام یقولون انا لنصحبة انا لنعلم انه الکافرو لکنا لنصحبه ناکل من طعامه‘‘ بہت سے مولوی یا ملازمت پیشہ لوگ اس کے ساتھ مل جائیں گے اور دل میں کہیں گے کہ ہم جانتے ہیں کہ مدعی نبوت کافر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہم خیال ہونے سے ہمیں تنخواہ مل جاتی ہے۔ (کنزالعمال ج۷ ص۲۰۹۲)

۱۷...... ’’ویبعث معه الشیاطین تکلم الناس‘‘ بہت سے مولوی شیطان خصلت اس کے دعویٰ نبوت کی نہ صرف تصدیق کریں گے۔ بلکہ دوسرے لوگوں سے مناظرہ بھی کریں گے۔ (کنزالعمال ج۷ ص۳۱۰۴)

۱۸...... ’’مامن نبی الا قد انذر امته‘‘ ہر ایک نبی نے اپنی امت کو مسیح دجال سے ڈرایا۔ جو کہے گا کہ میں مسیح ہوں اور دعویٰ نبوت کرے گا۔ (بخاری و مسلم، ابن ماجہ وغیرہ)

۱۹...... مرزا قادیانی اس کی تصدیق فرماتے ہیں کہ ’’میرے آنے کی تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔ (تذکرۃ الشہادتین ص۶۲، خزائن ج۲۰ ص۶۴)

۲۰...... نیز مرزا قادیانی اقرار کرتے ہیں کہ ’’ہاں، میں وہی ہوں۔ جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا۔‘‘ (فتاویٰ احمدیہ ج۱ ص۵۱)

چھوڑ دو نا حق جھگڑا مرنے والا مر گیا
اپنے دعویٰ کو وہ بندہ آپ جھوٹا کر گیا

احتساب قادیانیت ایک تحریک

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آج تک ردقادیانیت پر لکھی جانے والی کتب ورسائل کو یکجا کرنے کا آغاز کیا۔
- اس وقت تک یہ مجموعہ ''احتساب قادیانیت'' کے نام پر ۵۰ جلدوں میں چھپ گیا ہے۔ مزید کام جاری ہے۔
- اس وقت تک ۲۶۲۔ اکابرین امت کے رشحات قلم پچاس جلدوں میں شائع ہوئے۔
- اس وقت تک ۲۶۲۔ حضرات کے ۶۵۵ رسائل وکتب پچاس جلدوں میں شائع ہوئے۔
- اس وقت تک پچاس جلدوں میں ۲۸۲۳۶۔ صفحات ردقادیانیت پر یکجا شائع ہوگئے ہیں۔
- یہ سب کچھ پندرہ سالوں میں ہوا جو ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔ جو ہوگا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا۔
- پچاسویں جلد میں پچاس کی پچاس جلدوں کی فہرست بھی شائع کردی گئی ہے۔

رابطہ کے لیے

حضوری باغ روڈ، ملتان۔ فون: 061-4783486

www.amtkn.com, www.laulak.info, www.khatm-e-nubuwwat.info,
www.khatm-e-nubuwwat.com, ameer@khatm-e-nubuwwat.com